فقہ حنفی سے متعلق 916 احادیث و آثار پر مشتمل امام محمد رحمہ اللہ کی تصنیف جسے تصنیف فرما کر آپ نے عالم اسلام پر احسان عظیم فرمایا

کتاب الآثار

کتاب الآثار

مصنف : امام محمد رحمۃ اللہ علیہ المتوفی 189ھ

مترجم : علامہ صدیق ہزاروی مدظلہ العالی
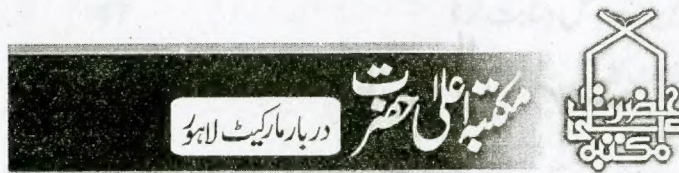
E-mail:maktabaalahazrat@hotmail.com
Voice 092-042-7247301

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

موضوعِ کتاب	فقہ حنفی کی مآخذ احادیث
نام کتاب	کتاب الآثار
مصنف	حضرت امام محمد شیبانی رحمتہ اللہ علیہ
مترجم	حضرت علامہ مولانا مفتی محمد صدیق ہزاروی مدظلہ العالی
تصحیح	حضرت مولانا خلیل قادری مدظلہ العالی
پروف ریڈنگ	احمد رضا
کمپوزنگ	عدنان کمپوزنگ سنٹر
سنِ اشاعت	8 اگست 2004ء بمطابق 21 جمادی الاخریٰ 1425 ہجری
صفحات	440
ہدیہ	روپے

ناشر

مکتبہ اعلیٰ حضرت

دربار مارکیٹ، لاہور

فون نمبر 042-7247301

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر

کتاب الصوم

کتاب الزکوٰۃ

کتاب المناسک

کتاب النکاح

کتاب الطلاق

کتاب القصاص والحدود

کتاب الإرث

کتاب الایمان

كتاب البيوع

كتاب الحظر والاباحة

ختم شد

پہلے اسے پڑھیے!

''انسان جو سوچتا ہے وہ اکثر نہیں ہوتا اور جو نہیں سوچتا وہ اکثر ہو گزرتا ہے۔''

ایسا ہی کچھ معاملہ ہمارے ساتھ ''کتاب الآثار'' کی طباعت کے مختلف مراحل میں در پیش آیا۔ ہمارا ادارہ اس عظیم کتاب کو تقریباً دو سال قبل شائع کرنے کا ارادہ رکھتا تھا، لیکن

''انسان جو سوچتا ہے وہ اکثر نہیں ہوتا اور جو نہیں سوچتا وہ اکثر ہو گزرتا ہے۔''

کے تحت دیر پر دیر ہوتی چلی گئی۔ لیکن یہ گھڑیاں انتہائی مبارک ہیں کہ اب یہ کتاب طباعت کے لیے مکمل ہو کر چھپنے کے لیے جا رہی ہے اور جلد ہی آپ اسے اپنے ہاتھوں میں پا کر اس سے فیضیاب ہوں گے۔

اس کتاب کی تاخیر کا ایک سبب اس کتاب کو اچھے سے اچھے انداز میں مارکیٹ میں لانے کی خواہش بھی تھی۔ اب اس میں ہم کس حد تک کامیاب ہوئے، اس کا فیصلہ تو کتاب چھپنے کے بعد ہمارے معزز قارئین یا پھر نقاد حضرات، جنہیں ہم اپنا محسن سمجھتے ہیں، بہتر انداز میں فرمائیں گے۔

اس موقع پر میں استاذی مکرم حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اکمل عطا قادری مدظلہ العالی کا ذکر کیے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اُن کے فرمانے پر ہی اس کتاب کا ترجمہ ہو سکا اور بالخصوص حضرت علامہ مولانا مفتی محمد صدیق ہزاروی مدظلہ العالی کا، کہ اُنہوں نے اپنی بے انتہا مصروفیات میں سے وقت نکال کر ہماری عرض پر اس کتاب کا ترجمہ کر کے ہمارے سپرد کیا۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ یہ حضرات آئندہ بھی ہمارے ادارے پر دستِ شفقت رکھے رہیں گے۔ انشاء اللہ عزوجل

اللہ عزوجل کی بارگاہِ بے کس پناہ میں اِس عاجز کی یہی دعا ہے کہ ''مکتبہ اعلیٰ حضرت'' کے جملہ اراکین و خادمین کو استقامت کے ساتھ دین و مسلک کی خدمت کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین۔ بجاہ النبی الامین ﷺ

خادم مکتبہ اعلیٰ حضرت

محمد اجمل قادری

8 اگست 2004ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیشِ لفظ

دین اسلام ایک ایسا ضابطہ حیات ہے جو رہتی دنیا تک انسانیت کی راہنمائی کرتا رہے گا یہ دین آفاقی، عالمگیر اور دائمی ہے۔ زمانے کے تغیر و تبدل اور انسانی ضروریات کی شب و روز تبدیلی کی بنیاد پر جو مسائل پیدا ہوتے ہیں، اسلام ان مسائل کا حل بتاتا اور عالم انسانیت کو ہدایت فراہم کرتا ہے۔

قرآن مجید اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اسلام کے بنیادی ماخذ ہیں کیونکہ ان کی بنیاد وحی ہے قرآن مجید وحی جلی اور یہ احادیث مبارکہ وحی خفی ہے اور یہ بات واضح ہے کہ نزول وحی اور احادیث مبارکہ کے لئے ایک محدود وقت تھا اور وحی کا سلسلہ آج سے چودہ سو سال پہلے ختم ہو گیا اور ارشادات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا سلسلہ بھی امام الانبیاء خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال پر منقطع ہو گیا۔ جب کہ بے شمار مسائل ایسے ہیں جو دور رسالت کے بعد پیدا ہوئے اور قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے۔

ان حالات میں اگر قرآن و سنت کی نصوص ظاہرہ پر بھی اِکتفا کا نعرہ بلند کیا جائے تو اس سے جہاں اسلام کی آفاقیت اور ابدیت کی نفی ہوتی ہے وہاں عالم انسانیت کو گمراہی کے دلدل میں پریشان حال چھوڑنا بھی لازم آتا ہے اور یہ بات قطعاً خلاف عقل ہے کہ خالق کائنات انسان کو کسی راہنمائی کے بغیر پریشان حال چھوڑے۔

جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ" ہر بیماری کے لئے دوا ہے۔ تو اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ جو بیماریاں آپ کے زمانہ مبارکہ میں تھیں ان کے لئے اس وقت علاج موجود تھا اور جو بیماری مرور زمانہ کے ساتھ ساتھ پیدا ہوتی ہیں یا پیدا ہوتی رہیں گی ان کے لئے علاج معالجہ کی سہولتیں بھی میسر ہوں گی چنانچہ آج کی طب بانگ دہل اعلان کر رہی ہے کہ اب کوئی بیماری لا علاج نہیں ہے۔

اسی طرح ہر نو پید مسئلہ کا حل قرآن و سنت میں موجود ہے لیکن اس کے لئے علوم دینیہ کے ساتھ ساتھ فقہی بصیرت اور اجتہادی صلاحیتوں کی ضرورت ہوتی ہے اور جن نفوس قدسیہ کو اللہ تعالیٰ ان صلاحیتوں سے نوازتا ہے اور امت مسلمہ کی راہنمائی کا فریضہ سونپتا ہے انہیں بھلائی کی دولت سے مالا مال کرتا ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّهْهُ فِی الدِّیْنِ۔ اللہ تعالیٰ جس شخص کے لئے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا کرتا ہے۔

چنانچہ ان عظیم محسنوں نے قرآن و سنت میں غور و خوض کر کے امت مسلمہ کو ایک بہت بڑا فقہی ذخیرہ عطا فرمایا جس کے لئے وہ بلاشبہ امت اسلامیہ کے شکریہ کے مستحق ہیں۔

جن مخلصین باصلاحیت فقہاء کرام رحمہم اللہ نے اجتہاد کی راہ اختیار کی اور اپنی اپنی فکر کے مطابق مسائل کا حل پیش کیا وہ تمام ''اہل سنت و جماعت'' ہیں اور پوری ملت اسلامیہ کی آنکھوں کے تارے ہیں لیکن ان سب کے سرخیل جن کی فقہ نہ صرف عبادات و معاملات بلکہ حکومتی نظام میں بھی انسانیت کی بھرپور راہنمائی کرتی ہے سراج الامۃ ''امام اعظم'' امام حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی ذات والا صرف ہے جن کی عظمت کو دوسری فقہ کے ائمہ نے بھی تسلیم کیا ہے۔

یہ بات کسی بھی ذی شعور شخص سے مخفی نہیں کہ فقہ کسی شخص کی ذاتی رائے کا نام نہیں بلکہ قرآن و سنت سے استنباط اور اجتہاد کا نام ہے اور یقیناً مجتہدین علم حدیث میں بھی ید طولی رکھتے تھے ورنہ اجتہاد ممکن نہ ہوتا لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ غیر مقلدین (جن کو عرف عام میں وہابی کہا جاتا ہے) بجائے اپنی اس کوتاہی پر کف افسوس ملنے کے کہ وہ فقہاء کی فقہی کاوشوں سے متمتع نہیں ہو رہے، ''اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے'' کے مصداق فقہاء کرام کو سنت و حدیث کے مقابلے میں ذاتی رائے کو ترجیح دینے کا مرتکب قرار دیتے ہیں۔

اور یہ بات مزید تعجب خیز ہے کہ تقلید (یعنی کسی فقہی امام کی اجتہادی کاوشوں کو تسلیم کر کے ان مسائل میں جن کے بارے واضح نصوص موجود نہیں یا بظاہر تعارض ہوتا ہے، اس کی فقہ کے دامن سے وابستگی اختیار کرنا) کے سلسلے میں یوں تو غیر مقلدین راہِ انکار پر چلتے ہیں لیکن حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی فقہی کاوشوں کے خلاف ان کے دل بغض و حسد سے اس قدر بھرے ہوتے ہیں کہ وہ آپ کی مخالفت میں دیگر فقہی اماموں کی فقہ کو قبول کر لیتے ہیں اور اسے قرآن و سنت کے خلاف قرار نہیں دیتے جب کہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں ان کا غیر منصفانہ اور تعجب پر مبنی رویہ یہ ہے کہ وہ آپ کی فقہ کو قرآن و سنت کے خلاف محض آپ کی ذاتی رائے قرار دیتے ہیں۔

حالانکہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی فقہ حنفی جہاں عقلی دلائل اور قیاس کے زیور سے مرصّع ہے وہاں اسے قرآن سنت کے مضبوط دلائل سے بھی تقویت حاصل ہے۔ جو لوگ فقہ حنفی کی عظیم اور جامع کتاب ''ہدایہ'' کا کھلے دل سے مطالعہ کرتے ہیں وہ اس حقیقت کا انکار نہیں کر سکتے۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی علیہ الرحمہ نے ''شرح معانی الآثار'' کے ذریعے امت مسلمہ پر احسان عظیم کیا کہ فقہ حنفی کی ماخذ اور موید احادیث کو یکجا کیا، موطا امام محمد، مسند امام اعظم، زجاجہ المصابیح اور اس طرح کی دیگر کتب ان احادیث سے بھری پڑی ہیں جن سے حنفی فقہاء کرام استدلال کرتے ہیں۔

''کتاب الآثار'' بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جس میں حضرت امام اعظم امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی روایات کو ان کے عظیم شاگرد حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے جمع کر کے غیر مقلدین کی بد

دیانتی کو واضح کیا ہے۔

سب سے اہم بات یہ ہے کہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ تابعی ہونے کے ناطے دور رسالت کے زیادہ قریب ہیں اور آپ کی سند میں واسطے کم ہیں جو ان روایات کی صحت کی ضمانت ہے اس وقت اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ ہمارے مدارس دینیہ فقہ حنفی کی موید کتب احادیث کو دورہ حدیث تک محدود نہ رکھیں بلکہ نچلی کلاسوں میں بھی سبقاً سبقاً بڑھائیں تا کہ طلباء مخالفین پروپیگنڈے کا بھرپور جواب دے سکیں۔

''مکتبہ اعلیٰ حضرت'' خراج تحسین کے لائق ہے کہ اس مکتبہ نے مختصر وقت میں نہایت مفید اور جامع کتب کی اشاعت کا سہرا اپنے سر سجایا اور اب ''کتاب الآثار'' کے اردو ترجمہ کی طباعت و اشاعت کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔

عزیز محترم محمد اجمل قادری زید مجدہ اس کار خیر کے لئے دن رات سرگرداں ہیں اور حضرت علامہ مفتی محمد اکمل قادری ان کی راہنمائی اور سرپرستی کا فریضہ باحسن طریق انجام دے رہے ہیں۔

دونوں حضرات کو بالخصوص اور اس ادارے کے دیگر معاونین کو بالعموم ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ذات رحمٰن ورحیم ''کتاب الآثار'' کے اس ترجمہ کو امت مسلمہ کی راہنمائی کیلئے مفید ترین بنائے اور ''مکتبہ اعلیٰ حضرت'' کو دن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین

محمد صدیق ہزاروی

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

۱۰ جمادی الاخری ۱۴۲۵ھ

۲۸ جولائی ۲۰۰۴ء بروز بدھ

تذکرہ مصنف

امام محمد رحمتہ اللہ علیہ حدیث وفقہ کے استاذ، امام اور مجتہد، عابد وزاہد جواد وفیاض، صاحب تصانیف کثیرہ بزرگ ہیں جنہوں نے ایک لاکھ سے زیادہ مسائل مستنبط کیے۔ ہزار کے لگ بھگ کتابیں تصنیف کیں اور بے شمار شاگرد چھوڑے، خطیب بغدادی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ ابنِ اکثم رحمتہ اللہ علیہ نے یحییٰ بن صالح رحمتہ اللہ علیہ سے کہا تم امام مالک بن انس رحمتہ اللہ علیہ اور امام محمد بن حسن رحمتہ اللہ علیہ دونوں کی خدمت میں رہے ہو، بتاؤ ان دونوں میں کون زیادہ فقیہہ تھا؟ تو یحییٰ بن صالح رحمتہ اللہ علیہ نے بغیر کسی تردد کے جواب دیا امام محمد رحمتہ اللہ علیہ، امام مالک رحمتہ اللہ علیہ سے زیادہ فقیہہ تھے۔

اور یہی خطیب بغدادی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کہا کرتے تھے کہ علوم فقہیہ میں مجھ پر سب سے زیادہ احسان جس شخص کا ہے وہ محمد بن حسن رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔[1] امام ذہبی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کہتے تھے کہ اگر میں یہ کہنا چاہوں کہ قرآن محمد بن حسن رحمتہ اللہ علیہ کی لغت پر اترا ہے تو میں یہ بات امام محمد رحمتہ اللہ علیہ کی فصاحت کی بنیاد پر کہہ سکتا ہوں[2] اور مولانا عبدالحئی لکھتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا آپ نے یہ مسائل دقیقہ کہاں سے سیکھے؟ فرمایا امام محمد رحمتہ اللہ علیہ کی کتابوں سے۔[3]

ولادت وسلسلۂ نسب:

خطیب بغدادی حافظ ذہبی اور ابو محمد عبدالقادر قرشی صاحب الجواہر المضیہ رحمہم اللہ نے آپ کا نام اس طرح ذکر کیا ہے۔ ابوعبداللہ محمد بن حسن بن فرقد شیبانی[4]

حافظ ابن بزاز کردری رحمتہ اللہ علیہ اور دوسرے محققین نے بھی آپ کا نسب یونہی ذکر کیا ہے البتہ صاحب کافی نے ایک روایت سے آپ کا نسب یوں بھی بیان کیا ہے۔ محمد بن حسن بن عبداللہ طاؤس بن ہرمز ملک بنی شیبان[5] لیکن صحیح نسبت وہی ہے جس کو اکثر علماء نے بیان کیا ہے۔

نسبت شیبانی کے بارے میں بھی مختلف آراء ہیں بعض علماء کے خیال میں یہ آپ کے قبیلہ کی طرف نسبت ہے اور بعض محققین کے نزدیک یہ نسبت ولائی ہے کیونکہ آپ کے والد بنوشیبان کے غلام تھے۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ کے والد حسن بن فرقد رحمتہ اللہ علیہ دمشق کے شہر حرسا کے رہنے والے تھے۔ بعد میں

---

[1] حافظ ابوبکر احمد بن علی الخطیب البغدادی متوفی ۴۶۲ھ تاریخ بغداد ج ۲ ص ۱۶۵

[2] امام ابوعبداللہ شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ العبر فی خبر من غبر ج ۱ ص ۳۰۳

[3] عبدالحئی لکھنوی متوفی ۱۳۰۷ھ الفوائد البہیہ ص ۱۶۳

[4] حافظ ابوبکر خطیب بغدادی متوفی ۴۶۳ھ تاریخ بغداد ج ۲ ص ۱۷۲

[5] شیخ ابن بزاز کردری متوفی ۸۲۷ھ مناقب کردری ج ۲ ص ۱۴۷

وہ ترکِ وطن کر کے عراق کے شہر واسط میں آ گئے۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ 132ھ میں اسی جگہ پیدا ہوئے۔ بعض تذکرہ نویسوں نے 135ھ بھی سال ولادت تحریر کیا ہے۔

تعلیم و تربیت:

واسط میں کچھ عرصہ ٹھہرنے کے بعد آپ کے والد کوفہ چلے آئے اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم و تربیت کا آغاز اسی شہر سے ہوا۔ حرمین شریفین کے بعد کوفہ اس دور کا سب سے بڑا مرکز علمی خیال کیا جاتا تھا اس وقت کوفہ میں امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف، مسعر بن کدام اور سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ جیسے نابغہ روزگار حضرات کے علم و فضل کا چرچا تھا۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن کریم پڑھا علوم ادبیہ حاصل کیے اور پھر دینی علوم کی طرف متوجہ ہو گئے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں:

امام محمد ایک مرتبہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں حاضر ہوئے مجلس میں آ کر امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں سوال کیا امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی رہنمائی کی آپ نے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ ایک نابالغ لڑکا عشاء کی نماز پڑھ کر سو جائے اور اسی رات فجر سے پہلے وہ بالغ ہو جائے تو وہ نماز دہرائے گا یا نہیں؟ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا دہرائے گا۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے اسی وقت اُٹھ کر ایک گوشہ میں نماز پڑھی۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ دیکھ کر بے ساختہ فرمایا انشاء اللہ یہ لڑکا رجل رشید ثابت ہوگا۔

اس واقعہ کے بعد امام محمد رحمۃ اللہ علیہ گاہے گاہے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں حاضر ہوتے رہے کم سن تھے اور بے حد خوبصورت، جب باقاعدہ تلمذ کی درخواست کی تو امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا پہلے قرآن حفظ کرو پھر آنا سات دن بعد پھر حاضر ہو گئے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں نے کہا تھا کہ قرآن مجید حفظ کر کے پھر آنا عرض کیا میں نے قرآن کریم حفظ کر لیا ہے۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے والد سے کہا اس کے سر کے بال منڈوا دو لیکن بال منڈوانے کے بعد ان کا حُسن اور دمکنے لگا۔ ابونواس نے اس موقعہ پر یہ اشعار کہے:۔

حلقوا راسه ليكسوه قبحا   غيرة منهم عليه وشحا

كان في وجهه صباح وليل   نزعوا ليله وابقوه صبحا

ترجمہ: لوگوں نے ان کا سر مونڈ دیا تا کہ ان کی خوبصورتی کم ہو ان کے چہرہ میں صبح بھی تھی اور رات بھی، رات کو انہوں نے ہٹا دیا صبح تو پھر بھی باقی رہی۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ چار سال تک امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہے اور سفر و حضر میں بھی امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ رہے اور ان سے علوم دینیہ خصوصاً فقہ میں برابر استفادہ کرتے رہے۔[1]

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے تلمذ:

فقہ ایک وسیع علم ہے کیونکہ کتاب و سنت سے مسائل کے استنباط اور اجتہاد کے لئے وسیع نظر اور بصیرت کی ضرورت ہے۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کو اس موضوع پر جس عظیم کام کے کرنے کی ضرورت تھی اس کے لئے ابھی علم کی مزید تحصیل اور مہارت کی ضرورت تھی اسی لیے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی طرف رجوع کیا۔

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ جوہر شناس تھے۔ انہوں نے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے میں انتہائی اہم کردار ادا کیا۔ علم و فضل اور مرتبہ کی برتری کے باوصف وہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی بہت رعایت کرتے تھے۔

اسماعیل بن حماد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ علی الصبح درس شروع کیا کرتے تھے۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اس وقت سماع حدیث کے لیے دوسرے اساتذہ کے پاس جاتے تھے۔ جب امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ حدیث کے درس میں پہنچتے تو ان کے زیر درس کافی مسائل گزر چکے ہوتے تھے۔ لیکن امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی خاطر ان تمام مسائل کو پھر دہرایا کرتے تھے۔[۲]

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں:

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کو فقہ کے ساتھ ساتھ علم حدیث کی تحصیل کی بھی لگن تھی چنانچہ وہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے بعد امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے درسِ حدیث میں حاضر ہوئے جس طرح امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فقہ میں بے نظیر تھے۔ اسی طرح امام مالک رحمۃ اللہ علیہ علم حدیث میں بے مثال تھے اور یہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی خوش قسمتی تھی کہ ان کو امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ جیسے دو عظیم اماموں سے شرف تلمذ حاصل ہوا۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ وہ تین سال سے زیادہ عرصہ تک امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہے اور ان سے سات سو سے زیادہ احادیث کا سماع کیا۔[۳]

دیگر اساتذہ:

امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام مالک رحمہم اللہ کے علاوہ جن اساتذہ سے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے علم حدیث حاصل کیا خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے ان میں مسعر بن کدام، سفیان ثوری، عمر بن فدا اور مالک بن مغول رحمہم اللہ کا ذکر کیا ہے۔[۱] حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ان اساتذہ کے علاوہ امام اوزاعی

---

۱ شیخ ابن بزاز کردری متوفی ۸۲۷ھ مناقب کردری ج ۲ ص ۱۵۵

۲ الزاہد الکوثری.......... بلوغ الامانی ص ۳۵

۳ حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ لسان المیزان ج ۵ ص ۱۲۱

اور زمعہ بن صالح رحمہما اللہ کا بھی ذکر کیا ہے۔[2] اور امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے تہذیب الاسما میں ان کے اساتذہ میں ربیع بن صالح اور بکیر بن عامر رحمہم اللہ علیہ کا بھی ذکر کیا ہے۔

ان مشاہیر اساتذہ حدیث کے علاوہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس وقت کے دیگر مشاہیر حدیث سے بھی استفادہ کیا اور ان سے روایت اور اجازت حاصل کی۔[3]

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ:

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے علم و فضل کی شہرت بہت دور دور پھیل چکی تھی اور اطراف و اکناف سے تشنگانِ علم آپ کی خدمت میں آ کر علم کی پیاس بجھاتے تھے۔ خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے تلامذہ میں محمد بن ادریس شافعی، ابوسلیمان جوزجانی، ہشام بن عبید اللہ رازی، ابوعبید القاسم بن سلام، اسماعیل بن توبہ اور علی بن مسلم رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر کیا ہے۔[4] حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے علاوہ علی بن مسلم طوسی کا بھی ذکر کیا ہے۔[5]

ذہانت و فطانت:

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ بے حد ذہین اور زیرک تھے اور بڑے بڑے عقدوں کو آسانی سے حل کر دیا کرتے تھے، امام کردری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ فضیل رحمۃ اللہ علیہ نے ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے مسئلہ پوچھا کہ اگر مینڈک سرکہ میں گر جائے تو سرکہ پاک ہے یا ناپاک؟ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مجھے معلوم نہیں۔ یحییٰ بن سلام رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھو ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا مجھے پتہ نہیں عثمان بن عینیہ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھو ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا مجھے علم نہیں امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھو، امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ سرکہ پاک ہے کیونکہ مینڈک اپنے معدن میں مرا ہے پھر اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا اگر مینڈک پانی میں مر جائے تو وہ پانی پاک ہوتا ہے اور اس پانی کو سرکہ میں ڈال دو تو وہ سرکہ بھی پاک رہے گا۔ اسی طرح مینڈک سرکہ میں گر جائے تو وہ بھی ناپاک نہیں ہوگا امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے جب اس مسئلہ کی تقریر کی تو سامعین حیران رہ گئے۔[6]

ایک مرتبہ ہارون رشید نے آپ سے کہا کہ میں نے زبیدہ سے کہا کہ میں امام عادل ہوں اور

---

1. حافظ ابوبکر احمد بن علی خطیب بغدادی متوفی ۴۶۳ھ تاریخ بغداد ج ۲ ص ۱۷۲
2. حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ لسان المیزان ج ۵ ص ۱۲۱
3. مولانا عبدالحی لکھنوی متوفی ۱۳۰۴ھ التعلیق المجد ص ۳۰
4. حافظ ابوبکر احمد بن علی الخطیب البغدادی متوفی ۴۶۳ھ تاریخ بغداد ج ۲ ص ۱۷۲
5. حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ لسان المیزان ج ۵ ص ۱۲۱
6. شیخ ابن بزاز کردری متوفی ۸۲۷ھ مناقب کردری ج ۲ ص ۱۹۸

امام عادل جنت میں ہوتا ہے۔ زبیدہ نے پلٹ کر کہا نہیں تم ظالم اور فاجر ہو اور جنت کے اہل نہیں ہو۔ آپ نے یہ سن کر ہارون رشید سے فرمایا کبھی گناہ کے وقت یا گناہ کے بعد تم کو خدا کا خوف لاحق ہوا ہارون رشید نے کہا خدا کی قسم مجھے گناہ کے بعد اللہ تعالیٰ کا بے حد خوف ہوتا ہے فرمایا پھر تم دو جنتوں کے وارث ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ۔ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اس کو دو جنتیں عطا فرماتا ہے۔[1]

معمولات:

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ بے حد عبادت گزار تھے۔ تصنیف و تالیف اور مطالعہ کتب میں اکثر اوقات مشغول رہا کرتے تھے۔ رات کے تین حصے کرتے ایک حصہ میں عبادت کرتے ایک حصہ میں مطالعہ اور باقی ایک حصہ میں آرام کیا کرتے تھے۔[2] امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات میں امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ٹھہرا، میں ساری رات نفل پڑھتا رہا اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ چارپائی پر لیٹے رہے صبح کو امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے بغیر وضو کیے نماز پڑھی میں نے پوچھا حضرت آپ نے وضو نہیں کیا؟ فرمایا تم نے ساری رات اپنے نفس کے لئے عمل کیا اور نوافل پڑھے اور میں نے تمام رات حضور ﷺ کی امت کے لئے عمل کیا اور کتاب اللہ سے مسائل کا استنباط کرتا رہا اور اس رات میں نے ہزار سے زیادہ مسائل کا استخراج کیا اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ سن کر میں نے اپنی شب بیداری پر امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی شب بیداری کو ترجیح دی۔[3]

کلمات الثناء:

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے علم وفضل ان کی ذہانت و فطانت اور زہد و تقویٰ پر ان کے معاصرین اور بعد کے لوگوں نے بے حد خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔ خصوصاً امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے بے پناہ عقیدت کا اظہار کیا ہے۔ ربیع بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ کوئی صاحب عقل نہیں دیکھا۔ مزنی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مَیں نے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے بڑھ کر کوئی فصیح نہیں دیکھا۔ حرملۃ بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا جب امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کسی مسئلہ پر تقریر کرتے تھے تو یوں معلوم ہوتا تھا گویا ان پر قرآن نازل ہو رہا ہے۔ مزنی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ امن الناس علی فی الفقہہ محمد بن حسن۔ فقہ میں مجھ پر سب سے زیادہ احسان امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اس احسان میں

---

[1] شیخ ابن بزاز کردری متوفی ۸۶۷ھ مناقب کردری ج ۲ ص ۱۵۹

[2،3] ایضاً " " " ص ۱۵۹

امام محمد رحمتہ اللہ علیہ کی تعلیم کے علاوہ ان کی فیاضی کا بھی دخل تھا۔

چنانچہ ربیع نقل کرتے ہیں کہ ایک بار امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا امام محمد نے مجھے ایک بار ستر کتب عنایت فرمائی ہیں۔ ربیع رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ سے سنا کہ میں نے جس شخص سے بھی کوئی مسئلہ پوچھا تو اس کی تیوری پر بل آ گئے ماسوائے امام محمد رحمتہ اللہ علیہ کے ان سے جب بھی کوئی مسئلہ پوچھا تو انہوں نے نہایت خندہ پیشانی سے وہ مسئلہ سمجھایا۔[1] امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ فرمایا اگر یہود و نصاریٰ امام محمد رحمتہ اللہ علیہ کی کتابوں کا مطالعہ کر لیں تو فوراً ایمان لے آئیں[2] (حدائق حنفیہ ص ۱۲۷) اور امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کے اس قول کی تصدیق میں مولانا فقیر محمد جہلمی نے یہ واقعہ لکھا ہے کہ عیسائیوں کے ایک عالم نے متعدد مسلمان علماء سے تبادلۂ خیال کیا لیکن وہ شخص مسلمان نہیں ہوا اتفاق سے اس نے امام محمد رحمتہ اللہ علیہ کی جامع کبیر کا مطالعہ کیا تو فوراً مسلمان ہو گیا اور کہنے لگا اگر یہ شخص پیغمبری کا دعویٰ کر کے اپنی اس کتاب کو دلیل قرار دے تو کوئی شخص مقابلہ نہیں کر سکتا میں نے سوچا جس نبی کے امتیوں کی یہ شان ہے اس نبی کا خود علم میں کیا مقام ہو گا۔ (حدائق حنفیہ ص ۱۲۹)

جرأت و استقلال:

امام محمد رحمتہ اللہ علیہ بے حد غیور اور مستقل مزاج تھے۔ اقتدارِ وقت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر گفتگو کرتے اور اظہارِ حق کے راستے میں کوئی چیز ان کے لئے رکاوٹ نہیں بنتی تھی۔ ایک دفعہ خلیفہ ہارون رشید کی آمد پر سب لوگ کھڑے ہو گئے امام محمد رحمتہ اللہ علیہ بیٹھے رہے کچھ دیر بعد خلیفہ کے نقیب نے محمد بن حسن رحمتہ اللہ علیہ کو بلایا ان کے شاگرد اور احباب سب پریشان ہو گئے کہ نہ جانے شاہی عتاب سے کس طرح خلاصی ہو گی۔ جب آپ خلیفہ کے سامنے پہنچے تو اس نے پوچھا کہ فلاں موقع پر تم کھڑے کیوں نہیں ہوئے؟ فرمایا کہ جس طبقہ میں خلیفہ نے مجھے قائم کیا ہے میں نے اس سے نکلنا پسند نہیں کیا۔ آپ کی تعظیم کے لئے قیام کر کے اہل علم کے طبقہ سے نکل کر اہل خدمت کے طبقہ میں داخل ہونا مجھے مناسب نہیں تھا پھر کہا آپ کے ابن عم یعنی حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ آدمی اس کی تعظیم کے لئے کھڑے رہیں وہ اپنا مقام جہنم میں بنائے۔ حضور ﷺ کی مراد اس سے گروہ علماء ہے پس جو لوگ حق خدمت اور اعزاز شاہی کے خیال سے کھڑے رہے انہوں نے دشمن کے لئے ہیبت کا سامان مہیا کیا اور جو بیٹھے رہے انہوں نے سنت اور شریعت پر عمل کیا جو آپ ہی کے خاندان سے لی گئی ہے اور جس پر عمل کرنا آپ کی عزت اور کرامت ہے ہارون رشید نے سن کر کہا سچ کہتے ہو۔[3]

۱، ۲، ۳ حافظ ابوبکر احمد بن علی الخطیب بغدادی متوفی ۴۶۳ھ تاریخ بغداد ج ۲ ص ۱۶۲ تا ۱۶۶

عہدہ قضاء:

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کو فقہ حنفی کی ترویج اور اشاعت کا بے حد شوق تھا وہ چاہتے تھے کہ ملک کا آئین فقہ حنفی کے مطابق ہو اس لیے انہوں نے ہارون رشید کی درخواست پر قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) کا عہدہ قبول کر لیا تھا کچھ عرصہ بعد ہارون رشید نے شام کے علاقہ کے لئے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا بحثیت قاضی تقرر کیا امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کو علم ہوا تو وہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گئے اور اعتذار کیا اور درخواست کی کہ مجھے اس آزمائش سے بچایئے امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے مسلک حنفی کی اشاعت کے پیش نظر ان سے اتفاق نہیں کیا۔ وہ ان کو یحییٰ برمکی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس لے گئے یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو ہارون رشید کے پاس بھیج دیا۔ اس طرح مجبور ہو کر ان کو عہدہ قضاء قبول کرنا پڑا۔[1]

حق گوئی و بے باکی:

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اپنے احباب اور ارکان دولت کے اصرار کی بناء پر عہدہ قضا، پر متمکن ہوئے جتنا عرصہ قاضی رہے بے لاگ فیصلے کرتے رہے لیکن قدرت کو ان کی آزمائش مقصود تھی اس کی تفصیل یہ ہے کہ یحییٰ بن عبداللہ نامی ایک شخص کو خلیفہ پہلے امان دے چکا تھا۔ بعد میں کسی وجہ سے خلیفہ اس پر غضب ناک ہوا اور اس کو قتل کرنا چاہا اپنے اس مذموم فعل پر خلیفہ قضاۃ کی تائید چاہتا تھا تا کہ اس کے فعل کو شرعی جواز کا تحفظ حاصل ہو جائے۔ خلیفہ نے تمام قاضیوں کو دربار میں طلب کیا سب نے خلیفہ کے حسب منشاء نقض امان کی اجازت دے دی لیکن امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے اختلاف کیا اور برملا فرمایا یحییٰ کو جو امان دی جا چکی ہے وہ صحیح ہے اور اس امان کو توڑنے اور یحییٰ کے خون کی اباحت پر کوئی شرعی دلیل نہیں ہے لہٰذا اس کو قتل کرنا کسی طرح جائز نہیں ہے۔ ان کی اس حق گوئی سے مزاج شاہی برہم ہو گیا لیکن جن کی نظر میں مزاج الوہیت ہوتا ہے وہ کسی اور مزاج کی پرواہ نہیں کرتے اور جو اپنے دلوں میں اس قہار حقیقی کا خوف رکھتے ہیں وہ مخلوق کی ناراضگی کو کبھی خاطر میں نہیں لاتے۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اپنے اس فیصلہ کے ردِ عمل کو قبول کرنے کے لئے تیار تھے۔ چنانچہ اس اظہار حق کی پاداش میں نہ صرف یہ کہ آپ کو عہدہ قضاء سے ہٹایا گیا اور افتاء سے روکا گیا بلکہ کچھ عرصہ کے لئے آپ کو قید میں بھی محبوس کیا گیا۔

عہدۂ قضاء پر بحالی:

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے عہدہ قضاء سے سبکدوش ہونے کے کچھ عرصہ بعد ہارون رشید کی بیوی ام جعفر کو کسی جائیداد کے وقف کرنے کا خیال آیا اس نے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے وقف نامہ تحریر کرنے کی درخواست

---

[1] شیخ ابن بزاز کردری متوفی ۸۲۷ھ مناقب کردری ج ۲ ص ۱۶۵

کی آپ نے فرمایا مجھے افتاء سے روک دیا گیا ہے اس لیے معذور ہوں۔ ام جعفر نے اس سلسلہ میں ہارون رشید سے گفتگو کی جس کے بعد اس نے نہ صرف آپ کو افتاء کی اجازت دی بلکہ انتہائی اعزاز و اکرام کے ساتھ آپ کو قاضی القضاۃ کا عہدہ پیش کر دیا۔

تصانیف:

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی تمام زندگی علمی مشاغل میں گزری آئمہ حنفیہ میں انہوں نے سب سے زیادہ کتابیں تصنیف کیں۔ مولانا عبدالحئ لکھنوی اور مولانا فقیر محمد جہلمی نے لکھا ہے کہ انہوں نے نو سو ننانوے کتابیں لکھی ہیں اور اگر ان کی عمر وفا کرتی تو وہ ہزار کا عدد پورا کر دیتے بعض محققین کا یہ بھی خیال ہے کسی موضوع پر جو کتاب لکھی جاتی ہے اس میں متعدد مسائل کو مختلف عنوانات پر تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ جیسے کتاب الطہارہ، کتاب الصلوٰۃ کتاب الصوم وغیرہ۔ پس جن لوگوں نے ۹۹۹ کا عدد لکھا ہے وہ ان کی تصانیف کے تمام عنوانوں کے مجموعہ کے اعتبار سے لکھا ہے۔

کتاب الآثار:

حدیث میں یہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی دوسری تصنیف ہے۔ اس کتاب میں امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے احادیث سے زیادہ آثار کو جمع کیا ہے۔ غالباً اسی وجہ سے ان کی یہ تصنیف ''کتاب الآثار'' کے نام سے مشہور ہو گئی۔ اس کتاب میں ایک سو چھ احادیث اور سات سو اٹھارہ آثار ہیں ان کے علاوہ اس میں انہوں نے امام اعظم کے اقوال کا بھی ذکر کیا ہے۔ (کشف الظنون ج ۲ ص ۱۳۸۴)

سانحہ وصال:

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے اٹھاون سال عمر گزاری اور عمر کا بیشتر حصہ فقہی تحقیقات اور مسائل کے استنباط اور اجتہاد میں گزارا۔ جب دوبارہ عہدۂ قضا پر بحال ہوئے اور قاضی القضاۃ مقرر ہوئے تو ان کو ایک مرتبہ ہارون الرشید اپنے ساتھ سفر پر لے گیا وہاں رے کے اندر نبویہ نامی ایک بستی میں آپ کا وصال ہو گیا اسی سفر میں ہارون کے ساتھ نحو کا مشہور امام کسائی رحمۃ اللہ علیہ بھی تھا اور اتفاق سے اسی دن یا دو دن بعد اس کا بھی انتقال ہو گیا۔ ہارون الرشید کو ان دونوں آئمہ فن کے وصال کا بے حد ملال ہوا اور اس نے افسوس سے کہا آج میں نے فقہ اور نحو دونوں کو ''رے'' میں دفن کر دیا[1]۔

روایت ہے کہ بعد وصال کسی نے آپ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا کہ آپ کا نزع کے وقت کیا

---

[1] شیخ ابن بزاز کردری متوفی ۸۶۷ھ مناقب کردری ج ۲ ص ۱۶۵

حال تھا۔ آپ نے فرمایا میں اس وقت مکاتب کے مسائل میں سے ایک مسئلہ پر غور کر رہا تھا مجھ کو روح نکلنے کی کچھ خبر نہیں ہوئی۔ (فقیر محمد جہلمی حدائق حنفیہ ص ۱۳۷)

خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے تذکرہ کے اخیر میں محمویہ نامی ایک بہت بڑے بزرگ جن کا شمار ابدال میں کیا جاتا ہے، سے ایک روایت نقل ہے وہ فرماتے ہیں میں نے محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ کو ان کے وصال کے بعد خواب میں دیکھا تو پوچھا اے ابو عبداللہ! آپ کا کیا حال ہے؟ کہا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا اگر تمہیں عذاب دینے کا ارادہ ہوتا تو میں تمہیں یہ عمل نہ عطا کرتا میں نے پوچھا اور ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا کیا حال ہے فرمایا مجھ سے بلند درجہ میں ہیں پوچھا اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ؟ کہا وہ ہم سے بہت زیادہ بلند درجوں پر فائز ہیں۔ (حافظ ابوبکر احمد بن علی خطیب بغدادی متوفی ۴۶۳ھ تاریخ بغداد ج ۲ ص ۱۷۱)

نوٹ:- (یہ تمام مضمون غلام رسول سعیدی صاحب کی کتاب ''تذکرہ محدثین'' سے لیا گیا ہے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب الوضوء — وضو کا طریقہ!

١. قال محمد بن الحسن: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن الأسود بن يزيد عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه أنه توضأ، فغسل يديه مثنى وتضمض مثنى، واستنشق مثنى وغسل وجهه مثنى وغسل ذراعيه مثنى، مقبلا ومدبرا، ومسح رأسه مثنى وغسل رجليه مثنى وقال حماد: الواحدة تجزئني إذا أسبغت، قال محمد: وهذا قول أبي حنيفة وبه نأخذ.

ترجمہ! حضرت امام محمد بن حسن "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے حضرت حماد سے روایت کرتے ہوئے خبر دی' انہوں نے حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے انہوں نے حضرت اسود بن یزید "رحمہ اللہ" سے اور انہوں نے حضرت عمر بن خطاب "رضی اللہ عنہ" سے روایت کیا کہ آپ نے (حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے) وضو فرمایا تو اپنے ہاتھوں کو دو' دو' بار دھویا کلی دو بار کی اور ناک میں پانی دو' بار چڑھایا چہرہ مبارک کو دو بار دھویا اور دونوں بازؤں کو دو بار دھویا آگے کی طرف لے جاتے ہوئے اور پیچھے کی طرف لے جاتے ہوئے اور سر کا مسح دو بار کیا اور دونوں پاؤں کو دو' بار دھویا۔"

حضرت حماد "رحمہ اللہ" نے فرمایا ایک مرتبہ دھونا بھی کافی ہے جب تم کامل طور پر دھوؤ۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا یہی قول ہے اور ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔" [1]

٢. محمد قال أخبرنا أبو حنيفة، عن حماد، عن إبراهيم قال: أغسل مقدم أذنيك مع الوجه وامسح مؤخر أذنيك مع الرأس.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہوئے خبر دی' وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں' وہ فرماتے ہیں۔"

"اپنے کانوں کے اگلے حصے کو چہرے کے ساتھ دھوؤ اور کانوں کے پچھلے حصے کا مسح سر کے (مسح کے) ساتھ کرو۔"

٣. قال محمد: قال أبو حنيفة: بلغنا أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: الأذنان من الرأس قال محمد: يعجبنا ان تمسح مقدمهما ومؤخرهما مع الرأس، وبه نأخذ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے فرمایا ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا!

---

[1] سنت طریقہ یہ ہے کہ وضو میں ہر عضو کو تین بار دھوئے اور سر کا مسح ایک بار کرے لیکن پانی کم ہو یا کسی اور وجہ سے ایک ایک بار بھی دھو سکتے ہیں اور دو بار بھی' تمام صورتوں میں وضو ہو جاتا ہے۔ ۱۲ ہزاروی

"کان، سر سے ہیں"۔[1] حضرت محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں یہ بات اچھی معلوم ہوتی کہ سر کے مسح کے ساتھ کانوں کے اگلے اور پچھلے حصے کا مسح بھی کیا جائے اور ہمارا موقف یہی ہے۔

۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا أبو سفيان عن أبي نضرة عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: الوضوء مفتاح الصلوة، والتكبير تحريمها، والتسليم تحليلها، ولا تجزى صلوة إلا بفاتحه الكتاب، ومعها غيرها، وفي كل ركعتين فسلم، يعني فتشهذ قال محمد: وبه نأخذ، وإن قرأ بأم الكتاب وحدها فقد أساء، ويجزئه.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" نے فرمایا! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" سے خبر دی وہ فرماتے ہیں! ہم سے ابوسفیان "رحمہ اللہ" نے بیان کیا انہوں نے ابوحمزہ "رحمہ اللہ" سے انہوں نے حضرت ابوسعید خدری "رضی اللہ عنہ" سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا آپ نے فرمایا!

"وضو نماز کی چابی ہے، تکبیر تحریمہ (جس سے تمام دنیوی کام حرام ہو جاتے ہیں) اور سلام نماز کی تحلیل (نماز سے باہر آنا) ہے اور سورۃ فاتحہ اور اس کے ساتھ کچھ اور پڑھے بغیر نماز جائز نہیں ہر دو رکعتوں پر سلام یعنی تشہد پڑھو۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم اسی قول کو اختیار کرتے ہیں اگر صرف "سورۃ فاتحہ" پڑھے گا تو گناہ گار ہوگا لیکن نماز ہو جائے گی۔"[2]

۵. قال محمد: بلغنا أن ابن عباس رضي الله عنه سئل عن القرآء في الصلوة، فقال: هو امامک إن شئت فاقلل منه، إن شئت فأكثر. وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت ابن عباس "رضی اللہ عنہ" سے نماز میں قرات کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا! یہ قرآن تیرا امام ہے اگر تم چاہو تو اس سے کم (حاصل) کرو اور چاہو تو زیادہ (اختیار) کرو۔ حضرت امام ابوحنفیہ "رحمہ اللہ" کا یہی قول ہے۔"

باب ما يجزى في الوضو من سور الفرس والبغل والحمار والسنور

۶. محمد بن الحسن قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم، في السنور يشرب من الانـاء قال: هي من أهل البيت، لابأس بشرب فضلها. فسألته أيتطهر بفضلها للصلوة؟ فقال: إن الله قد رخص المآء، ولم يأمرهٔ ولم ينهه قال محمد: قال أبو حنيفة: غيره أحب إلى منه، وان توضأ منه أجزاه، وإن شربه فلا بأس به. قال محمد: وبقول أبي حنيفة نأخذ.

---

[1] مطلب یہ ہے کہ دونوں کا حکم ایک جیسا ہے لہٰذا جو پانی سر کے مسح کے لیے لیا ہے اسی کے ساتھ کانوں کا مسح کیا جائے۔ ۱۲ ہزاروی

[2] چونکہ سورۃ فاتحہ کے ساتھ دوسری سورت ملانا واجب ہے لہٰذا صرف سورۃ فاتحہ پڑھنے کی صورت میں سجدہ سہو واجب ہو جائے گا بشرطیکہ بھول کر چھوڑے اور جان بوجھ کر چھوڑے تو نماز سرے سے ہی نہیں ہوگی۔ ۱۲ ہزاروی

گھوڑے، خچر، گدھے اور بلی کے جوٹھے سے وضو کرنے کا شرعی حکم!

ترجمہ! حضرت محمد بن حسن "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حما[د] "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس بلی کے بارے میں جو برتن میں سے پیتی ہے روایت کر[تے] ہیں کہ وہ گھر سے تعلق رکھتی ہے تو اس کے بچے ہوئے (پانی) میں کوئی حرج نہیں حضرت حماد "رحمہ اللہ" فرما[تے] ہیں! میں نے ان سے پوچھا کیا اس کے جھوٹے سے نماز کے لئے طہارت حاصل ہو جاتی ہے تو انہوں نے فرما[یا] اللہ عزوجل نے پانی کو مباح قرار دیا ہے نہ اس (جھوٹے کے استعمال) کا حکم دیا اور نہ ہی اس سے منع کیا۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے فرمایا اس کے علاوہ پانی مجھے زیاد[ہ] پسند ہے اور اگر اس سے وضو کرلیا تو بھی جائز ہے اور اگر اس سے پی لے تو بھی کوئی خرج نہیں۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں۔"

ہم حضرت ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کے قول کو اختیار کرتے ہیں۔ [1]

۷. محمد قال أخبرنا: أبو حنيفة ، عن حماد عن إبراهيم قال: لا خير في سور البغل والحمار، ولا يتوضأ أحد بسور البغل والحمار، ويتوضأ من سور الفرس والبرذون ، والشاة والبعير، قال محمد: وهو قول ابي حنيفة ، وبه نأخذ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" [سے] اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے (حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" نے) فرمایا!

خچر اور گدھے کے جھوٹے میں کوئی بھلائی نہیں اور کوئی شخص خچر اور گدھے کے جھوٹے سے وضو نہ کر[ے] البتہ گھوڑے اور بزدون (ترکی گھوڑے) بکری اور اونٹ کے جھوٹے سے وضو کرے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا یہی قول ہے

اور ہم اسے ہی اختیار کرتے ہیں۔

باب المسح على الخفين! موزوں پر مسح!

۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال حدثنا أبو بكر بن عبدالله بن أبي جهم ، عن عبدالله بن عمر قال قدمت العراق لغزوة جلولآء، فرأيت سعد بن أبي وقاص رضى الله عنه يمسح على الخفين، فقلت: ما هذا يا سعد ؟ قال: إذا لقيت أمير المؤمنين عمر رضي الله عنه فاسئله، قال: فلقيت عمر رضى الله عنه فاخبرته بما صنع سعد، قال عمر رضي الله عنه: صدق سعد، رأينا

---

[1] فقہاء کرام نے گدھے اور خچر کے جھوٹے کو مشکوک قرار دیا اور فرمایا کہ اس کے ساتھ وضو کرنے کی صورت میں تیمم بھی کرے۔ ۱۲ ہزاروی

رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنعه، فصنعناهُ . قال محمد: وهو قول أبي حنيفة، وبه ناخذ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں! ہم سے حضرت ابوبکر بن عبداللہ بن جہم "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت عبداللہ بن عمر "رضی اللہ عنہما" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں غزوۂ جلولاء کے لئے گیا (یہ بغداد کا ایک مقام ہے اور یہ غزوہ ۱۷ھ میں ہوا مراد جہاد ہے کیونکہ غزوہ وہ ہوتا ہے جس میں حضور "علیہ السلام" خود شریک ہوئے)۔"

میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص "رضی اللہ عنہ" کو دیکھا کہ وہ موزوں پر مسح کر رہے ہیں میں نے پوچھا! اے سعد "رضی اللہ عنہ" یہ کیا؟ انہوں نے فرمایا! جب تم امیر المومنین حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" سے ملو گے تو ان سے پوچھ لینا، فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" سے ملا تو ان کو حضرت سعد "رضی اللہ عنہ" کے عمل کے بارے میں بتایا حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" نے فرمایا حضرت سعد "رضی اللہ عنہ" نے سچ کہا ہے ہم نے رسول اللہ ﷺ کو یہ عمل کرتے ہوئے دیکھا تو ہم نے بھی کیا۔"

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا یہی قول ہے اور ہم بھی اسے ہی اختیار کرتے ہیں۔"

۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم، عن حنظلة بن بنانة الحصفى أن عمر بن الخطاب قال: المسح على الخفين للمقيم يوما وليلة، وللمسافر ثلثة أيام ولياليهن، إذا لبستهما وأنت طاهر، قال محمد: وهو قول أبي حنيفة، وبه نأخذ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" نے فرمایا! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت حنظلہ بن بنانۃ الجعفی "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب "رضی اللہ عنہ" نے فرمایا! موزوں پر مسح مقیم کے لئے ایک دن رات اور مسافر کے لئے تین دن رات ہے جب کہ تم اسے طہارت کی حالت میں پہنو۔"[1]

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں حضرت ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے
اور ہم بھی اسے اختیار کرتے ہیں۔

۱۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن سالم بن عبدالله بن عمر، قال: اختلف عبدالله بن عمر، وسعد بن أبي وقاص في المسح على الخفين، فقال سعد: أمسح، وقال عبدالله: ما يعجبني. فأتيا عمر بن الخطاب. فقصا عليه القصة، فقال عمر رضي الله عنه: عمك أفقه منك.

---

[1] اس کی صورت یہ ہے کہ پہلے پاؤں دھو کہ موزے پہنیں لے پھر وضو کرے یا پہلے وضو کر کے موزے پہنے۔ ۱۲ ہزاروی۔

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے فرمایا ہم سے حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے فرمایا! ہم سے حضرت حماد "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت سالم بن عبداللہ عمر "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں۔"

موزوں پر مسح کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت سعد بن ابی وقاص "رضی اللہ عنہما" کے درمیان اختلاف ہوا' تو حضرت سعد "رضی اللہ عنہ" نے فرمایا میں مسح کرتا ہوں (یا امر کا صیغہ ہو تو معنی ہوگا تم مسح کرو واللہ اعلم بالصواب) حضرت عبداللہ "رضی اللہ عنہ" نے فرمایا یہ میرے لئے تعجب خیز بات ہے' پس وہ دونوں حضرت عمر بن خطاب "رضی اللہ عنہ" کے پاس حاضر ہوئے اور واقعہ بیان کیا تو حضرت عمر "رضی اللہ عنہ" نے فرمایا (اے ابن عمر "رضی اللہ عنہ") تمہارے چچا (حضرت سعد بن ابی وقاص "رضی اللہ عنہ") تم سے زیادہ فقیہ ہیں۔"

۱۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد، عن الشعبي عن إبراهيم ا بن أبي موسى الأشعري، عن المغيرة بن أبي شعبة، أنه خرج مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر، فانطلق رسول اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم فقضى حاجتة ثم رجع وعليه جبة رومية ضيقة الكمين، فرفعها رسول الله صلى الله عليه وسلم من ضيق كميها، قال المغيرة: فجعلت أصب عليه المآء من إذاوة معي، فتوضأ وضوئه للصلوة، ومسح على خفيه' ولم ينزعهما، ثم تقدم وصلى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہوئے خبر دی' وہ حضرت شعبی "رحمہ اللہ" سے وہ حضرت ابراہیم بن ابی دوسیٰ اشعری "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت مغیرہ بن شعبہ "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں! کہ وہ (حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ) ایک سفر میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ گئے تو رسول اکرم ﷺ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے قضائے حاجت کے بعد واپس تشریف لائے اور آپ پر ایک رومی جبہ تھا جس کی آستینیں تنگ تھیں آستینیں تنگ ہونے کی وجہ سے آپ نے اس جبے کو اتار دیا [۱] حضرت مغیرہ "رضی اللہ عنہ" فرماتے ہیں! میرے پاس جو برتن تھا میں اس سے آپ پر پانی ڈالنے لگا اور آپ نے نماز کے لئے وضو جیسا وضو کیا اور موزوں پر مسح فرمایا اور ان کو اتارا نہیں پھر آگے بڑھ کر نماز پڑھی۔"

۱۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم، عمن رأى جرير بن عبدالله رضي الله عنه يوماً توضأ ومسح على خفيه 'فسأله سائل عن ذلک، فقال: إني رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنعه، وإنما صحبته بعد ما نزلت، سورة المائدة.

---

[۱] چونکہ آستینیں تنگ ہونے کی وجہ سے اوپر لپیٹی نہیں جا سکتی تھیں اس لئے آپ نے اسے اتار کر بازوؤں کو دھویا۔۱۲ ہزاروی

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ اس شخص سے روایت کرتے ہیں! جس نے حضرت جریر بن عبداللہ "رضی اللہ عنہ" کو ایک دن دیکھا کہ انہوں نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا کسی پوچھنے والے نے ان سے اس بارے میں پوچھا تو فرمایا! میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ عمل کرتے ہوئے دیکھا ہے حضرت جریر بن عبداللہ "رضی اللہ عنہ" کو سورۂ مائدہ نازل ہونے کی بعد صحابیت کا شرف حاصل ہوا۔" [1]

۱۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفةعن حماد عن إبراهيم، عن محمد بن عمرو بن الحارث، أن عمرو بن الحارث بن أبي ضرار صحب ابن مسعود في سفر، فأتت عليه ثلثة أيام ولياليها لا ينزع خفيه.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے وہ حضرت محمد بن عمرو بن حارث "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرو بن حارث بن ابی ضرار "رضی اللہ عنہ" ایک سفر میں حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" کے ساتھ شریک سفر ہوئے تو تین دن راتیں آپ نے اپنے موزوں کو نہ اتارا۔"

۱۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفةعن حماد عن إبراهيم أنه كان يمسح على الجرموقين. قال محمد: وهو قول أبي حنيفة. وبه نأخذ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہوئے خبر دی، وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ وہ (حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ") جرموقین پر مسح کرتے تھے (موزوں کے اوپر جو کچھ پہنتے ہیں وہ جوموق کہلاتا ہے اس سے موزوں کی حفاظت ہوتی ہے)۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں حضرت ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا یہی قول ہے
اور ہم اسے ہی اختیار کرتے ہیں۔"

۱۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفةعن حماد عن إبراهيم، قال: إذا كنت على مسح وأنت على وضوء، فنزعت خفيك، فاغسل قدميك. قال محمد: وهو قول أبي حنيفة، وبه نأخذ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" نے فرمایا! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب تم نے مسح کیا ہو اور تمہارا وضو بھی برقرار ہو تو اگر تم موزے اتارو تو صرف پاؤں دھو (کیونکہ وضو برقرار رہتا ہے لہٰذا وضو کی ضرورت نہیں) حضرت امام محمد "رحمہ اللہ"

---

[1] مطلب یہ ہے کہ مسح کا آغاز سورۂ مائدہ کے نزول سے پہلے ہوا اور حضرت جریر "رضی اللہ عنہ" نے اسلام لانے کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسح کرتے ہوئے دیکھا۔ ۱۲ ہزاروی

فرماتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے اور ہم اسے ہی اختیار کرتے ہیں۔"

باب الوضو مما غيرت النار!

١٦. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عمرو بن مرة عن سعيد بن جبير عن عبدالله بن عباس رضي الله عنه أنه قال: لو أتيت بجفنة من خبز ولحم فأكلت منها أشبع، وبعس من لبن إبل فشربت منه حتى أتضلع، وأنا على وضوء، لا أبالي أن لا أمس مآء. أتوضأ من الطيبات ؟ قال محمد: وهذا قول أبي حنيفة وبه نأخذ، لا وضوء مما غيرت النار، وإنما الوضوء مما خرج، وليس مما دخل.

جس چیز کو آگ بدل دے اس (کے کھانے) سے وضو کرنا!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے فرمایا ہم سے عمرو بن مرہ "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ سعید بن جبیر "رضی اللہ عنہ" سے وہ حضرت عبداللہ بن عباس "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا!

میرے پاس روٹی اور گوشت کا ایک بڑا پیالہ لایا گیا تو میں نے سیر ہو کر کھایا اور اونٹنی کے دودھ کا ایک بڑا پیالہ لایا گیا تو میں نے اس سے بھی خوب سیر ہو کر پیا اور میرا وضو برقرار ہے مجھے اس کے پرواہ نہیں کہ میں پانی کو ہاتھ لگاؤں (وضو کروں) کیا میں پاک چیزوں (کے استعمال) سے وضو کروں؟

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے اور ہم بھی اسے اختیار کرتے ہیں کہ آگ (پہ پکاتے) سے بدل جانے والی چیز (کھانے کے) سے نہیں ٹوٹتا وضو اس چیز سے لازم ہوتا ہے جو (جسم سے) باہر نکلے داخل ہونے والی (کھانے) سے نہیں ٹوٹتا۔ [1]

١٧. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عبدالرحمن بن زاذان عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه، قال: دخل على رسول الله صلى الله عليه وسلم ببيتي فأتيته بلحم قد شوى، فطعم منه فدعا بماء فغسل كفيه ومضمض، ثم صلى ولم يحدث وضواء.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے عبدالرحمٰن بن زاذان "رحمہ اللہ" نے بیان کیا اور وہ حضرت ابوسعید خدری "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ میرے گھر تشریف لائے تو میں نے آپ کی خدمت میں بھنا ہوا گوشت پیش کیا آپ

---

[1] بعض ائمہ کے نزدیک آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے چونکہ نبی اکرم ﷺ اسے مروی بعض احادیث تفظ وضو استعمال کیا گیا لہٰذا اس کی توجیہ یہ ہے کہ جہاں وضو کرنے کا ذکر وہاں لغوی وضو ہاتھ دھونا اور کلی کرنا مراد ہے اور جہاں وضو نہ کرنے یا اس کی نفی کا ذکر ہے تو اسی سے اصطلاحی وضو مراد ہے ہمارے نزدیک کوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔۱۲ ہزاروی استفہام انکاریہ یعنی میں وضو نہیں کرتا۔۱۲ ہزاروی

نے اس سے تناول فرمایا پھر پانی منگوا کر ہاتھوں کو دھویا اور کلی کی اس کے بعد نماز پڑھی اور نیا وضو نہیں کیا۔

۱۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا شيبة بن مساور قال: كنت قاعدا عند عدي بن ارطاة إذ سأل الحسن البصري: أنتوضأ مما مست النار؟ فقال: نعم. فقال بكر بن عبدالله المزني: دخل النبي صلى الله عليه وسلم على عمته صفية بنت عبدالمطلب، فنتفت له من كتف باردة، فطعم منها ولم يحدث وضوا. قال محمد: وبقول بكر بن عبدالله المزني نأخذ، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! حضرت اما ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے فرمایا ہم سے شیبہ بن مساور "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں حضرت عدی بن ارطاۃ "رحمہ اللہ" کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ انہوں نے حضرت حسن بن بصری "رضی اللہ عنہ" سے پوچھا کیا میں اس چیز سے وضو کروں جس کو آگ چھوئے [1]؟ فرمایا ہاں اس پر بکر بن عبد اللہ المزنی "رحمہ اللہ" نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ اپنی پھوپھی حضرت صفیہ بنت عبد المطلب "رضی اللہ عنہ" کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے کندھے کا ٹھنڈا گوشت آپ کے لئے کاٹا آپ نے اسے تناول فرمایا لیکن تازہ وضو نہیں کیا۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم بکر بن عبد اللہ المزنی "رحمہ اللہ" کے قول کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۱۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا يحيى بن عبدالله، عن أبي ماجد الحنفي عن عبدالله بن مسعود رضي الله عنه قال: بينما نحن في المسجد قعود مع ابن مسعود رضي الله عنه، إذا أقبلوا بجفنة وقلة من مآء من باب الفيل نحونا، فقال ابن مسعود رضي الله عنه: إني لأراكم ترادون بهذه فقال رجل من القوم: أجل يا أبا عبدالرحمن: مادبة كانت في الحي. فوضعت فطعم منها وشرب من المآء، ثم صب على يديه فغسلهما، ومسح وجهه وذراعيه ببلل يديه، ثم قال: هذا وضوء من لمْ يحدثْ. قال محمد: وهو قول أبي حنيفة، وبه نأخذ، لا بأس بالوضوء في المسجد إذا كان من غير قذر

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم حضرت یحیٰ بن عبد اللہ "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ ابو احد حنفی "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت عبد اللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں ابو ماحد حنفی "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں اس دوران کہ ہم مسجد میں حضرت عبد اللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ کچھ لوگ باب الفیل سے ہمارے پاس ایک پیالہ اور پانی کا ایک مٹکا لے

[1] یہ استفہام انکاری ہے یعنی میں وضو نہیں کرتا۔۱۲ ہزاروی

کر آئے حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" نے فرمایا میرا خیال ہے کہ یہ تم لوگوں کے لئے ہے تو اس جماعت میں سے ایک نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن (حضرت عبداللہ بن مسعود کنیت ہے) یہی بات ہے قبیلے میں ایک دعوت تھی پس وہ کھانا رکھا گیا' آپ نے اس سے تناول فرمایا اور پانی میں سے کچھ نوش فرمایا پھر ہاتھوں پر ڈال کر ان کو دھویا اور ہاتھوں کی تری کو چہرے اور بازوؤں پر ملا پھر فرمایا جو شخص بے وضو نہ ہو اس کا وضو یہ ہے۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا یہی قول ہے اور ہم اسے ہی اختیار کرتے ہیں اگر گندگی نہ ہو تو مسجد میں وضو کرنے میں کوئی خرج نہیں۔ (برتن ایسا ہو مسجد میں پانی نہ گرے)

باب ما ينقض الوضوء من القبلة و القلس!

٢٠. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا قلست ملأ فيك فأعد وضوئك وإذا كان اقل من ملأ فيك فلا تعد وضوئك. قال محمد: وهذا قول أبي حنيفة، وبه نأخذ.

بوسہ لینے اور قے سے وضو ٹوٹنے کی صورت!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں! وہ فرماتے ہیں جب تمہیں منہ بھر کر قے آئے پھر تم اپنا وضو دوبارہ کرو تو دوبارہ وضو کرو اور اگر منہ بھر سے کم ہو تو دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا یہی قول ہے
اور ہم بھی اسے ہی اختیار کرتے ہیں۔"

٢١. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يقدم من سفر، فتقبله خالته أو عمته أو امرأة ممن يحرم عليه نكاحها، قال: لا يجب عليه الوضوء إذا قبل من يحرم عليه نكاحها، ولكن إذا قبل من يحل له نكاحها وجب عليه الوضوء، وهو بمنزلة الحدث قال محمد: وهذا قول إبراهيم، ولسنا نأخذ بهذا، ولانرى في القبلة وضوا على حال، إلا أن يمذي فيجب عليه للمذى. الوضوء، وهو قول أبي حنيفة رضي الله عنه.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" نے فرمایا! حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے ہمیں خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو سفر سے آتا ہے تو اس کی خالہ یا اس پھوپھی یا وہ عورت جس سے اس کا نکاح حرام ہے اس کا بوسہ لیتی ہے؟ تو انہوں نے (حضرت ابراہیم رحمہ اللہ) فرمایا اس پر وضو واجب نہیں جب وہ عورت اس کا بوسہ لے جس سے اس کا نکاح حرام ہے لیکن جب وہ عورت بوسہ لے جس سے اس کا نکاح حلال ہے تو اس پر وضو واجب ہو گا اور یہ وضو ٹوٹنے کی طرح ہے"[1]!

[1] خالہ پھوپھی وغیرہ محارم ہیں اور اس صورت میں شہوت کا خطرہ نہیں ہوتا۔ ۱۲ ابزاروی

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! یہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" کا قول ہے اور ہم اسے اختیار نہیں کرتے اور ہم کسی صورت میں بوسہ لینے سے وضو کرنا ضروری نہیں سمجھتے البتہ یہ کہ مذی نکلے تو مذی کی وجہ سے اس پر وضو واجب ہوگا۔" [1]

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

باب الوضوءِ من مس الذكر!

۲۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه في مس الذكر أنه قال: ما أبالي أمسسته أم طرف أنفي. قال محمد: وهو قول أبي حنيفة وبه نأخذ.

شرمگاہ کو ہاتھ چھونے سے وضو کرنے کا حکم!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" نے فرمایا! حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے ہمیں خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت علی بن ابی طالب "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے شرمگاہ کو چھونے والے کے بارے میں فرمایا کہ مجھے کوئی پرواہ نہیں وہ اسے (شرمگاہ) چھوئے یا ناک کے کنارہ کو (چھونے میں دونوں برابر ہیں) [2]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے اور ہم بھی اسے ہی اختیار کرتے ہیں۔"

۲۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أن ابن مسعود رضي الله عنه سئل عن الوضوء من مس الذكر فقال: إن كان نجساً فاقطعه، يعني أنه لا بأس به.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" نے فرمایا! حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے ہمیں خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" سے شرمگاہ کو ہاتھ لگانے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا اگر وہ ناپاک ہے تو اسے کاٹ دو یعنی کوئی حرج نہیں۔"

۲۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أن سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه

---

[1] مذی وہ پانی ہے جو کسی تصور یا ہاتھ وغیرہ لگانے سے نکلتا ہے اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ غسل فرض نہیں ہوتا۔ ۱۲ ہزاروی

[2] مطلب یہ ہے کہ یہ بھی جسم کا ایک حصہ ہے جب ناک کو ہاتھ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا تو شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے کیوں ٹوٹے گا۔ ۱۲ ہزاروی

مر برجل يغسل ذكره فقال: ماتصنع ؟ ويحك إن هذا لم يكتب عليك. قال محمد: وغسله أحب إلينا إذا بال. وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے ہمیں خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں! کہ حضرت سعد بن ابی وقاص "رضی اللہ عنہ" ایک آدمی کے پاس سے گزرے اور وہ اپنی شرمگاہ کو دھو رہا تھا آپ نے پوچھا کیا کر رہے ہو؟ یہ تم پر فرض نہیں کیا گیا، (دھونے میں مبالغہ فرض نہیں استنجاء کرنے کی نفی نہیں کی)۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں شرمگاہ کو دھونا (استنجاء کرنا) ہمارے نزدیک مستحب ہے جب پیشاب کرے اور حضرت امام اعظم ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے (یعنی استنجاء فرض نہیں ہاں نجاست مخرج سے تجاوز کرے تو فرض ہے)۔"

باب مالا ينجسه شيئ المآء والأرض والجنب وغير ذلك!

٢٥. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا الهيثم بن أبي الهيثم عن ابن عباس رضي الله عنه قال: أربعة لا ينجسها شئى: الجسد، والثوب، والمآء، والأرض. قال محمد: وتفسير ذلك عندنا أن ذلك إذا أصابه القذر فغسل ذهب ذلك عنه، فلم يحمل قذرا وإنما معناه في الماء إذا كان كثيرا أو جاريا أنه لا يحمل خبثا.

پانی زمین اور جنبی وغیرہ میں نجاست باقی نہیں رہتی!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے فرمایا ہم سے الھیثم بن ابوالھیثم "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت ابن عباس "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا چار چیزیں ایسی ہیں جن کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی، جسم، کپڑا، پانی اور زمین حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمارے نزدیک اس کی وضاحت یہ ہے کہ جب ان چیزوں سے کوئی ناپاکی مل جائے تو وہ دھونے سے پاک ہو جاتی ہے اور نجاست باقی نہیں رہتی پانی کے حوالے سے اس کا مطلب یہ ہے کہ جب وہ زیادہ ہو یا جاری ہو تو ناپاک نہیں ہوتا۔

٢٦. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يخرج رأسه من المسجد وهو معتكف، فتغسله عائشة رضي الله عنها وهي حائض. قال محمد: وبهذا نأخذ، لا نرى به بأسا، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہوئے خبر دی وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں" کہ رسول اکرم ﷺ حالت

اعتکاف میں اپنا سر انور مسجد سے باہر نکالتے تو حضرت عائشہ "رضی اللہ عنہا" اسے دھوتی تھیں حالانکہ آپ حالت حیض میں ہوتیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے اور امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٢٧. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم بينما هو يمشي إذ عرض له حذيفة بن اليمان رضي الله عنه، فاعتمد عليه النبي صلى الله عليه وسلم، فأخر حذيفة رضي الله عنه يده، فقال النبي صلى الله عليه وسلم مالک ؟ فقال يارسول الله إني جنب، فقال: إن المومن ليس بنجس. قال محمد: وبحديث رسول الله صلى الله عليه وسلم نأخذ لا نرى بمصافحة الجنب بأسا، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" سے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں! وہ فرماتے ہیں۔ اس دوران کہ نبی اکرم ﷺ پیدل چل رہے تھے کہ حضرت حذیفہ بن یمان "رضی اللہ عنہ" آپ کے سامنے آئے آپ نے ان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا تو انہوں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تمہیں کیا ہوا؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! حالت جنابت میں ہوں آپ نے فرمایا مومن ناپاک نہیں ہوتا۔ [1]

باب الوضوء لمن به قروح أو جدري أو جراح!

٢٨. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في المريض لا يستطيع الغسل من الجنابة، أو الحائض، قال. يتيمم. قال محمد: وبه نأخذ ، وهو قول أبي حنيفة.

زخمی یا چیچک زدہ کا وضو کرنا!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس مریض کے بارے میں جو جنابت یا حیض کا غسل نہ کر سکے روایت کرتے ہیں کہ وہ تیمم کرے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم اس حدیث پر عمل کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٢٩. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم أن المريض المقيم في أهله،

---

[1] مطلب یہ ہے کہ جنابت حکمی نجاست ہے حقیقی نجاست نہیں لہذا ہاتھ ناپاک نہیں ہیں۔ ۱۲ ہزاروی

الذي لا يستطيع من الجدري والجراحة، التي يتقى عليها المآء، أنه بمنزلة المسافر الذي لا يجد المآء، يجزئه التيمم. قال محمد: وهذاقول أبي حنيفة وبه نأخذ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے ہمیں خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد "رحمہ اللہ" نے حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ جو مریض اپنے گھر میں مقیم ہو اور چیچک یا اپنے زخم کی وجہ سے جسے پانی سے بچایا جاتا ہے (وضو کی) طاقت نہ رکھتا ہو وہ اس مسافر کی طرح ہے جس کے پاس پانی نہ ہو کہ اس کے لئے تیمم جائز ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا یہی قول ہے اور ہم اسے ہی اختیار کرتے ہیں۔"

۳۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل إذا اغتسل من الجنابة، قال: يمسح على الجبائر. قال محمد: وبه نأخذ، وإن كان يخاف عليه من مسحه على الجبائر ترك ذلك أيضاً واجزأه وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص غسل جنابت کرے تو پٹیوں پر مسح کرے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور اگر وہ پٹیوں پر مسح کرتے ہوئے بھی خوف محسوس کرے تو اسے بھی چھوڑ دے یہ بات اس کے لئے جائز ہے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب التيمم! تیمّم کا بیان!

۳۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم. في التيمم قال: تضع راحتيك في الصعيد فتمسح وجهك، ثم تضعهما ثانية، فتنفضهما فتمسح يديك وذراعيك إلى المرفقين. قال محمد: وبه نأخذ، ونرى مع ذلك أن ينفض يديه في كل مرة، من قبل أن يمسح وجهه وذراعيه، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد "رحمہ اللہ" نے حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا انہوں نے تیمم کے بارے میں فرمایا کہ اپنی ہتھیلیاں پاک، مٹی میں رکھو پھر اپنے چہرے کا مسح کرو پھر ان کو دوبارہ رکھو اور انکو جھاڑ کر ہاتھوں اور بازوؤں کا کہنیوں سمیت مسح کرو۔

۳۲۔محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا تيمم الرجل فهو على تيممه ما لم يجد الماء أو يحدث. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة.

حضرت امام محمد احمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم سے حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے بیان فرمایا وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی آدمی تیمم کرئے جب تک پانی نہ پائے یا بے وضو نہ ہو اس کا تیمم برقرار رہتا ہے۔

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہمارے خیال میں وہ بارہ چہرے اور بازؤں کا مسح کرنے سے پہلے اسے جھاڑے۔

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۳۳۔محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم أنه قال: أحب إلي إذا تيمم أن يبلغ المرفقين. قال محمد: وبه نأخذ، ولا يجزئه التيمم حتى يتمم إلى المرفقين، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" نے فرمایا! حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے ہمیں خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں۔"

مجھے یہ بات زیادہ پسند ہے کہ جب کوئی شخص تیمم کرے تو کہنیوں تک پہنچائے (مسح کرے)۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور اس وقت تک تیمم جائز نہیں ہوتا جب تک کہنیوں تک تیمم (مسح) نہ کرئے، حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب أبواب البهائم وغيرها! جانوروں وغیرہ کا پیشاب!

۳۴۔محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا رجل من أهل البصرة عن الحسن البصري أنه قال لا بأس ببول كل ذات كرش. قال محمد: وكان أبو حنيفة يكرهه، وكان يقول: إذا وقع في وضوء أفسد الوضوء، وإن أصاب الثوب منه شئى كثير ثم صلى فيه أعاد الصلوة. قال محمد: ولا أرى به بأسا، لا يفسد مآء ولا وضوا ولا ثوبا.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے فرمایا ہم سے اہل بصرہ میں سے ایک شخص نے حضرت حسن بصری "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہے اس کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں، (کرش، جگالی کرنے والے جانور کی اوجھ کو کہتے ہیں یہاں مراد وہ جانو

رہیں جس کا گوشت کھایا جاتا ہے۔'') (۱۲ہزاروی)

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کے نزدیک یہ مکروہ (مکروہ تحریمی) ہے وہ فرماتے ہیں جب یہ وضو کے پانی میں گرے تو اس کو ناپاک کردے گا اور جب کپڑے کو اس کا زیادہ حصہ پہنچے پھر وہ اس کے ساتھ پڑھے تو نماز کو لوٹائے گا۔ حضرت محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا اس سے نہ پانی خراب ہوگا نہ وضو میں فرق پڑتا ہے اور نہ کپڑا ناپاک ہوتا ہے۔'' [1]

۳۵۔ محمد قال: حدثنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يصيب ثوبه بوْل الصبي، قال: إذا لم يكن أكل وشرب أجزاک أن تصب المآء صبا. قال محمد: وأعجب ذلک ان تغسله غسلا، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہم سے حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے بیان کیا وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے اس آدمی کے بارے میں روایت کرتے ہیں جسے بچے کا پیشاب لگ جائے وہ فرماتے ہیں جب کھاتا پیتا نہ ہو تو تیرے لئے اس پر پانی ڈالنا ہی کافی ہے۔'' (مطلب یہ ہے کہ زیادہ مبالغہ کے ساتھ دھونے کی ضرورت نہیں)۔ (۱۲ہزاروی)

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں تیرے لئے زیادہ پسندیدہ بات یہ ہے کہ تم اس کو اچھی طرح دھوؤ۔ حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔

۳۶۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال حدثنا حماد عن إبراهيم في الرجل يبول قائما ومعه دراهم فيها كتاب يعني القرآن فكرهه وقال: تكون في هميان أو مصرورة أحسن. قال محمد: وبه نأخذ، نكره أن يباشرها بيديه و فيها القرآن. وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جو کھڑا ہو کر پیشاب کرتا ہے اور اس کے پاس درہم ہے جس میں قرآن مجید (کا کچھ حصہ) لکھا ہوا ہو تو انہوں نے اسے مکروہ قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ اس درہم کا تھیلی یا بٹوے وغیرہ میں ہونا زیادہ اچھا ہے۔'' [2]

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمارا یہی مسلک ہے اور ہم اس بات مکروہ سمجھتے ہیں کہ وہ اس کو ہاتھ سے پکڑے جب کہ اس میں قرآن مجید لکھا ہوا ہے' حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

۳۷۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يبول قائما قال: انتهى النبي

---

[1] ہمارا عمل حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے قول پر ہے کہ جانوروں کا پیشاب ناپاک ہے۔ ۱۲ہزاروی

[2] یہ قید اتفاقی ہے یہ مطلب نہیں کہ بیٹھ کر پیشاب کرے تو اس کے اس کے پاس ایسا درہم ہونے میں کوئی حرج نہیں جس میں قرآن لکھا ہو دونوں صورتوں میں ایک ہی حکم ہے۔ ۱۲ہزاروی

صلى اللّٰه عليه وسلم إلى سباطة قوم معه أصحابه، ففحج ثم بال قائما بعض أصحابه: حتى رأيان أن تفحجه شفقاً من البول.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس آدمی کے بارے میں جو کھڑا ہو کر پیشاب کرتا ہے روایت کرتے ہیں کہا انہوں نے فرمایا نبی اکرم ﷺ قوم کے ایک کوڑے کے ڈھیر پر تشریف لائے اور آپ کے ساتھ صحابہ کرام "رضی اللہ عنہ" بھی تھے آپ نے دونوں قدموں کے درمیان کچھ فاصلہ کیا پھر کھڑے ہو کر پیشاب کیا تو آپ کے بعض صحابہ فرماتے ہیں حتی کہ ہم نے دیکھا پیشاب کے خوف سے آپ نے قدموں کے درمیان فاصلہ رکھا۔"

باب الاستنجآء! استنجاء کا بیان!

۳۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم أن المشركين على عهد رسول اللّٰه صلى الله عليه وسلم لقوا المسلمين فقالوا: نري أن صاحبكم يعلمكُم كيف تأتون الخلَآء. استهزاء ابهم. فقال المسلمون نعم. فسألوهم، فقالوا: أمرنا أن لا نستقبل القبلة بفروجنا، ولا نستنجي بأيماننا، ولا نستنجي بعظم ولا برجيع، وأن نستنجي بثلاثة أحجار.

قال محمد وبه نأخذ، والغسل بالمأء في الاستنجآء أحب إلينا، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے ہمیں خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں مشرکین کی مسلمانوں سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا ہم تمہارے ساتھی نبی اکرم ﷺ کو دیکھتے ہیں کہ وہ تمہیں بیت الخلاء میں جانے کا طریقہ بھی سکھاتے ہیں یہ بات ان لوگوں کو بطور مذاق کہی تو مسلمانوں نے (جواباً) کہا ہاں (ہمیں بتاتے ہیں) چنانچہ ان لوگوں نے مسلمانوں سے پوچھا تو انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم قبلہ رخ نہ ہوں اور نہ قبلہ کی طرف پیٹھ کریں اور نہ دائیں ہاتھ سے استنجاء کریں ہڈی اور گوبر سے استنجاء کرنے سے بھی منع فرمایا نیز تین پتھروں سے استنجاء کرنے کا حکم دیا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور استنجاء میں پانی سے دھونا ہمارے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے، حضرت امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔"

باب مسحِ الوجه بعد الوضوءِ بالمنديل وقص الشارب!

۳۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يتوضأ فيمسح وجهه بالثوب، قال لا بأس. ثم قال: أرأيت لو اغتسل في ليلة باردة، أيقوم حتى يجف؟ قال محمد: وبه نأخذ، ولا نرى بذلك بأسا، وهو قول أبي حنيفة.

وضو کے بعد رومال سے چہرہ پونچھنا اور مونچھوں کو پست کرنا!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص وضو کر کے اپنے چہرے کو کپڑے سے پونچھے (خشک کرے) تو اس میں کوئی حرج نہیں۔"

پھر فرمایا بتاؤ اگر وہ ٹھنڈی رات میں غسل کرے تو خشک ہونے تک کھڑا رہے؟

حضرت محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور اس پر عمل میں کوئی حرج نہیں سمجھے حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۴۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم، في الرجل يقص أظفاره أو يأخذ من شعره، قال: يمر عليه المآء. قال محمد: وسمعت أبا حنيفة يقول: ربما قصصت أظفاري وأخذت من شعري، ولم أصبه المآء حتى أصلي، قال محمد: وبهذا نأخذ، وهو قول الحسن البصري.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جو شخص اپنے ناخن کاٹے یا بالوں میں سے کچھ کاٹے تو ان پر پانی بہادے۔ (دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" سے سنا آپ فرماتے تھے بعض اوقات میں ناخن کاٹتا ہوں یا بالوں کو کاٹتا ہوں اور ان پر پانی بہائے بغیر نماز پڑھتا ہوں (پانی بہانا ضروری نہیں) حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت حسن بصری "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

باب السواک! مسواک کرنا!

۴۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا أبو علي عن تمام عن جعفر بن أبي طالب عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: مالي أراكم تدخلون علي قلحا استاكوا، ولولا أن أشق على أمتي لأمرتهم أن يستاكوا عند كل صلوة. قال محمد: والسواک عندنا من السنة، لا ينبغي أن يترک.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! حضرت ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے ابو علی "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت جعفر بن ابی طالب "رضی اللہ عنہ" سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے

آپ نے فرمایا کیا وجہ ہے میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ تم زرد دانتوں کے ساتھ میرے پاس آتے ہو، مسواک کیا کرو اور اگر میں اپنی امت پر باعث مشقت نہ سمجھتا تو ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔" [1]

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمارے نزدیک مسواک کرنا سنت ہے اسے چھوڑنا مناسب نہیں۔"

۴۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: يستاک المحرم من الرجال والنسآء قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا احرام باندھنے والے مرد و عورت مسواک کر سکتے ہیں۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار کرے ہیں اور امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب وضوءِ المرأة ومسحِ الخمار ! عورت کا وضو اور دوپٹے کا مسح!

۴۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: تمسح المرأة على رأسها على الشعر، ولا يجزئها أن تمسح على خمارها، قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے ہمیں خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں عورت اپنے سر پر اپنے بالو پر مسح کرئے اور اس کے لئے دوپٹے پر مسح کرنا جائز نہیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۴۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم قال: لا يجزئُ المرأة أن تمسح صدغيها حتى تمسح رأسها، كما يمسح الرجل. قال محمد: وأما نحن فنقول: إذا مسحت موضع الشعر فمسحت من ذلک مقدار ثلاث أصابع أجزأها، وأحب إلينا أن تمسح كما يمسح الرجل، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں عورت کے

---

[1] اسلام طہارت کا درس دیتا ہے بعض لوگ دانتوں وغیرہ کی صفائی نہیں کرتے اور جب کسی مجلس میں جاتے ہیں تو ان کہ منہ سے بدبو آتی ہے جس سے دوسرے مسلمانوں کو اذیت پہنچتی ہے انہیں یہ حدیث سامنے رکھنی چاہئے۔ ۱۲ ہزاروی

لئے کنپٹیوں کا مسح کرنا جائز نہیں حتی کہ سر کا مسح کرے جس طرح مرد مسح کرتا ہے۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہم کہتے ہیں جب وہ بالوں کی جگہ مسح کرتے ہوئے اس سے تین

انگلیوں حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہم کہتے ہیں جب وہ بالوں کی جگہ مسح کرتے ہوئے اس سے تین

انگلیوں کی مقدار مسح کر لے تو اسے کفایت کرتا ہے اور ہمیں یہ بات زیادہ پسند ہے کہ عورت مرد کی طرح مسح کرے۔ حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

باب الغسل من الجنابة! غسل جنابت!

۴۵۔محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم عن عائشة أم المؤمنين رضي الله عنها قالت: إذا التقى الختانان. وجب الغسل. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی، وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت عائشہ ''رضی اللہ عنہا'' سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا! جب دو شرمگاہیں مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔'' (انزال ضروری نہیں)

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

۴۶۔محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا أبو إسحاق السبيعي عن الأسود بن يزيد عن عائشة أم المومنين رضي الله عنها قالت: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصيب من أهله من أول الليل، فينام ولا يصيب مآء، فإن استيقظ من آخر الليل عاد، واغتسل. قال محمد: وبه نأخذ، لا بأس إذا أصاب الرجل أهله أن ينام قبل أن يغتسل أو يتوضا، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے ابواسحاق بیہقی ''رحمہ اللہ'' نے بیان کیا وہ اسود بن یزید ''رضی اللہ عنہ'' سے اور وہ ام المومنین حضرت عائشہ ''رضی اللہ عنہا'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ رات کے پہلے حصے میں ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے جاتے پھر آرام فرماتے اور غسل نہ فرماتے اور اگر رات کے آخر میں بیدار ہوتے تو دوبارہ قرب فرماتے اور غسل کرتے۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی سے جماع کرے تو غسل یا وضو کرنے سے پہلے سوئے۔

حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

۴۷۔محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عون بن عبدالله عن الشعبي عن علي بن أبي

طالب رضي الله عنه أنه قال: يوجب الصداق ويهدم الطلاق و يوجب العدة، ولا يوجب صاعا من مآء قال محمد: إذا التقى الختانان وجب الغسل، أنزل أو لم ينزل، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں! ہم سے عون بن عبداللہ "رحمہ اللہ" نے حضرت شعبی "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ حضرت علی بن ابی طالب "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے فرمایا (شرمگاہوں کے ملنے سے) مہر واجب ہو جاتا ہے طلاق کا حکم ختم ہو جاتا ہے۔" (حلالہ ہو جاتا ہے) [1]

اور عدت واجب ہو جاتی ہے اور پانی کا ایک صاع (غسل کے لئے) ضروری نہیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! جب دو شرمگاہیں آپس میں ملیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ انزال ہو یا نہ ہو' حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب غسل الرجل والمرأة مِنْ إناء واحد مِنْ الجنابة!

۴۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن عائشة أم المومنين رضي الله عنها أن رسول الله صلى الله عليه وسلم، كان يغتسل هو وبعض أزواجه من إناء واحد، يتنازعان الغسل جميعا. قال محمد: وبه نأخذ، لا نرى بأسا بغسل المرأة مع الرجل، بدأت قبله أو بدأ قبلها، وهو قول أبي حنيفة.

مرد اور عورت کا ایک برتن سے غسل جنابت کرنا!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے ہمیں خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت عائشہ "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اور آپ کی بعض ازواج مطہرات ایک ہی برتن میں غسل کرتی تھیں دونوں ساتھ ساتھ غسل کرتے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! کہ ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں ہم عورت اور مرد کے اکٹھے غسل میں کوئی حرج نہیں سمجھتے عورت آغاز کرے یا مرد اس سے پہلے شروع کرے حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

باب غسل المستحاضة والحائض!

۴۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه قال في المستحاضة: إنها تترك

[1] کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے اور دوبارہ نکاح کرنا چاہے تو حلالہ ضروری ہے یعنی عدت ختم ہونے کے بعد وہ عورت دوسری جگہ نکاح کرے اور وہ شخص جماع بھی کرے پھر اپنی مرضی سے طلاق دے تو عدت پوری کرنے کے بعد عورت پہلے خاوند سے نکاح کر سکتی ہے چونکہ حلالہ میں جماع ضروری ہے اس لئے بتایا کہ اگر شرمگاہ میں مل جائیں تو یہ جماع کے قائم مقام ہے لہٰذا حلالہ ہو جائے گا۔ ہزاروی

الظهر حتى إذا كان في آخر الوقت اغتسلت وصلت الظهر، ثم صلت العصر، ثم تمكت حتى إذا دخل وقت المغرب تركت الصلوة حتى إذا كان آخر وقتها اغتسلت، وصلت المغرب والعشآء، حتى تفرغ قال محمد ولسنا نأخذ بهذا، ولكنا نأخذ بالحديث الآخر، أنها تتوضأ لكلِ وقت صلوة، وتصلي الى الوقت الآخر، وليس عليها عندنا إلا غسل واحد، حتى تمضى أيام أقرائها، وهو قول أبي حنيفة.

حیض اور استحاضہ والی عورت کا غسل!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے مستحاضہ والی عورت کے بارے میں فرمایا کہ وہ ظہر کی نماز کو چھوڑ دے حتیٰ کہ جب اس کا آخری وقت ہو تو غسل کر کے ظہر کی نماز پڑھے پھر عصر کی نماز پڑھے پھر رک جائے حتیٰ کہ جب مغرب کا وقت داخل ہو تو نماز نہ پڑھے حتیٰ کہ جب اس کا آخری وقت ہو جائے تو غسل کر کے مغرب اور عشاء دونوں نمازیں پڑھے (اسی طرح کرتی رہی) حتیٰ کہ (استحاضہ سے) فارغ ہو جائے۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اس طریقہ کو اختیار نہیں کرتے ہیں! بلکہ ہم دوسری حدیث کو اختیار کرتے ہیں وہ یہ کہ نماز کا وقت داخل ہونے پر وضو کرے اور وقت کے آخر تک جو نماز چاہے پڑھے اور ہمارے نزدیک اس پر صرف ایک غسل ہے حتیٰ کہ اس کے خون کے دن ختم ہو جائیں۔

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

٥٠. محمد قال: أخبرنا أيوب بن عتبة قاضي اليمامة عن يحيى بن أبي كثير عن أبي سلمة بن عبدالرحمن بن عوف رضي الله عنه أن أم حبيبة بنت أبي سفيان رضي اله عنها سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن المستحاضة، فقال: تغتسل غسلا إذا مضت أيام أقرائها، ثم تتوضأ لكل صلوة وتصلي. قال محمد: وبهذا الحديث نأخذ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" نے فرمایا! ہمیں یمامہ کے قاضی ایوب بن عتبہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ یحییٰ بن ابی کثیر "رحمہ اللہ" سے وہ ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان "رضی اللہ عنہا" نے حضور ﷺ سے مستحاضہ عورت کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا جب اس کے خون کے دن ختم ہو جائیں تو غسل کرے پھر نماز کے لئے وضو کرے اور نماز پڑھے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اس حدیث پر عمل کرتے ہیں۔"

جس عورت کو کسی رگ وغیرہ میں سے خون آتا ہو تین دن سے کم یا دس دن سے زیادہ ہو تو اسے استحاضہ کہتے ہیں اور وہ عورت مستحاضہ کہلاتی ہے۔
۱۲ ہزاروی

باب الحائض في صلوتها!

۵۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا حاضت المرأة في وقت صلوة فليس عليها أن تقضي تلك الصلوة، فإذا طهرت في وقت صلوة فلتصل. قال محمد: وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة.

نماز کے وقت میں حیض آنا!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں' وہ فرماتے ہیں!

"جب کسی عورت کو نماز کے وقت میں حیض آئے اس پر اس وقت کی قضا لازم نہیں اور جب کسی نماز کے وقت پاک ہو جائے تو (اس وقت کی) نماز پڑھے۔" [1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۵۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا أجنبت المرأة ثم حاضت، فليس عليها غسل، فإن مابها من الحيض أشد مما بها من الجنابة. قال محمد: وبه نأخذ لا غسل عليها حتى تطهر من حيضها، فتغتسل غسلا واحدا لهما جميعا، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے ہمیں خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں' وہ فرماتے ہیں! کہ جب کوئی جنبی ہو جائے پھر اسے حیض آئے تو اس پر غسل لازم نہیں کیونکہ جو حیض اسے لاحق ہوا وہ جنابت سے بھی زیادہ سخت ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں کہ اس پر غسل لازم نہیں جب تک حیض سے پاک نہ ہو جائے پس ان دونوں کے لئے ایک غسل ہی کرے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۵۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم قال: إذا طهرت المرأة في وقت صلوة، فلم تغتسل حتى يذهب الوقت، بعد أن تكون مشغولة في غسلها، فليس عليها قضآء، قال محمد: وبه نأخذ إذا انقطع الدم في وقت لا تقدر على أن تغتسل فيه، حتى يمضي

---

[1] چونکہ نماز کے آخری وقت کا اعتبار ہوتا ہے لہٰذا آخری وقت میں حائضہ ہونے کی وجہ سے اس پر اس وقت کی نماز فرض نہ رہی اور جب پاک ہوتی تو اس کا وقت کے آخری حصے میں پاک تھی لہذا یہ نماز اس پر فرض ہے پڑھ سکے تو ٹھیک ہے ورنہ قضا کرے۔ ۱۲ہزاروی

الوقت، فليس عليها إعادة تلک الصلوة، وهو قول أبي حنيفة، والله سبحانه وتعالى أعلم.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی عورت نماز کے وقت میں (حیض سے) پاک ہو اور وقت نکلنے تک غسل نہ کر سکے جبکہ غسل میں مشغول ہو تو اس پر قضاء نہیں۔" (کیونکہ غسل مکمل ہونے کے بعد وقت نہیں بچا)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں اسی موقف کو اختیار کرتے ہیں کہ جب وقت کے اندر خون ختم ہو جائے اور عورت اس وقت غسل کرنے پر قادر نہ ہو حتی کہ وقت گزر جائے تو اس پر نماز کو لوٹانا ضروری نہیں، حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے، اور اللہ سبحانہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔"

باب النفساء والحبلى ترى الدم!

۵۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم قال: النفسآء إذا لم يكن لها وقت قعدت وقت أيام نسائها قال محمد: ولسنا نأخذ بهذا ولكنها نفسآء ما بينها وبين أربعين يوما، فإن ازدادت على ذلک اغتسلت وتوضأت لكل وقت صلوة، وصلت. وهو قول أبي حنيفة.

نفاس والی عورت اور حاملہ کا خون دیکھنا!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے ہمیں خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا!

"جب نفاس والی عورت کے لئے کوئی مدت مقرر نہ ہو تو وہ اپنے خاندان کی باقی عورتوں کے نفاس کے مطابق (نفاس شمار کر کے) بیٹھ جائے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے کیونکہ وہ چالیس دن تک نفاس والی شمار ہو گی اگر اس سے خون بڑھ جائے تو غسل کرے اور ہر نماز کے لئے وضو کر کے نماز پڑھے۔"[1]

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے"

۵۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا رأت الحبلى الدم فليست بحائض، فلتصل ولتصم، وليأتها زوجها، وتصنع ما يصنع الطاهر. وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

---

[1] بچہ پیدا ہونے کے بعد جو خون آتا ہے وہ نفاس ہے جس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے لہذا چالیس دنوں میں جب تک خون آتا ہے وہ حالت نفاس میں ہے۔ ۱۲ ہزاروی

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب حاملہ عورت خون دیکھے تو وہ حائضہ نہیں ہوگی وہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے اور اس کا خاوند اس کا قرب بھی اختیار کر سکتا ہے اور وہ پاک عورتوں جیسا عمل کرے۔" (کیونکہ حمل کی صورت میں حیض نہیں آتا)

پھر حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٥٦. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: الحبلى تصلي أبدا مالم تضع وإن رأت الدم، لأن الحبل لا يكون حيضا، وإن أوصت وهي تطلق ثم ماتت فوصيتها من الثلث، قال محمد، وبهذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا!

"حاملہ عورت اس وقت تک نماز پڑھے جب تک بچہ پیدا نہ ہو جائے اگرچہ خون دیکھے کہ یہ حمل (کے دوران خون) حیض نہیں اور اگر وہ وصیت کرے اور بچہ جننے کی حالت میں ہو پھر مر جائے تو تہائی مال سے اس کی وصیت پوری کی جائے گی۔"[1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں۔"

اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب المرأة ترى في المنام مايرى الرجل!

٥٧. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم أن أم سليم بنت ملحان رضي الله عنها أتت النبي صلى الله عليه وسلم: فسأله عن المراة ترى في المنام مايرى الرجل وقال النبي ﷺ إذا رأت المرأة منكن ما يرى الرجل فلتغتسل، قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

عورت کا خواب میں وہ بات دیکھنا جو مرد دیکھتا ہے!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ام سلیم بنت ملحان "رضی اللہ عنہا" نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس عورت کے بارے میں پوچھا جو خواب میں مرد کی طرح دیکھتی ہے۔ (احتلام

[1] یہ وقت مرض الموت کی طرح ہوتا ہے اور اس صورت میں وہ مرنے والی شمار ہوگی اور اس کا مال میراث بنے گا لہٰذا تمام مال کی وصیت نہیں کر سکتی اگر کی تب بھی صرف تہائی مال سے وصیت پوری کی جائے گی باقی مال وارثوں کا ہوگا۔ ۱۲ ہزاروی

مراد ہے) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا! جب تم میں سے کوئی عورت وہ بات دیکھے جو مرد دیکھتا ہے تو اسے غسل کرنا چاہئے۔" (غسل فرض ہے)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمارا موقف یہی ہے اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب الأذان! اذان کا بیان!

۵۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم قال: لا بأس بأن يؤذن المؤذن، وهو على غير وضوء قال محمد وبه ناخذ، لا نرى بذلك بأسا، ونكره أن يوذن جنبا وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں بے وضو اذان دینے میں کوئی حرج نہیں۔" (مطلب یہ کہ اذان ہو جائے گی لیکن ایسا کرنا نامناسب ہے ۱۲ہزاروی)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور ہم اس میں کوئی حرج نہیں جانتے لیکن جنابت کی حالت میں اذان مکروہ ہے' حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۵۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم أنه قال: في المؤذن يتكلم في أذانه قال: لا آمره ولا أنهاه، قال محمد: واما نحن فنرى ان لا يفعل ' وان فعل لم ينقص ذلك اذانه وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جو مؤذن اذان میں گفتگو کرتا ہے تو میں نہ اس کو حکم دیتا ہوں اور نہ ہی منع کرتا ہوں۔" (اذان میں گفتگو مکروہ ہے)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمارے نزدیک ایسا نہیں کرنا چاہئے اور اگر ایسا کرے تو اس سے اذان نہیں ٹوٹے گی، حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۶۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم، قال سألته عن التثويب قال: هو مما أحدثه الناس، وهو حسن مما أحدثوا، وذكر أن تثويبهم كان حين يفرغ المؤذن من أذانه. "الصلوة خير من النوم". قال محمد: وبه ناخذ وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ (حضرت حماد رحمہ اللہ) فرماتے ہیں! میں نے ان

(حضرت ابراہیم رحمہ اللہ) سے تثویب کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا یہ بدعت ہے جو لوگوں نے نکالی ہے لیکن یہ اچھی بدعت ہے جو انہوں نے جاری کی انہوں نے فرمایا ان کی تثویب (نماز کے لئے اعلان) یہ تھا کہ موذن جب اذان سے فارغ ہوتا تو الصلوٰۃ خیر من النوم (نماز نیند سے بہتر ہے) کہتا ہے۔" [1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اپناتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۶۱۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: كان آخر أذان بلال رضي الله عنه: "الله أكبر الله أكبر لا اله إلا الله" قال محمد: وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں حضرت بلال "رضی اللہ عنہ" کی اذان کے آخری کلمات یہ تھے۔" "اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمارا مسلک یہی ہے اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۶۲۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: الأذن والإقامة مثنى مثنى. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا! اذان اور اقامت میں کلمات دو 'دو بار ہیں۔" [2]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۶۳۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا طلحة بن مصرف عن إبراهيم قال: إذا قال المؤذن: "حي على الفلاح" فإنه ينبغي للقوم أن يقوموا فيصفوا، فإذا قال المؤذن: "قد قامت الصلاة" كبر الإمام. قال محمد: وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى، وإن كف الإمام حتى يفرغ المؤذن من إقامته، ثم كبر، فلا بأس به أيضا، كل ذلك حسن.

---

[1] معلوم ہوا کہ ہر بدعت کو بری بدعت کہنا جہالت ہے بدعت لغوی معنیٰ کے اعتبار سے ہے اور اچھا کا ہونے کی وجہ سے وہ سنت کے زمرے میں شامل ہوگی۔ نماز سے کچھ دیر پہلے لوگوں کو متوجہ کرنے کیلئے اعلان تثویب ہے آج کل بعض مساجد میں نماز سے پانچ منٹ پہلے "الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ"، پڑھتے ہیں یہ نہایت اچھا طریقہ ہے۔۱۲ہزاروی

[2] جس طرح ہمارے ہاں اذان پڑھی جاتی ہے بعض حضرات ایک ایک بار پڑھتے ہیں مثلاً اللہ اکبر اللہ اکبر، اشھد ان لا الہ الا اللہ، اشھد محمد رسول اللہ پڑھتے ہیں۔۱۲ہزاروی

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ! حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے ہمیں خبر دی' وہ فرماتے ہیں! جب موذن (مکبر) "حی علی الفلاح" کہے تو قوم (سننے والوں) کو چاہئے کہ کھڑے ہو کر صفیں باندھیں [1] اور جب موذن (مکبر) قدقامت الصلوۃ کہے تو امام تکبیر کہے۔"

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے اور اگر امام رک جائے حتی کہ موذن اقامت سے فارغ ہو جائے پھر (امام) تکبیر کہے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں دونوں طریقے اچھے ہیں۔"

۶۴۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: ليس على النسآء أذان ولا إقامة، قال محمد: وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور ہو حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں عورتوں پر اذان اور اقامت نہیں ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب مواقیت الصلوۃِ ! — نماز کے اوقات!

۶۵۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حمّاد عن إبراهيم أن رجلا اتى النبي صلى الله عليه وسلم يسأله عن وقت الصلوة، فأمره أن يحضر الصلوات مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم أمر بلالا أن يبكر بالصلوات، ثم أمره في اليوم الثاني فاخر الصلوات كلا ثم قال أين السائل عن وقت الصلوة؟ ما بين هذين وقت الصلوة؟ قال محمد: وبه نأخذ، والمغرب وغيرها عندنا في هذا سواء. إلا أنا نكره تأخيرها أذا غابت الشمس وهو قول أبي حنفية.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر نماز کے وقت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے اس کو حکم دیا کہ وہ نمازوں کے اوقات میں آپ کے ساتھ شریک ہو پھر حضرت بلال "رضی اللہ عنہ" کو حکم دیا کہ نمازوں کے لئے جلدی کریں پھر دوسرے دن حکم دیا تو انہوں نے تمام نمازوں کو موخر کیا (اذان دیر سے دی) پھر فرمایا وقت نماز کے بارے میں پوچھنے والا کہاں ہے؟ (پھر فرمایا) ان دو وقتوں کے درمیان وقت ہے۔"

---

[1] تکبیر بیٹھ کر سنیں اور "حی علی الفلاح" پر کھڑے ہوں جس طرح اہل سنت کے ہاں ہوتا ہے۔ ۱۲ ہزاروی

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور ہمارے نزدیک اس مسئلے میں مغرب اور دوسری نمازیں برابر ہیں مگر سورج غروب ہونے کے بعد مغرب میں تاخیر کو مکروہ سمجھتے ہیں۔'' [1]

حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

٦٦۔ محمد قال: اخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال: ابردوا بالظهر من فيح جهنم قال محمد: تؤخر الظهر في الصيف حتى تبردها وتصلي في الشتاء حين نزول الشمس: وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' نے فرمایا! حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے ہمیں خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت عمر بن خطاب ''رضی اللہ عنہ'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ظہر کو جہنم کی بھاپ سے ٹھنڈا کر کے پڑھو۔'' (جلدی نہ پڑھو)

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! گرمیوں میں ظہر میں تاخیر کی جائے حتیٰ کہ اس کو ٹھنڈے وقت میں پڑھا جائے اور سردیوں میں جلدی پڑھی جائے جب سورج ڈھل جائے۔''

حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

٦٧۔ محمد قال: اخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبرهيم قال: نظر ابن مسعود رضي الله عنه إلى الشمس حين غربت فقال: هذا حين دلكت.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت ابن مسعود ''رضی اللہ عنہ'' نے سورج کی طرف دیکھا جب وہ غروب ہوا تو فرمایا یہ ''دلوک'' کا وقت ہے۔'' [2]

باب الغسل يوم الجمعة و العيدين!

٦٨۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الغسل يوم الجمعة قال: إن اغتسلت فهو حسن، وإن تركته فحسن.

جمعہ اور عیدین کے دن غسل کرنا!

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ

---

[1] احناف کے نزدیک مغرب کی نماز پہلے اور نفل بعد میں پڑھے جاتے ہیں تاکہ مغرب میں تاخیر نہ ہو۔ راقم نے حرم کعبہ شریف حفظہ اللہ میں دیکھا کہ اذان کے بعد لوگ نفل شروع کرتے ہیں اور ابھی وہ فارغ نہیں ہوتے تو جماعت کھڑی ہو جاتی ہے اس جلدی کا کیا فائدہ ہوا نماز کے بعد اطمینان سے جس قدر چاہیں نوافل پڑھیں۔ ۱۲ہزاروی

[2] قرآن مجید میں فرمایا' الصلوٰۃ لدلوک الشمس '' سورج غروب ہونے پر نماز قائم کر تو دلوک سے مراد غروب آفتاب ہے۔'' ۱۲ہزاروی

اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے غسل جمعہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں اگر (آدمی) غسل کرے تو اچھا ہے اور اگر نہ کرے تو بھی ٹھیک ہے۔''

۶۹۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد قال رأيت إبراهيم يخرج إلى العيدين ولا نغتسل قال محمد: إذا اغتسلت في الجمعة و العدين فهو أفضل، و إن تركته فلا بأ س.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی، وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں اور وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' کو دیکھا وہ عیدین (کی نماز) کیلئے جاتے لیکن غسل نہ کرتے۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! اگر (آدمی) عیدین اور جمعہ کے لئے غسل کرے تو یہ افضل ہے اور نہ کرے تو بھی کوئی حرج نہیں ہے۔''

۷۰۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبرهيم قال: قد كنا نا تي في العيدين وما نغتسل وقال ان اغتسلت فحسن.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' نے فرمایا! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی، وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم عیدین (کی نماز) کے لئے جاتے لیکن غسل نہیں کرتے تھے (کبھی کبھی اس طرح کرتے) اور فرماتے ہیں اگر تم غسل کرو تو اچھا ہے۔''[1]

۷۱۔ محمد قال: اخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا أبان عن أبي نضرة عن جابر بن عبدالله الأ نصاري رضي الله عنه عن النبي صلى اللّٰہ عليه وسلم أنه قال: من اغتسل يوم الجمعة فقد احسن ومن لم يغتسل فبها ونعمت قال محمد: و بهذا كله نا خذ وهو قول أبي حنيفة رحمة الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' نے فرمایا! وہ فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابان ''رحمہ اللہ'' نے بیان کیا وہ حضرت نضرہ سے وہ حضرت جابر بن عبداللہ ''رضی اللہ عنہ'' سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا! جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اس نے اچھا کیا اور جس نے (اس دن) غسل نہ کیا تو بھی ٹھیک ہے۔

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

---

[1] دین میں آسانی اور وسعت ہے اگر پانی کی کمی نہ ہو بیماری وغیرہ بھی نہ ہو تو غسل کرنا اچھا ہے اور سنت ہے اور اگر کسی وجہ سے نہ کر سکے تو بھی کوئی حرج نہیں ہمیں خواہ مخواہ لوگوں کو تنگی میں مبتلا نہیں کرنا چاہئے۔۱۲ ہزاروی

باب افتتاح الصلوةِ ورفع الأيدی والسجود علی العمامة!

۷۲. محمد قال: اخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أن ناسا من اهل البقرة أتوا عند عمر بن الخطاب رضي الله عنه لم يأبوه إلا ليسا لوه عن افتتاح الصلوة، قال: فقام عمر بن الخطاب رضي الله عنه فا فتتح الصلوة وهم خلفه ثم جهر فقال: سبحانک اللهم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا إله غيرک قال محمد: وبهذا ناخذ في افتتاح الصلوة ولكنا لانري أن يجهر بذلک الإمام ولا من خلفه، وإنما جهر بذلک عمر رضی الله عنه ليعلمهم ما سالوه عنه.

نماز کا آغاز، ہاتھوں کو اٹھانا اور عمامہ پر سجدہ!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ بصرہ کے کچھ لوگ حضرت عمر بن خطاب "رضی اللہ عنہ" کے پاس حاضر ہوئے اور وہ صرف نماز شروع کرنے کے بارے میں پوچھنا چاہتے تھے تو حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" کھڑے ہوئے اور آپ نے نماز شروع کی اور وہ (لوگ) ان کے پیچھے تھے تو آپ نے بلند آواز سے پڑھا۔ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ اے اللہ! میں تیری حمد کے ساتھ تیری تسبیح بیان کرتا ہوں تیرا نام برکت والا اور تیری شان بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں کہ نماز کو اسی طرح شروع کیا جائے لیکن ہمارے خیال میں امام اور مقتدی کسی کو (ثناء) بلند آواز سے نہیں پڑھنی چاہئے حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" ان لوگوں کو سوال کا جواب دیتے ہوئے بطور تعلیم بلند آواز سے ثناء پڑھی تھی۔"

۷۳. وكذلک بلغنا عن إبراهيم أنه قال: لا ترفع يديک في شئی من صلاتک بعد المرة الأولی. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالی.

ترجمہ! اسی طرح ہمیں حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت پہنچی ہے وہ فرماتے ہیں! پہلی بار کے علاوہ نماز میں اپنے ہاتھوں کو نہ اٹھاؤ حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔" [1]

۷۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: من لم يكبر حين يفتتح الصلوة فليس في صلوة. قال محمد: وبه نأخذ إلا أن يكون حين كبر تكبيرة الركوع كبرها منتصبا

[1] یعنی رکوع میں جاتے ہوئے اور اٹھتے وقت رفع یدین نہ کیا جائے۔ ۱۲ ہزاروی

يريد بها الدخول في الصلوة فيجزئه ذلک، وهو قول أبی حنيفة رحمه الله تعالی.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" نے فرمایا! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبردی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جس نے نماز کے شروع میں تکبیر نہ کہی وہ نماز میں شامل نہیں۔"[1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں لیکن جب رکوع کے لئے تکبیر کہے (جب امام رکوع میں پائے) تو کھڑا ہو کر تکبیر کہے اور اس سے نماز میں داخل ہونے کا ارادہ کرے تو یہ جائز ہے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۷۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عثمان بن عبدالله بن موهب أنه صلی خلف أبي هريرة رضي الله عنه و كان يكبر كلما سجد و كلما رفع. قال محمد: وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبردی' وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت عثمان بن عبداللہ بن موہب "رحمہ اللہ" نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ "رضی اللہ عنہ" کے پیچھے نماز پڑھی تو وہ جب بھی سجدہ کرتے یا اس سے اٹھتے تو تکبیر کہتے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۷۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم قال: لا بأس بالسجود على العمامة قال محمد وبه نأخذ لا نري به بأسا وهو قول أبي حنيفة رحمة الله تعالى

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبردی' وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں عمامہ پر سجدہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں' اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

باب الجهر بِالقرآءة! — بلند آواز سے قرات کرنا!

۷۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: أخبرنی من صلی في جانب

---

[1] بعض لوگ آتے ہیں اور امام صاحب رکوع میں ہوتے ہیں تو یہ فورا رکوع میں چلے جاتے ہیں اس طرح نماز نہیں ہوتی کھڑا ہو کر تکبیر تحریمہ کہہ کر پھر رکوع کی تکبیر کہیں اور رکوع کریں۔۱۲ ہزاروی

عبدالله بن مسعود رضي الله عنه، و حرص على أن يسمع صوته فلم يسمع غير أنه سمعه يقول: "رب زدني علما يرددها مرارا، فظن الرجل أنه يقرأ "طه" قال محمد: وهذا في صلوة النهار فلا نري بأسا أن يقف الرجل على شئى من القرآن مثل هذا يدعو لنفسه في التطوع فأما المكتوبة فلا.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں مجھے اس آدمی نے خبر دی جس نے حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" کے پہلو میں نماز پڑھی اور اسے ان کی آواز سننے کی حرص تھی تو اس نے صرف یہی بات سنی "رب زدنی علما" (اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما) آپ نے اسے کئی بار دہرایا اس شخص نے خیال کیا کہ آپ سورۂ طٰہٰ پڑھ رہے ہیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! یہ دن کی نمازوں میں سے ہے اور ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ وہ قرآن مجید کی کوئی آیت کا تکرار کرے لیکن اس قسم کا عمل نفل نماز میں ہے فرض نماز میں نہیں۔"

باب التشهد! تشہد کا بیان!

۷۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا بلال عن وهب بن كيسان عن جابر بن عبدالله الأنصاري رضي اله عنه قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلمنا التشهد و التكبير في الصلوة، كما يعلمنا السورة من القرآن.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت بلال "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت وہب بن کیسان "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت جابر بن عبداللہ "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ ہمیں نماز میں تشہد اور تکبیر کی تعلیم دیتے جس طرح ہمیں قرآن مجید کی کوئی سورت سکھاتے تھے۔

۷۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: قلت أقول "بسم الله"؟ قال: قل "التحيات لله" قال محمد: وبه نأخذ، لانري أن يزاد في التشهد، ولا ينقص منه حرف، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے (حضرت حماد "رحمہ اللہ" نے) حضرت ابراہیم سے کہا میں بسم اللہ پڑھوں؟ انہوں نے فرمایا یوں کہو التحیات للہ (آخر تک)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں ہم تشہد میں کسی کلمہ کے اضافہ

یا کمی کو جائز نہیں سمجھتے' حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔" [1]

۸۰. محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: كانوا يتشهدون على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فيقولون في تشهدهم: "السلام على الله" فانصرف النبي صلى الله عليه وسلم ذات يوم فاقبل عليهم بوجهه، فقال لهم لا تقولوا "السلام على الله" إن الله هو السلام ولكن قولوا "السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين" قال محمد: وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں صحابہ کرام حضور ﷺ کے زمانے میں تشہد پڑھتے تھے تشہد میں یوں کہتے "السلام علی اللہ" (اللہ پر سلام) ایک دن نبی اکرم ﷺ سلام پھرنے کے بعد ان کی طرف متوجہ ہوئے تو ان سے فرمایا "السلام علی اللہ" نہ کہو اللہ عزوجل تو خود سلام ہے۔"
بلکہ السلام علینا وعلی عبا د اللہ الصا لحین (ہم پر اور اللہ عزوجل کے نیک بندوں پر سلام ہو) کہو۔
حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب الجهر بسم الله الرحمن الرحيم!

۸۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا أبو سفيان عن يزيد بن عبدالله عن أبيه قال: صلى خلف إمام فجهر بسم اللهِ الرحمن الرحيم، فلما انصرف قال له: يا عبدالله أغن عن كلماتک هذه فإني قد صليت خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم وخلف أبي بكر، وخلف عمر وخلف عثمان رضي الله عنهم، ولم أسمعها منهم.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بلند آواز سے پڑھنا!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت ابوسفیان "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ یزید بن عبد اللہ "رحمہ اللہ" سے اور وہ اپنے دادا حضرت عبد اللہ بن معقل "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک امام کے پیچھے نماز پڑھی اس نے بسم اللہ کو جہر سے پڑھا سلام پھیرنے کے بعد انہوں نے (عبد اللہ بن مغفل "رضی اللہ عنہ نے) اس سے فرمایا اے بندہ خدا! ان کلمات (کو بلند آواز سے پڑھنے) سے بے نیازی اختیار کرو کیوں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کے پیچھے حضرت ابوبکر صدیق "رضی اللہ عنہ"

---

[1] قرآن وسنت کی تعلیمات کے مطابق عمل کرنا چاہئے اذان کے ساتھ درود شریف پڑھتے ہوئے بھی وقفہ کیا جائے اور درود شریف کو اذان کے ساتھ ملا جا[illegible]

پیچھے اور حضرت عمر فاروق ''رضی اللہ عنہ'' کے پیچھے اور حضرت عثمان ''رضی اللہ عنہ'' کے پیچھے نماز پڑھی لیکن میں نے ان سے یہ کلمات نہیں سنے۔''

۸۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: قال ابن مسعود رضي الله عنه في الرجل يجهر بسم الله الرحمن الرحيم: أنها أعرابية وكان لايجهر بها هو ولا أحد من أصحابه، قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود ''رضی اللہ عنہ'' نے اس شخص کے بارے میں جو بلند آواز سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتا ہے فرمایا یہ اعرابی (دیہاتی) ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود اور دیگر صحابہ ''رضوان اللہ علیہم اجمعین'' بسم اللہ اونچی آواز سے نہیں پڑھتے تھے۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

۸۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: أربع يخافت بهن الامام: سبحانك اللهم وبحمدك، والتعوذ من الشيطان، وبسم الله الرحمن الرحيم. وآمين قال محمد وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں چار قسم کے کلمات آہستہ پڑھیں جائیں۔ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ آخر تک (ثناء) ''اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ'' ''بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ'' اور آمین!!! [1]

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

باب القرآءة خلف الإمام وتلقينه!

۸۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم قال: ماقرأ علقمة بن قيس قط فيما يجهر فيه، ولا فيما لا يجهر فيه، ولا في الركعتين الاخريين أم القرآن، ولا غيرها خلف الإمام قال محمد: وبه نأخذ لا نري القراءة خلف الامام في شئي من الصلوة يجهر فيه أو لا يجهر فيه.

---

[1] اس حدیث سے ثابت ہوا کہ آمین بلند آواز سے نہ کہی جائے۔ ۱۲ ہزاروی

امام کے پیچھے قرات کرنا اور اس کی تلقین!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ"! نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ! ہم سے حضرت حماد "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت علقمہ بن قیس "رضی اللہ عنہ" نے کبھی بھی جہری اور غیر جہری کسی بھی نماز میں امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت نہیں پڑھی۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں ہمارے نزدیک امام کے پیچھے قرات جائز نہیں نماز جہری ہو یا غیر جہری۔"

۸۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم قال: لا تزد في الركعتين الاخريين على فاتحة الكتاب قال محمد: وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں دوسری دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ پر اضافہ نہ کرو۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۸۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا أبو الحسن موسى بن أبي عائشة، عن عبدالله بن شداد بن الهاد، عن جابر بن عبدالله الأنصاري رضي الله عنه قال: صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ورجل خلفه يقرا فجعل رجل من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ينهاه عن القرأة في الصلوة، فقال أتنهاني عن القراء ة خلف نبي الله صلى الله عليه وسلم؟ فتنازعا، حتى ذكر ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم، فقال النبي صلى الله عليه وسلم: من صلى خلف إمام فإن قراء ة الإمام له قراء ة. قال محمد وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابوالحسن موسیٰ بن ابی عائشہ نے بیان کیا وہ حضرت عبداللہ بن شداد بن الهاد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں! انہوں نے فرمایا نبی اکرم ﷺ نے نماز پڑھائی آپ کے پیچھے ایک شخص قرات کر رہا تھا صحابہ کرام "رضی اللہ عنہم" میں سے ایک صحابی نماز کے اندر ہی اسے قرات سے روکنے لگے تو اس نے کہا کیا تم مجھے رسول اکرم ﷺ کے پیچھے قرات کرنے سے روکتے ہو؟ دونوں میں ہو گیا حتیٰ کہ یہ بات نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی تو آپ نے فرمایا!

"مَنْ صَلّٰى خَلْفَ اِمَامٍ فَاِنَّ قِرَ أَ ةَ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَاۃٌ"

(جوامام کے پیچھے نماز پڑھے توامام کی قرات ہی اس کی قرات ہے)۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم اس پر عمل کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٨٧. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن سعيد بن جبير قال: اقرأ خلف الامام في الظهر والعصر ولا تقرأ فيما سوى ذلک قال محمد: لاينبغي أن يقرأ خلف الامام في شئى من الصلوات.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت سعید بن جبیر "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں! ظہر اور عصر کی نماز میں امام کے پیچھے قرات کرو اور دوسری نمازوں میں قرات نہ کرو۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! امام کے پیچھے کسی نماز میں بھی قرأت کرنا مناسب نہیں۔"[1]

٨٨. محمد قال: أخبرنا أبوحنيفة عن حماد عن إبراهيم في الامام يغلط بالاية قال: يقرأ بالآية التي بعدها، فان لم يفعل قرأ سورة غيرها، فإن لم يفعل فليركع إذا كان قد قرأ ثلاث آيات أو نحوها، فان لم يفعل فافتتح عليه وهو مسى قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ جو امام کسی آیت کے پڑھنے میں غلطی کرے تو وہ بعد والی آیت کی قرات کرے اگر نہ کر سکے تو کوئی دوسری سورت پڑھے اگر ایسا بھی نہ کرے تو رکوع میں چلا جائے اگر تین آیات کی مقدار یا اس کی مثل قرات کر چکا ہو۔ اگر ایسا بھی نہ کرے تو شروع سے پڑھے لیکن وہ گنہگار ہوگا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی قول ہے۔"

باب إقامة الصفوف وفضل الصف الأول!

٨٩. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنهٗ كان يقول: سووا صفوفكم،

[1] یہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کا اپنا قول ہے جو حضور ﷺ کے اس قول کے خلاف ہے جس میں آپ نے فرمایا کہ امام کی قرات ہی مقتدی کی قرأت ہے اور اس میں کسی نماز کی تخصیص نہیں لہٰذا امام کے پیچھے کسی نماز میں قرات جائز نہیں۔ ۱۲ ہزاروی

وسووا منا كبكم تراصوا، أو ليتخللنكم الشيطان كأولاد الحذف إن الله وملائكته يصلون على مقيمي الصفوف قال محمد: وبه نأخذ، لا ينبغي أن يترك الصف وفيه الخلل حتى يسووا، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

صفیں سیدھی رکھنا اور پہلی صف کی فضیلت!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ اپنی صفوں کو برابر رکھو اور اپنے کندھوں کو سیدھا (ملا کر) رکھو مل کر کھڑے ہو ورنہ تمہارے درمیان شیطان اس طرح گھس آئے گا جس طرح بکری کا بچہ ہوتا ہے بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے صفوں کو سیدھا رکھنے والوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔ (یعنی اللہ رحمت بھیجتا ہے اور فرشتے اس کی رحمت کی دعا مانگتے ہیں)۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں یہ بات مناسب نہیں کہ صف میں خالی جگہ چھوڑی جائے حتیٰ کہ برابر کھڑا ہو جائیں' حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٩٠۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد قال: سألت إبراهيم عن الصف الأول، أله فضل على الصف الثاني؟ قال: إنما كان يقال: لاتقم في الصف يعني الثاني حتى يتكامل الصف الأول. قال محمد: وبه نأخذ، لا ينبغي إذا تكامل الأول أن يزاحم عليه، فإنه يؤذي، والقيام في الصف الثاني خير من الأول.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں! وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے پہلی صف کے بارے میں پوچھا کہ کیا اسے دوسری صف پر فضیلت حاصل ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہا جاتا تھا کہ دوسری صف میں کھڑے نہ ہوں حتیٰ کہ پہلی صف مکمل ہو جائے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں کسی کے لئے مناسب نہیں کہ پہلی صف مکمل ہونے کے بعد اس میں گھسنے کی کوشش کرے اس سے دوسروں کو اذیت پہنچتی ہے اور (اس صورت میں) پہلی صف کی بجائے دوسری صف میں کھڑا ہونا بہتر ہے۔" [1]

باب الرجل يؤم القوم ويؤم الرجلين!

٩١۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: يؤم القوم اقراهم لكتاب الله، فإن كانوا في القراءة سواء فاقدمهم هجرة، فان كانوا في الهجرة سواء فأقدمهم سنا. قال

[1] مطلب یہ ہے کہ پہلی صف میں مناسب جگہ ہو تو اسے خالی نہ چھوڑا جائے لیکن اتنی جگہ خالی ہو جس میں کھڑا ہونے سے باقی نمازیوں کو تکلیف ہو تو پچھلی صف میں کھڑا ہونا خوانخواہ مسلمانوں کو اذیت نہ پہنچائے۔ ۱۲ ہزاروی

محمد: وبه نأخذ، وإنما قيل "أقرأهم لكتاب الله" لأن الناس كانوا في ذلک الزمان أقرأهم للقرآن أفقههم في الدين، فاذا كانوا في هذا الزمان على ذلک فليؤمهم أقرأهم فان كان غيره افقه منه و اعلمهم بسنة الصلوة وهو يقرأ نحوا من قراء ته فأفقههما وأعلمهما بسة الصلوة أولاهما بالإمامة وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ایک یا دو آدمیوں کا امام!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں قوم کی امامت وہ شخص کرے جو ان میں سے کتاب اللہ کا زیادہ قاری ہو (بشرطیکہ مسائل جانتا ہو) اگر قرأت میں برابر ہو تو ہجرت میں مقدم ہے (وہ امام بنے) اگر ہجرت میں بھی برابر نہ ہو تو جو عمر بڑا ہو وہ امامت کرائے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں یہ بات کہی گئی کہ ان میں سے جو قرآن مجید کا زیادہ قاری ہو تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اس زمانے میں جو لوگ زیادہ اچھے قاری ہوتے تھے وہ دین کی سمجھ بھی زیادہ رکھتے تھے اگر اس زمانے میں یہی صورت ہو تو جو قرأت میں فوقیت رکھتا ہو وہ امامت کرائے اور اگر اس کا غیر اس سے زیادہ فقیہ ہو اور نماز کے بارے میں سنت کا زیادہ علم رکھتا ہو اور اس جیسی قرات بھی کر سکتا ہو تو جو شخص زیادہ فقیہ اور سنت کو زیادہ جاننے والا ہے وہ امامت کے زیادہ لائق ہے۔"

امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۹۲۔ محمد قال أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم، قال: لا بأس بأن يؤمهم الأعرابي، والعبد وولد الزنا، إذا قرأ القرآن، قال محمد: وبه نأخذ إذا كان فقيها عالما بأمر الصلوة، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں دیہاتی، غلام، اور ولد زنا کے امام بننے میں کوئی حرج نہیں جب وہ قرآن پڑھ سکتے ہوں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب وہ نماز کے مسائل جاننے والا ہو۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۹۳۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم، في الرجلين يؤم أحدهما صاحبه، قال يقوم الامام في الجانب الأيسر. قال محمد وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى يكون المأموم عن يمين الإمام.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے ہمیں خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے ان دو آدمیوں کے بارے میں روایت کرتے ہیں جن میں سے ایک دوسرے کی امامت کراتا ہے تو انہوں نے فرمایا امام بائیں جانب کھڑا ہو۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے کہ مقتدی امام کی دائیں جانب ہونا چاہئے۔

۹۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد إبراهيم قال: إذا زاد على الواحد في الصلوة فهي جماعة قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے ہمیں خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب ایک سے زائد افراد ہوں تو یہ جماعت ہے (یعنی ایک امام اور ایک مقتدی ہو جائے)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۹۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد إبراهيم عن علقمة بن قيس والأسود بن يزيد، قالا: كنا عند ابن مسعود رضي الله عنه إذا حضرت الصلوة، فقام يصلي، فقمنا خلفه، فأقام أحدنا عن يمينه والآخر عن يساره ثم قام بيننا، فلما فرغ قال: هكذا اصنعوا إذا كنتم ثلاثة وكان إذا ركع طبق وصلى بغير أذان ولا إقامة وقال يجزى اقامة الناس حولنا قال محمد: ولسنا نأخذ بقول ابن مسعود رضي الله عنه في الثلاثة ولكنا نقول: إذا كانوا ثلاثة، تقدمهم امامهم وصلى الباقيان خلفه ولسنا نأخذ أيضا بقوله في التطبيق، كان يطبق بين يديه إذا ركع ثم يجعلهما بين ركبتيه، ولكنا نري أن يضع الرجل راحتيه على ركبتيه، ويفرج بين أصابعه تحت الركبتين وأما بغير أذان ولا إقامة، فذلك يجزى، والأذان والاقامة أفضل، وان أقام للصلوة ولم يؤذن فذلك أفضل من الترك للاقامة، لأن القوم صلوا جماعة، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت علقمہ بن قیس اور اسود بن یزید "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ دونوں فرماتے ہیں ہم حضرت عبداللہ ابن مسعود "رضی اللہ عنہ" کے پاس تھے کہ نماز کا وقت ہو گیا وہ نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو ہم بھی ان کے پیچھے کھڑے ہوئے انہوں نے ہم میں سے ایک کو اپنی دائیں

جانب اور دوسرے کو بائیں جانب کھڑا کیا پھر ہمارے درمیان خود کھڑے ہوئے جب فارغ ہوئے تو فرمایا جب تم تین افراد ہو تو اس طرح کیا کرو۔

اور جب آپ رکوع کرتے تو دونوں زانوؤں کی انگلیوں کو باہم ملا کر دونوں زانوں کے درمیان رکھتے اور اذان و اقامت کے بغیر نماز پڑھتے اور فرماتے ہمارے ارد گرد کے لوگوں کی اقامت کافی ہے' (یعنی دوسری مساجد کی اذان و اقامت ہمارے لئے کافی ہے)۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! تین آدمیوں کی صورت میں ہم حضرت ابن مسعود ''رضی اللہ عنہ'' کے قول پر عمل نہیں کرتے بلکہ ہم کہتے ہیں کہ جب تین افراد ہوں تو ان کا امام آگے ہو اور باقی دو اس کے پیچھے نماز پڑھیں۔''

اس طرح ہم ان کے تطبیق والے قول پر بھی عمل نہیں کرتے وہ انگلیوں کو اکھٹا کر کے رانوں کے درمیان رکھتے تھے لیکن ہمارے نزدیک مرد اپنی ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھے اور گھٹنوں کے نیچے انگلیوں کو کشادہ کرے جہاں تک اذان و اقامت کے بغیر نماز کا تعلق ہے تو یہ بھی کفایت کرتی ہے۔ لیکن اذان و اقامت افضل ہے اور نماز کے لئے اقامت کہے اور اذان نہ کہے تو یہ اقامت چھوڑنے کے مقابلے میں افضل ہے' [1] کیونکہ لوگ باجماعت نماز پڑھ رہے ہیں۔''

حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

۹۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم ان عمر بن الخطاب رضي الله عنه جعلهما خلفه، وصلى بين أيديهما، وكان يجعل كفيه على ركبتيه فقال إبراهِيم صنيع عمر رضي الله عنه أحب الى قال محمد وبه نأخذ، وهو أحب الينا من صنيع ابن مسعود رضي الله عنه، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ''رضی اللہ عنہ'' نے ان دونوں (حضرت علقمہ اور حضرت اسود رضی اللہ عنہما) کو اپنے پیچھے کیا اور ان سے آگے ہو کر نماز پڑھائی۔''

اور وہ اپنی ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھتے تھے۔ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق ''رضی اللہ تعالیٰ'' کا عمل مجھے زیادہ پسند ہے۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور ہمارے نزدیک یہ طریقہ حضرت ابن مسعود ''رضی اللہ عنہ'' کے طریقے سے زیادہ پسندیدہ ہے اور

---

[1] مطلب یہ ہے کہ اذان چھوڑ دی جائے تو بھی اقامت نہ چھوڑی جائے بہتر تو یہی ہے کہ اذان بھی کہے اور اقامت بھی۔ ۱۲ ہزاروی

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب من صلى الفريضة! فرض نماز کی ادائیگی!

۹۷۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا بن أبي الهيثم، يرفعه الى النبي صلى الله عليه وسلم: أن رجلين من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم صليا الظهر في منازلهما، وهما يريان أن الصلوة قد صليت، فجآء والنبي صلى الله عليه وسلم في الصلوة، فقعدا ولم يدخلا، فلما انصرف النبي صلى الله عليه وسلم دعا هما فأقبلا وفرائصما ترعد مخافة أن يكون حدث فيهما شئى، فقال لهما: مامنعكما أن تصليا؟ فقالا: يارسول الله ظننا أن الصلوة قد صليت فصلينا في رحالنا، ثم جئنا فوجدناك في الصلوة فظننا أنه لا يصلح أن نصلى أيضا فقال: إذا كان كذلك فادخلوا في الصلوٰة، واجعلوا الأولى فريضة، وهذه نافلة، قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى، ولا يعاد الفجر والعصر والمغرب.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! مجھے حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم اسے الھیثم بن الھیثم "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ اسے رسول اکرم ﷺ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے دو صحابہ کرام نے اپنے اپنے ٹھکانوں میں ظہر کی نماز ادا کی ان کا خیال تھا کہ (جماعت کے ساتھ) نماز پڑھی جا چکی ہے وہ حاضر ہوئے تو رسول اکرم ﷺ نماز پڑھا رہے تھے وہ دونوں بیٹھ گئے اور نماز میں شریک نہ ہوئے رسول اکرم ﷺ نے سلام پھیرا تو ان دونوں کو بلایا وہ اس حالت میں تھے کہ ان کے کندھے اس خوف سے کانپ رہے تھے کہ ان کے بارے میں کوئی نیا حکم نہ آیا ہو آپ نے فرمایا تم دونوں کو نماز (باجماعت) پڑھنے میں کیا رکاوٹ تھی؟ انہوں نے عرض کیا ہمارا خیال تھا کہ نماز پڑھی جا چکی ہے پس ہم نے اپنی اپنی منازل میں پڑھ لی ہے، ہم آئے تو آپ نماز میں مشغول تھے ہم نے خیال کیا کہ دوبارہ نماز پڑھنا مناسب نہیں آپ نے فرمایا جب یہ صورت پیدا ہو تو نماز میں داخل ہو جایا کرو پہلی نماز کو فرض قرار دو اور یہ نفل نماز ہو جائے گی۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے البتہ فجر، عصر اور مغرب میں دوبارہ نہ پڑھی جائے۔"

۹۸۔ محمد قال أخبرنا مالك بن أنس عن نافع، عن ابن عمر رضي الله عنه قال: اذا صليت الفجر والمغرب ثم أدركتهما فلا تعدلهما غير ماصليتهما قال محمد: أما الفجر والعصر فلا ينبغى أن يصلي بعدهما نافلة لقول رسول الله صلى الله عليه وسلم: لاصلوة بعد العصر حتى تغرب الشمس، ولا صلوة بعد الفجر حتى تطلع الشمس. وأما المغرب فهي وتر، فيكره أن يصلي التطوع وترا، فإذا دخل معهم رجل تطوعا فسلم الامام فليقم، فليضف اليها ركعة رابعة

ويتشهد و يسلم وهذا كله قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت مالک بن انس "رحمہ اللہ" نے حضرت نافع "رضی اللہ عنہ" سے (روایت کرتے ہوئے) خبر دی وہ حضرت ابن عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب تم فجر اور مغرب کی نماز پڑھ لو پھر ان (کی جماعت) کو پاؤ تو اس نماز کو دوبارہ نہ پڑھو پس جو پڑھ چکے ہو اسی پر اکتفاء کرو۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں فجر اور عصر کے بعد اس لئے کہ ان دونوں کے بعد نفل پڑھنا منا سب نہیں کیونکہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا عصر کے بعد غروب آفتاب تک کوئی (نفل) نماز نہیں اور نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک نماز نہیں اور مغرب کی نماز کی طاق رکعتیں ہیں اور نفل نماز طاق رکعات میں پڑھنا مکروہ (تحریمی) ہے۔"

جب کوئی شخص اس نماز میں نفل کی نیت سے داخل ہو تو امام کے سلام پھیرنے پر کھڑا ہو جائے اور اس کے ساتھ چوتھی رکعت ملائے اور تشہد پڑھ کر سلام پھیر دے یہ تمام باتیں

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" قول ہے۔"

باب الصلوة تطوعا! — نفل کی ادائیگی!

٩٩. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا أبو سفيان عن الحسن البصري أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي وهو محتب تطوعا. قال محمد: وبه نأخذ لا نري باسا بذلک، فإذا بلغ السجود حل حبوته وسجد، وهذا قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں حضرت ابوسفیان "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت حسن بصری "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ اس طرح نفل نماز پڑھتے کہ دونوں گھٹنوں کو کھڑا کر کے پیٹھ کے پیچھے سے چادر لا کر آگے باندھ دیتے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم اس بات کو اختیار کرتے ہیں ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے پس جب آدمی سجدے میں جائے تو چادر کھول کر سجدہ کرے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔" [1]

١٠٠. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا أبو جعفر قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي ما بين صلوة العشاء الآخرة إلى صلوة الفجر ثلاث عشرة ركعة، ثماني ركعات

---

[1] نفل نماز بیٹھ کر پڑھنے کی اجازت ہے اور بیٹھنے کی صورت کیا ہونی چاہئے تو اس میں اختلاف ہے مختار بات یہ ہے کہ تشہد میں بیٹھنے کی طرح بیٹھے۔١٢ہزاروی

تطوعا، وثلث ركعات الوتر، و ركعتي الفجر.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابوجعفر "رضی اللہ عنہ" نے بیان کیا کہ رسول اکرم ﷺ عشاء اور فجر کے درمیان تیرہ رکعات نماز پڑھتے تھے آٹھ رکعات نفل اور تین رکعات وتر ہوتے۔ اور دو رکعتیں فجر کی نماز ہوتی۔" (سنتیں مراد ہیں) [1]

۱۰۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حصين بن عبدالرحمن، قال: كان عبدالله بن عمر رضي الله عنهما يصلي التطوع على راحلته، أينما توجهت به، فإذا كانت الفريضة أو الوتر نزل فصلى. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حصین بن عبدالرحمٰن "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر "رضی اللہ عنہ" سواری پر نفل نماز پڑھتے وہ جس طرف بھی متوجہ ہوتے اور جب فرض نماز یا وتر پڑھتے تو اتر کر پڑھتے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔" [2]

۱۰۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن إبراهيم في الرجل يدخل في صلوة القوم وليس ينويها، قال: هي تطوع قال محمد: وبه نأخذ، وانما يعني بذلک أن يكون قد صلى الصلوة في منزله، ثم أتى القوم، فدخل معهم في صلاتهم، فان صلاته معهم، تطوع، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے ہمیں خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو جماعت میں شامل ہوتا ہے اور اس نماز کی نیت نہیں کرتا (جس کی نیت باقی نمازیوں کی ہے) تو انہوں نے فرمایا یہ نفل ہوں گے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ جب وہ فرض نماز گھر میں پڑھ لے پھر آئے اور لوگوں کے ساتھ نماز میں شریک ہو جائے تو یہ نفل نماز ہو گی۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

---

[1] یہ تہجد کی نماز ہے اس سے آٹھ تراویح مراد لینا غلط ہے کیونکہ یہ پورے سال کا معمول تھا اور تراویح صرف ماہ رمضان المبارک میں ہوتی ہیں۔ ۱۲ ہزاروی

[2] بسوں وغیرہ میں فرض اور وتر نماز پڑھنا درست نہیں اس کی اصل یہ روایت ہے۔ ۱۲ ہزاروی

باب الصلوة في الطاق! محراب میں نماز پڑھنا!

۱۰۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه كان يؤمهم، فيقوم عن يسار الطاق أوعن يمينه. قال محمد: وأما نحن فلا نري بأسا أن يقوم بحيال الطاق، مالم يدخل فيه إذا كان مقامه خارجا منه وسجوده فيه، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ان کو نماز پڑھاتے تو محراب کی بائیں یا دائیں جانب کھڑے ہوئے۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمارے نزدیک محراب کے سامنے کھڑے ہونے میں حرج نہیں (بلکہ مناسب ہے) جب تک اس میں داخل نہ ہو جب وہ باہر کھڑا ہو اور محراب میں سجدہ کرے (تو ٹھیک ہے)

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

باب تسليم الامام وجلوسه! امام کا سلام پھیرنا اور بیٹھنا!

۱۰۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا سلم الامام فلا يتحول الرجل حتى ينفتل الامام، الا ان يكون الامام لا يفقه، قال محمد: وبه نأخذ، لأنه لايدري لعل عليه سجدتي السهو، فاذا كان ممن لايفقه امر الصلوة فلاباس بالانفتال، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب امام سلام پھیرے تو جب تک امام نہ پھرے وہ بھی نہ پھرے مگر یہ کہ امام اس بات کو نہ سمجھتا ہو" [1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں کیونکہ مقتدیوں کو معلوم نہیں شاید اس (امام) پر سہو کے دو سجدے ہوں اگر امام نماز کے معاملے کو نہ سمجھتا ہو تو پھر جانے میں کوئی حرج نہیں۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۱۰۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد، عن أبي الضحى عن مسروق أن أبا بكر الصديق رضي الله عنه كان إذا سلم في الصلوة، كأنه على الرضف الحجارة المحماة حتى ينفتل قال

---

[1] مطلب یہ ہے کہ جب تک واضح نہ ہو جائے کہ امام صاحب نماز سے فارغ ہو چکے ہیں یہ اپنی جگہ بیٹھا رہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور حضرت ابوالضحیٰ "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت مسروق "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق "رضی اللہ عنہ" جب نماز سے سلام پھیرتے تو گویا آپ سخت گرم پتھر پر ہیں حتی کہ آپ پھر جاتے۔" (یعنی جلدی جلدی پھر جاتے)۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

١٠٦. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم انه قال في الرجل يصلي في المكان الضيق، لايستطيع أن يجلس على جانبه الايسز أو تكون به علة قال: فليجلس على جانبه الأيمن فان كان يستطيع فليجلس على جانبه الأيسر قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى عليه.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے بیان کرتے ہوئے خبر دی، انہوں نے حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کیا وہ اس شخص کے بارے میں فرماتے ہیں۔ جو تنگ جگہ نماز پڑھتا ہو اور بائیں طرف بیٹھنے پر قادر نہ ہو یا اس کو کوئی تکلیف ہو تو وہ دائیں جانب بیٹھ جائے۔ لیکن (بائیں) طرف ممکن ہو تو بائیں طرف (پھر کر) بیٹھے (مطلب یہ ہے کہ بائیں پاؤں پر نہ بیٹھ سکے تو دائیں پر بیٹھ جائے)۔" حضرت امام محمد فرماتے ہیں کہ ہم اس بات کو اختیار کرتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

١٠٧. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: إذا كان بالرجل علة جلس فى الصلوة كيف شآء قال محمد: وبه نأخذ، إذا كانت العلة تمنعه من جلوس الصلاة الذي أمر به، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب آدمی کوئی تکلیف میں ہو تو نماز میں جس طرح چاہے بیٹھے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب کوئی بیماری اسے نماز میں بیٹھنے کے اس طریقے سے روکے جس کا حکم دیا گیا ہے۔" (جس طرح ہو سکے بیٹھے)

١٠٨. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال السلام يقطع ما بين الصلاتين

قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا دو نمازوں کے درمیان فصل (جدائی) سلام ہے۔" (یعنی سلام کے ذریعے دو نمازیں جدا ہو جاتی ہیں)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔" [1]

باب فضل الجماعة وركعتي الفجر!

١٠٩. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: أربع قبل الظهر وأربع بعد الجمعة: لا يفصل بينهن بتسليم قال محمد وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمة الله عليه.

جماعت کی فضیلت اور فجر کی دو رکعتیں!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں! وہ فرماتے ہیں ظہر سے پہلے کی چار اور جمعہ کے بعد کی چار رکعتوں کے درمیان سلام کے ذریعے فصل کیا جائے۔" (یعنی پوری چار پڑھ کر سلام پھیرا جائے)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

١١٠. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن سعيد بن جبير قال: صلوة الرجل في الجماعة تفضل على صلوة الرجل وحده خمسا و عشرين صلوة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں حضرت امام بوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے ہمیں خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت سعید بن جبیر "رضی اللہ عنہما" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا! آدمی کا باجماعت نماز پڑھنا تنہا پڑھنے کے مقابلے میں پچیس نمازوں کی فضیلت کا حامل ہے۔"

١١١. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا الحارث بن زياد، أو محارب بن دثار. الشك من محمد عن عبدالله بن عمر رضي الله عنهما، قال: من صلى أربع ركعات بعد العشآء

---

[1] معلوم ہوا کہ ایک نماز میں سلام کے ذریعے جدائی نہیں لہٰذا وتر نماز کے آخر میں سلام پھیرا جائے گا ایسا نہیں کہ دو رکعتوں کے بعد اور پھر تیسری رکعت کے بعد سلام پھیریں جیسا کہ بعض لوگ کہتے ہیں۔ ١٢ ہزاروی

الآخرة قبل أن يخرج من المسجد فانهن يعدلن أربع ركعات من ليلة القدر.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے ہمیں خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے حارث بن زیاد "رحمہ اللہ" نے یا محارب بن دثار "رحمہ اللہ" نے بیان کیا (امام محمد کو شک ہے) وہ حضرت عبداللہ بن عمر "رضی اللہ عنہما" سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا!

"جس نے بعد نماز عشاء مسجد سے نکلنے کے بعد چار رکعات پڑھیں تو وہ لیلۃ القدر میں پڑھی جانے والی چار رکعات کے برابر ہیں۔"

۱۱۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا علقمة بن مرثد عن علي عن حمران قال: مالقى ابن عمر رضي الله عنهما يحدث إلا و حمران من أقرب الناس منه مجلسا، قال: فقال له ذات يوم يا حمران إني لا اراك مالزمتنا إلا لنقبسك خيرا، قال: أجل يا أبا عبدالرحمن قال: انظر ثلثا، أما اثنتان، فأنهاك عنهما، وأما واحدة فآمرك بها قال: ماهن يا أبا عبدالرحمن ؟ قال: لاتموتن وعليك دين، إلا دينا تدع له وفآء، ولا تنتفين من ولد لك أبدا، فأنه يسمع بك يوم القيامة كما سمعت به في الدنيا قصاصا، لايظلم ربك أحدا، وانظر ركعتي الفجر، فلا تدعهما فانهما من الرغائب.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے علقمہ بن مرثد "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ علی "رحمہ اللہ" سے اور وہ حمران "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت ابن عمر "رضی اللہ عنہما" جب بھی کوئی حدیث بیان کرتے تو مجلس میں انکے سب سے زیادہ قریب حضرت حمران "رحمہ اللہ" ہوتے وہ فرماتے ہیں ایک دن انہوں ان سے فرمایا اے حمران! میرا خیال ہے کہ تم نے ہماری مجلس اس لئے اختیار کر رکھی ہے کہ ہم تمہیں بھلائی کا نور عطا کریں انہوں نے عرض کیا جی ہاں اے ابو عبد الرحمٰن! حضرت ابن عمر "رضی اللہ عنہما" نے فرمایا تین باتوں کا خیال رکھو دو باتیں ایسی ہیں جن سے میں منع نہیں کرتا ہوں اور ایک بات کا حکم دیتا ہوں۔ انہوں نے کہا اے عبدالرحمٰن "رحمہ اللہ"! وہ کونسی ہیں؟ فرمایا تمہیں اس حالت میں موت نہ آئے کہ تم پر قرض ہو ہاں ایسا قرض ہو جس کی ادائیگی کیلئے کچھ چھوڑ کر جاؤ، اپنی اولاد کی نفی کبھی نہ کرنا یہ بات (نفی کرنا) قیامت کے دن بھی اسی طرح مشہور ہوگی جس طرح دنیا میں تم اس کے ساتھ مشہور ہوئے یہ اس کا بدلہ ہے یعنی یہ نہ کہنا کہ تیری اولاد نہیں اور تمہارا رب کسی پر ظلم نہیں کرتا اور فجر کی دو رکعتوں کا خیال رکھو اور ان کو نہ چھوڑو یہ مرغوب عمل ہے۔"

۱۱۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا معن بن عبدالرحمن عن القاسم بن عبدالرحمن

عن أبيه، عن عبدالله بن مسعود رضي الله عنه، قال: وقروا الصلوة يعني السكون فيها. قال محمد وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله عليه.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام بوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے معن بن عبدالرحمٰن "رحمہ اللہ" نے قاسم بن عبدالرحمٰن "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ اپنے باپ سے اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں نماز میں وقار کا خیال رکھو یعنی سکون سے پڑھو۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب من صلى وبينه وبين الإمام حائط أو طريق!

۱۱۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد قال: سألت إبراهيم عن المؤذنين، يؤذنون فوق المسجد ثم يصلون فوق المسجد، قال يجزئهم. قال محمد: وبه نأخذ مالم يكونوا قدام الإمام وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

نمازی اور امام کے درمیان دیوار یا راستہ ہو!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے ان موذنین کے بارے میں پوچھا جو مسجد کی چھت پر اذان دیتے اور پھر چھت پر نماز پڑھتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا یہ ان کے لئے کافی ہے۔ (جب کہ امام کی آواز سنتے ہوں یا اس کا کچھ حصہ دیکھ رہے ہوں)۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب کہ وہ امام سے آگے نہ ہوں۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۱۱۵. محمد قال: اخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يكون بينه وبين الإمام حائط قال: حسن، مالم يكن بينه و بين الإمام طريق أو نسآء. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ

اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں اس شخص کے بارے میں جس کے (درمیان) اور امام کے درمیان دیوار ہو۔ فرماتے ہیں اچھی بات ہے جب تک اس کے اور امام کے درمیان راستہ یا عورتیں نہ ہوں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب مسح التراب عن الوجه قبل الفراغ من الصلوٰة!

۱۱۶۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد قال: رأيت إبراهيم يصلى في المكان (الذى) فيه الرمل والتراب الكثير، فيمسح عن وجه قبل أن ينصرف قال محمد: لا نرىٰ بأسا بمسحه ذلك قبل التشهد والتسليم، لان تركه يؤذى المصلى و ربما يشغله عن صلاته، وهو قول أبى حنيفة رحمه الله تعالىٰ

فراغت نماز سے پہلے چہرے کو پونچھنا!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" کو دیکھا وہ اس جگہ نماز پڑھتے جہاں بہت زیادہ ریت اور مٹی تھی تو سلام پھیرنے سے پہلے اسے اپنے چہرے سے صاف کرتے۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم اس بات کو اختیار کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ تشہد یا سلام سے پہلے پونچھے کیونکہ اس کو اسی طرح چھوڑنے سے نمازی کو تکلیف ہوتی ہے اور بعض اوقات نماز میں خلل آتا ہے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب الصلوٰة قاعدا والتعمد علىٰ شئ أو يصلى الىٰ سترة!

۱۱۷۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن سعيد بن جبير قال: صلوٰة الرجل قاعدا علىٰ مثل نصف صلوٰة الرجل قائما، وهو قول أبى حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

بیٹھ کر نماز پڑھنا کسی چیز پر ٹیک لگانا یا سترہ کی طرف نماز پڑھنا!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور حضرت اور وہ سعید بن جبیر "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں! وہ فرماتے ہیں بیٹھ کر نماز پڑھنے کا کھڑے ہو کر پڑھنے کے مقابلے میں نصف ہے۔"[1]

[1] یہ نفل نماز کے بارے میں ہے۔ فرض نماز عذر کے بغیر بیٹھ کر پڑھنا جائز نہیں۔ ۱۲ ہزاروی

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

١١٨. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال: لا يجزئ الرجل أن يعرض بين يديه سوطا، ولا قصبة حتى ينصبه نصبا. قال محمد: النصب أحب إلينا، فان لم يفعل أجزأته صلاته وهو قول أبى حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے سامنے کوئی لاٹھی چوڑائی میں رکھے یا کوئی بانس وغیر رکھے حتی کہ اسے کھڑا کردے۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمارے نزدیک کھڑا کرنا زیادہ پسندیدہ ہے اور اگر ایسا نہ کرے تب بھی نماز جائز ہوگی۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

١١٩. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن ابراهيم أن عبدالله بن عمر رضى الله عنهما كان اذا سجد فأطال، اعتمد بمر فقيه علىٰ فخذيه. قال محمد: ولسنا نرىٰ بذٰلك بأسا، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر "رضی اللہ عنہ" جب سجدہ کرتے تو اسے لمبا کرتے اور اپنی کہنیوں کو رانوں پر رکھ کر ٹیک لگاتے۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

١٢٠. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يعتمد بأحدىٰ يديه على الأخرىٰ في الصلوٰة، يتواضع لله تعالىٰ. قال محمد: و يضع بطن كفه الأيمن علىٰ رسغه الأيسر، تحت السرة، فيكون الرسغ في وسط الكف.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نماز میں ایک ہاتھ کو دوسرے پر رکھ کر سہارا لیتے آپ اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع اختیار فرماتے۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں آپ اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی کلائی پر ناف کے نیچے رکھتے پس کلائی ہتھیلی کے درمیان میں ہو۔

۱۲۱. محمد قال أخبرنا الربيع بن صبيح، عن أبي معشر عن أبراهيم انه كان يضع يده اليمنىٰ علىٰ يده اليسرىٰ تحت السرة. قال محمد: وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة رحمه الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں ربیع بن صبیح "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ ابو معشر "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کے اوپر ناف کے نیچے رکھتے تھے۔"[1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب الوتر وما يقرأ فيها! وتر نماز اور اس میں قرات!

۱۲۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا زبيد اليامى عن ذر الهمداني عن سعيد بن عبدالرحمٰن بن أبزى عن ابيه رضى الله عنه قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ في الوتر. في الركعة الاولىٰ، "سبح اسم ربک الأعلىٰ" وفي الثانية "قل للذين كفروا" يعني "قل يا أيها الكافرون" وهى هٰكذا في قراء ة ابن مسعود رضى الله عنه، وفي الثالثة "قل هو الله احد". قال محمد: إن قرأت بهٰذا فهو حسن، وما قرأت من القرآن في الوتر مع فاتحة الكتاب فهو أيضا حسن، اذا قرأت مع فاتحة الكتاب بثلاث آيات فصاعدا، وهو قول أبى حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے زبید الیامی نے ذر الھمدانی "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا ہے وہ سعید بن عبدالرحمٰن بن البزی "رحمہ اللہ" سے اور وہ اپنے والد "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ وتر کی نماز کی پہلی رکعت میں "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی" دوسری میں قُلْ لِلَّذِیْنَ کَفَرُوْا یعنی قُلْ یٰۤاَ یُّھَا الْکٰفِرُوْنَ پڑھتے تھے حضرت ابن مسعود "رضی اللہ عنہ" کی قرات میں اسی طرح ہے اور تیسری میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھتے تھے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! اگر تم یہ (مذکورہ بالا) قرأت کرو تو اچھی بات ہے اور وتر میں سورۃ فاتحہ کے ساتھ جو قرات بھی کرو ٹھیک ہے جب کہ سورۃ فاتحہ کے ساتھ تین آیات یا اس سے زائد پڑھو۔

ترجمہ! حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۱۲۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم عن عمر بن الخطاب رضى الله عنه أنه قال: ما أحب انى تركت الوتر بثلاث وأن لي حمر النعم. قال محمد: وبه ناخذ، الوتر

---

[1] آج کل وہابی لوگ سینے پر ہاتھ باندھتے ہیں یہ سنت کے خلاف ہے۔۱۲ ہزاروی

ثلاث لا یفصل بینهن بتسلیم، وهو قول أبي حنیفة رحمه الله تعالیٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور حضرت عمر بن خطاب "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میں تین رکعات وتر کو چھوڑوں اور میرے لئے سرخ اونٹ ہوں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں کہ وتر تین رکعات ہیں ان کے درمیان سلام کے ذریعے فصل (جدائی) نہیں ہے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۱۲۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنیفة عن حماد عن إبراهیم انه قال: أذا أصبح ولم یوتر فلا وتر.

قال محمد: ولسنا نأخذ بهٰذا، یوتر علیٰ کل حال ألا في ساعة تکره فیها الصلوٰة، حین تطع الشمس أو ینتصف النهار حتیٰ تزول أو عند احمرار الشمس حتیٰ تغیب، وهو قول أبي حنیفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب صبح ہو جائے اور وتر نہ پڑھے ہوں' تو اب وتر نہ پڑھے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے وتر ہر حالت میں پڑھے جا سکتے ہیں۔ مکروہ وقت میں نہیں پڑھ سکتے یعنی جب سورج طلوع ہو رہا ہو یا دوپہر کا وقت ہو حتیٰ کہ سورج ڈھل جائے یا جب سورج کا رنگ زرد ہو جائے حتیٰ کہ غروب ہو جائے' حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب من سمع الاقامة وهو في المسجد!

۱۲۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنیفة عن حماد ان إبراهیم في الرجل یصلي الفریضة في المسجد، فیقیم المؤذن وهو في الرکعة، قال: یتم إلیها رکعة اخریٰ، ثم یدخل في صلوٰة القوم بتکبیر، فاذا صلی الامام رکعتین وجلس فتشهد، سلم الرجل عن یمینه، وعن شماله في نفسه، ثم یقوم فیکبر، ویصلی مع الامام ما بقی من صلاته تطوعا، لا یدخل في صلوٰة القوم إلا في شفع من صلاته، وقال عامر الشعبی: یضیف إلیها رکعة أخریٰ، وینصرف ثم یدخل مع القوم. قال محمد: قول الشعبي احب ألینا، وهو قول ابی حنیفة رحمه اللّٰه تعالیٰ.

مسجد میں اقامت سننا!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" نے فرمایا! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں! کہ جو شخص مسجد میں نماز پڑھ رہا ہو اور موذن اقامت کہہ دے اور ابھی وہ پہلی رکعت میں ہو[1] تو وہ اس کے ساتھ ایک اور رکعت ملائے پھر تکبیر کہہ کر لوگوں کہ ساتھ نماز باجماعت میں شامل ہو جائے۔

پس جب امام دو رکعتیں پڑھے تو وہ شخص دل میں ہی دائیں بائیں سلام پھیرے پھر کھڑا ہو کر تکبیر کہے اور جو نماز باقی ہے اسے امام کے ساتھ بطور نفل پڑھے وہ لوگوں کے ساتھ صرف دو رکعتوں میں شامل ہوا ہے۔

حضرت علامہ شعبی "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں وہ شخص ایک اور رکعت ملا کر سلام پھیرے پھر لوگوں کے ساتھ شامل ہو۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمارے نزدیک حضرت شعبی "رحمہ اللہ" کا قول زیادہ پسندیدہ ہے اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔" (اسی پر عمل ہے۔۱۲ہزاروی)۔

باب من سبق بشئ من صلاته! جس سے کچھ نماز نکل جائے!

۱۲۶۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال: أذا دخل في المسجد و القوم ركوع فليركع من غير أن يشتد. قال محمد: ولسنا نأخذ بهٰذا، ولكن يمشي علىٰ هينة، حتىٰ يدرك الصف، فيصلي ما أدرك و يقضي مافاته.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص مسجد میں آ جائے اور لوگ رکوع میں ہوں تو وہ اپنے آپ کو سختی میں مبتلا کئے بغیر رکوع کرے" (یعنی جہاں ہے وہاں ہی رکوع کرے اور آگے جانے کی کوشش نہ کرے)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے بلکہ اپنی عام رفتار سے چلے حتی کہ صف تک پہنچ جائے پس جو کچھ پائے اسے پڑھے اور جو رہ جائے اسے قضا پڑھے۔" (اسی پر عمل ہے۱۲ہزاروی)۔

۱۲۷۔ محمد عن المبارك بن فضالة عن الحسن البصري عن أبي بكرة رضي الله عنه أنه ركع دون الصف ثم مشىٰ حتىٰ وصل الصف، فذكر ذٰلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال زادك الله حرصا، ولا تعد. قال محمد: وبه ناخذ، نرىٰ ذٰلك مجزئا، ولا يعجبنا أن يفعل،

[1] اگر پہلی رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تو اسے توڑ دے اور اگر سجدہ کر چکا ہو تو دوسری رکعت بھی ملائے۔۱۲ہزاروی

وهو قول أبی حنیفة رحمه الله تعالیٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! حضرت مبارک بن فضالہ "رحمہ اللہ" سے وہ حضرت حسن بصری "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابوبکر "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے صف سے باہر رکوع کیا پھر چل کر صف تک پہنچے نبی اکرم ﷺ کے سامنے یہ بات ذکر کی گئی تو آپ نے فرمایا اللہ عزوجل تمہاری حرص کو زیادہ کرے لیکن آئندہ ایسا نہ کرنا۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمیں اسی بات کو اختیار کرتے ہیں کہ یہ عمل جائز ہے لیکن پسندیدہ نہیں ہے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۱۲۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنیفة عن حماد عن إبراهیم أنه قال في الرجل یأتي المسجد یوم الجمعة و الإمام قد جلس في آخر صلاته قال: یکبر تکبیرة فیدخل معهم في صلاتهم ثم یکبر تکبیرة فیجلس معهم فیتشهد، فإذا سلم الإما مقام فرکع رکعتین. قال محمد: وهو قول أبي حنیفة، ولسنا نأخذ بهٰذا، من ادرک من الجمعة رکعة أضاف إلیها أخریٰ، وإن ادرکهم جلوسا صلّٰی أربعا و بذٰلک جآئت الآثار من غیر واحد.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں آپ نے اس شخص کے بارے میں جو مسجد میں آئے اور امام نماز کے آخری قعدہ میں ہو فرماتے ہیں وہ تکبیر کہے اور جماعت میں شامل ہو پھر تکبیر کہہ کر بیٹھ جائے اور تشہد پڑھے جب امام سلام پھیرے تو یہ کھڑا ہو کر دو رکعتیں پڑھے۔" (اگر نماز فجر کی ہو مثلاً)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" بھی یہی قول ہے اور ہم (امام محمد) اس کو اختیار نہیں کرتے (بلکہ ہم کہتے ہیں) جو آدمی جمعہ کی ایک رکعت پائے تو وہ اس کے ساتھ دوسری رکعت ملائے اور اگر وہ ان کو قعدے میں پائے تو چار رکعات پڑھے اس سلسلے میں متعدد آثار۔" (روایات آئی ہیں) [1]

۱۲۹. محمد قال: أخبرنا سعید بن أبي عروبة عن قتادة عن أنس بن مالک رضی الله عنه والحسن و سعید بن المسیب و خلاس بن عمرو أنهم قالوا: من أدرک من الجمعة رکعة اضاف إلیها اخریٰ ومن ادرکهم جلوسا صلّٰی اربعا، و کذٰلک بلغنا أیضا عن علقمة بن قیس والأسود بن یزید، وهو قول سفیان الثوري و زفر بن الهذیل وبه نأخذ.

---

[1] حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" اور امام یوسف "رحمہ اللہ" کے نزدیک یہ بات نہیں بلکہ وہ اٹھ کر ایک رکعت پڑھے، وہ اسی عمل میں ہے کیونکہ وہ جمعہ کی نماز میں شریک ہو گیا ۱۲ ہزاروی

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت سعید بن عروبہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت قتادہ "رضی اللہ عنہ" سے اور وہ حضرت انس بن مالک، حضرت حسن، حضرت سعید بن میسّب اور حضرت خلاس بن عمرو "رضی اللہ عنہم" سے روایت کرتے ہیں یہ سب حضرات فرماتے ہیں۔"

جو شخص جمعہ کی ایک رکعت پائے وہ اس کے ساتھ دوسری رکعت ملائے اور جو ان کو قعدے کی حالت میں پائے تو وہ چار رکعت پڑھے حضرت علقمہ بن قیس "رحمہ اللہ" اور سود بن یزید "رحمہ اللہ" کی طرف سے بھی ہمیں یہی بات پہنچی ہے' سفیان بن ثوری "رحمہ اللہ" اور زہزن ہذیل "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے اور ہم (امام محمد) اسے ہی اختیار کرتے ہیں۔"

۱۳۰۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أن مسروقا و جندبا دخلا في صلوٰة الإمام في المغرب، فأدر كا معه ركعة، وسبقها بركعتين، فصليا معه ركعة، ثم قاما يقضيان، فاما مسروق، فجلس في الركعة الاولىٰ التي قضىٰ، وأما جندب فقام في الاولىٰ، وجلس في الثانية. فلما انصرفا اقبل كل واحد منهما علىٰ صاحبه، ثم إنهما تساوقا إلىٰ عبدالله بن مسعود رضى الله عنه، فقصا عليه القصة، فقال: كلا كما قد أحسن، وان أصلي كما صلىٰ مسروق أحب إلي. قال محمد: و بقول ابن مسعود رضى الله عنه ناخذ، يجلس فيْ الركعتين جميعا، اللتين فاتتاه، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت مسروق اور حضرت جندب "رضی اللہ عنہما" مغرب کی نماز میں جماعت میں شامل ہوئے تو انہوں نے امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھی پھر کھڑے ہو کر پہلی دو رکعت پڑھیں حضرت مسروق "رضی اللہ عنہ" ان دونوں میں سے پہلی رکعت میں قعدہ کیا لیکن حضرت جندب "رضی اللہ عنہ" کھڑے ہو گئے اور دوسری رکعت کے بعد بیٹھے سلام پھیرنے کے بعد دونوں ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوئے پھر وہ دونوں ایک دوسرے سے سبقت کرتے ہوئے حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" کے پاس حاضر ہوئے اور ان کو واقعہ بتایا انہوں نے فرمایا تم دونوں نے اچھا کیا لیکن مجھے حضرت مسروق "رضی اللہ عنہ" کی طرح نماز پڑھنا زیادہ پسند ہے۔" [1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! حضرت ابن مسعود "رضی اللہ عنہ" فرماتے تھے ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں وہ دونوں رکعتوں کے بعد قعدہ کرے جو اس سے فوت ہوئی ہیں۔"

---

[1] مطلب یہ ہے کہ جب امام کے بعد پہلی رکعت پڑھی تو یہ دو رکعتیں ہو گئیں لہٰذا اب قعدہ کرنا ہوگا حضرت مسروق "رضی اللہ عنہ" نے اسی طرح کیا اسی طرح دوسری رکعت بھی قعدہ کرے کیوں کہ یہ آخری قعدہ ہے۔ ۱۲ ہزاروی

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۱۳۱۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في رجل سبقة الإمام بشئى من صلاته، أيتشهد كلما جلس الإمام؟ قال نعم. قال: فيرد السلام إذا سلم الامام؟ قال: إذا فرغ من صلاته رد السلام. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں ان سے پوچھا گیا کہ جس شخص سے امام کچھ نماز پہلے پڑھ لے وہ امام کے ساتھ قعدہ کرے؟ انہوں نے فرمایا ہاں پوچھا کیا امام کے سلام کے ساتھ سلام پھیرے؟ فرمایا جب اپنی نماز سے فارغ ہو تو سلام پھیرے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب صلىٰ في بيته بغير أذان! گھر میں اذان کے بغیر نماز پڑھنا!

۱۳۲۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن ابن مسعود رضى الله عنه أنه أم أصحابه في بيته بغير أذان ولا إقامة، وقال: اقامة الامام تجزى. قال محمد: وبهذا نأخذ اذا صلى الرجل وحده، فاذا صلوا في جماعة فاحب إلينا ان يؤذن و يقيم، فان أقام و ترك الاذان فلا بأس.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابن مسعود "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے گھر میں اذان اور اقامت کے بغیر نماز پڑھائی اور فرمایا امام کی اقامت (محلے کے امام کی اقامت) کفایت کرتی ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب آدمی تنہا نماز پڑھے لیکن جب جماعت کے ساتھ پڑھیں تو ہمارے نزدیک اذان اور اقامت کہنا زیادہ پسندیدہ ہے اور اگر اقامت کہے اور اذان چھوڑ دے تو بھی کوئی حرج نہیں۔"

باب ما يقطع الصلوٰة! نماز کب ٹوٹ جاتی ہے!

۱۳۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: اذا فسدت صلوٰة الإمام فسدت صلوٰة من خلفه. قال محمد: وبه نأخذ اذا صلى الرجل بأصحابه جنبا، او علىٰ غير وضوء، او فسدت صلاته بوجه من الوجوه، فسدت صلوٰة من خلفه.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب امام کی نماز فاسد ہو جائے تو مقتدیوں کی نماز بھی ٹوٹ جاتی ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص ناپاکی کی حالت میں ہو یا بے وضو ہو یا کسی بھی وجہ سے اس کی نماز ٹوٹ جائے تو اس کے پیچھے پڑھنے والوں کی نماز بھی ٹوٹ جاتی ہے۔"

۱۳۴. محمد قال: أخبرنا إبراهيم بن يزيد المكي عن عمرو بن دينار أن علي بن أبي طالب رضى الله عنه قال في الرجل يصلي بالقوم جنبا قال: يعيد و يعيدون.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں ابراہیم بن یزید الملکی "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ عمرو بن دینار "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب "رضی اللہ عنہ" نے اس امام کے بارے میں جو ناپاکی کی حالت میں نماز پڑھاتا ہے فرمایا کہ وہ بھی دوبارہ نماز پڑھے اور اس کی اقتداء کرنے والے بھی (اپنی نماز) لوٹائیں۔"

۱۳۵. محمد عن عبدالله بن المبارک عن يعقوب بن القعقاع عن عطاء بن أبي رباح في رجل يصلي باصحابه علىٰ غير وضوء قال: يعيد و يعيدون.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! حضرت عبداللہ بن مبارک "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ یعقوب بن قعقاع "رحمہ اللہ" سے اور وہ عطاء بن ابن ابی رباع "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص وضو کے بغیر نماز پڑھائے تو وہ اس کے پیچھے پڑھنے والے سب دوبارہ نماز پڑھیں۔"

۱۳۶. محمد قال: أخبرنا عبدالله بن المبارک عن عبدالله بن عون عن محمد بن سيرين قال: أحب إلىّ ان يعيدوا. قال محمد وبه ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت عبداللہ بن مبارک "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت عبداللہ بن عون "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت محمد بن سیرین "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں دوبارہ نماز پڑھنا مجھے زیادہ پسند ہے۔" (بلکہ ضروری ہے)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۱۳۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: اذا صلت المرأة إلى جانب الرجل وكانا في صلوٰة واحدة، فسدت صلاته. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول ابى حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی عورت مرد کے پہلو میں نماز پڑھے اور دونوں ایک ہی نماز میں ہوں تو مرد کی نماز فاسد ہو جائے گی۔"[1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۱۳۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن عائشة رضي الله عنها أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلى وهي نائمة إلى جنبه، عليه ثوب جانبه عليها. قال محمد: وبه ناخذ، ولا نرىٰ بذٰلك بأسا، وكذٰلك أيضا لو صلت إلى جانبه في صلوٰة غير صلاته، انما تفسد عليه اذا صلت إلى جانبه وهما في صلوٰة واحدة، تاتم به او يأتمان بغير هما، وهو قول ابى حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت عائشہ "رضی اللہ عنہا" سے روایت کرتے ہیں ام المومنین فرماتی ہیں نبی اکرم ﷺ نماز پڑھتے اور وہ آپ کے پہلو میں آرام فرما ہوتیں حضور ﷺ پر ایک کپڑا ہوتا جس کا ایک کپڑا ان پر ہوتا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں ہم اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے اسی طرح اگر عورت مرد کے پہلو میں نماز پڑھے اور دونوں کی نماز الگ الگ ہو (تو بھی کوئی حرج نہیں) مرد کی نماز اس صورت میں فاسد ہوتی ہے جب عورت اس کے پہلو میں پڑھے اور دونوں کی نماز ایک ہی ہو عورت اس کی اقتداء کرے یا دونوں کسی اور کی اقتداء میں پڑھیں۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۱۳۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد قال: سألت إبراهيم عن الرجل يصلي في جانب

---

[1] اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مردوں کو حکم دیا کہ عورتوں کو پیچھے رکھو جس طرح اللہ عزوجل نے (قرآن مجید میں ذکر میں) ان کو پیچھے رکھا اور اب چونکہ مرد نے کوتاہی کیا اور اسے پیچھے نہیں بھیجا لہذا اس کو سزا ملے گی۔۱۲ ہزاروی

المسجد الشرقي، والمرأة في الغربي، فكره ذٰلک إلا أن يكون بينه و بينها شئيء قدر مؤخرة الرجل قال محمد: وبه نأخذ، اذا كانا في صلٰوة واحدة يصليان مع إمام واحد.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے پوچھا کہ ایک شخص مسجد کے مشرقی کونے میں نماز پڑھتا ہے اور عورت مغربی جانب میں پڑھتی ہے۔ تو انہوں نے ناپسند کیا البتہ یہ کہ اس (مرد) اور اس (عورت) کے درمیان کجاوے کے پچھلے حصے جتنی (آڑ) ہو۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں کہ جب ایک امام کے پیچھے دونوں نماز پڑھیں۔" (تو یہ طریقہ جائز ہونا چاہئے) [1]

۱۴۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن الاسود بن يزيد انه سال عائشة رضى اللّٰه عنها أم المؤمنين عما يقطع الصلٰوة، فقالت: أما إنكم يا أهل العراق تزعمون ان الحمار والكلب والمرأة والسنور يقطعون الصلٰوة، فقرنتمونا بهم؟ فادرأ مااستطعت، فإنه لا يقطع صلاتک شئی. قال محمد: وبقول عائشة رضي الله عنها ناخذ، وهو قول ابي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور اسود بن یزید "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے ام المومنین حضرت عائشہ "رضی اللہ عنہا" سے اس چیز کے بارے میں پوچھا جس (کے گزرنے) سے نماز ٹوٹ جاتی ہے تو انہوں نے فرمایا تم اہل عراق خیال کرتے ہو کہ گدھے، کتے، عورت اور بلی (کے گزرنے) سے نماز ٹوٹ جاتی ہے تو تم نے ہمیں (یعنی عورتوں کو) ان چیزوں کے ساتھ ملایا جس قدر ممکن ہو (گذرنے والے کو) دور کرو لیکن کوئی چیز نماز کو نہیں توڑتی۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم حضرت عائشہ "رضی اللہ عنہا" کے قول کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۱۴۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن عمر بن الخطاب رضي اللّٰه عنه أنه، قال: أجدب الجدب الحديث بعد صلٰوة العشآء، إلا في صلٰوة او قراء ة قرآن.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت عمر بن خطاب "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا نماز عشاء کے بعد باتیں کرنا بڑا عیب ہے البتہ نماز اور قرآن مجید کی قرات کرنا جائز ہے۔" (اسی طرح دینی

[1] آج کل مساجد میں عورتیں بھی نماز پڑھتی ہیں تو مردوں اور عورتوں کے درمیان آڑ ہوتی ہے۔ ۱۲ ہزاروی

کتب کا مطالعہ کرنا بھی درست ہے۔۱۲ہزاروی)

باب الرعاف في الصلوٰة و الحدث!

۱۴۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عبدالملك بن عمير عن معبد بن صبيح أن رجلا من اصحاب رسول الله صلى الله عليه سلم صلىٰ خلف عثمان بن عفان رضي الله عنه، فأحدث الرجل فانصرف، ولم يتكلم حتىٰ توضأ، ثم أقبل وهو يقول: "ولم يصروا علىٰ مافعلوا وهم يعلمون" فاحتسب بما مضىٰ، وصلىٰ ما بقي.

نماز کے دوران نکسیر کا پھوٹنا اور بے وضو ہو جانا!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے عبدالملک بن عمر "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ معبد بن صبیح "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کے صحابہ کرام میں سے ایک شخص نے حضرت عثمان بن عفان "رضی اللہ عنہ" کے پیچھے نماز پڑھی تو ایک شخص بے وضو ہو گیا وہ پھر گیا لیکن کسی سے گفتگو نہ کی حتی کہ وضو کیا پھر وہ آیا اور یہ آیت پڑھ رہا تھا۔

وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ اور وہ لوگ اپنے کئے ہوئے پر جان بوجھ کر ڈٹ نہیں جاتے (نماز) کا جو حصہ گزر گیا اسے شمار کیا اور باقی پڑھ لی۔"

۱۴۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن إبراهيم أنه قال: يجزئه، والاستيناف احب إلى. قال محمد: وبقول إبراهيم ناخذ، ذٰلک يجزئ، فان تكلم واستقبل فهو افضل، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! مجھے حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں اس طرح (بنا کرنا) بھی جائز ہے۔ لیکن نئے سرے سے نماز پڑھنا مجھے زیادہ پسند ہے۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" کے قول کو اختیار کرتے ہیں یہ اسے کفایت کرتا ہے اور اگر کلام کرے تو نئے سرے سے پڑھے یہ افضل ہے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۱۴۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يرعف في الصلوٰة أو يحدث، قال: يخرج ولا يتكلم إلا أن يذكر الله ثم يتوضأ ثم يرجع إلىٰ مكانه، فيقضي ما بقي عليه من صلاته، ويعتد بما صلىٰ، فان كان تكلم استقبل. قال محمد: وبه ناخذ، الكلام

والاستقبال أفضل، وهو قول ابی حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ جسے نماز میں نکسیر آئے یا وہ بے وضو ہو جائے تو وہ فرماتے ہیں وہ باہر جائے اور کلام نہ کرے ہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر کر سکتا ہے پھر وضو کر کے اپنی جگہ پر آ جائے اور باقی نماز کو مکمل کرے اور جو کچھ پڑھ چکا ہے اسے شمار کرے اور اگر گفتگو کی ہے تو نئے سرے سے شروع کرے۔"[1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں کلام اور دوبارہ شروع کرنا زیادہ بہتر ہے' حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب ما يعاد من الصلوٰة وما يكره!

۱۴۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد، قال: سألت إبراهيم عن الصلوٰة قبل المغرب فنهاني عنها، وقال: إن النبي صلى الله عليه وسلم وأبا بكر و عمر رضى الله عنهما لم يصلوها. قال محمد وبه ناخذ، إذا غابت الشمس فلا صلوٰة علىٰ جنازة ولا غيرها قبل صلوٰة المغرب، وهو قول أبي حنيفة.

کونسی نماز لوٹائی جائے اور کونسی مکروہ ہے!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے مغرب سے پہلے نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے مجھے اس سے روک دیا اور فرمایا نبی اکرم ﷺ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہما" نے اس وقت نماز نہیں پڑھی۔"

حضرت امام محمدر "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب سورج غروب ہو جائے تو مغرب سے پہلے نہ نماز جنازہ جائز ہے اور نہ ہی کوئی دوسری نماز۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا یہی قول ہے۔"

۱۴۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا كان الدم قدر الدرهم والبول وغيره فأعد صلاتك، وان كان أقل من قدر الدرهم فامض علىٰ صلاتك وقال

---

[1] بہتر ہے کہ نئے سرے سے پڑھے خاص طور پر آج کل یہی طریقہ اختیار کیا جائے کیونکہ بناء کے لئے جن امور کی پابندی ضروری ہے وہ عام آدمی کے بس کی بات نہیں اور پھر مسائل سے عوام کی واقفیت بھی نہیں ہے۔ ۱۲ ہزاروی

محمد: يجزئه صلاته حتى يكون ذٰلك أكثر من قدر الدرهم الكبير المثقال، فإذا كان كذٰلک لم تجزئه صلاته وهو قول ابی حنيفة رحمه الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب خون اور پیشاب وغیرہ ایک درہم (ہتھیلی) کے برابر ہو تو نماز دوبارہ پڑھو اور اگر درہم سے کم ہو تو نماز جاری رکھو۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں اس کی نماز جائز ہے حتی کہ بڑے درہم یعنی مثقال سے زیادہ ہو اگر یہ صورت ہو تو نماز جائز نہیں' حضرت ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا یہی قول ہے۔"

۱۴۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا على بن الأقمر ان النبي صلى الله عليه وسلم مر برجل سادل ثوبه في الصلٰوة، فعطفه عليه. قال محمد: وبه ناخذ، يكره السدل في الصلٰوة علٰى القميص وعلٰى غيره، لأنه يشبه فعل أهل الكتاب. وهو قول ابی حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے فرمایا ہم سے علی بن اقمر "رحمہ اللہ" نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے تو اس نے نماز میں کپڑے کو لٹکایا ہوا تھا (سدل کیا ہوا تھا سدل کا مطلب یہ ہے کہ سر پر یا گردن میں کپڑا ڈال کر دونوں کناروں کو لٹکانا) تو آپ ﷺ نے اسے اس کے ساتھ ملا دیا۔" (کنارے لپیٹ دیئے)۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں۔ نماز میں قمیض وغیرہ پر سدل مکروہ ہے کیونکہ اہل کتاب کے عمل کے مشابہ ہے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۱۴۸. محمد قال: حدثنا عبدالملک [1] بن عمير عن قذعة عن أبي سعيد الخدري رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: لا صلٰوة بعد صلٰوة الغداة، حتٰى تطلع الشمس، ولا صلٰوة بعد صلٰوة العصر حتٰى تغرب الشمس، ولا يصام هٰذان اليومان: الفطر والاضحى، ولا تشد الرحال إلا إلٰى ثلٰث مساجد: المسجد الحرام و مسجدي، والمسجد الأقصٰى. ولا تسافر المرأة إلا مع ذي محرم منها. قال محمد: وبهٰذا كله ناخذ، ولا ينبغي للمرأة أن تسافر الا مع زوجها، أو مع ذي محرم منها، وهو قول ابي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم سے عبدالملک بن عمیر "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت قزعہ "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابوسعید خذری "رضی اللہ عنہ" سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرما

[1] درست سند یوں ہے محمد قال اخبرنا ابو حنیفہ عن عبدالملک کیونکہ امام محمد رحمہ اللہ نے عبدالملک رحمہ اللہ سے روایت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے واسطے سے کی ہے۔ خلیل قادری غفرلہ

یا صبح کے بعد کوئی نماز نہیں حتیٰ کہ سورج طلوع ہو جائے اور عصر کے بعد کوئی نماز نہیں حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے ،ان دونوں یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ (کے دنوں) میں روزہ نہ رکھا جائے اور (زیادہ ثواب کی نیت سے) تین مساجد (یعنی) مسجد حرام یا میری مسجد (مسجد نبوی) اور مسجد اقصیٰ کے علاوہ کسی مسجد کی طرف سفر نہ کیا جائے اور کوئی عورت سفر نہ کرے جب تک اس کے ساتھ اس کا محرم نہ ہو۔" [1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور کسی عورت کے لئے جائز نہیں کہ وہ خاوند یا محرم کے بغیر سفر کرے' حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۱۴۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم انه كره ان يفرقع اصابعه في الصلوٰة، أو يلقي رداء ه عن نبكيه، أو يضع يده علىٰ خاصرته، او يدفن كبار الحصىٰ او يقعي علىٰ عقبيه أو يعبث بلحيته. قال محمد: وبهٰذا ناخذ، لانه عبث في الصلوٰة يشغل عنها، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نماز میں انگلیوں کے پٹاخے نکالنا چادر کاندھے پر ڈالنا، ہاتھوں کو پہلوؤں پر رکھنا، (بغیر عذر کے) بڑی کنکریوں کو (مقام سجدہ میں) برابر کرنا، ایڑیوں پر بیٹھنا یا ڈاڑھی سے کھیلنا مکروہ جانتے ہیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں کیونکہ یہ عمل نماز سے بے مقصد ہے اور نماز سے توجہ کو ہٹا دیتا ہے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۱۵۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن ابراهيم يكره السدل في الصلوٰة، لا تشبهوا باليهود.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نماز میں سدل (کپڑے کی دو جانبوں کو لٹکانا) مکروہ جانتے تھے۔"

وہ فرماتے ہیں یہودیوں کی مشابہت اختیار نہ کرو۔"

۱۵۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن ابراهيم أن عمر بن الخطاب رضى الله عنه

---

[1] مطلب یہ ہے کہ ان تین مساجد کے علاوہ باقی مساجد میں ثواب برابر ہے یہ مطلب نہیں کہ کسی دوسری مسجد یا روضہ رسول ﷺ یا کسی بزرگ کے مزار کی زیارت کے لئے جانا جائز نہیں جیسا کہ بعض لوگوں کا خیال ہے اور یہ ان کی جہالت ہے۔۱۲ ہزاروی

صلّى بأصحابه المغرب، فلم يقرأ في شئ منها حتّى انصرف، فقال له أصحابه: ما منعك أن تقرأ يا أمير المؤمنين؟ قال: أو ما فعلت؟ إني جهزت عيرا من المدينة الىٰ الشام، فلم أزل أرحلها منقلة منقلة، حتّى وردت الشام، فأعاد و أعاد أصحابه. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" نے فرمایا! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" نے اپنے ساتھیوں کو مغرب کی نماز پڑھائی اور اس میں کچھ قرات نہ کی حتیٰ کہ سلام پھیر دیا، نمازیوں نے پوچھا اے امیر المومنین! قرات میں کیا بات رکاوٹ تھی؟ فرمایا میں نے یہ نہیں کیا مگر میں نے مدینہ طیبہ سے شام کی طرف ایک قافلہ (یعنی لشکر) تیار کیا اور میں اسے مرحلہ وار بھیجتا حتی کہ وہ شام میں پہنچ گیا (مطلب یہ کہ اسی خیال میں رہا) پس آپ نے اور آپ کے ساتھیوں نے نماز دوبارہ پڑھی۔" (کیونکہ قرات رہ گئی اور وہ فرض تھی)۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۱۵۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عبدالملك بن عمير عن أبي غادية ان عمر بن الخطاب رضي الله عنه كان يضرب الناس علىٰ الصلوٰة بعد العصر، قال محمد: وبه ناخذ، لا نرىٰ ان يصلي بعد العصر تطوعا علىٰ حال، وهو قول ابى حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت عبدالمالک بن عمیر "رحمہ اللہ" نے بیان کیا انہوں نے ابو غادیہ "رحمہ اللہ" سے روایت کیا کہ حضرت عمر بن خطاب "رضی اللہ عنہ" عصر کے بعد نماز پڑھنے پر لوگوں کو سزا دیا کرتے تھے۔"

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں کہ ہم عصر کے بعد نفل نماز کو کسی صورت جائز نہیں سمجھتے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۱۵۳. محمد قال: محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال: إذا دخلت في صلوٰة القوم وانت لا تنوي صلاتهم لا تجزئك، وإن نوى الإمام .صلوٰة، ونوى الذين خلفه غيرها، أجزأت للإمام ولم تجزئهم. قال محمد: وبه نأخذ وهو قول ابى حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت ابراہیم

"رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ جب تم جماعت میں شامل ہو اور تم اس نماز کی نیت نہ کرو تو تمہاری وہ نماز جائز نہ ہوگی اور اگر امام کسی نماز کی نیت کرے اور پیچھے والے کسی اور نماز کی نیت کریں تو امام کی نماز جائز اور ان کی نماز ناجائز ہوگی، امام محمد "رحمہ اللہ" نے فرمایا ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور [1]

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۱۵۴۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال: ما يسرني صلوٰة الرجل حين تحمر الشمس بفلسين. قال محمد: تكره الصلوٰة تلك الساعة، (إلا ان تفوته العصر من يومه ذٰلك، فيصليها تلك الساعة) فأما غيرها من الصلوٰات المكتوبات و التطوع فلا ينبغي له أن يفعل، وهو قول ابى حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب سورج سرخ ہو جائے تو اس وقت کسی آدمی کا نماز پڑھنا مجھے دو پیسوں کے بدلے بھی پسند نہیں۔" [2]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں اس وقت نماز مکروہ ہے البتہ اسی دن عصر فوت ہو جائے تو اسے اس وقت پڑھ لے لیکن دوسری نمازیں فرض ہوں یا نفل وہ اس وقت درست نہیں۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۱۵۵۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة ان حماد عن ابراهيم قال: اذا كان الدم في جسدك أو في ثوبك قدر الدرهم، فأعد صلاتك، وإن كان أقل من ذٰلك فامض علىٰ صلاتك. قال محمد: الدم في الثوب والجسد سوآء، إذا كان أكثر من قدر الدرهم الكبير المثقال فأعد الصلوٰة، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب تمہارے جسم یا کپڑے پر ایک درہم (ہتھیلی) کے برابر خون لگ جائے تو دوبارہ نماز پڑھو اور اگر اس سے کم ہو تو نماز جاری رکھو۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں کپڑے اور جسم میں خون کا حکم ایک جیسا ہے جب بڑے درہم یعنی مثقال کے برابر ہو تو نماز دوبارہ پڑھو۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

---

[1] اس سے مراد یہ ہے کہ کسی دوسرے فرض کی نیت کرے اگر وہ نفل نماز کی نیت کرے بشرطیکہ فجر، عصر اور مغرب کی نماز نہ ہو تو امام کے فرض اور مقتدی کے نفل درست ہوں گے۔

[2] کیونکہ اس وقت شیطان سورج کے سامنے ہوتا اور یہ منافق کی نماز ہے۔ ۱۲ ہزاروی

۱۵۶ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عاصم بن أبي النجود عن أبي رزين عن عبدالله ابن مسعود رضی الله عنه أنه أخذ قملة في الصلوٰة فدفنها ثم قال: "ألم نجعل الأرض كفاتا أحيآء وأمواتا" قال محمد: وبه ناخذ، لا نریٰ بقتل القملة ودفنها في الصلوٰة باسا، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے عاصم بن ابی النجود "رحمہ اللہ" نے بیان کیا انہوں نے ابورزین "رحمہ اللہ" سے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" سے روایت کیا کہ انہوں نے نماز میں جوں پکڑی اور اسے دفن کر دیا پھر آیت پڑھی۔

الم نجعل الا رض كفا تا احيا ء امو اتا (پ ۲۹ المرسلٰت ۱۶)

کیا ہم نے زمین کو جمع کرنے والی نہ کیا تمہارے زندوں اور مردوں کی۔ (ترجمہ کنزالایمان)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم نماز میں جوں کو مارنے اور اسے دفن کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے' حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔" [1]

۱۵۷ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد قال: سألت إبراهيم عن الرجل يذبح الشاة، وهو علٰى وضوء، فيصيب يده الدم، قال: يغسل ما أصابه ولا يعيد الوضوء. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول ابى حنيفة

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے پوچھا کہ ایک باوضو شخص بکری ذبح کرتا ہے اور اس پر خون لگ جاتا ہے۔ انہوں نے فرمایا جو کچھ لگا ہے اسے دھو ڈالے اور دوبارہ وضو نہ کرے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی باتی کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام بوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب الرجل يجد البلل في الصلوٰة!

۱۵۸ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن ابراهيم عن ابي زرعة بن عمرو بن جرير ابن عبدالله عن أبي هريرة رضي الله عنه في الرجل يجد البلل في طرف ذكره وهو في الصلوٰة، قال: يضع كفيه على الأرض والحصٰى، فيمسح وجه و يديه، ثم يصلي. قال حماد: فقلت لإبراهيم: فكيف تفعل انت؟ قال: اذا وجدت ذٰلک فإني أعيد الصلوٰة وهو أو ثق في

[1] اگر عمل قلیل ہو تو ٹھیک ہے عمل کثیر سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔۱۲ہزاروی

نفسي. قال محمد: وأما نحن فنرىٰ أن يمضي علىٰ صلاته، ولا يعيد، ولا ضرب بيديه على الأرض، ولا يمسح بوجهه ولا يديه، حتى يستيقن أن ذٰلک خرج منه بعد الوضوء فاذا استيقن ذٰلک أعاد الوضوء وهو قول أبي حنيفة.

نماز میں (شرمگاہ میں) تری محسوس ہونا!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے وہ حضرت ابوذرعہ بن عمرو بن جریر ابن عبداللہ "رضی اللہ عنہ" اور وہ حضرت ابوہریرہ "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے ایک شخص کے بارے میں جو نماز میں شرمگاہ کے کنارے پر تری محسوس کرے فرمایا کہ وہ اپنی ہتھیلیوں کو زمین اور کنکریوں پر رکھے اور اس سے چہرے اور بازوؤں کا مسح کرے اور پھر نماز پڑھے۔"

حضرت حماد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے پوچھا آپ کیسے کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا میں جب ایسا محسوس کرتا ہوں تو دوبارہ نماز پڑھتا ہوں اور میرے دل میں یہ بات زیادہ یقین کا باعث بنتی ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمارے خیال میں وہ شخص نماز کو جاری رکھے اور دوبارہ نہ پڑھے نہ زمین پر ہاتھ مارے اور نہ ہی چہرے اور بازوؤں کا مسح کرے حتی کہ اسے یقین ہو جائے کہ وضو کرنے کے بعد کوئی چیز نکلی ہے اگر اس بات کا یقین ہو جائے تو نئے سرے سے وضو کرے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

١٥٩. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رضي الله عنه قال: اذا وجدت شيئا من البلة فانضحه وما يليه من ثوبک بالمآء، ثم قل: هو من المآء. قال حماد: قال لي سعيد بن جبير: انضحه بالمآء ثم إذا وجدته فقل: هو من المآء. قال محمد: وبهٰذا نأخذ اذا كان كثر ذٰلک من الانسان، وهو قول ابي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت سعید بن جبیر "رضی اللہ عنہ" سے اور وہ حضرت ابن عباس "رضی اللہ عنہما" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب تم کوئی تری پاؤ تو اس پر اور اس کے ارد گرد کپڑے پر پانی کے چھینٹے مارو پھر کہو کہ یہ تری پانی ہے۔"[1]

---

[1] اگر انسان کو وسوسہ ہوتا ہے کہ شاید وضو کے بعد کوئی پیشاب وغیرہ نکلا تو شریعت نے اس سے بچنے کی صورت بتائی کہ وضو کرنے کے بعد شلوار کی آسن پر پانی کے چھینٹے ماریں تاکہ وہ یہی سمجھے کہ یہ چھینٹوں والا پانی ہے اور اگر یقین ہو کہ کچھ نکلا ہے تو دوبارہ وضو کرے۔ ١٢ ہزاروی

حضرت حماد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں حضرت سعید بن جبیر "رضی اللہ عنہا" نے مجھ سے فرمایا اس پر پانی چھڑکو پھر کچھ محسوس کرو تو کہو یہ پانی ہے' حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں جب یہ صورت اکثر پیدا ہو تو ہم اس پر عمل کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب القهقهة في الصلوٰة، وما يكره فيها!

١٦٠ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال لابأس بأن يغطي الرجل رأسه في الصلوٰة مالم يغط فاه و يكره أن يغطي فاه. قال محمد: وبه ناخذ، ونكره ايضا أن يغطي أنفه، وهو قول أبي حنيفة.

نماز میں قہقہہ لگانا اور نماز میں کیا مکروہ ہے؟

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نماز میں سر ڈھانپنے میں کوئی حرج نہیں جبکہ اپنے منہ کو نہ ڈھانپے منہ کو ڈھانپنا مکروہ ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور ہم ناک ڈھانپنے کو بھی مکروہ سمجھتے ہیں' حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

١٦١ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يصلى العصر فيذكر وهو يصلى انه لم يصل الظهر، قال: صلاته هذه فاسدة، يبدأ بالظهر ثم يصلي العصر. قال محمد: وبه نأخذ إلا في خصلة واحدة، إن خاف فوت صلوٰة العصر إن بدأ بالظهر مضٰى على العصر، ثم صلى الظهر اذا غابت الشمس، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں جو عصر کی نماز پڑھ رہا ہو اور یاد آجائے کہ اس نے نماز ظہر نہیں پڑھی تو فرمایا یہ نماز فاسد ہو جائے گی پہلے ظہر کی نماز پڑھے پھر عصر کی نماز پڑھے۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں البتہ ایک بات مستثنیٰ ہے اگر نماز ظہر پڑھنے کی صورت میں نماز عصر فوت ہو جانے کا خوف ہو تو نماز عصر پڑھے پھر غروب آفتاب کے بعد ظہر کی نماز پڑھے۔"[1]

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

---

[1] جب کوئی نماز قضا ہو جائے تو پہلے اس نماز کی قضاء کرے پھر اس وقت کی نماز پڑھے ورنہ وہ نماز نہیں ہوتی البتہ وقت نکلنے کا خطرہ ہو یا یاد نہ رہے وقتی نماز ہو جائے گی۔ ۱۲ ہزاروی

۱۶۲ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يصلي في يوم غيم ثم تطلع الشمس وقد بقي عليه بعض صلاته فإذا هو قد كان يصلي إلىٰ غير القبلة، قال: يتحول الىٰ القبلة، و يحتسب بما صلىٰ. و يصلي ما بقي. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس شخص کے بارے میں جو بادلوں والے دن نماز پڑھتا تھا پھر سورج ظاہر ہو جاتا ہے اور ابھی اس کی کچھ نماز باقی ہے اسے پتہ چلتا ہے کہ وہ قبلہ رخ نہیں ہے تو فرمایا وہ قبلہ کی طرف پھر جائے اور جو کچھ پڑھ چکا ہے اسے شمار کرے اور باقی نماز پڑھ لے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۱۶۳ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال حدثنا منصور بن ز اذان عن الحسن البصري عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال بينما وهو في الصلوٰة إذ أقبل رجل أعمىٰ من قبل القبلة يريد الصلوٰة، و القوم في صلوٰة الفجر فوقع في زبية، فاستضحک بعض القوم حتىٰ قهقه، فلما فرغ رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: من كان قهقه منكم فليعد الوضوء و الصلوٰة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے منصور بن زاذان "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت حسن بصری "رحمہ اللہ" اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نماز پڑھا رہے تھے کہ قبلہ کی جانب سے ایک نابینا شخص نماز پڑھنے کے ارادے سے آیا لوگ صبح کی نماز پڑھ رہے تھے وہ پانی کے کنویں میں گر گیا تو کچھ لوگ ہنسنے لگے حتیٰ کہ انہوں نے قہقہہ لگایا رسول اکرم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا تم میں سے جس نے قہقہہ لگایا ہے وہ دوبارہ وضو کر کے نئے سرے سے نماز پڑھے۔

۱۶۴ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يقهقه في الصلوٰة قال: يعيد الوضوء و الصلوٰة، و يستغفر ربه، فإنه أشد الحدث. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس شخص کے بارے میں جو نماز میں زور زور سے ہنستا ہے فرماتے ہیں وضو اور نماز دونوں کو لوٹائے گا اور اپنے رب سے بخشش طلب کرے کیونکہ وہ سخت قسم کا بے وضو ہوا ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔" [1]

باب النوم قبل الصلوٰة وانتقاض الوضوء منه!

۱۲۵۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: توضأ رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرج إلى المسجد، فوجد المؤذن قد أذن، فوضع جنبه، فنام حتىٰ عرف منه النوم. وكانت له نومة تعرف، كان ينفخ إذا نام. ثم قام فصلىٰ بغير وضوء، قال إبراهيم: ان النبي صلى الله عليه وسلم ليس كغيره. قال محمد: وبقول إبراهيم ناخذ، بلغنا ان النبي صلى الله عليه وسلم قال: إن عيني تنامان، ولا ينام قلبي فالنبي صلى الله عليه وسلم في هٰذا ليس كغيره، فأما من سواه فمن وضع جنبه فنام فقد وجب عليه الوضوء، وهو قول أبي حنيفة.

نماز سے پہلے سو جانا اور اس سے وضو کا ٹوٹنا!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے وضو فرمایا اور مسجد کی طرف تشریف لے گئے آپ نے دیکھا کہ مؤذن اذان کہہ رہا ہے تو آپ پہلو کے بل لیٹ کر آرام فرماہوئے حتیٰ کہ آپ سے نیند معلوم ہوتی اور آپ کی نیند کا پتہ چل جاتا تھا کیونکہ جب سو جاتے تو خراٹے لیتے تھے' آپ کے خراٹے ایسے نہ تھے جس سے عموماً لوگوں کو کوفت ہوتی ہے بلکہ بہت آہستہ آہستہ ہوتے) پھر اٹھتے تھے وضو کئے بغیر نماز پڑھی۔" (کیونکہ آپ کا وضو برقرار تھا)

حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ کا معاملہ دوسروں کی طرح نہیں تھا۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔

"میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا،،

پس اس مسئلہ میں آپ دوسروں کی طرح نہیں جب کہ دوسرے لوگوں کا معاملہ یہ ہے کہ جو آدمی پہلو کے بل سو جائے اس پر وضو فرض ہو جاتا ہے' حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۱۲۶۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال: إذا نمت قاعدا، أو قائما، او راكعا، او ساجدا، أو راكبا، فليس عليك وضوء، قال محمد: وبه نأخذ فاذا وضع جنبه فنام وجب عليه الوضوء، وهو قول أبي حنيفة.

---

[1] اگرچہ ہنسنے سے وضو کا ٹوٹنا خلاف قیاس ہے لیکن رسول اکرم ﷺ کا قول مبارک قیاس سے مقدم ہے اس لئے اس پر عمل کیا جائے گا لیکن اس پر کسی دوسری بات کو قیاس نہیں کر سکتے مثلاً کوئی نماز میں کلام کرے تو نماز ٹوٹے گی وضو نہیں ٹوٹے گا۔ ۱۲ ہزاروی

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب تم بیٹھے بیٹھے یا کھڑے کھڑے یا رکوع یا سجدے کی حالت میں یا سواری کی حالت میں سو جاؤ تو تم پر وضو ضروری نہیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص اپنا پہلو لگائے اور سو جائے اس پر وضو فرض ہو جاتا ہے حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

١٦٧. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال حدثنا إسماعيل بن عبدالملك عن مجاهد قال: سألته عن النوم قبل العشاء الآخرة، فقال: لأن أصليها وحدى أحب إلىّ من أن أنام قبلها ثم أصليها في جماعة. قال محمد: ونحن نكره النوم قبل صلٰوة العشآء، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہمیں اسماعیل بن عبدالملک "رحمہ اللہ" نے حضرت مجاہد "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہوئے خبر دی وہ فرماتے ہیں وہ (اسماعیل رحمہ اللہ) فرماتے ہیں میں نے ان (حضرت مجاہد رحمہ اللہ) سے عشاء سے پہلے سو جانے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں اسے اکیلا پڑھ لوں بجائے اس کے سو جاؤں پھر جماعت کے ساتھ پڑھوں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم نماز عشاء سے پہلے سونے کو مکروہ جانتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

١٦٨. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: عرس رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة، فقال: من يحرسنا الليلة؟ فقال رجل من الأنصار شاب: أنا يارسول الله أحرسكم فحرسكم حتىٰ إذا كان مع الصبح غلبته عينه، فما استيقظوا ألا بحر الشمس، فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فتوضأ، وتوضأ أصحابه، وأمر المؤذن فأذن، فصلىٰ ركعتين، ثم أقيمت الصلٰوة، فصلى الفجر بأصحابه، وجهر فيها بالقراءة، كما كان يصلى بها في وقتها.

قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ رات کے پچھلے حصے میں (ایک جگہ) اترے اور فرمایا آج رات کون ہماری حفاظت کرے گا؟ (وقت کا خیال رکھے گا) انصار میں سے ایک نوجوان نے عرض یارسول اللہ ﷺ میں آپ لوگوں کی حفاظت کروں گا وہ حفاظت کرتا رہا حتی کہ جب صبح قریب ہوئی اس پر نیند غالب آ گئی اور سب حضرات اس وقت جاگے جب دھوپ سر پر آ گئی۔"

نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے اور وضو کیا آپ کے صحابہ کرام "رضی اللہ عنہم" نے بھی وضو کیا اور موذن نے اذان دی تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر نماز کے لئے اقامت کہی گئی تو آپ نے صحابہ کرام "رضی اللہ عنہم" کو نماز فجر پڑھائی اور اس میں بلند آواز سے قرات کی جس طرح آپ وقت پر پڑھنے کی صورت میں کیا کرتے تھے۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب صلوٰة المغمیٰ علیه! بے ہوش آدمی کی نماز!

١٦٩ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه سأله عن الرجل المريض يغمىٰ عليه فيدع الصلوٰة، فقال: إذا كان اليوم الواحد فإني أحب أن يقضيه، وأن كان أكثر من ذٰلک فإنه في عذر إن شاء الله تعالىٰ. قال محمد: إذا أغمي عليه يوما و ليلة قضىٰ، وإن كان أكثر من ذٰلک فلا قضآء عليه، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں ان سے کسی نے اس مریض کے بارے میں پوچھا جس پر بیہوشی طاری ہوئی تو اس نے نماز چھوڑ دی، انہوں نے فرمایا اگر ایک دن کی بیہوشی ہو تو مجھے ان نمازوں کی قضاء پسند ہے اور اگر اس سے زیادہ ہے تو وہ معذور ہے اگر اللہ تعالیٰ چاہئے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں اگر ایک رات کی بیہوشی ہو تو وہ نمازوں کی قضا کرے اور اگر اس سے زیادہ ہو تو اس پر قضا نہیں۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

١٧٠ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن ابراهيم عن ابن عمر رضي الله عنهما في المغمىٰ عليه يوما وليلة قال: يقضي. قال محمد: وبه نأخذ حتىٰ يغمىٰ عليه أكثر من ذٰلک، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابن عمر "رضی اللہ عنہما" سے روایت کرتے ہیں کہ بیہوش ایک دن رات کی نماز قضا کرئے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں حتیٰ کہ اسے اس سے زیادہ بیہوشی ہو۔

باب السهو في الصلوٰة! نماز میں بھول جانا!

۱۷۱ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يشک في السجدة الأولیٰ أو التشهد أو نحو ذٰلک من صلاته ما لم تکن رکعة، فإنه يقضي ما شک فيه من ذٰلک، و يسجد لذٰلک أيضا سجدتي السهو، فإنهما يصلحان بإذن اللّٰه ما کان قبلهما من نسيان، و کان يقال إنهما المرغمتان للشيطان، وإنه قال: لأن أسجد لذٰلک سجدتي السهو فيما لم يحق علی أحب إلی من أن أدعهما. قال محمد: وبه نأخذ، فإن کان يبتلي بذٰلک کثيرا مضیٰ علیٰ أکبر رأيه، و يسجد سجدتي السهو، و هٰذا قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں جسے پہلے سجدے یا تشہد یا نماز کے کسی حصے میں شک ہو اور ابھی رکعت مکمل نہ ہوئی ہو تو اسے جس کا شک ہے اسے دوبارہ پڑھے اور اس کے لئے سہو کے دو سجدے بھی کرے کیونکہ یہ سجدے اذن الٰہی سے گذشتہ نسیان کی اصلاح کر دیتے ہیں۔ اور کہا جاتا تھا کہ یہ دونوں سجدے شیطان کی ذلت کا باعث ہیں اور فرمایا حضرت ابراہیم نخعی "رحمہ اللہ" نے فرمایا مجھے یہ دونوں سجدے اس صورت میں جب مجھ پر لازم نہ ہوں چھوڑنے کے مقابلے میں زیادہ پسند ہیں۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں اگر نسیان اکثر ہوتا ہو تو جو رائے غالب ہو اس پر عمل کر کے آخر میں دو سجدے کرے' حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۱۷۲ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم فيمن نسي الفريضة، فلا يدری أربعا صلیٰ أم ثلٰثا؟ قال: إن کان أول نسيانه أعاد الصلوٰة وإن کان يکثر النسيان يتحري الصواب، وإن کان أکبر رأيه أنه أتم الصلوٰة سجد سجدتي السهو، وإن کان أکبر رأيه أنه صلیٰ ثلٰثا أضاف إليها واحدة ثم سجد سجدتي السهو. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول ابی حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو فرض نماز میں بھول جائے پس اسے معلوم نہ ہو کہ چار (رکعات) پڑھی ہیں یا تین؟ وہ فرماتے ہیں اگر پہلی بار بھول واقع ہوئی ہے تو دوبارہ نماز پڑھے اور بھول اکثر ہوتی رہتی ہے تو درست بات پر غور کرے اگر غالب رائے اس طرف ہے کہ اس نے تین رکعات پڑھی ہیں تو ان کے ساتھ ایک اور رکعت ملائے پھر سہو کے دو سجدے کرے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

١٧٣ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أن عمر بن الخطاب رضي الله عنه كان يضرب الرجل إذا رآه يتابع بين السجود في غير سهو. قال محمد: لا ينبغي أن يسجد الرجل لركعة أكثر من سجدتين، إلا أن يسهو فلا يدري أسجد سجدة واحدة أم اثنتين، فيمضي علىٰ أكبر رأيه، وهٰذا كله قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب "رضی اللہ عنہ" اس شخص کو سزا دیتے جو کسی بھول کے بغیر سجدہ سہو کرتا ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں کسی شخص کے لئے مناسب نہیں کہ وہ ایک رکعت میں دو سے زیادہ سجدے کرے مگر یہ کہ بھول جائے اور اسے معلوم نہ ہو کہ ایک سجدہ کیا ہے یا دو؟ پس غالب رائے پر عمل کرے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

١٧٤ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن شقيق بن سلمة عن عبدالله بن مسعود رضي اللّٰه عنه قال: إذا شك أحدكم في صلوٰته، فلا يدري ثلٰثا صلىٰ أم أربعا فليتحر، فلينظر أفضل ظنه، فإن كان أكبر ظنه، أنها ثلٰث قام فأضاف إليها الرابعة، ثم تشهد فسلم و سجد سجدتي السهو وان كان افضل ظنة أنه صلىٰ أربعا، تشهد ثم سلم، ثم سجد سجدتي السهو. قال محمد وبه نأخذ، إلا أنا نستحب له اذا كان ذٰلك أول ما أصابه أن يعيد الصلوٰة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت شقیق بن سلمہ "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب تم میں سے کسی ایک کو شک ہو جائے اور معلوم نہ ہو کہ تین رکعات پڑھی ہیں یا چار؟ تو غور وفکر کرے اور اپنے افضل گمان کو دیکھے اگر غالب گمان یہ ہے کہ تین پڑھی ہیں تو پھر چوتھی رکعت ملائے پھر تشہد پڑھ کر سہو کے دو سجدے کرے اور اگر غالب گمان یہ ہو کہ چار رکعات پڑھی ہیں تو تشہد پڑھ کر سلام پھیرے پھر سجدہ سہو کرے۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں البتہ ہمارے نزدیک مستحب یہ ہے کہ اگر پہلی بار اس طرح ہوا ہو تو دوبارہ نماز پڑھے۔"

١٧٥ . محمد قال: أخبرنا مالك بن مغول عن عطاء بن أبي رباح أنه قال: يعيد مرة، قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں مالک بن مغول "رحمہ اللہ" نے حضرت عطا بن ابی رباح "رضی

اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہوئے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ لوٹائے (پھر نسیان ہو تو غالب پر عمل کرے)۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۱۷۶ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال: اذا تخالجک أمران فظن أن أقربهما إلى الحق أو سعهما.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے جب تمہیں دو باتوں میں شک پڑے تو ان میں سے جو زیادہ وسعت کی حامل ہے اسے حق کے زیادہ قریب سمجھو۔"

۱۷۷ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة. عن حماد عن ابراهيم قال: إذا سها الإمام فسجد سجدتي السهو فاسجد معه، وإن لم يسجدهما فليس عليک أن تسجد. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب امام کو بھول واقع ہو جائے اور سہو کے دو سجدے کرے تو تم بھی اس کے ساتھ سجدہ کرو اور اگر وہ سجدہ نہ کرے تو تم پر سجدہ کرنا لازم نہیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا یہی قول ہے۔"

۱۷۸ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في رجل سجد ثلٰث سجدات ناسيا. قال: عليه سجدتا السهو. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول ابی حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جس نے بھول کر تین سجدے کر لئے فرماتے ہیں اس پر سہو کے دو سجدے ہیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا قول بھی یہی ہے۔"

۱۷۹ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال: اذا انصرفت من صلاتک فعرض لک شک في وضوء، أو صلوٰة، أو قراءة، فلا تلتفت. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول ابی حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب تم نماز سے سلام پھیر لو اور تمہیں وضو یا نماز یا قرات میں شک ہو جائے تو اس کی طرف توجہ نہ کرو۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب من يسلم علىٰ قوم في الخطبة أو في الصلوٰة!

۱۸۰ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال: يرد السلام و يشمت العاطس، ولإمام يخطب يوم الجمعة قال محمد: ولسنا نأخذ بهٰذا، ولكنا نأخذ بقول سعيد بن المسيب رحمه الله تعالىٰ.

قوم کو خطبہ اور نماز میں سلام کرنا!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ خطبہ جمعہ کے دوران سلام اور چھینک کا جواب دیا جا سکتا ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے بلکہ سعید بن میتب "رضی اللہ عنہ" کی بات کو اختیار کرتے ہیں۔" (جو آئندہ حدیث میں ہے)

۱۸۱ . محمد قال أخبرنا سفيان بن عيينة عن عبدالله بن سعيد بن أبي هند قال: قلت لسعيد بن المسيب: إن فلانا عطس والإمام يخطب فشمته فلان، قال: مره فلا يعودن قال محمد: وبهٰذه نأخذ، الخطبة بمنزلة الصلوٰة لا يشمت فيها العاطس، ولا يرد فيها السلام، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت سفیان بن عینیہ "رحمہ اللہ" نے حضرت عبد اللہ بن سعید بن ابی ہند "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہوئے خبر دی' وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سعید بن حسیب "رضی اللہ عنہ" سے عرض کیا کہ فلاں شخص کو امام کے خطبہ کے دوران چھینک آئی اور فلاں نے چھینک کا جواب (یرحمک اللہ) دیا انہوں نے فرمایا اس سے کہو کہ وہ آئندہ ایسا نہ کرے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اس قول کو اختیار کرتے ہیں کیونکہ خطبہ نماز کی طرح ہے اس میں چھینکنے والے کو جواب نہ دیا جائے' حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

١٨٢ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عب حماد عن ابراهيم أنه قال في الرجل يدخل علیٰ صاحبه فيسلم عليه وهو يصلي، قال: أليس يقول إذا تشهد: السلام علينا و علیٰ عباد الله الصالحين، فقد رّد عليه. قال محمد: وبه نأخذ، ولا يعجبنا أن يرد عليه السلام وهو يصلي، ولا يعجبنا أن يسلم الرجل عليه وهو يصلي، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو نماز میں شامل ہوتے وقت نمازی کو سلام کرتا ہے کہ کیا وہ تشہد میں اَلسَّلاَمُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللہِ الصَّالِحِیْنَ نہیں پڑھتا تو اس نے جواب دیا۔'' (یعنی تشہد میں سلام کا جواب ہوگیا)

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں ہمیں یہ بات پسند نہیں کہ وہ نماز پڑھتے ہوئے سلام کا جواب دے اور نہ یہ کہ اس کی نماز کے دوران کوئی اسے سلام کرے۔''

حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

١٨٣ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يجلس خلف الإمام قدر التشهد، ثم ينصرف قبل أن يسلم الإمام، قال لا يجزئه وقال عطاء بن أبي رباح: إذا جلس قدر التشهد أجزأه. قال أبو حنيفة: قولي قول عطاء. قال محمد: وبقول عطاء نأخذ نحن أيضا.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص تشہد کی مقدار امام کے پیچھے بیٹھے اور پھر امام سے پہلے سلام پھیر دے تو یہ اس کے لئے جائز نہیں۔''

حضرت عطاء بن ابی رباح ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں جب تشہد کی مقدار بیٹھ چکا ہو تو جائز ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں میرا قول وہی ہے جو حضرت عطاء ''رحمہ اللہ'' کا ہے اور حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم بھی اسی قول پر عمل کرتے ہیں۔''

١٨٤ . محمد قال: أخبرنا شعبة بن الحجاج عن أبي النضر قال. سمعت حملة بن عبدالرحمٰن يقول سمعت عمر بن الخطاب رضي الله عنه يقول: لا صلوٰة إلا بتشهد. قال محمد: وبهٰذا نأخذ فإذا تشهد فقد قضى الصلوٰة، فإن انصرف قبل أن يسلم أجزأته صلاته، ولا ينبغي له أن يتعمد لذٰلك.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت شعبہ بن حجاج ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت ابوالنصر ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حملہ بن عبدالرحمٰن ''رحمہ اللہ'' سے سنا وہ فرماتے ہیں

میں نے حضرت عمر بن خطاب ''رضی اللہ عنہ'' سے سنا وہ فرماتے ہیں تشہد کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب تشہد پڑھ لی تو نماز مکمل ہو گئی اب اگر وہ (امام کے) سلام سے پہلے پھر جائے تو نماز ہو جائے گی لیکن اسے جان بوجھ کر ایسا نہیں کرنا چاہئے۔''

باب تخفیف الصلوٰۃ! مختصر مگر مکمل نماز!

۱۸۵۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن ابراهيم: إن رجلا من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم أم قوما فأطال بهم الصلوٰة فبلغ ذٰلك النبى صلى الله عليه وسلم فقال: ما بال أقوام ينفرون عن هٰذا الدين؟ من أم قوما فليخفف، فإن فيهم المريض، والكبير، وذا الحاجة.

قال محمد: وبه نأخذ ولا بد أن يتم الركوع والسجود. وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی، وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام میں سے ایک شخص نے ایک قوم کی جماعت کروائی اور ان کو لمبی نماز پڑھائی نبی اکرم ﷺ تک یہ بات پہنچی تو فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے جو (لوگوں کو) اس دین سے متنفر کرتے ہیں جو شخص قوم کی امامت کرائے وہ ہلکی پھلکی نماز پڑھائے، کیونکہ ان میں مریض، بوڑھے اور حاجت مند لوگ بھی ہوتے ہیں۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور ضروری ہے کہ رکوع اور سجدہ مکمل کرے، حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

۱۸۶۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثني ميمون بن سياه. عن الحسن البصري قال: سأله سائل أقرأ خمس مائة آية في ركعة؟ قال: فتعجب وقال: سبحان الله: من يطيق هٰذا؟ قال الرجل: أنا أطيق هٰذا، قال: إن أحب الصلوٰة إلى الله طول القنوت. قال محمد: طول القيام في صلوٰة التطوع أحب إلينا من كثرة الركوع والسجود، وكل ذٰلك حسن، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی، وہ حضرت حسن بصری ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ان سے پوچھا کہ کیا میں ایک رکعت میں پانچ سو آیات پڑھوں؟ راوی فرماتے ہیں انہوں نے تعجب کا اظہار کیا اور فرمایا ''سبحان اللہ'' کس کو اس کی طاقت ہے؟ اس شخص نے کہا مجھے طاقت ہے فرمایا اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند وہ نماز ہے جس میں طویل قیام ہو۔

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہمیں نفل نماز میں لمبا قیام رکوع وسجود کی کثرت کے مقابلے میں زیادہ پسند ہے اور دونوں باتیں اچھی ہیں، حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

۱۸۷۔ محمد قال: حدثنا أبو حنيفة عن حماد عن ابراهيم: أن عمر بن الخطاب رضي الله عنه أم أصحابه في صلوٰة الصبح، فقرأ بهم في الركعة الأولى بقل يآأيها الكافرون، و في الثانية لأيلاف قريش. قال محمد: وبه ناخذ، نراه مجزئا، ولكنا نستحب للإمام إذا صلى الصبح وهو مقيم أن يطيل فيها القراء ة، وأن يقرأ في كل ركعة بسورة تكون عشرين آية فصاعدا سوى فاتحة الكتاب، ويطيل الأولىٰ على الثانية، وهو قول ابي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ''رضی اللہ عنہ'' نے اپنے احباب کو صبح کی نماز پڑھائی تو پہلی رکعت میں قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ (سورت) اور دوسری میں لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ سورت پڑھی۔'' [1]

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں ہم اسے جائز سمجھتے ہیں لیکن امام کے لئے مستحب ہے کہ جب صبح کی نماز پڑھے اور وہ مقیم ہو تو لمبی قرات کرے اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے علاوہ ایسی سورت پڑھے جس میں بیس یا اس سے زائد آیات ہوں اور دوسری رکعت کے مقابلے میں پہلی رکعت کو لمبا کرے' حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

باب الصلوٰة في السفر! — سفر کی نماز!

۱۸۸۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد قال: حدثنا موسى بن مسلم عن مجاهد، عن عبداللّٰه بن عمر رضي الله عنهما قال: اذا كنت مسافرا فوطنت نفسک على إقامة خمسة عشر يوما فأتم الصلوٰة، وإن كنت لا تدري فاقصر، قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم سے موسیٰ بن مسلم ''رحمہ اللہ'' نے حضرت مجاہد ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر ''رضی اللہ عنہما'' سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں جب تم مسافر ہو اور پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرو تو نماز پوری (چار رکعات) پڑھو اور اگر تمہیں معلوم نہ ہو کہ کتنے دن ٹھہرنا ہے تو قصر نماز پڑھو۔'' (چار کی بجائے دو رکعتیں پڑھو)

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

---

[1] سورتیں ترتیب سے پڑھنی چاہئیں تاہم اگر ایسا ہو گیا تو نماز ہو جائے گی اور یہاں جو کچھ بیان ہوا یہ ترتیب سے پہلے کی بات ہے اور کیونکہ اس وقت عثمانی ترتیب نہیں ہوتی تھی۔۱۲ ہزاروی

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۱۸۹ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد ابراهيم، عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه أنه صلى بالناس بمكة الظهر ركعتين، ثم انصرف فقال: يا أهل مكة، انا قوم سفر. فمن كان من أهل البلد فليكمل فأكمل أهل البلد. قال محمد: وبه نأخذ إذا دخل المقيم في صلوٰة المسافر فقضى المسافر صلاته قام المقيم فأتم صلاته، وهو قول ابى حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت عمر بن خطاب "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے مکہ مکرمہ میں لوگوں کو ظہر کی نماز دو رکعتیں پڑھائی پھر سلام پھیرنے کے بعد فرمایا اہل مکہ! ہم مسافر ہیں تم میں سے جو یہاں کا باشندہ ہو وہ مکمل نماز پڑھے پس وہاں کے شہریوں نے نکل کر نماز پڑھی۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب مقیم آدمی مسافر کی اقتداء میں نماز پڑھے تو مسافر کے اپنی نماز مکمل کرنے کے بعد مقیم کھڑا ہو جائے اور اپنی نماز مکمل کرے۔

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۱۹۰ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال: إذا دخل المسافر في صلوٰة المقيم أكمل. قال محمد: وبه نأخذ إذا دخل المسافر مع المقيم وجب عليه صلوٰة المقيم أربعا، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب مسافر مقیم کی نماز میں شامل ہو تو مکمل نماز پڑھے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں کہ جب مسافر آدمی مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھے تو اس پر مقیم والی نماز یعنی چار رکعات پڑھنا لازم ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۱۹۱ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم، عن عبدالله بن مسعود رضى الله عنه قال: لا يغفرنكم محشركم هٰذا من صلاتكم، يغيب الرجل منكم في ضيعته فيقصر، و يقول: أنا مسافر، قال محمد: وبه نأخذ، اذا كان علىٰ مسيرة أقل من ثلٰثة أيام ولياليها أتم الصلوٰة، فإذا كان علىٰ مسيرة ثلٰثة أيام وليا ليها فصاعدا، ولم يكن لهٗ بها أهل، ولم يوطن نفسه علىٰ إقامة خمس عشرة فليقصر الصلوٰة، فإذا وطن نفسه علىٰ إقامة خمس عشرة أتم الصلوٰة

مـادام فـي ضـيـعتـه، فإذا خرج راجعا إلٰى أهله قصر الصلوٰة، و مسيرة ثلٰثة أيام وليا ليها بالقصد بسير الإبل ومشي الأقدام، وهو قول ابى حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں۔"

تمہارا یہاں جمع ہونا تمہیں تمہاری نماز سے دھوکے میں نہ ڈالے تم میں سے کوئی ایک اپنی زمین میں چلا جاتا ہے تو قصر کرتا ہے اور کہتا ہے میں مسافر ہوں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم بھی اسی بات کو اختیار کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص تین دن رات کی مسافت (۹۲ کلومیٹر) پر جائے اور وہاں اس کے اہل وعیال نہ ہوں (اپنا گھر نہ ہو) اور نہ ہی اس نے وہاں پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کی ہو تو نماز قصر کرے اور اگر وہاں پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ ہو تو جب تک اس مقام پر ہے پوری نماز پڑھے جب گھر کی طرف واپس آئے تو (راستے میں) قصر کرے اور تین دن رات مسافت اونٹوں کی رفتار اور پیدل چلنے کے اعتبار سے ہے' حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

١٩٢ . محمد قال: أخبرنا سعيد بن عبيد الطائي، عن علي بن ربيعة الوالبى قال: سألت عبدالله بن عمر رضي الله عنهما إلٰى كم تقصر الصلوٰة؟ فقال: أتعرف السويدآء؟ قال: قلت: لا، ولكني قـد سمعيت بها، قال: هي ثلٰث ليال قواصد، فإذا خرجنا إليها قصرنا الصلوٰة قال محمد: وبهذا ناخذ، وهو قول ابى حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت سعید بن عبید الطائی "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت علی بن ربیعہ الوالبی "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر "رضی اللہ عنہما" سے پوچھا کتنی مسافت پر قصر کی اجازت ہے؟ انہوں نے فرمایا سویداء (شہر) کو جانتے ہو؟ میں نے عرض کیا نہیں البتہ میں نے اس کے بارے میں سنا ہے انہوں نے فرمایا درمیانی رفتار سے یہ تین دن کی مسافت ہے جب ہم اس کی طرف جانے کا ارادہ کرتے تو قصر کرتے ہیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

١٩٣ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن ابراهيم قال: أذا دخل المقيم في صلوٰة المسافر فليصل معه ركعتين، ثم ليقم فليتم صلاته. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول ابى حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد "رحمہ اللہ" نے بیان کیا انہوں نے حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کیا کہ جب مقیم مسافر کی نماز میں شامل ہو تو اس کی اقتداء میں دو رکعتیں پڑھے پھر باقی نماز مکمل کرے۔[1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب صلٰوة الخوف! نماز کا خوف!

۱۹۴ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في صلٰوة الخوف قال: إذا صلى الإمام بأصحابه فلتقم طآئفة منهم مع الإمام. وطائفة بإزاء العدو، فيصلى الإمام بالطائفة الذين معه ركعة ثم تنصرف الطائفة الذين صلوا مع الإمام من غير أن يتكلموا حتٰى يقوموا مقام أصحابهم، وتأتي الطائفة الأخرٰى فيصلون مع الإمام الركعة الأخرٰى ثم ينصرفون من غير ان يتكلموا حتٰى يقوموا في مقام اصحابهم و تأتي الطائفة الأولٰى حتٰى يصلوا ركعة وحدانا ثم ينصرفون فيقومون مقام أصحابهم و تأتي الطائفة الأخرٰى حتٰى يقضوا الركعة التي بقيت عليهم وحدانا.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے نماز خوف کے بارے میں روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب امام اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائے تو ان میں سے ایک گروہ امام کے ساتھ کھڑا ہو جائے اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابلہ میں کھڑا ہو جائے بس امام اس گروہ کو جو اس کے ساتھ ہے ایک رکعت پڑھائے پھر وہ گروہ چلا جائے جس نے امام کے ساتھ نماز پڑھی ہے اور کسی قسم کی گفتگو نہ کریں حتیٰ کہ وہ اپنے ساتھیوں (دوسرے گروہ) کی جگہ کھڑے ہو جائیں اور وہ دوسرا گروہ آ جائے جو امام کے ساتھ دوسری رکعت پڑھے پھر یہ بھی گفتگو سے بچتے ہوئے واپس چلے جائیں اور اپنے ساتھیوں کی جگہ کھڑے ہو جائیں اور پہلا گروہ آ جائے اور اکیلے اکیلے ایک رکعت پڑھیں پھر یہ بھی چلے جائیں۔ اور اپنے دوسرے ساتھیوں کی جگہ کھڑے ہو جائیں اور دوسرا گروہ آ جائے اور جو رکعت باقی ہے اسے اکیلے اکیلے پڑھ لیں۔[2]

۱۹۵ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة، قال: حدثنا الحارث بن عبدالرحمٰن عن عبدالله بن

---

[1] جب اٹھ کر باقی نماز پڑھے تو اس میں قرات نہ کرے کیونکہ وہ امام کے تابع ہے۔۱۲ہزاروی

[2] نماز خوف کا یہ طریقہ اس صورت میں جب ایک ہی امام کے پیچھے نماز پڑھنا چاہیں لیکن آسان کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے ایک گروہ ایک امام کے ساتھ مکمل نماز پڑھے۔ اور پھر دوسرا گروہ دوسرے امام کے پیچھے مکمل نماز پڑھے۔۱۲ہزاروی

عباس رضي الله عنهما مثل ذٰلك. قال محمد: وبهٰذا كله نأخذ، وأما الطائفة الأولٰى فيضون ركعتهم بغير قراءة، لأنهم أدركوا أول الصلوٰة مع الإمام فقراءة الإمام لهم قراءة، وأما الطائفة الأخرىٰ فانهم يقضون ركعتهم بقراءة: لأنها فاتتهم مع الإمام، وهٰذا كله قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے حارث بن عبدالرحمٰن "رحمہ اللہ" نے حضرت عبداللہ بن عباس "رضی اللہ عنہما" سے روایت کرتے ہوئے اس کی مثل بیان کیا۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں جہاں تک پہلے گروہ کا تعلق ہے تو اپنی رکعت قرات کے بغیر پڑھیں کیونکہ وہ شروع سے امام کی نماز میں شامل ہوئے پس ان کی قرات امام کی قرات ہے اور دوسرا گروہ باقی رہنے والی رکعت قرات کے ساتھ پڑھے کیونکہ انہوں نے امام کے ساتھ یہ رکعت نہیں پڑھی۔ [1]

یہ سب حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا قول ہے۔"

۱۹۶. محمد قال أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم في الرجل يصلي في الخوف وحده قال: يصلي قائما مستقبل القبلة، فإن لم يستطع فراكبا مستقبل القبلة، فإن لم يستطع فليؤم أينما كان وجهه، لا يسجد علٰى شئ. ليؤم إيمآء، ويجعل سجوده أحفض من ركوعه ولا يدع الوضوء والقراءة في الركعتين. قال محمد: وبهٰذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد "رحمہ اللہ" نے بیان کیا اور انہوں نے حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس شخص کے بارے میں روایت کیا جو نماز خوف تنہا پڑھتا ہے' فرماتے ہیں وہ قبلہ رخ کھڑا ہو کر نماز پڑھے اگر ایسا ممکن نہ ہو تو سواری پر پڑھے رخ جدھر بھی ہو وہ کسی چیز پر سجدہ نہ کرے بلکہ اشارے سے پڑھے اور سجدے (کے اشارے) کو رکوع (کے اشارے) سے پست رکھے وضو کو نہ چھوڑے اور دو رکعتوں میں قرأت کو بھی ترک نہ کرے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب صلوٰة من خاف النفاق!

۱۹۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا جواب التيمي، عن أبي موسى الأشعرى رضي

[1] چونکہ ان لوگوں امام کی اقتداء میں ایک رکعت پڑھنے کی نیت کی ہے لہٰذا یہ اس رکعت میں امام کے تابع نہیں ہیں بنا بریں یہ قرات کریں گے۔ ۱۲ ہزاروی

الله عنه: أن رجلا أتاه فقال: أني أتخوف علىٰ نفسي النفاق، فقال له أبو مؤوسٰى رضي الله عنه: أما صليت قط حيث لا يراک أحد إلا الله؟ قال بلىٰ: قال: فإن المنافق لا يصلي حيث لا يراه احد إلا الله عزوجل.

جس کومنافقت کا خوف ہواس کی نماز!

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے جواب التیمی ''رحمہ اللہ'' نے بیان کیا وہ حضرت ابوموسیٰ اشعری ''رضی اللہ عنہ'' سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص ان کی خدمت میں حاضر ہوااوراس نے کہا مجھے نفاق کا خوف ہے۔ حضرت ابوموسیٰ ''رضی اللہ عنہ'' نے اس سے فرمایا کیاتم نے کبھی ایسی جگہ نماز نہیں پڑھی جہاں تجھے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی نے نہیں دیکھا؟ عرض کیا جی ہاں پڑھی ہے فرمایا منافق تو اس جگہ نماز نہیں پڑھتا جہاں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہ دیکھتا ہو۔'' (لہٰذا تجھے پرخوف نہیں ہونا چاہئے)۔

باب تشميت العاطس! چھینکنے والے کوجواب دینا!

۱۹۸ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال: إذا عطس الرجل فقال: الحمد لله فقل: يرحمنا الله و إياک، وليقل الذي عطس: يغفر الله لنا ولک.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کسی کو چھینک آئے اور وہ الحمد للہ کہے تو تم ''یرحمنا اللہ[1] ویرحمک'' کہو (یعنی اللہ تعالیٰ ہم پر اور تم پر رحم فرمائے) پھر چھینکنے والا کہے یعفرو اللہ لنا ولک.'' (اللہ ہمیں اور تمہیں بخش دے)

باب صلوٰة يوم الجمعة والخطبة! نماز جمعہ اور خطبہ!

۱۹۹ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة، قال: حدثنا غيلان وأيوب بن عائذ الطائي، عن محمد بن كعب القرظي رضي الله عنه، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: أربعة لا جمعة عليهم: المرأة والمملوک، والمسافر، والمريض. قال أبو حنيفة: فإن فعلوا أجزأهم. قال محمد: وبه نأخذ.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے خیلان ''رحمہ اللہ'' اور ایوب بن عائذ الطائی ''رحمہ اللہ'' نے بیان کیا وہ حضرت محمد بن کعب قرظی ''رضی اللہ عنہ'' سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا چار قسم کے لوگوں پر جمعہ نہیں، عورت، غلام، مسافر اور بیمار۔''

---

[1] ایک روایت میں ''یرحمک اللہ'' ہے اور یہی درست ہے۔ (خلیل قادری غفرلہٗ)

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں اگر یہ لوگ نماز جمعہ پڑھ لیں تو جائز ہوگا (اور کفایت کرے گا نماز ظہر ساقط ہو جائے گی) حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں۔"

۲۰۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن ابراهيم، عن عبدالله بن مسعود رضي الله عنه: إن رجلا سأله عن الخطبة يوم الجمعة. فقال: اما تقرا سورة الجمعة؟ قال بلىٰ: ولكني لأأدري كيف هي؟ قال: "واذا رأوا تجارة أو لهوا انفضوا إليها و تروک قائما" فالخطبة قائما يوم الجمعة قال محمد: وبه نأخذ. إلا أنها خطبتان بينهما جلسة خفيفة، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ان سے خطبہ جمعہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کیا تم سورۂ جمعہ نہیں پڑھتے؟ اس نے عرض کیا جی ہاں پڑھتا ہوں لیکن میں نہیں جانتا ہوں کہ وہ کیسے ہے؟ فرمایا (یوں ہے) وَاِذَا رَاَوْ تِجَارَةً اَوْلَهْوَا انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَائِمًا (پ۲۸ الجمعہ۱۱)

اور جب انہوں نے کوئی تجارت یا کھیل دیکھا اس کی طرف چل دیئے اور تمہیں خطبے میں کھڑا چھوڑ گئے۔ (ترجمہ کنزالایمان)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں مگر یہ کہ یہ دو خطبے ہیں جن کے درمیان معمولی سا بیٹھنا ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب صلوٰة العيدين! عید کی نماز!

۲۰۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد قال: سألت إبراهيم عن الرجل يخرج إلى المصلي فيجد الإمام قد انصرف أيصلىٰ؟ قال: ليس عليه أن يصلي، وإن شآء صلىٰ. قلت: فإن لم يخرج إلىٰ المصلي أيصلي في بيته كما يصلي الإمام؟ قال: لا لا محمد: وبه نأخذ، إنما صلوٰة العيد مع الإمام، فإذا فاتتک مع الإمام فلا صلاة، وهو قول أبي حنيفة

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جو عیدگاہ کی طرف جاتا ہے تو امام کو یوں پاتا ہے کہ وہ نماز سے فارغ ہو چکا ہوتا ہے تو کیا وہ نماز پڑھے؟ انہوں نے فرمایا اس پر نماز لازم نہیں اور اگر چاہے تو پڑھے (حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں) میں نے کہا اگر وہ عیدگاہ کی طرف نہ جائے تو کیا گھر میں امام کی طرح نماز پڑھے؟ فرمایا نہیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں عید کی نماز صرف امام کے ساتھ

ہوتی ہے جب تم امام کے ساتھ نہ پڑھ سکو تو اب (تنہا) نماز نہیں پڑھ سکتے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۲۰۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن ابراهيم عن عبدالله بن مسعود رضي الله عنه أنه كان قاعدا في مسجد الكوفة، ومعه حذيفة بن اليمان رضي الله عنه و أبو موسى الأشعري رضي الله عنه فخرج عليهم الوليد بن عقبه بن أبي معيط وهو أمير الكوفة يومئذ، فقال: إن غداء عيدكم فكيف اضع؟ فقالا: اخبره يا ابا عبدالرحمان كيف يضع؟ فأمره عبدالله بن مسعود رضي الله عنه أن يصلي بغير أذان ولا أقامة، وأن يكبر في الأولىٰ خمسا وفي الثانية أربعا، وأن يوالي بين القراء تين، وأن يخطب بعد الصلوٰة علىٰ راحلته، قال محمد: وبه نأخذ، ولا بأس أن يخطبها قائما وان لم يكن علىٰ راحلته، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں آپ مسجد کوفہ میں بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے ساتھ حضرت حذیفہ بن یمان اور حضرت موسیٰ بن اشعری "رضی اللہ عنہما" بھی تھے۔ ولید بن عقبہ ابی معیط جو ان دنوں کوفہ کا امیر تھا وہاں آیا اور اس نے کہا کل تمہاری عید ہے تو میں کیا طریقہ اختیار کروں؟ تو ان دونوں حضرات نے حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" سے عرض کیا اے ابوعبدالرحمٰن "رضی اللہ عنہ"! اس کو طریقہ بتائیے حضرت ابن مسعود "رضی اللہ عنہ" نے اسے بتایا کہ وہ اذان واقامت کے بغیر نماز پڑھائے پہلی رکعت میں پانچ اور دوسری میں چار تکبیریں کہے اور دونوں (رکعات کی) قراتوں کو ملائے اور نماز کے بعد سواری پر خطبہ دے۔[1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں میں کھڑے ہو کر خطبہ دینے میں کوئی حرج نہیں اگر چہ سواری پر نہ ہو۔ حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۲۰۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال: كانت الصلوٰة في العيدين قبل الخطبه. ثم يقف الإمام علىٰ راحلته بعد الصلوٰة، فيدعو و يصلي بغير أذان ولا إقامة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے ہوتی تھی پھر امام نماز کے بعد سواری پر خطبہ دیتا تھا۔ دعا مانگتا اور نماز اذان اور اقامت کے بغیر پڑھاتا۔"

---

[1] پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ، عید کی تکبیرات (تین) اور رکوع کی تکبیر کل پانچ ہو گئیں اور دوسری میں تین تکبیرات زائدہ اور ایک رکوع کی تکبیر اس طرح کل چار ہوئیں۔ ۲۱ ہزاروی

باب خروج النسآء في العيدين و رؤية الهلال!

۲۰۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن عبدالكريم بن ابي المخارق عن أم عطية رضي الله عنها قالت كان يرخص للنسآء في الخروج في العيدين: الفطر والأضحى. قال محمد: لا يعجبنا خروجهن في ذٰلک إلا العجوز الكبيرة، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالیٰ.

عورتوں کا نماز کے لئے جانا اور چاند دیکھنا!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ عبدالکریم بن ابی المخارق "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ام عطیہ "رضی اللہ عنہا" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ عورتوں کو دونوں عیدوں عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے لئے جانے کی اجازت دیتے تھے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمیں اس مقصد کے لئے بوڑھی عورتوں کے علاوہ عورتوں کا جانا اچھا معلوم نہیں ہوتا۔" (یعنی مکروہ ہے) حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۲۰۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في قوم شهدوا أنهم رأوا هلال شوال، فقال حماد: سألت إبراهيم عن ذٰلک، فقال: إن جاء وا صدر النهار فليفطروا وليخرجوا، وإن جآء وا آخر النهار فلا يخرجوا، ولا يفطروا حتى الغد. قال محمد: وبه نأخذ. إلا في خصلة واحدة، يفطرون و يخرجون من الغد إذا جاء وا من العشي. وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالیٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے ان لوگوں کے بارے میں روایت کرتے ہیں جنہوں نے گواہی دی کہ انہوں نے شوال کا چاند دیکھا حضرت حماد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں میں نے اس سلسلے میں حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا اگر دن کے شروع میں گواہی دیں تو روزہ توڑ دیں اور نماز عید کے لئے جائیں اور اگر دن کے آخر میں گواہی دیں تو نہ نماز کے لئے جائیں نہ روزہ توڑیں حتیٰ کہ دوسرے دن نماز پڑھیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم بھی اس پر عمل کرتے ہیں لیکن ایک بات کو نہیں مانتے ہمارے نزدیک وہ روزہ توڑ دیں البتہ نماز دوسرے دن پڑھیں جب شہادت دن کے آخر میں ملے۔[1]

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

---

[1] چونکہ ماہ رمضان ختم ہو گیا اور یہ عید کا دن ہے اور عید کے دن روزہ رکھنا جائز نہیں لہٰذا روزہ توڑ دیں البتہ نماز عید کا وقت باقی نہیں لہٰذا دوسرے دن پڑھیں۔ ۱۲ ہزاروی

باب من يطعم قبل أن يخرج إلى المصلٰى!

٢٠٦. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه كان يعجبه أن يطعم شيئا قبل أن ياتي المصلي. يعني يوم الفطر.

عیدگاہ کی طرف جانے سے پہلے کچھ کھانا!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتی ہیں کہ انہیں (حضرت ابراہیم کو) یہ بات پسند تھی کہ عیدگاہ کی طرف جانے سے پہلے کچھ کھائیں یعنی عیدالفطر کے دن۔"

٢٠٧. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم إنه كان يطعم يوم الفطر قبل أن يخرج، ولا يطعم يوم الأضحى حتى يرجع. قال محمد: وبه نأخذ وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ وہ عیدالفطر کے دن عیدگاہ کی طرف جانے سے پہلے کچھ کھاتے اور عیدالاضحیٰ کے دن واپسی تک کچھ نہ کھائے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب التكبير في أيام التشريق! ایام تشریق میں تکبیر کہنا!

٢٠٨. محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه أنه كان يكبر من صلٰوة الفجر من يوم عرفة إلٰى صلٰوة العصر من آخر أيام التشريق. قال محمد: وبه نأخذ، ولم يكن أبو حنيفة يأخذ بهٰذا، ولكنه كان يأخذ بقول ابن مسعود رضي الله عنه، يكبر من صلٰوة الفجر يوم عرفة إلٰى صلٰوة العصر من يوم النحر، يكبر في العصر ثم يقطع.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت علی بن ابی طالب "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نو ذوالحجہ کی نماز فجر تشریق کے آخری دن کی نماز عصر تک تکبیر کہتے تھے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں لیکن حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" اس بات کو اختیار نہیں کرتے وہ حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" کے قول کو اختیار کرتے ہیں وہ نو ذوالحجہ کی نماز

فجر سے قربانی کے دن عصر کی نماز تک تکبیر کہتے تھے۔ نماز عصر کے بعد تکبیر کہتے پھر چھوڑ دیتے۔'' [1]

باب السجود في ص! سورۃ ص کا سجدہ!

۲۰۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه لم يكن يسجد في ص. وعن عبدالله بن مسعود رضي الله عنه أنه لم يكن يسجد فيها. قال محمد: ولكنا نرى السجود فيها، ونأخذ بالحديث الذي روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں کہ وہ (حضرت ابراہیم رحمہ اللہ) سورۃ ص میں سجدہ نہیں کرتے تھے اور حضرت عبداللہ بن مسعود ''رضی اللہ عنہ'' کے بارے میں بھی یہی منقول ہے کہ آپ اس میں سجدہ نہیں کرتے تھے۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہمارے نزدیک اس میں سجدہ ہوگا اور ہم اس حدیث پر عمل کرتے ہیں جو حضور ''علیہ السلام'' سے مروی ہے۔'' (حدیث نمبر ۲۱۰ ملاحظہ کریں)

۲۱۰. محمد قال: أخبرنا عمر بن ذر الهمداني عن ابيه عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال في سجدة ص: سجدها داؤد توبة، و نحن نسجدها شكرا. وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں عمر بن ذو الحمدانی ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ اپنے دادا سے وہ حضرت سعید بن جبیر ''رضی اللہ عنہ'' سے وہ حضرت ابن عباس ''رضی اللہ عنہ'' سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا سورۃ ص میں سجدہ ہے حضرت داؤد ''علیہ السلام'' نے یہ سجدہ توبہ کے طور پر اور ہم شکر کے طور پر کرتے ہیں' حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

باب القنوت في الصلاة! نماز میں قنوت!

۲۱۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أن ابن مسعود رضي الله عنه كان يقنت السنة كلها في الوتر قبل الركوع. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہم سے حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے بیان کیا' وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود ''رضی اللہ عنہ'' پورا سال وتر

---

[1] ہمارا عمل حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' کے قول پر ہے اس لئے ہم تیرہ ذوالحجہ کی عصر تک تکبیر پڑھتے ہیں۔ ۱۲ ہزاروی

نماز میں رکوع سے پہلے دعاء قنوت پڑھتے تھے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۲۱۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم. أن القنوت في الوتر واجب في شهر رمضان وغيره قبل الركوع فإذا أردت أن تقنت فكبر، وإذا أردت أن تركع فكبر أيضا. قال محمد: وبه تأخذ، و يرفع يديه في التكبيره الأولىٰ قبل القنوت كما يرفع يديه في افتتاح الصلوٰة ثم يضعهما و يدعو، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ وتر نماز میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھنا ماہ رمضان اور اس کے علاوہ (مہینوں میں) واجب ہے جب تم قنوت پڑھنا چاہو تو تکبیر کہو اور جب رکوع کرنا چاہو تو پھر بھی تکبیر کہو۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور قنوت سے پہلے والی تکبیر میں ہاتھ اٹھائے جس طرح نماز کے شروع میں ہاتھ اٹھاتے ہیں پھر ان کو باندھ کر دعاء مانگے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۲۱۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أن ابن مسعود رضي الله عنه لم يقنت هو ولا احد من أصحابه حتىٰ فارق الدنيا، يعني في صلوٰة الفجر.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود "رضی اللہ عنہ" اور کسی دوسرے صحابی نے بھی دنیا سے رخصت ہونے تک (فجر کی نماز میں) قنوت نہیں پڑھی۔"

۲۱۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا الصلت بن بهرام عن أبي الشعثآء عن ابن عمر رضي الله عنهما أنه قال: أحق ما بلغنا عن إمامكم أنه يقوم في الصلوٰة، ولا يقرأ القرآن، ولا يركع؟ قال محمد: يعني بذٰلک ابن عمر رضي الله عنهما القنوت في صلوٰة الفجر.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے صلت بن بہرام "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ ابوالشعثاء "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابن عمر "رضی اللہ عنہما" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا تمہارے امام کے بارے میں جو بات ہم تک پہنچی کہ وہ (فجر کی) نماز (کی دوسری رکعت) میں کھڑا رہتا ہے اور قرآن پاک کی قرات بھی نہیں کرتا رکوع بھی نہیں کرتا کیا یہ بات سچ ہے؟

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس سے حضرت ابن عمر "رضی اللہ عنہ کی مراد نماز فجر میں قنوت پڑھنا ہے۔"

۲۱۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: النبي صلى الله عليه وسلم لم ير قانتا في الفجر حتى فارق الدنيا، إلا شهرا واحدا قنت (فيه) يدعو على حي من المشركين، لم ير قانتا قبل ولا بعده، وأن ابا بكر رضي الله عنه لم ير قانتا بعده حتى فارق الدنيا.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کہ وصال تک نماز فجر میں قنوت پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا گیا البتہ ایک مہینہ قنوت پڑھی جس میں آپ نے مشرکین کے ایک قبیلے کے خلاف دعاء فرمائی اس سے پہلے اور اس کے بعد آپ کو قنوت پڑھتے نہیں دیکھا گیا اور حضرت ابوبکر صدیق "رضی اللہ عنہ" کو بھی قنوت پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا گیا حتی کہ آپ دنیا سے رخصت ہو گئے۔"

۲۱۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن الأسود بن يزيد عن عمر بن الخطاب رضى الله عنه أنه صحبه سنتين في السفر والحضر، فلم يره قانتا في الفجر حتى فارقه. قال إبراهيم وإن أهل الكوفة إنما اخذوا القنوت عن على رضي الله عنه قنت يدعو على معاوية حين حاربه أما أهل الشام فإنما اخذوا القنوت عن معاوية رضي الله عنه قنت يدعو على على رضي الله عنه حين حاربه. قال محمد: وبقول إبراهيم نأخذ، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ اسود بن یزید "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے دو سال تک حضرت عمر بن خطاب "رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر و حضر میں رفاقت اختیار کی لیکن ان کو فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا حتی کہ وہ دنیا سے رخصت ہو گئے۔"

حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں اہل کوفہ نے قنوت، حضرت علی المرتضیٰ "رضی اللہ عنہ" سے حاصل کی آپ نے حضرت معاویہ "رضی اللہ عنہ" کے خلاف دعاء کرتے تھے جب ان کے ساتھ لڑائی ہوئی اور اہل شام نے حضرت معاویہ "رضی اللہ عنہ" سے قنوت کو اختیار کیا وہ قنوت پڑھ کر اس میں حضرت علی المرتضیٰ "رضی اللہ عنہ" کے خلاف دعاء کرتے تھے' جب ان سے لڑائی ہوئی۔"

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" کے قول کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب المرأة تؤم النسآء و كيف تجلس في الصلٰوة!

٢١٧. محمد قال أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم عن عائشه ام المومنين رضي اللّٰه عنها أنها كانت تؤم النسآء في شهر رمضان فتقوم وسطا. قال محمد: لا يعجبنا أن تؤم المرأة فإن فعلت قامت في وسط الصف مع النسآء كما فعلت عائشة رضي اللّٰه عنها، وهو قول ابی حنيفة.

عورت کا عورتوں کی امامت کرانا اور بیٹھنے کی کیفیت!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام بوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ ام المومنین حضرت عائشہ "رضی اللہ عنہا" سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رمضان شریف میں عورتوں کی امامت کرتی تھیں اور آپ درمیان میں کھڑی ہوتیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمیں عورتوں کی امامت پسند نہیں اور اگر وہ امامت کروائے تو دوسری عورتوں کے ساتھ صف کے درمیان میں کھڑی ہو جس طرح حضرت عائشہ صدیقہ "رضی اللہ عنہا" نے کیا۔

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٢١٨. محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في المرأة تجلس في الصلٰوة، قال تجلس كيف شآء ت قال محمد: أحب الينا أن تجمع رجليها في جانب، ولا تنصب انتصاب الرجل.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے عورت کے نماز میں بیٹھنے کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا جیسے چاہے بیٹھے۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمیں یہ بات زیادہ پسند ہے کہ دونوں پاؤں کو ایک ہی طرف جمع کرے اور مرد کی طرح (پاؤں کو) کھڑا نہ کرے۔

باب صلٰوة الأمة!

لونڈی کی نماز!

٢١٩. محمد قال: أخبرنا أبو حنية عن حماد عن إبراهيم في الأمة قال: يصلي بغير قناع ولا خمار، وإن بلغت مائة، وإن ولدت من سيدها.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ

اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے لونڈی کے بارے میں روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ وہ دوپٹے کے بغیر نماز پڑھ سکتی ہے اگرچہ سو سال کی ہو جائے اور اگرچہ اپنے آقا سے بچہ جنے۔''

۲۲۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم بن الخطاب رضي الله عنه كان يضرب الإمآء أن يتقنعن' يقول: لا تتشبهين بالحرائر. قال محمد: وبه نأخذ، لا نرئ على الأمة قناعا في صلوٰة ولا غيرها، وهو قول ابی حنيفة رحمه الله تعالیٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ''رضی اللہ عنہ'' لونڈیوں کو دوپٹہ اوڑھنے پر سزا دیتے تھے اور فرماتے کہ آزاد عورتوں کی مشابہت اختیار نہ کرو۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں ہم نماز میں اور اس کے علاوہ لونڈی پر دوپٹہ لینا ضروری نہیں سمجھتے' حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

۲۲۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في المرأة تكون في الصلوٰة فتريد الحاجة: جوابها أن تصفق. قال محمد: و ترك ذٰلك منها أحب إلينا.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے عورت کے بارے میں بتاتے ہیں جو نماز میں ہو اور کسی بات سے آگاہ کرنا چاہتی ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ ہاتھ پر ہاتھ مارے۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہمارے نزدیک اس طریقہ کو چھوڑنا زیادہ پسندیدہ ہے۔ (کیونکہ اس سے خشوع وخضوع میں فرق پڑتا ہے)

باب الصلوٰة في الكسوف! سورج گرہن کی نماز!

۲۲۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهم قال: انكسفت الشمس علىٰ عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم مات إبراهيم بن رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال الناس: انكسفت الشمس لموت إبراهيم، فبلغ ذٰلك النبي صلى الله عليه وسلم فخطب الناس، فقال: إن الشمس والقمر ايتان من آيات الله، لا ينكسفان لموت أحد (ولا لحياته) ثم صلىٰ ركعتين. ثم كان الدعآء حتىٰ انجلت. قال محمد: وبه نأخذ، ولا نرىٰ إلا ركعة واحد في كل ركعة، و سجدتين علىٰ صلوٰة الناس في غير ذٰلك. و نرىٰ أن يصلوا جماعة في كسوف الشمس، ولا يصلي جماعة إلا الإمام الذي يصلي بهم الجمعة، فأما أن يصلي الناس في مساجد جماعة فلا واما الجهر بالقراء ة فلم يبلغنا أن النبي صلى الله عليه وسلم جهر بالقراء ة

فيها، و بلغنا أن علي بن أبي طالب رضي الله عنه جهر فيها بالقراء ة بالكوفة، وأحب إلينا أن لا يجهر فيها بالقراء ة. وأما كسوف القمر فإنما يصلي الناس وحدانا، ولا يصلون جماعة، لا الإمام ولا غيره و كذلک الأفزاع كلها. وإذا انكسفت الشمس في ساعة لا يصلي فيها: عند طلوع الشمس، ونصف النهار، أو بعد العصر، فلا صلوٰة في تلک الساعة، ولكن الدعآء حتٰى تنجلي، أو تحل الصلوٰة فيصلي وقد بقي من الكسوف شئي.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کے زمانے میں سورج گرہن ہوا اور اسی دن آپ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم "رضی اللہ عنہ" کا انتقال ہوا تھا لوگوں نے کہا حضرت ابراہیم "رضی اللہ عنہ" کے وصال کی وجہ سے سورج گرہن ہوا ہے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات پہنچی تو آپ نے صحابہ کرام کو خطبہ دیا اور فرمایا سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی کی موت (یا زندگی) کی وجہ سے ان کو گرہن نہیں لگتا۔"

پھر آپ نے دو رکعتیں پڑھانے کے بعد دعا فرمائی حتیٰ کہ سورج روشن ہو گیا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور ہمارے نزدیک ایک رکعت میں ایک ہی رکوع اور دو سجدے ہیں جس طرح دوسری نمازوں میں ہوتا ہے اور ہمارے نزدیک با جماعت نماز پڑھیں جب سورج گرہن ہو اور وہی شخص نماز پڑھائے جو جمعہ کا امام ہے جہاں با جماعت نماز ہوتی ہے ان مساجد میں پڑھنا ٹھیک نہیں (البتہ بڑا خطیب اجازت دے تو ٹھیک ہے) جہاں تک بلند آواز سے قرات کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں ہمیں نبی اکرم ﷺ کی طرف سے کوئی بات نہیں پہنچی کہ آپ نے اس میں جہری قرات کی ہو۔"

البتہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت علی بن طالب "رضی اللہ عنہ" نے کوفہ میں اس نماز میں جہری قرات فرمائی ہے اور ہمارے نزدیک پسندیدہ ترین بات یہ ہے کہ قرات اونچی آواز سے نہ ہو۔"

جہاں تک سورج گرہن کا تعلق ہے تو لوگ الگ الگ نماز پڑھیں جماعت سے نہ پڑھیں نہ امام اور نہ دوسرے لوگ' اسی طرح جب کسی بھی خوف کی حالت میں نماز پڑھیں تو اکیلے اکیلے پڑھیں' اگر سورج گرہن طلوع یا دوپہر کے وقت یا عصر کے بعد ہو تو اس وقت نماز جائز نہیں صرف دعا کریں حتیٰ کہ سورج روشن ہو جائے یا نماز پڑھنا جائز ہو جائے اور ابھی گرہن باقی ہو تو اب پڑھ سکتے ہیں۔"

باب الجنائز و غسل الميت! — جنازہ اور غسل میت!

۲۲۳۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: يغسل الميت وترا: اثنتين بمآء، وواحدة بالسدر وهي الوسطٰى، و يجمر وترا، ولا يكون آخر زاده إلى القبر نارا يتبع

بها، و يكون كفنه وترا. قال محمد: وبه نأخذ إلا في خصلة واحدة، إن شئت جعلت كفنه وترا، وأن شئت مثفعا.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میت کو غسل طاق بار دیا جائے ایک دو بار پانی سے اور ایک بار بیری کے پتوں سے اور یہ درمیان والا ہو طاق بار (خوشبو کی) دھونی دی جائے اور قبر کی طرف اس کا آخر سامان آگ نہ ہو جو اس کے ساتھ لے جائیں اور کفن طاق کپڑوں پر مشتمل ہو۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں' البتہ کفن کے بارے میں یہ ہے کہ چاہیں تو طاق رکھیں اور چاہیں تو جفت۔"

۲۲۴. بلغنا عن أبى بكر الصديق رضي الله عنه أنه قال: اغسلوا ثوبي هذين و كفنوني فيهما. فهذا شفع، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! ہمیں یہ بات حضرت ابوبکر صدیق "رضی اللہ عنہ" سے پہنچی ہے کہ آپ نے فرمایا میرے ان دونوں کپڑوں کو دھو کر مجھے ان کا کفن پہنانا تو یہ جفت کپڑے ہیں۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۲۲۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عاصم بن سليمان عن ابن سيرين عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: سأله عن المسك يجعل في حنوط الميت قال: أوليس من أطيب طيبكم؟ قال محمد: وبه ناخذ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے عاصم بن سلیمان "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ ابن سیرین "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابن عمر "رضی اللہ عنہما" سے روایت کرتے ہیں کہ کسی شخص نے ان سے (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے) کستوری کے بارے میں پوچھا جو میت کی خوشبو میں رکھی جائے' تو آپ نے فرمایا کیا وہ تمہاری عمدہ ترین خوشبو نہیں؟ (یعنی رکھ سکتے ہیں)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں۔"

۲۲۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: كان يكره أن يجعل في حنوط الميت زعفران، أو ورس، قال: واجعل فيه من الطيب ما أحببت. قال محمد: وبه نأخذ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں' میت کی خوشبو میں زعفرانی یا ورس

رکھنا مکروہ ہے اور فرمایا جو خوشبو تمہیں پسند ہو اس میں رکھ دو۔" [1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں۔"

۲۲۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أن عائشة أم المؤمنين رضي الله عنها رأت ميتا يسرح رأسه، فقالت: علام تنصون ميتكم؟ قال محمد: وبه نأخذ، لا نرىٰ أن يسرح رأس الميت، ولا يؤخذ من شعره، ولا يقلم أظفاره، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں' کہ ام المومنین حضرت عائشہ "رضی اللہ عنہا" نے ایک میت کو دیکھا جس کے بالوں میں کنگھی کی گئی تھی' تو فرمایا میت کی پیشانی کو کیوں پکڑتے ہو۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور میت کے بالوں میں کنگھی کرنے کو پسند نہیں کرتے نہ اس کے بال کاٹے جائیں اور نہ ہی اس کے ناخن تراشے جائیں۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۲۲۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: أن النبي صلى الله عليه وسلم كفن في حلة يمانية و قميص. قال محمد: وبه نأخذ، نرىٰ كفن الرجل ثلثة أثواب، والثوبان يجزيان، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کو یمنی جوڑے (چادروں) اور قمیض کا کفن پہنایا گیا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں' ہمارے نزدیک تین کپڑے ہونے چاہئے اور دو کپڑے بھی جائز ہیں' حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب غسل المرأة و كفنها! عورت کو غسل دینا اور اس کا کفن!

۲۲۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في المرأة تموت مع الرجال، قال: يغسلها زوجها، وكذٰلك إذا مات الرجل مع النسآء غسلته امرأته. قال أبو حنيفة: لا يجوز أن يغسل الرجل امرأته. قال محمد: وبقول أبي حنيفة نأخذ. إن الرجل لاعدة عليه، و كيف يغسل امرأته وهو يحل له أن يتزوج أختها، و يتزوج إبنتها إن لم يكن دخل بأمها.

[1] ورس ایک زرد رنگ کی بوٹی ہے جس کی خوشبو اچھی ہے اور اس سے رنگ لگایا جاتا ہے۔ جو نہ تو خالص سرخ ہوتا ہے اور نہ ہی بالکل زرد، بلکہ درمیان میں ہوتا ہے۔ ۱۲ ہزاروی

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ جو عورت مردوں کے درمیان فوت ہو جائے تو اس کا خاوند غسل دے اسی طرح جب عورتوں کے درمیان مرد فوت ہو جائے تو اس کی بیوی غسل دے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے' خاوند کا بیوی کو غسل دینا جائز ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہی اختیار کرتے ہیں' کیونکہ خاوند پر عدت نہیں ہوتی اور وہ اپنی بیوی کو غسل دے سکتا ہے' جب کہ اس کے لئے اس کی بہن سے نکاح کرنا جائز ہوتا ہے۔"

اسی طرح اگر عورت سے جماع نہ کیا ہو تو اس کی بیٹی (جو پہلے خاوند سے ہے) سے بھی نکاح کر سکتا ہے (لہٰذا خاوند کا اس سے تعلق ختم ہو گیا البتہ عورت جب تک عدت میں ہو اس کا تعلق باقی ہے)

۲۳۰۔ بلغنا عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه أنه قال: نحن كنا أحق بها إذا كانت حية. فأما إذا ماتت فأنتم أحق بها. قال محمد، وبه نأخذ.

ہمیں حضرت عمر بن خطاب "رضی اللہ عنہ" سے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ نے فرمایا جب تک وہ عورت زندہ ہو ہم اس کا زیادہ حق رکھتے ہیں اور جب مر جائے تو تمہیں اس کا زیادہ حق ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں۔"

۲۳۱۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في كفن المرأة: إن شئت ثلثة أثواب، وإن شئت أربعا، وإن شئت شفعا، وإن شئت وترا. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے عورت کے کفن کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ اگر تم چاہو تو تین کپڑوں کا کفن پہناؤ اور اگر چاہو تو چار کپڑے اختیار کرو' جفت ہوں یا طاق۔" (تمام صورتیں جائز ہیں)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیارر کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب الغسل من غسل الميت! میت کو غسل دینے کے بعد غسل کرنا!

۲۳۲۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الاغتسال من غسل الميت قال: كان عبدالله بن مسعود رضي الله عنه يقول: إن كان صاحبكم نجسا فاغتسلوا منه، والوضوء

يجزئ. قال محمد: وإن شاء أيضا لم يتوضأ، فإن كان أصابه شئ من المآء الذي غسل به الميت غسله، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے غسل میت کے بعد غسل کرنے کے بارے میں روایت کرتے ہیں' وہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" فرماتے تھے کہ تمہارا ساتھی (میت) ناپاک ہے تم اس کے بعد غسل کرو اور وضو کرنا بھی جائز ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں اگر چاہے تو وضو بھی نہ کرے اور اس کے جسم پر میت کے غسل کا کچھ پانی لگا ہو وہ اسے دھو ڈالے' حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٢٣٣. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: أن علي بن أبي طالب رضي الله عنه كان يأمر بالغسل من غسل الميت. قال محمد: ولا نراه أمر بذٰلک أنه رآه واجبا.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب "رضی اللہ عنہ میت کو غسل دینے کی وجہ سے (غسل دینے والے کو) غسل کا حکم دیتے تھے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمارے خیال میں آپ نے اسے واجب سمجھ کر اس کا حکم نہیں دیا۔" (بلکہ محض مستحب ہے)

٢٣٤. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في رجل تحضره الجنازة وهو علىٰ غير وضوء قال: يتيمم بالصعيد، ثم يصلي ولا تفعل ذٰلک المرأة اذا كانت حآئضا. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں اس شخص کے بارے میں جو جنازہ حاضر ہوتے وقت بے وضو ہو فرماتے ہیں وہ پاک مٹی سے تیمم کرے پھر نماز پڑھے لیکن عورت حیض والی ہو تو ایسا نہ کرے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب حمل الجنائز! — جنازوں کو اٹھانا!

٢٣٥. محمد عن ابى حنيفة قال: حدثنا منصور بن المعتمر عن سالم بن أبي الجعد عن عبيد بن نسطاس عن عبدالله بن مسعود رضي الله عنه قال: إن من السنة حمل الجنازة بجوانب

السرير الأربعة، فمازدت علىٰ ذٰلک فهو نافلة. قال محمد: وبه نأخذ، يبدأ الرجل فيضع يمين الميت المقدم علىٰ يمينه، ثم يضع يمين الميت المؤخر علىٰ يمينه، ثم يعود إلىٰ المقدم الأيسر فيضعه علىٰ يساره، ثم يأتي المؤخر الأيسر فليضعه علىٰ يساره، وهذا قول ابى حنيفة رحمه اللّٰه تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں! وہ فرماتے ہیں ہم سے منصور بن معتمر "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت سالم بن ابی الجعد "رحمہ اللہ" سے، وہ عبید بن نسطاس "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں۔"

سنت طریقہ یہ ہے کہ جنازہ چارپائی کے چاروں جانبوں سے اٹھایا جائے اگر اس سے زیادہ اٹھائے تو نفل ہے۔" (زیادہ اجر کا باعث ہے)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں (اٹھانے والا) آدمی آغاز یوں کرے کہ میت کی اگلی دائیں جانب کو اپنے دائیں کاندھے پر رکھے پھر میت کی پچھلی دائیں جانب کو اپنے دائیں کندھے پر رکھے اور پھر اگلے بائیں جانب کی طرف جائے اور اسے اپنے بائیں کاندھے پر رکھے پھر پچھلی بائیں جانب آئے اور اسے اپنے بائیں کاندھے پر رکھے۔"[1]

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب الصلوٰة علىٰ الجنازة! نماز جنازہ!

۲۳۶۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: لاقراءة على الجنائز، ولا ركوع ولا سجود، ولكن يسلم عن يمينه و شماله إذا فرغ من التكبير. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول ابى حنيفة رحمه اللّٰه تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نماز جنازہ میں قرات رکوع اور سجدہ نہیں ہے' البتہ (چوتھی) تکبیر کے بعد دائیں بائیں سلام پھیرنا ہے۔"[2]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

---

[1] بعض مقامات پر امام مسجد اس طریقے پر جنازے کو کاندھا دیتے ہیں جو اوپر مذکور ہے اور یوں چالیس قدم پورے کرتے ہیں اور پھر سب لوگ دعا مانگتے ہیں تو یہ عمل اگرچہ واجب و فرض نہیں لیکن اچھا کام ہے۔ اسے بدعت کہہ کر رد کر دینا جہالت ہے' جس طرح فرض و واجب سمجھنا غلط ہے۔ نیز ہر شخص چالیس قدم اٹھانے کی کوشش کرے حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص جنازے کو چالیس قدم اٹھائے اس کے چالیس کبیرہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ ۱۲ ہزاروی

[2] لہٰذا سورۃ فاتحہ نماز جنازہ میں نہ پڑھی جائے اور دعا کی نیت سے پڑھیں تو کوئی حرج نہیں ۱۲ ہزاروی۔

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۲۳۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: ليس في الصلٰوة علٰى الميت شئى موقت، ولٰكن تبدأ فتحمد الله، و تصل على النبي صلى الله عليه وسلم و تدعوا الله لنفسک وللميت بما أحببت.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جنازے میں کوئی چیز (دعا وغیرہ) مقرر نہیں لیکن تم اس طرح ابتداء کرو کہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرو (ثناء پڑھو) پھر رسول اکرم ﷺ پر درود شریف بھیجو پھر اپنے لئے اور میت کیلئے جو چاہو دعاء مانگو۔"

۲۳۸. قال محمد: وأخبرنا سفيان الثوري عن أبي هاشم عن إبراهيم النخعي قال: الأولى الثنآء على الله، والثانية صلٰوة على النبي صلى الله عليه وسلم، والثالثة دعآء للميت، والرابعة سلام تسلم. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت سفیان ثوری "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ ابو ہاشم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم نخعی "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں پہلی تکبیر کے بعد اللہ تعالیٰ کی ثناء، دوسری تکبیر کے بعد نبی اکرم ﷺ پر درود شریف تیسری تکبیر کے بعد میت کے لئے دعا اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیرنا ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۲۳۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الصلٰوة على الجنائز قال: يصلي عليها أئمة المساجد. وقال إبراهيم: ترضون بهم في صلٰواتكم المكتوبات، ولا ترضون بهم الموتٰى: قال محمد: وبه ناخذ، ينبغي للولي أن يقدم امام المسجد، ولا يجبر علٰى ذٰلک، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے نماز جنازہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ائمہ مساجد نماز جناہ پڑھائیں حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں (وہ امام) جن کی اقتداء میں تم فرض نمازیں پڑھنے پر راضی ہو اور جنازہ پڑھنے پر راضی نہیں ہو۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور ولی کو چاہئے کہ امام مسجد کو آگے

کرے لیکن اس (ولی) پر اس معاملے میں جبر نہ کیا جائے۔"[1]

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۲۴۰۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: إن الناس كانوا يصلون على الجنائز خمسا، و ستا، و أربعا، حتىٰ قبض النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ثم كبروا بعد ذٰلک في ولاية أبي بكر حتى قبض أبوبكر رضي الله تعالىٰ عنه ثم ولي عمر بن الخطاب رضي الله تعالىٰ عنه، ففعلوا ذٰلک في ولايته، فلما رآى ذٰلک عمر بن الخطاب رضي الله تعالىٰ عنه قال: إنكم معشر أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم متىٰ ما تختلفون يختلف من بعدكم، والناس حديث عهد بالجاهلية، فأجمعوا علىٰ شئ يجتمع به عليه من بعدكم، فأجمع رأى أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم أن ينظروا آخر جنازة كبر عليها النبي صلى الله عليه وسلم حين قبض فيأخذون به فيرفضون به ماسوى ذٰلک فنظروا، فوجدوا آخر جنازة كبر عليها رسول الله صلى الله عليه وسلم أربعا. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نماز جنازہ میں پانچ' چھ اور چار تکبیریں پڑھتے تھے' رسول اکرم ﷺ کا وصال ہوا تو حضرت ابوبکر صدیق "رضی اللہ عنہ" دور خلافت میں اسی طرح کرتے تھے حتیٰ کہ ان کا وصال ہو گیا پھر حضرت عمر بن خطاب "رضی اللہ عنہ" منصب خلافت پر فائز ہوئے' تو آپ کے دور خلافت میں بھی اسی طرح کرتے تھے' حضرت عمر بن خطاب "رضی اللہ عنہ" نے یہ عمل دیکھا تو فرمایا!

تم رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام کی جماعت ہو جب تمہارے درمیان اختلاف ہو گا تو تمہارے بعد والے بھی اختلاف کریں گے کیونکہ لوگ دور جاہلیت کے قریب ہیں' لہٰذا ایک بات پر اتفاق کرو جس پر تمہارے بعد والے متفق ہو جائیں۔

پس صحابہ کرام کا اس بات پر اتفاق ہوا کہ وہ دیکھیں نبی اکرم ﷺ نے وصال سے پہلے سب سے آخری جنازے پر کتنی تکبیرات پڑھی تھیں' اس عمل کو اختیار کریں اور باقی کو چھوڑ دیں' انہوں نے غور کیا تو معلوم ہو کہ حضور "علیہ السلام" نے سب سے آخری جنازے پر چار تکبیرات کہی تھیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

---

[1] اگر امام کے مقابلے میں ولی زیادہ علم والا ہو تو ولی امام پر مقدم ہو گا اور یہ بھی دیکھنا ضروری ہے کہ آیا مرنے والا شخص زندگی میں اس امام کی امامت پر راضی تھا ورنہ امام کو حق نہیں ہے۔ ۱۲ ہزاروی

۲۴۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا الهيثم عن أبي يحيىٰ عمير بن سعيد النخعي عن علي بن أبي طالب رضي الله تعالىٰ عنه، أنه صلى علىٰ يزيد بن المكفف، فكبر أربع تكبيرات وهو آخر شئ كبره علي رضي الله عنه على الجنائز.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے الھیثم ''رحمہ اللہ'' نے بیان کیا وہ ابویحیٰ عمیر بن سعید نخعی ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت علی بن ابی طالب ''رضی اللہ عنہ'' سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے یزید مکلّف کی نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے چار تکبیریں کہیں اور یہ تکبیر کا آخری عمل ہے' جو حضرت علی المرتضیٰ ''رضی اللہ عنہ'' نے نماز جنازہ میں کیا۔''

۲۴۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا سعيد بن المر زبان عن عبدالله بن أبي أو فىٰ رضي الله تعالىٰ عنه أنه كبر على إبنة له أربعا.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے سعید بن مرزبان ''رحمہ اللہ'' نے بیان کیا وہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی ''رضی اللہ عنہ'' سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی بیٹی کو جنازہ میں چار تکبیریں کہیں۔''

باب إدخال الميت القبر! میت کو قبر میں داخل کرنا!

۲۴۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد قال: سألت إبراهيم من أين يدخل الميت في القبر؟ قال: مما يلي القبلة من حيث يصلىٰ عليه، قال إبراهيم: و حدثني من رآى أهل المدينة يدخلون مو تاهم في الزمن الأول من قبل القبلة، وأن السل شئ صنعه اهل المدينة بعد ذلك.

قال محمد: يدخل من قبل القبلة و لا تسله سلامن قبل الرجلين وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے پوچھا کہ میت کو قبر میں کس طرف سے داخل کیا جائے؟ انہوں نے فرمایا قبلہ کی طرف سے جدھر منہ کر کے اس کی نماز پڑھی جاتی ہے۔''

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں جس نے اہل مدینہ کو دیکھا ہے اس نے مجھے ان لوگوں کا عمل بتایا کہ پہلے پہلے وہ لوگ میت کو قبلہ کی جانب سے (قبر میں) داخل کرتے تھے۔ اسے کھینچ کر قبر میں داخل کرنے کا طریقہ اہل مدینہ نے بعد میں اختیار کیا۔'' [1]

---

[1] اس طریقہ کو ''السل'' کہا جاتا ہے' جس کا معنیٰ کسی چیز کو کھینچ کر نکالنا ہے۔ جس طرح تلوار کو میان سے نکالا جاتا ہے تو ان لوگوں نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ چارپائی قبر کی پاؤں والی جانب رکھ کر ادھر سے کھینچ کر داخل کرتے تھے یہ سنت کے خلاف ہے۔ ۱۲ ہزاروی

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں (میت کو) قبلہ کی طرف سے داخل کیا جائے اور پاؤں کی طرف کھینچ کر داخل نہ کیا جائے' حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۲۴۴۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: يدخل القبر إن شاء شفعا، وإن شاء وترا، كل ذٰلک حسن: قال محمد، وبه نأخذ، وهوقول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

باب الصلوٰة علىٰ جنائز الرجال والنسآء!

۲۴۵۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الجنائز إذا اجتمعت قال: تصف صفا، بعضها إمام بعض، وتصفها جميعا يقوم الامام وسطها، فاذا كانوا رجالا ونسآء جعل الرجال هم يلون الإمام، والنسآء أمام ذٰلک يلين القبلة، كما أن الرجال يلون الإمام إذا كانوا في الصلوٰة والنسآء من ورائهم. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

مردوں اور عورتوں کا اجتماعی نماز جنازہ!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ جب کئی جنازے جمع ہو جائیں تو ان کو صفوں کی صورت میں رکھا جائے' بعض بعض کے آگے ہوں اور ان سب کو صفوں کی شکل میں رکھا جائے اور امام درمیان میں کھڑا ہو جب مرد اور عورتیں (ملے جلے) ہوں تو مردوں کی صفیں (میت مراد ہیں) امام کے قریب ہوں اور ان کے بعد قبلہ کی طرف عورتوں کے جنازے ہوں جس طرح (نماز میں) مرد، امام سے متصل اور عورتیں پیچھے ہوتیں ہیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۲۴۶۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن سليمان الشيباني عن عامر الشعبي قال: صلىٰ إبن عمر رضي الله عنه علىٰ أم كلثوم بنت علي رضي الله عنهما و زيد بن عمر ابنها فجعل أم كلثوم تلقآء القبلة، و جعل زيدا مما يلي الامام، قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ سلیمان شیبانی "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت عامر شعبی "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت ابن عمر "رضی اللہ عنہما" نے حضرت ام کلثوم بنت علی المرتضیٰ "رضی اللہ عنہا" اور ان کے بیٹے زید بن عمر ("رضی اللہ عنہ" کی نماز جنازہ پڑھی تو

حضرت ام کلثوم "رضی اللہ عنہا" کو قبلہ کی طرف اور حضرت زید "رضی اللہ عنہا" کو امام کے سامنے رکھا۔"[1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۲۴۷۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عيسى بن عبدالله بن موهب قال: رأيت أبا هريرة رضي الله عنه يصلي علىٰ جنائز الرجال و النسآء، فجعل الرجال يلونه، و النسآء يلين القبلة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت عیسیٰ بن عبداللہ بن موہب "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ "رضی اللہ عنہ" کو دیکھا آپ مردوں اور عورتوں کی نماز جنازہ پڑھاتے وقت مردوں کو اپنے قریب اور عورتوں کو قبلہ کی جانب رکھتے تھے۔"

۲۴۸۔ محمد قال أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا الهيثم عن سعيد بن عمرو عن ابن عمر رضي الله عنهما أنه صلىٰ علىٰ إمرأة ولدت من الزنا ما تت هي و ابنها فصلى عليها ابن عمر رضي الله عنهما. قال محمد: وبه نأخذ، لا يترك أحد من أهل القبلة إلا يصليٰ عليه، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے الھیثم "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت سعید بن عمرو "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابن عمر "رضی اللہ عنہا" سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے ایک عورت کا جناز پڑھا جس نے حرام کا بچہ جنا اور پھر وہ خود اور اس کا بچہ دونوں مر گئے تو آپ نے اس کا جنازہ پڑھا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں کہ تمام اہل قبلہ (مسلمانوں) کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔" (اگرچہ گناہ گار ہو) حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب المشي مع الجنازة! — جنازے کے ساتھ جانا!

۲۴۹۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد قال: رأيت إبراهيم يتقدم الجنازة، و يتباعد عنها في غير أن يتواري عنها. قال محمد لا نرىٰ بتقدم الجنازة بأسا إذا كان قريبا منها، و المشي خلفها أفضل، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

---

[1] حضرت ام کلثوم "رضی اللہ عنہا" حضرت علی المرتضیٰ "رضی اللہ عنہا" کی صاحبزادی تھیں جو حضرت خاتون جنت کے بطن سے نہ تھیں وہ حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" کے نکاح میں آئیں یہ ان لوگوں کے درمیان باہمی محبت کی علامت ہے۔ ۲۱ ہزاروی

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" کو دیکھا وہ جنازے کے آگے آگے جارہے تھے اور اس سے کچھ دور تھے لیکن اس طرح نہیں کہ اس سے پوشیدہ ہوں۔" (یعنی کچھ فاصلہ تھا)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمارے نزدیک جنازے کے آگے چلنے میں کوئی حرج نہیں جب کہ اس کے قریب ہو البتہ اس کے پیچھے چلنا افضل ہے' حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

۲۵۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: يكره أن يتقدم الراكب أمام الجنازة. قال محمد وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں سوار آدمی کا جنازے کے آگے جانا مکروہ ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۲۵۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد قال: سألت إبراهيم عن المشي أمام الجنازة، قال: امش حيث شئت، إنما يكره أن ينطلق القوم فيجلسون عند القبر و يتركون الجنازة. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے جنازے سے آگے چلنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا جہاں چاہو چلو۔ یہ بات مکروہ ہے کہ لوگ قبر کے پاس جا کر بیٹھ جائیں اور جنازے کو چھوڑ دیں۔" (اس کے ساتھ نہ جائیں)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۲۵۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم قال: كنت اجالس أصحاب عبدالله بن مسعود رضي الله عنه علقمة، والأسود، و غيرهما فتمر عليهم الجنازة وهم محتبون فما يحل أحدهم حبوته. قال محمد: وبه نأخذ، لا نرىٰ أن يقام للجنازة، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ

اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں حضرت عبداللہ بن مسعود ''رضی اللہ عنہ'' کے شاگردوں حضرت علقمہ ''رضی اللہ عنہ'' حضرت اسود ''رضی اللہ عنہ'' اور دوسرے حضرات ''رضی اللہ عنہم'' کے پاس بیٹھا تھا ان کے پاس سے جنازہ گزرتا اور وہ بطور احتباء بیٹھے ہوتے اور ان میں کوئی بھی اپنی چادر نہ کھولتا۔'' [1]

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں ہمارے نزدیک جنازے کے لئے اٹھنا مناسب نہیں، حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔'' [2]

۲۵۳۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد قال: سألت إبراهيم متٰى يجلس القوم؟ قال: إذا وضعت الجنازة عن مناكب الرجال، وقال: أرايت لو انتهوا إلى القبر ولم يضرب فيه بفاس أكنت قائما حتى يحفر القبر؟ قال محمد: أذا وضعت الجنازة على الارض فلابأس بالقعود، و يكره قبل ذٰلک، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی، وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے پوچھا کہ لوگ کب بیٹھیں؟ فرمایا جب جنازہ لوگوں کے کاندھوں سے (نیچے) رکھ دیا جائے اور فرمایا تمہارا کیا خیال ہے اگر وہ قبر تک پہنچ جائیں اور ابھی تک کدال نہ ماری گئی ہو تو کیا قبر کھودے جانے تک کھڑے رہیں گے۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں جب جنازہ زمین پر رکھ دیا جائے تو بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں اس سے پہلے مکروہ ہے۔'' [3]

حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

۲۵۴۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: أن الحارث بن أبي ربيعة ماتت أمه النصرانية، فتبع جنازتها في رهط من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم. قال محمد: لا نرىٰ باتباعها بأسا، إلا أنه يتنحى ناحية عن الجنازة، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی، وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں کہ حارث بن ابی ربیعہ ''رحمہ اللہ'' کی عیسائی ماں فوت

---

[1] احتباء کا مطلب یہ ہے کہ آدمی اپنی پنڈلیوں کو رانوں کو پیٹ سے ملا کر (پاؤں کھڑے) بیٹھے اور پیٹھ کی طرف لاتے ہوئے چادر کو آگے باندھے۔

[2] دراصل جنازے کے لئے کھڑا ہونے کا مطلب اس کے ساتھ جانا ہوتا ہے لہٰذا جہاں سے جنازہ گزر رہا ہو تو کھڑا ہونا ضروری نہیں البتہ ساتھ جانا ہو تو کھڑے ہوں (بہار شریعت حصہ ۴ صفحہ ۱۱۷)

[3] کیونکہ ہو سکتا ہے میت کی چارپائی رکھنے میں مدد کی ضرورت ہو۔ ۱۲ ہزاروی

ہو گئی تو وہ چند صحابہ کرام کے ہمراہ اس کے جنازے کے ساتھ گئے۔“

حضرت امام محمد ”رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں ہم جنازے کیساتھ جانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے مگر اس کے جنازہ سے دور رہے‘ حضرت امام ابوحنیفہ ”رحمہ اللہ“ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب تسنيم القبور و تجصيصها!

٢٥٥. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: أخبرني من رآى قبر النبي صلى الله عليه وسلم و قبر أبي بكر رضي الله عنه، و قبر عمر رضي الله عنه، مسنمة ناشزة من الأرض، عليها فلق من مدر أبيض. قال محمد: وبه نأخذ: يسنم القبر تسنيما، ولا يربع، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

قبروں کو کوہان نما بنانا اور چونا کرنا (پکا کرنا)!

ترجمہ! حضرت امام محمد ”رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ”رحمہ اللہ“ نے خبر دی‘ وہ حضرت حماد ”رحمہ اللہ“ سے اور وہ حضرت ابراہیم ”رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں مجھے اس شخص نے خبر دی جس نے رسول اکرم ﷺ کی قبر انور، حضرت ابوبکر صدیق ”رضی اللہ عنہ“ کی قبر شریف اور حضرت عمر فاروق ”رضی اللہ عنہ“ کی قبر مبارک دیکھی کہ وہ کوہان نما زمین سے اٹھی ہوئی تھی‘ اور اس پر سفید سنگریزے تھے۔“

حضرت امام محمد ”رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں قبر کو اونٹ کے کوہان کی طرح بنایا جائے اور مربع شکل میں نہ بنایا جائے۔“[1]

حضرت امام ابوحنیفہ ”رحمہ اللہ“ کا بھی یہی قول ہے۔“

٢٥٦. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: كان يقال: ارفعوا القبر حتىٰ يعرف أنه قبر فلا يوطا. قال محمد: وبه نأخذ، ولا نرىٰ أن يزاد علىٰ ما خرج منه، ونكره أن يجصص أو يطين، أو يجعل عنده مسجد أو علم، أو يكتب عليه، ويكره الآجر أن يبنى به، أو يدخل القبر، ولا نرىٰ برش المآء عليه بأسا، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد ”رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ”رحمہ اللہ“ نے خبر دی‘ وہ حضرت حماد ”رحمہ اللہ“ سے اور وہ حضرت ابراہیم ”رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہا جاتا تھا کہ قبر کو بلند رکھو حتی کہ پہچانی جائے کہ یہ قبر ہے اور اسے روندا نہ جائے۔“

---

[1] قبر اندر سے کچی ہونی چاہئے باہر سے پکی بھی ہو سکتی ہے۔ اسی طرح اونچی بھی ہو سکتی ہے زیادہ اونچی نہ ہو نجدیوں نے جنت معلیٰ اور جنت البقیع میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مبارک قبروں کے نشانات مٹا دئے یہ کونسا دین ہے؟ مسلمانوں کو ان لوگوں کی یہ غیر شرعی حرکات سامنے رکھنی چاہئیں۔ ١٢ ہزاروی

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور جو کچھ اس میں سے نکلا ہے (مٹی مراد ہے) اس سے زیادہ نہ کیا جائے لیکن ہم اسے چونا کرنا یا لپائی کرنا مکروہ جانتے ہیں اسی طرح اس کے پاس کوئی مسجد یا نشان بنانا یا اس پر لکھنا بھی مکروہ سمجھتے ہیں قبر کے اوپر یا اس کے اندر پکی اینٹیں لگانا بھی مکروہ جانتے ہیں اور قبر پر پانی چھڑکنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔" [1]

۲۵۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا شيخ لنا يرفعه إلى النبي صلى الله عليه وسلم: أنه نهىٰ عن تربيع القبور و تجصيصها. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے ہمارے ایک شیخ نے بیان کیا وہ رسول اکرم ﷺ کا قول نقل کرتے ہیں کہ آپ نے قبر کو مربع شکل میں بنانے اور چونا کرنے سے منع فرمایا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۲۵۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: كان عبدالله بن مسعود رضي الله تعالىٰ عنه يقول: لأن أطأ علىٰ جمرة أحب الي من أن أطأ علىٰ قبر متعمدا. قال محمد: وبه نأخذ، يكره الوطأ على القبور متعمدا، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" فرماتے تھے' کہ میرا پاؤں چنگاری پہ آئے یہ مجھے اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ میں جان بوجھ کر کسی قبر پر قدم رکھوں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں قبر پر جان بوجھ کر قدم رکھنا (یا چلنا) مکروہ ہے' حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب من أولىٰ بالصلوٰة على الجنازة!

۲۶۰.۲۵۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم، و عن عون بن عبدالله عن الشعبي أنهما قالا: الزوج أحق بالصلوٰة على الميت من الأب.

---

[1] تمام لوگوں کی قبریں برابر ہوتی ہیں لہٰذا وہاں کوئی ایسی علامت بنانا جس سے امتیاز پیدا ہو صحیح نہیں البتہ بزرگان دین کی شخصیات ممتاز ہوتی ہیں وہاں مسجد اس لئے بنانا کہ یہاں زائر نماز پڑھیں گے کوئی حرج نہیں نیز قبر پر نشان اس لئے لگانا کہ معلوم رہے فلاں کی قبر ہے۔ یا باہر سے پکا کرنا تا کہ محفوظ رہے اس میں کوئی حرج نہیں تفصیل کیلئے "جاء الحق"، تصنیف حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی کا مطالعہ کیجئے۔ ۱۲ ہزاروی

نماز جنازہ پڑھانے کا زیادہ حق کس کو ہے؟

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں نیز عون بن عبد اللہ ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت شعبی ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں وہ دونوں فرماتے ہیں باپ کے مقابلے میں خاوند بیوی کا جنازہ پڑھانے کا زیادہ حق رکھتا ہے۔''

٢٦١. قال أبو حنيفة، أخبرني رجل عن الحسن عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه أنه قال: الأب أحق بالصلوٰة على الميت من الزوج. قال محمد: وبه نأخذ وبه كان يأخذ أبو حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام ابو حنیفہ ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! مجھے ایک شخص نے حضرت حسن بصری ''رحمہ اللہ'' سے خبر دی' وہ حضرت عمر بن خطاب ''رضی اللہ عنہ'' سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ خاوند کے مقابلے میں باپ کو نماز جنازہ پڑھانے کا زیادہ حق ہے۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابو حنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔'' [1]

باب استهلال الصبى و الصلوٰة عليه!

٢٦٢. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه قال في السقط: إذا استهل صلى عليه، و ورث، وإذا لم يستهل لم يصل عليه، ولم يورث قال محمد: وبه نأخذ، والاستهلال أن يقع حيا، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

بچے کا آواز نکالنا اور اس کی نماز جنازہ!

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں انہوں نے نامکمل پیدا ہونے والے بچے کے بارے میں فرمایا اگر وہ آواز نکالے تو اس کی نماز جنازہ بھی پڑھی جائے اور اس کی وراثت بھی ہوگی اور اگر وہ آواز نہ نکالے تو اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے نہ ہی وراثت تقسیم ہوگی۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں استہلال (آواز نکالنے) کا مطلب یہ

---

[1] جنازہ پڑھانے کے سلسلے میں باپ عالم ہو تو میت کے بیٹے کے مقابلے میں زیادہ حق رکھتا ہے اور بیٹا عالم ہو تو باپ سے مقدم ہے خاوند کا نمبر بعد میں آتا ہے۔ ۱۲ ہزاروی

ہے کہ زندہ پیدا ہو۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۲۶۳۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الصبى يقع ميتا وقد كمل خلقه قال: لا يحجب، ولا يرث، ولا يصلي عليه. قال محمد: وبه نأخذ، ولكنه يغسل و يكفن ويدفن، وهو قول أبي حنيفة رحمه اللّٰه تعالیٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی! وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس بچے کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو مردہ پیدا ہوا اور اس کے اعضاء مکمل ہو چکے ہیں وہ نہ وراثت میں رکاوٹ بنے گا اور نہ ہی وارث ہوگا اور نہ اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں لیکن اسے غسل دیا جائے، کفن پہنایا جائے اور دفن کردیا جائے' حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب غسل الشهيد! شہید کا غسل!

۲۶۴۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يستشهد، فيموت مكانه الذي قتل فيه قال: ينزع عنه خفاه و قلنسوته، و يكفن في ثيابه التي كانت عليه. قال محمد: وبه نأخذ، و ينزع عنه أيضا كل جلد و سلاح و يزيدون ما أحبوا من الأكفان، ولا يغسل، ولكن يصلي عليه، وهو قول أبي حنيفة رحمه اللّٰه تعالیٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں جس کو شہید کیا جائے اور وہ ایسی جگہ انتقال کر جائے جہاں اس کو قتل کیا گیا انہوں نے فرمایا اس کے موزے اور ٹوپی اتاری جائے اور جو کپڑے پہنے ہوئے ہیں ان ہی میں کفن دیا جائے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اسی طرح اس سے ہر قسم کا چمڑا اور اسلحہ وغیرہ اتار لیا جائے اور جو کفن پسند کریں اس کا اضافہ کیا جائے۔ اسے غسل نہ دیا جائے لیکن اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۲۶۵۔ محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يقتل في المعركة قال: لا يغسل، والذي يضرب فيتحامل إلى أهله قال: يغسل. قال محمد وبه نأخذ، وإذا حمل أيضا

علیٰ أيدی الرجال حيا فمات غسل، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس شخص کے بارے میں جو میدان جنگ میں شہید ہو جائے فرمایا کہ اسے غسل نہ دیا جائے اور جسے مارا گیا اور وہ اٹھا کر گھر والوں کے پاس لایا گیا (بعد میں فوت ہوا) اسے غسل دیا جائے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اسی طرح جب لوگوں کے ہاتھوں میں اٹھایا جائے اور ابھی زندہ ہو پھر فوت ہو جائے تو اسے بھی غسل دیا جائے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"[1]

٢٦٦. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا سالم الأفطس قال: ما من نبي إلا و يهرب من قومه إلىٰ الكعبة يعبد ربها، وإن حولها لقبر ثلاثمائة نبي.[2]

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے سالم بن الافطس "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہر نبی اپنی قوم سے الگ ہو کر کعبہ شریف کی طرف جاتا ہے اور اس کے رب کی عبادت کرتا ہے اور خانہ کعبہ کے گرد تین سو انبیاء کی قبریں ہیں۔"

٢٦٧. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عطاء بن السائب قال: قبر هود، و صالح، و شعيب (عليهم السلام) في المسجد الحرام.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت عطاء بن سائب "رضی اللہ عنہ" نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں حصرت ہود، حضرت صالح اور حضرت شعیب "علیہم السلام" کی قبریں مسجد حرام میں ہیں۔"

٢٦٨. محمد قال أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا زياد بن علاقة عن عبدالله بن الحارث عن أبي موسىٰ الأشعري رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فنآء امتي بالطعن والطاعون، قيل يارسول الله: الطعن قد عرفناه، فما الطاعون؟ قال: وخز أعدائكم من الجن، وفي كل شهداء.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم

---

[1] مطلب یہ ہے کہ جب زخمی ہو جائے اس کے بعد دوائی یا غذا استعمال ہوئی پھر فوت ہوا یا گھر لایا گیا یا خیمے وغیرہ میں اور ابھی زندہ تھا پھر فوت ہوا وہ فقہی شہید نہیں لہذا اسے غسل دیا جائے گا۔ ۱۲ ہزاروی

[2] قبر مبسوط کی عبارت کی طرح ہے۔ جامع الصغیر میں قبر کی جمع قبور ذکر کیا گیا ہے کیونکہ انبیاء کی قبریں خانہ کعبہ کے ارد گرد تھیں انہوں نے وہاں قیام کیا وہیں انتقال ہوا اور وہاں ہی مدفن بنائے گئے اور قبور ہی نسخہ درست ہے۔ (خلیل قادری غفرلہ)

سے زیاد بن علاقہ "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت عبداللہ بن حارث "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابوموسیٰ اشعری "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا میری امت نیزہ زنی اور طاعون سے فنا ہوگی عرض کیا گیا یا رسول اللہ "صلی اللہ علیک وسلم"! نیزہ کو تو ہم جانتے ہیں طاعون کیا ہے؟ فرمایا وہ تمہارے دشمنوں جنوں کی نیزہ زنی ہے (جو نظر نہیں آتی) اور دونوں صورتوں میں شہادت کا مقام ملتا ہے۔"

باب زيارة القبور! زیارت قبور!

٢٦٩۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا علقمة بن مرثد عن أبي بريدة الأسلمي عن أبيه رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: نهينا كم عن زيارة القبور، فزوروها، ولا تقولوا هجرا فقد أذن لمحمد في زيارة قبر أمه و عن لحم الأضاحي أن تمسكوه فوق ثلثة أيام فأمسكوه ما بدالكم، و تزودوا فإنا أنما نهينا كم ليتسع موسعكم علىٰ فقيركم وعن النبيذ في الدبآء، والحنتم والمزفت، فانتبذوا في كل ظرف، فإن ظرفا لا يحل شيئا ولا يحرمه، ولا تشربوا المسكر. قال محمد و بهٰذا كله نأخذ، لابأس بزيارة القبور للدعآء للميت ولذكر الآخرة، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے علقمہ بن مرثد "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ ابن بریدہ اسلمی "رحمہ اللہ" سے وہ اپنے باپ (حضرت بریدہ اسلمی "رضی اللہ عنہ") سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ہم نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا پس زیارت کرو لیکن فحش کلامی نہ کرو' حضرت محمد ﷺ کو والدہ ماجدہ کی قبر کی زیارت کی اجازت دی گئی اور ہم تمہیں قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے منع کرتے تھے اب جب تک چاہو دھو کر جمع کر سکتے ہو ہم نے تمہیں اس لئے منع کیا تھا کہ خوشحال آدمی فقیر کو دے اور ہم نے تمہیں دباء، حنتم اور مزفت (برتنوں میں) نبیذ (پھلوں کا رس) بنانے سے منع کیا تھا (اب) ہر برتن میں بنا سکتے ہو کیونکہ برتن کسی چیز کو حلال و حرام نہیں کرتے اور نشہ آور مشروب نہ پیو۔" [1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم ان سب بات کو اختیار کرتے ہیں میت کیلئے دعا کرنے اور آخرت کی یاد کے لئے زیارت قبور میں کوئی حرج نہیں۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

---

[1] دور جاہلیت کے قرب کی وجہ سے زیارت قبور سے منع کیا گیا اب اجازت ہے۔ قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ جمع کر سکتے ہیں لیکن غرباء اور احباب میں تقسیم کرنا بہتر ہے' دباء، ختم اور مزفت وغیرہ برتنوں کے نام ہیں جن میں دور جاہلیت میں شراب بناتے تھے شراب حرام ہوئی تو ان برتنوں کا استعمال بھی منع کر دیا گیا تاکہ شراب کی محبت پیدا نہ ہو جب یہ خطرہ ٹل گیا تو ان کے استعمال کی اجازت دے دی گئی۔ ۱۲ ہزاروی

باب قراءة القرآن! قرآن مجید کا پڑھنا!

۲۷۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا يحي بن عمرو بن سلمة عن أبيه عن ابن مسعود رضي الله عنه قال: من قرأ منكم بالثلاث الآيات اللاتي في آخر سورة البقرة في ليلة فقد أكثر و أطاب.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے یحیٰ بن عمرو بن سلمہ "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ اپنے والد سے اور حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جو شخص سورۂ بقرہ کی آخری تین آیات رات کے وقت پڑھے اس نے بہت بھلائی حاصل کی اور اس کا معاملہ خوب پاکیزہ ہوا۔"

۲۷۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: قال عبدالله بن مسعود رضي الله عنه: لا تهذوا القرآن كهذ الشعر، ولا تنثروه كنثر الدقل. قال محمد: وبه نأخذ، ينبغي للقاري أن يفهم ما يقرأ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" نے فرمایا اشعار کی طرح قرآن مجید کو جلدی جلدی نہ پڑھو اور ردی کھجور کی طرح نہ پھینکو۔" (کوئی حرف چھوڑ ندو)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں قاری کو چاہیے کہ اس طرح پڑھے کہ جو جو کچھ پڑھ رہا ہے اسے سمجھے' حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۲۷۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عاصم بن أبي النجود عن أبي الأحوص عن عبدالله بن مسعود رضي الله عنه أنه قال: أما إن بكل حرف يتلو تال عشر حسنات، أما إني لا أقول لكم: الٓمّٓ حرف ولكن ألف ولام و ميم ثلثون حسنة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے عاصم بن ابی النجود "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ ابو الاحوص "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں تلاوت کرنے والے کو ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں ملتی ہیں سنو میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف، لام، میم پڑھنے پر تیس نیکیاں ملتی ہیں۔"

۲۷۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: لا يحتول الرجل من قراءة إلى قراءة. قال أبو حنيفة: يعني حرف عبدالله و حرف زيد وغيره.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت ابراہیم

"رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں آدمی قرات سے قرات کی طرف نہ پھرے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ایسا نہ کرے کہ ایک رکعت میں حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" کی قرات پڑھے اور دوسری صورت میں حضرت زید بن ثابت "رضی اللہ عنہ" کی قرات پڑھے۔"

٢٧٤. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: أن ابن مسعود رضي الله عنه كان يقرئ رجلا أعجميا: إن شجرة الزقوم طعام الأثيم، فلما أن أعياه قال له عبدالله: أما تحسن أن تقول: طعام الفاجر؟ وقال عبدالله بن مسعود رضي الله عنه إن الخطأ في كتاب الله ليس أن تقرأ بعضه في بعض، تقول: الغفور الرحيم، والغفور الحكيم، العزيز حكيم، والعزيز الرحيم، وكذلك الله تبارك و تعالیٰ، ولكن الخطأ أن تقرأ آية العذاب آية الرحمة، وآية الرحمة آية العذاب، وأن تزيد في كتاب الله ما ليس فيه. قال محمد: وبهٰذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود "رضی اللہ عنہ" ایک عجمی شخص (غیر عربی) کو یوں پڑھا رہے تھے۔"اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمُ طَعَامُ الْاَثِیْمِ" بے شک تھوہڑ کا پیڑ گناہ گاروں کی خوراک ہے (سورۃ دخان آیت ۴۳) جب وہ نہ پڑھ سکا تو حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" نے فرمایا کیا تو "طعام الفاجر" (کے الفاظ) اچھی طرح نہیں پڑھ سکتا؟

حضرت ابن مسعود "رضی اللہ عنہ" نے فرمایا اللہ کی کتاب میں خطا یہ نہیں کہ تو اس کے بعض کو بعض کی جگہ پڑھے مثلاً اَلْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ اسی طرح اللہ تبارک وتعالیٰ خطا یہ ہے کہ تو آیت عذاب کو آیت رحمت کے طور پڑھے اور آیت رحمت کو آیت عذاب کے طور پر پڑھے اور اللہ کی کتاب میں اس بات کا اضافہ کرے جو اس میں نہیں ہے۔"[1]

٢٧٥. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه أنه كان يقول: حسنوا أصواتكم بالقرآن. قال محمد: وبه نأخذ، والقراءة عندنا كما روي طاؤوس قال: إن من أحسن الناس قراءة الذي إذا سمعته يقرأ حسبته أنه يخشى الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت عمر بن خطاب "رضی اللہ عنہ" سے

[1] اگر قرآن مجید پڑھتے ہوئے ایسا لفظ پڑھا جس سے معنی بدل جاتا ہے تو نماز نہیں ہوگی اور اگر معنی نہ بدلے تو نماز جائز ہو جائے گی بہار شریعت میں ہے کہ کوئی کلمہ زیادہ کر دیا تو وہ کلمہ قرآن میں ہے یا نہیں اور ہر صورت معنی فاسد ہوتا ہے یا نہیں۔ اگر معنی تبدیل نہ ہو تو نماز فاسد نہ ہوگی اگرچہ قرآن میں اس کی کوئی مثل نہ ہو۔ ۱۲ ہزاروی (بہار شریعت حصہ ۳ ص ۷۹)

روایت کرتے ہیں وہ فرماتے تھے اچھی آواز میں قرآن پڑھو۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور ہمارے نزدیک قرات اس طرح ہے جس طرح حضرت طاؤس "رضی اللہ عنہ" سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں سب سے اچھی قرات اس شخص کی ہے کہ جب تم اس کو پڑھتا ہوا سنو تو تم اسے یوں خیال کرو کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔"

۲۷۶۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه قال: كان يقال: إن الله تبارك و تعالى لم يأذن لشئي إذنه للصوت الحسن بالقرآن.

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہا جاتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے جس قدر اچھے انداز سے قرآن مجید پڑھنے کی اجازت دی ہے اس قدر کسی بات کی اجازت نہیں دی۔"

باب القرآءة في الحمام و الجنب!

۲۷۷۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم و عن سعيد بن جبير، إن أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم كان يقرأ أحدهم جزأه من القرآن وهو علىٰ غير وضوء. قال محمد: وبه نأخذ لا نرىٰ به بأسا، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

حمام میں اور حالت جنابت میں قرأت کرنا

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت مام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت سعید بن جبیر "رضی اللہ عنہ" روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام قرآن پاک کا ایک جزء وضو کے بغیر بھی پڑھ لیتے تھے۔" (یعنی زبانی پڑھتے تھے)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۲۷۸۔ محمد قال: أخبرنا شعبة بن الحجاج عن عمرو بن مرة الجملي عن عبدالله بن سلمة قال: دخلت أنا ورجل من بني أسد احسب، علىٰ علي بن أبي طالب رضي الله عنه، فأراد أن يبعثنا في حاجة له، فقال لنا: إنكما علجان فعالجا عن دينكما، قال: ثم دخل الخلاء و خرج، فأخذ من المآء شيئا فمسح وجهه و كفيه، ثم رجع يقرأ القرآن، فكأنا أنكرنا ذٰلك، فقال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرء القرآن ولايحجزه عن ذٰلك وربما قال: لا يحجبه عن ذٰلك شئ ليس الجنابة. قال محمد: وبه نأخذ. لا نرىٰ بأسا بقراءة القرآن علىٰ كل حال

إلا أن يكون جنبا، وهو قول أبي حنيفة رحمه اللّٰه تعالٰی.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں شعبہ بن الحجاج "رحمہ اللہ" نے عمرو بن مرہ الجملی "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہوئے خبر دی، وہ حضرت عبداللہ بن سلمہ "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں اور ایک شخص جو میرے خیال میں بنو اسد سے تعلق رکھتے تھے حضرت علی بن ابی طالب "رضی اللہ عنہ" کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے ہمیں اپنے ایک کام کے لئے بھیجنا چاہا تو ہم سے فرمایا تم دونوں مضبوط ہو پس اپنے دین کی حفاظت کرو، فرماتے ہیں پھر بیت الخلاء میں داخل ہوئے اور باہر تشریف لائے کچھ پانی لیا اور اسے اپنے چہرے اور ہتھیلی پر ملا پھر قرآن پاک پڑھنے لگے گو ہم نے اس بات کو عجیب سمجھا (یعنی بے وضو پڑھنا) تو آپ نے فرمایا رسول اکرم ﷺ قرآن پاک پڑھتے اور آپ کی کوئی بات نہ روکتی ان الفاظ میں بھی انہوں نے فرمایا جنابت کے علاوہ کوئی بات ان کو اس سے نہ روکتی۔" (یعنی وضو کا نہ ہونا تلاوت میں رکاوٹ نہ ہوتا)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں ہم ہر حال میں قرآن پاک پڑھنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے مگر یہ کہ وہ جنبی ہو، حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٢٧٩. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد قال: سألت إبراهيم عن القراءة في الحمام، قال: ليس لذٰلك بني. قال محمد: وإن شئت فاقرأ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے حمام میں قرات کرنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا یہ اس مقصد کے لئے نہیں بنایا گیا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں اگر تم چاہو تو قرات کر سکتے ہو۔"

٢٨٠. قد بلغنا عن الضحاك بن مزاحم أنه قرأ في الحمام.

ترجمہ! ہمیں ضحاک بن مزاحم "رحمہ اللہ" سے یہ بات پہنچی ہے کہ انہوں نے حمام میں قرات کی۔

٢٨١. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: أربعة لا يقرؤون القرآن إلا الاية و نحوها: الجنب، والحائض، والذي يجامع أهله، وفي الحمام.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں چار قسم کے لوگ قرآن مجید ایک ایک آیت کر کے ہی پڑھ سکتے ہیں، جنبی، حیض والی عورت، جو اپنی بیوی سے جماع کرے (اور جنبی ہو جائے) اور حمام میں۔"[1]

٢٨٢. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: اذكر اللّٰه علٰى كل حال، في

[1] ایک ایک آیت سے مراد ایک ایک لفظ ہوگا کیونکہ جنبی آدمی یا حیض والی عورت پوری آیت نہیں پڑھ سکتی۔ ١٢ ہزاروی

الحمام وغيره إذا عطست. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالیٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہوں حمام وغیرہ میں جب چھینک آ جائے (تو الحمد للہ) کہتا ہوں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۲۸۳۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: احمد الله علىٰ أي حال كنت، في خلآء أو غيره. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالیٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں جس حالت میں ہوں اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہوں (الحمد للہ کہتا ہوں) بیت الخلاء میں ہوں یا دوسری جگہ پر۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب الصوم في السفر والافطار!

۲۸۴۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا إبراهيم بن مسلم عن رجل من بني سوآءة قال: خرجت أريد مكة، فلقيت رفقتين: في إحداهما حذيفة رضي الله عنه، وفي الأخرىٰ أبو موسىٰ رضي الله عنه، قال: فكنت في أصحاب حذيفة، قال: فصام حذيفة وأصحابه و أبو موسىٰ وأصحابه فكان حذيفة رضي الله عنه يعجل الإفطار ويؤخر السحور، وكان أبو موسىٰ رضي الله عنه يؤخر الافطار و يعجل السحور. قال محمد: و بقول حذيفة رضي الله عنه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالیٰ.

روزوں کا بیان/سفر میں روزہ اور افطاری!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے ابراہیم بن مسلم "رحمہ اللہ" نے بنوسواۃ قبیلہ کے بارے میں بیان کیا اس نے کہا مکہ مکرمہ کے ارادے سے نکلا تو میری ملاقات دو جماعتوں سے ہوئی ایک جماعت میں حضرت حذیفہ "رضی اللہ عنہ" تھے اور دوسری میں حضرت ابوموسیٰ "رضی اللہ عنہ" کہتے ہیں میں حضرت حذیفہ "رضی اللہ عنہ" کے ساتھیوں میں شامل ہوا، اب حضرت حذیفہ "رضی

اللہ عنہ" اور آپ کے ساتھیوں اور حضرت ابوموسیٰ "رضی اللہ عنہ" اور آپ کے ساتھیوں سب نے روزہ رکھا حضرت حذیفہ "رضی اللہ عنہ" افطار میں جلدی کرتے اور سحری میں تاخیر کرتے تھے۔ اور حضرت ابوموسیٰ "رضی اللہ عنہ" افطار میں تاخیر کیا کرتے تھے اور سحری میں جلدی کرتے تھے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم حضرت حذیفہ "رضی اللہ عنہ" کے قول کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٢٨٥. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: أفطر عمر بن الخطاب وأصحابه في يوم غيم، ظنوا أن الشمس قد غابت، قل: فطلعت الشمس، فقال عمر رضي الله عنه: ما تعرضنا لجنف، نتم هذا اليوم ثم نقضي يوما مكانه. قال محمد: وبه نأخذ، أيما رجل أفطر في سفر في شهر رمضان، أو حائض أفطرت ثم طهرت في بعض النهار، أو قدم المسافر في بعض النهار إلى مصره، أتم ما بقي من يومه، فلم يأكل ولم يشرب، وقضي يوما مكانه، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب "رضی اللہ عنہ" اور آپ کے اصحاب نے بادلوں والے دن روزہ افطار کیا ان کا خیال تھا کہ سورج غروب ہو چکا ہے' فرماتے ہیں پھر سورج ظاہر ہو گیا حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" نے فرمایا ہم نے یہ کام کسی گناہ کے لئے نہیں کیا (جان بوجھ کر افطار نہیں کیا) ہم اس دن کا روزہ پورا کریں گے اور پھر اسے افطار کریں گے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جو شخص ماہ رمضان میں حالت سفر میں روزہ افطار کرلے یا حیض والی عورت روزہ نہ رکھے پھر دن کے کسی حصے میں پاک ہو جائے یا مسافر دن کے کسی حصے میں اپنے شہر میں آئے تو باقی دن مکمل کرے اس میں کھائے نہ پئے اور اس کی جگہ ایک دن کی قضاء کرے۔" [1]

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب قبلة الصائم و مباشرته!

٢٨٦. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقبل وهو صائم.

---

[1] اس دن کے احترام میں دن کا باقی حصہ کھانے پینے سے اجتناب کریں قضا تو بہر حال ان پر ہوگی۔ ۱۲ ہزاروی

روزہ دار کا بوسہ لینا اور عورت کے ساتھ لیٹنا!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ روزے کی حالت میں بوسہ لیتے تھے۔"

٢٨٧ ۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال حدثنا زياد بن علاقة عن عمرو بن ميمون عن عائشة رضي الله عنها أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقبل وهو صائم.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے زیاد بن علاقہ "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ عمرو بن میمون "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت عائشہ "رضی اللہ عنہا" سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ بوسہ لیتے حالانکہ آپ روزے سے ہوتے تھے۔"

٢٨٨ ۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا رجل عن عامر الشعبي، عن مسروق عن عائشة رضي الله عنها قالت: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصيب من وجهها وهو صائم. قال محمد. لا نرىٰ بذلك بأسا إذا ملك الرجل نفسه عن غير ذلك، أي الإنزال، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے ایک شخص نے حضرت عامر بن شعبی "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ حضرت عروق "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت عائشہ "رضی اللہ عنہا" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں نبی اکرم ﷺ ان کا بوسہ لیتے اور وہ روزہ دار ہوتے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی میں کوئی حرج نہیں سمجھتے بشرطیکہ آدمی اپنے نفس کو قابو میں رکھ سکتا ہو یعنی انزال سے بچ سکتا ہو حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٢٨٩ ۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يباشر وهو صائم. قال محمد: لا نرىٰ بذلك بأسا ما لم يخف علىٰ نفسه غير المباشرة، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں: ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ مباشرت فرماتے حالانکہ آپ روزہ دار ہوتے۔"[1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے جب تک اسے مباشرت سے

---

[1] مباشرت کا مطلب عورت مرد کا ساتھ لیٹنا ہے۔ ۱۲ ہزاروی

کسی بات (انزال) کا ڈر نہ ہو۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

باب ما ینقض الصوم! روزہ توڑنے والی باتیں!

۲۹۰۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه قال في الرجل يمضمض أو يستنشق وهو صائم، فيسبقه المآء فيدخل حلقه، قال: يتم صومه، ثم يقضي يوما مكانه. قال محمد: وبه نأخذ، إن كان ذاكرا لصومه، فإذا كان ناسيا للصوم فلا قضاء عليه، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جو کلی کرتا یا ناک میں پانی چڑھاتا ہے تو پانی سبقت کر کے حلق میں چلا جاتا ہے، فرمایا وہ اپنے روزے کو پورا کرے پھر اس کی جگہ ایک دن قضا کرے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اگر اسے روزہ یاد ہو، اور اگر وہ بھول کر ایسا کرے تو اس پر قضا نہیں۔ حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۲۹۱۔ محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال في القيئ: لاقضآء عليه، إلا أن يكون تعمده فيتم صومه، ثم يقضيه بعد. قال محمد، وبه ناخذ، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے قے کے بارے میں فرمایا کہ اس میں قضا نہیں البتہ جان بوجھ کر قے کرے تو روزہ پورا کرے پھر بعد میں قضا کرے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

۲۹۲۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يصيب أهله وهو صآئم في شهر رمضان، قال: يتم صومه، و يقضي ما أفطر، و يتقرب إلى الله تعالىٰ بما استطاع من خير، ونو عا به الامام عزره. قال محمد: وبه نأخذ، و نرىٰ مع ذٰلک أن عليه الكفارة: عتق رقبة، فإن لم يجد فصيام شهرين متابعين، فإن لم يستطع فإطعام ستين مسكينا، لكل مسكين نصف صاع من حنطة، أو صاع من تمر أو شعير، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس آدمی کے بارے میں میں روایت کرتے ہیں جو ماہ رمضان میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے جماع کرتا ہے وہ اس روزے کو پورا کرے پھر اس کی قضا کرے اور جس قدر ممکن ہو بھلائی وغیرہ کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرے اور اگر حکمران کو معلوم ہو جائے تو وہ اسے سزا دے۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار کرتے ہیں لیکن ہمارے نزدیک اس کے ساتھ ساتھ کفارہ بھی لازم ہے ایک غلام آزاد کرے اگر نہ پائے تو دو مہینے مسلسل روزے رکھے اگر یہ بھی نہ کر سکے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے ہر مسکین کو نصف صاع گندم (دو کلو گندم) یا ایک صاع کھجور یا جو (چار کلو) ہے

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب فضل الصوم! روزے کی فضیلت!

۲۹۳۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن سعيد بن جبير قال: صوم يوم عاشوراء يعدل بصوم سنة، وصوم يوم عرفة بصوم سنتين، سنة قبلها و سنة بعدها.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت سعید بن جبیر "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں عاشورہ (دسویں محرم) کا روزہ ایک سال کے روزے کے برابر ہے (یعنی ثواب میں) عرفہ (نو ذوالحجہ) کا روزہ دو سال کے روزوں کے برابر ہے اور ایک سال اس سے پہلے اور ایک سال اس کے بعد۔"

۲۹۴۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا علي بن الأقمر: أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يظل صائما، و يبيت طاويا قائما، ثم ينصرف إلى شربة من لبن قد وضعت له فيشربها، فتكون فطرَه و سحوره إلى مثلها من القابلة قال: فانصرف إلى شربته، فوجد بعض أصحابه قد بلغ مجهوده فشربها، فطلب له في بيوت أزواجه طعام أو شراب، فلم يوجد، فطلبوا عند أصحابه فلم يجدوا عندهم شيئا، فقال: ومن يطعمني أطعمه الله. مرتين. فلم يجدوا شيئا يطعمونه إياه، قال: فأقبلوا على العنز، فوجدوها كأحفل ما كانت فحلبوا منها مثل شربة رسول الله صلى الله عليه وسلم.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے علی بن اقمر "رحمہ اللہ" نے بیان کیا کہ رسول اکرم ﷺ دن کو روزہ رکھتے اور رات کو خالی پیٹ قیام فرماتے پھر واپس تشریف لاتے تو دودھ نوش فرماتے جو آپ کے لئے رکھا جاتا اور وہ اتنا ہوتا جسے صرف ایک ہی مرتبہ پیا جاتا

(یعنی کم ہوتا) تو آپ کی افطاری اور سحری ایک جیسی ہوتی حتیٰ کہ دوسری رات آجاتی۔''

ایک رات آپ اس دودھ کی طرف تشریف لائے تو معلوم ہوا کہ کسی صحابی نے سخت بھوک میں اسے پی لیا ہے آپ کیلئے ازواج مطہرات کے گھروں میں کھانے پینے کی کوئی چیز تلاش کی گئی لیکن نہ ملی صحابہ کرام کے ہاں تلاش کی گئی تو نہ ملی آپ نے دومرتبہ فرمایا جو مجھے کھانا کھلائے گا اللہ تعالیٰ اسے کھلائے گا تو انہوں نے کچھ نہ پایا جو آپ کو کھلائے تو وہ ایک بکری کے پاس گئے پس اس میں پہلے سے زیادہ دودھ پایا چنانچہ اس سے رسول اکرم ﷺ کی خوراک کے مطابق دودھ دوہا گیا۔''[1]

باب زكوٰة الذهب والفضة ومال اليتيم!

۲۹۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: ليس في أقل من عشرين مثقالا من الذهب زكوٰة، فإذا كان الذهب عشرين مثقالا ففيها نصف مثقال. فما زاد فبحساب ذٰلک وليس فيما دون مائتي درهم صدقة، فإذا بلغت الورق مائتي درهم ففيها خمسة دراهم، فما زاد فبحساب ذٰلک قال محمد: وبهٰذا كله نأخذ، و كان أبو حنيفة يأخذ بذٰلک كله إلا في خصلة واحدة، فما زاد. علىٰ مائتي درهم فليس في الزيادة شئ حتىٰ تبلغ أربعين درهما، فيكون فيها درهم، فما زاد على العشرين مثقالا من الذهب فليس فيه شئ حتىٰ يبلغ أربع مثاقيل، فيكون فيه بحساب ذٰلک.

زکوۃ کا بیان/سونے اور چاندی نیز مال یتیم کی زکوۃ!

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں بیس مثقال (ساڑھے سات تولے) سے کم سونے میں زکوۃ نہیں جب سونا بیس مثقال کی مقدار کو پہنچ جائے تو اس میں نصف مثقال ہے اور جو اس سے زائد ہو تو اس کے حساب سے ہے اور دوسو درہم سے کم میں زکوۃ نہیں جب چاندی دوسو درہموں کو پہنچ جائے تو اس میں پانچ درہم ہیں اس سے زیادہ میں اس حساب سے ہے۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں۔''

حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے اور وہ ان تمام باتوں کو اختیار کرتے تھے' البتہ ایک بات میں اختلاف فرمایا کہ آپ کے نزدیک دوسو سے زائد درہموں میں زکوۃ نہیں حتیٰ کہ چالیس درہم ہو جائیں تو مزید ایک درہم ہوگا اور بیس مثقال سے زائد میں کچھ نہیں حتیٰ کہ چار مثقال کو پہنچ جائے پس اس میں حساب

[1] نبی اکرم ﷺ کا معجزہ اور برکت تھی کہ دودھ زیادہ ہوگیا لیکن اس کے باوجود ضرورت کے مطابق دوہا گیا اس سے معلوم ہوا کہ اگر زیادہ دولت حاصل ہو تو اسے بھی کفایت شعاری سے خرچ کرنا چاہئے۔ ۱۲ ہزاروی

ہوگا۔"

٢٩٦. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: ليس في مال اليتيم زكٰوة ولا يجب عليه الزكٰوة حتٰى يجب عليه الصلٰوة. قال محمد وبه ناخذ، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں یتیم کے مال میں زکوۃ نہیں اور نہ ہی اس (یتیم) پر زکوۃ واجب ہے حتیٰ کہ اس پر نماز واجب ہو جائے۔" (بالغ ہوجائے)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٢٩٨. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا ابو بكر عن عثمان بن عفان رضي الله عنه أنه كان يقول إذا حضر شهر رمضان: أيها الناس إن هٰذا شهر زكاتكم قد حضر، فمن كان عليه دين فليقضه، ثم ليزك ما بقي. قال محمد: وبه نأخذ، عليه الزكٰوة بعد قضآء دينه.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے ابوبکر "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت عثمان بن عفان "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہوئے کہ جب رمضان المبارک کا مہینہ آتا تو وہ فرماتے اے لوگو! تمہارا یہ زکوۃ کا مہینہ آچکا ہے پس جب قرض ہو وہ اس کی ادائیگی کرے پھر باقی مال کی زکوۃ ادا کرے۔"

٢٩٩. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا الهيثم عن ابن سيرين عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه قال: إذا كان لك دين على الناس فقبضته فزكه لما مضىٰ. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی" وہ فرماتے ہیں ہم سے الہیثم "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ ابن سیرین "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت علی بن ابی طالب "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب لوگوں پر تمہارا قرض ہو پس تم اسے وصول کرو تو گذشتہ (سالوں) کی زکوۃ بھی ادا کرو۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اس پر ادائیگی قرض کے بعد زکوۃ (واجب) ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اس پر ادائیگی قرض کے بعد زکوۃ

(واجب) ہے اور

امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۳۰۰۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في رجل أقرض رجلا ألف درهم قال زكاتها على الذي يستعملها و ينتفع بها. قال محمد: ولسنا نأخذ بهذا، ولكنا نأخذ بقول علي: زكاتها على صاحبها، إذا قبضها زكاها لما مضى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو کسی شخص کو ایک ہزار درہم قرض دیتا ہے وہ فرماتے ہیں اس کی زکوۃ اس پر ہے جو اس رقم کو کام میں لگاتا ہے اور اس سے نفع حاصل کرتا ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے اور بلکہ ہم حضرت علی المرتضیٰ "رضی اللہ عنہ" کے قول کو (جو حدیث نمبر ۲۹۹ میں ہے) اختیار کرتے ہیں اس کی زکوۃ اس کے مالک پر ہے جب وہ اس پر قبضہ کرے تو گذشتہ عرصے کی زکوۃ بھی دے۔" (یا ساتھ ساتھ دیتا رہا اگر قرض کی واپسی ممکن ہے)

باب زكوة الحلي! — زیورات کی زکوۃ!

۳۰۱۔ محمد قال: اخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم عن عبدالله بن مسعود رضي الله عنه أن امرأة قالت له: إن لي حليا، فهل علي فيه زكوة؟ فقال لها: نعم فقالت: إن لي إبني أخ يتامى في حجري، افتجزئ عني أن أجعل ذلك فيهما؟ قال: نعم. قال محمد: وبه نأخذ، لا بأس بأن يعطى من الزكوة كل ذي رحم إلا ولدا، ووالدا، وولد ولد، وجدا وجدة، وإن كانوا في عياله، والزوجة لا تعطي من الزكوة، ولا نرى في شئ من الحلي زكوة إلا في الذهب والفضة، وأما في الجوهر واللؤلؤ فلا زكوة فيه إلا أن يكون للتجارة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں کہ ایک خاتون نے ان سے کہا میرے پاس زیورات ہیں کیا مجھ پر ان کی زکوۃ ہے؟ آپ نے اس (عورت) سے فرمایا! "ہاں" اس نے کہا میری پرورش میں میرے دو بھتیجے ہیں تو اگر میں ان پر خرچ کروں میرے طرف سے ادائیگی ہو جائے گی؟ فرمایا! "ہاں"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں کسی بھی ذی رحم کو زکوۃ دی جا سکتی ہے لیکن اولاد، والد، اولاد کی اولاد، دادا، دادی، (نانا، نانی) کو نہیں دے سکتے۔ اگرچہ اس کی پرورش میں ہوں اور بیوی کو

زکوۃ نہیں دے سکتے۔

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں خاوند کو بھی زکوۃ نہ دی جائے لیکن (امام محمد رحمہ اللہ) خاوند کو زکوۃ دینے میں حرج نہیں سمجھتے[1] اور ہمارے نزدیک صرف سونے چاندی کے زیورات میں زکوۃ ہے جواہرات اور موتیوں میں زکوۃ نہیں البتہ تجارت کے لئے ہوں۔"

۳۰۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال ليس في الجوهر واللؤلؤ زكوة إذا لم يكن للتجارة. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جواہرات اور موتیوں میں زکوۃ نہیں جب تجارت کے لئے نہ ہوں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب زكوة الفطر والمملوكين! صدقہ فطر اور غلام لونڈیاں!

۳۰۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم في صدقة الرجل عن كل مملوك أو حر، أو صغير أو كبير: نصف صاع من بر، أو صاع من تمر. قال محمد: وبه نأخذ، فإن أدىٰ صاعا من شعير أجزأه أيضا. وقال أبو حنيفة نصف صاع من زبيب يجزئه، وأما في قولنا فلا يجزئه إلا صاع من زبيب.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد "رحمہ اللہ" نے بیان کیا کہ ہر آدمی اپنے غلام آزاد، چھوٹے اور بڑے (تمام زیر کفالت) کی طرف سے (فی کس) نصف صاع گندم دو کلو یا ایک صاع کھجور دے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اگر ایک صاع جو ادا کرے تب بھی جائز ہے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں نصف صاع کشمش بھی کفایت کرتی ہے لیکن ہمارے نزدیک (امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک) کشمش ایک صاع ہو تو جائز ہے۔

---

[1] حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" کا استدلال ایک حدیث سے ہے حضرت ابن مسعود "رضی اللہ عنہ" کی زوجہ نے ان پر صدقہ کرنے کے بارے میں سوال کیا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تیرے لئے دو اجر ہیں ایک صلہ رحمی کا دوسرا صدقے کا اس حدیث کا جواب یہ ہے کہ اس سے مراد نفلی صدقہ ہے عورت کو زکوۃ نہ دینے کی علت ہی خاوند کو زکوۃ نہ دینے کی علت ہے یعنی دونوں سے منافع مشترک ہیں۔ ۱۲ ہزاروی

۳۰۴. محمد قال أخبرنا سفيان الثوري عن عثمان بن الأسود المكي عن المجاهد قال: ما سوى البر فصاعا صاعا. قال محمد: وبهٰذا ناخذ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں سفیان ثوری "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ عثمان بن اسود الملکی "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت مجاہد "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا گندم کے علاوہ ہر چیز ایک ایک صاع ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں۔"

۳۰۵. محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: ليس في المملوكين والذين يؤدون الضريبة زكٰوة، ولكن إذا كانوا للتجارة كانت الزكٰوة في القيمة. قال محمد: وبه ناخذ. وهو قول ابى حنيفة رحمه اللّٰه تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں وہ غلام جو خراج (ٹیکس) ادا کرتے ہیں ان میں زکوۃ نہیں لیکن جب تجارت کے لئے ہوں تو ان کی قیمت میں زکوۃ ہوگی۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۳۰۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا كان المملوكون للتجارة فالصدقة من القيمة، في كل مائتي درهم خمسة دراهم. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول ابى حنيفة رحمه اللّٰه تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب غلام تجارت کے لئے ہوں تو ان کی قیمت میں زکوۃ (واجب) ہوگی ہر دو سو درہم پر پانچ درہم ہوں گے۔" (کیونکہ وہ مال تجارت ہونگے)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب زكوة الدواب العوامل! کام کاج کے جانوروں میں زکوۃ!

۳۰۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه قال في الخيل السائمة التي يطلب نسلها: إن شئت في كل فرس دينار، وإن شئت عشرة دراهم، وإن شئت فالقيمة، ثم كان في كل مائتي درهم خمسة دراهم، في كل فرس ذكر أو أنثى. قال محمد: وبهٰذا كله يأخذ أبو

حنيفة، وأما في قولنا فليس في الخيل صدقة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے ان گھوڑوں کے بارے میں جو چر کر گزارہ کرتے ہیں اوران سے نسل مطلوب ہوتی ہے فرمایا اگر تم چاہو' تو ایک گھوڑے کے بدلے میں ایک دینار اور چاہو تو دس درہم دو اور اگر چاہو تو قیمت لگا کر دوسو درہم کی زکوۃ پانچ درہم دو گھوڑا نر ہو یا مادہ۔" (برابر ہیں)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔ اور ہمارا یہ کہنا کہ گھوڑوں میں زکوۃ نہیں (تو اس کی دلیل یہ احادیث ہیں)

۳۰۸۔ بلغنا عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: عفوت لأمتي عن صدقة الخيل و الرقيق.

ترجمہ! ہمیں نبی اکرم ﷺ سے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا! میری امت سے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوۃ معاف کردی گئی۔" (اگر تجارت کے لئے نہ ہوں)

۳۰۹۔ محمد قال: أخبرنا خيثم بن عراک بن مالک قال: سمعت أبي يقول: سمعت ابا هريرة رضي الله عنه يقول: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: ليس على المرء المسلم في فرسه ولا في عبده صدقة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت خیثم بن عراک بن مالک "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں میں نے اپنے باپ سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ "رضی اللہ عنہ" سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا مسلمان پر اس کے گھوڑے اور اس کے غلام کی زکوۃ نہیں۔[1]

۳۱۰۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: ليس في الحمر السائمة زكوٰة.

قال محمد: وبه نأخذ وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں چرنے والے گدھوں میں زکوۃ نہیں۔"

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۳۱۱۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم قال: ليس فيما عمل عليه من

[1] اس سے مراد گھوڑے ہیں جو جہاد میں مجاہد استعمال کرتے ہیں اور غلام سے مراد وہ غلام ہیں جو تجارت کیلئے نہ ہوں۔ ۲۱ ہزاروی

الثيران صدقة، ولا على ما يكون من الإبل الطحانات والعمالات صدقة. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالیٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جن بیلوں پر کام کیا جائے ان میں زکوۃ نہیں اور وہ اونٹ جو آٹا پیسنے اور کام کاج کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں ان میں بھی زکوۃ نہیں۔" [1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب زكوة الزرع والعشر! کھیتی کی زکوۃ اور عشر!

۳۱۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: في كل شئ أخرجت الأرض مما سقت السمآء أو سقى سيحا العشر، وما سقى بغرب أو دالية ففيه نصف العشر. قال محمد: وبهذا كان يأخذ أبو حنيفة، وأما في قولنا فليس في الخضر صدقة، والخضر: البقول، والرطاب، وما لم يكن له ثمرة باقية، نحو: البطيخ، والقثآء، والخيار، وما كان من الحنطة، والشعير، والتمر، والزبيب، وأشباه ذلك فليس فيه صدقة حتى يبلغ خمسة أو ساق والوسق ستون صاعا، والصاع القفير الحجاجي و ربع الهاشمي، وهو ثمانية أرطال.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں زمین میں سے جو چیز نکلے اسے بارش سے سیراب کیا جائے یا نہر میں سے اس میں عشر (دسواں حصہ) ہے اور جسے ڈولوں یا رہٹ سے سیراب کیا جائے اس میں بیسواں حصہ ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

اور ہمارا یہ قول کہ سبزیوں میں زکوۃ نہیں اور سبزی سے مراد ساگ اور وہ سبزی جو باقی نہیں رہتی اور جس کا پھل باقی نہیں رہتا جیسے خربوزہ کھیرا، ککڑی، اور گندم، جو، کھجوریں، کشمش وغیرہ میں صدقہ نہیں جب تک پانچ وسق کو نہ پہنچے وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع ایک قفیز حجاجی اور ہاشمی قفیر کا چوتھا حصہ ہے اور یہ آٹھ رطل (یعنی چار سیر ہے چار کلو سے کچھ کم) تو اس سلسلے میں حدیث ہے۔"

۳۱۳. محمد قال: اخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في قوله تعالیٰ: "وآتوا حقه يوم

[1] اس طرح مشینری کی رقم پر زکوۃ نہیں البتہ منافع پر زکوۃ ہوگی دکان کی قیمت پر نہیں نفع پر ہوگی۔ ۱۲ ہزاروی

حصاده" قال: منسوخة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ اللہ عزوجل کے قول واتوا حقہ یوم حصادہ کے بارے میں فرماتے ہیں یہ منسوخ ہے۔"

۳۱۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن أبي صخرة المحاربي عن زياد بن حدير قال: بعثه عمر بن الخطاب رضي الله عنه مصدقا إلى عين التمر، فامره أن ياخذ من المصلين من أموالهم ربع العشر، ومن أموال أهل الذمة إذا اختلفوا بها للتجارة نصف العشر، ومن أموال أهل الحرب العشر.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت ابوصخرہ محاربی "رحمہ اللہ" سے اور زیاد بن حدیر "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" نے ایک زکوۃ وصول کرنے والا "عین التمر" مقام کی طرف بھیجا تو اسے حکم دیا کہ مسلمانوں سے چالیسواں حصہ اور ذمیوں کے مال سے بیسواں حصہ وصول کرنا جب وہ وہاں تجارت کے لئے آتے جاتے ہوں اور اہل حرب کے مال سے دسواں حصہ لیں۔" (جن سے مسلمانوں کی جنگ ہو وہ اہل حرب ہیں)

۳۱۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا الهيثم عن أنس بن سيرين عن أنس بن مالك رضي اللّٰه عنه قال: كان عمر بن الخطاب رضي الله عنه يبعث أنس بن مالك رضي الله عنه مصدقا لأهل البصرة، قال: فأرادني أن أعمل له، فقلت: لا، حتى تكتب لي عهد عمر بن الخطاب رضي اللّٰه عنه الذى كتب لك، فكتب لي أن آخذ من أموال المسلمين ربع العشر، ومن أموال أهل الذمة إذا اختلفوا بها للتجارة نصف العشر، ومن أموال أهل الحرب العشر.

قال محمد: وبهٰذا كله نأخذ، فأما ما اخذ من المسلمين فهو زكوة، فيوضع في موضع الزكوة، للفقرآء، والمساكين، ومن سمى اللّٰه في كتابه، وما اخذ من أهل الذمة ومن أهل الحرب يوضع موضع الخراج في بيت المال للمقاتلة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے الھیثم "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ انس بن سیرین "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت انس بن مالک "رحمہ اللہ" کو زکوۃ وصول کرنے کے لئے اہل بصرہ کی طرف بھیجتے تھے حضرت انس بن سیرین "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں حضرت انس بن مالک "رحمہ اللہ" نے ارادہ کیا کہ میں ان کے لئے کام کروں میں نے کہا نہیں (ایسا نہیں ہوسکتا) حتیٰ کہ حضرت عمر بن خطاب "رضی اللہ عنہ" مجھے وہ اجازت نامہ لکھ دیں جس طرح انہوں نے آپ کو لکھ کر دیا ہے۔"

تو انہوں نے میرے لئے اجازت نامہ لکھ دیا کہ میں مسلمانوں کے مال سے چالیسواں حصہ وصول کروں ذمی جب وہاں تجارت کے لئے آئیں جائیں تو ان کے مالوں سے بیسواں حصہ اور حربیوں کے مالوں سے دسواں حصہ وصول کروں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم ان باتوں کو اختیار کرتے ہیں جو کچھ مسلمانوں سے لیا جائے گا وہ زکوۃ ہوگی پس اس کو مصارف زکوۃ پر خرچ کیا جائے (یعنی) فقراء اور مساکین اور ان لوگوں کو دیا جائے جن کا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ذکر کیا ہے اور جو کچھ ذمیوں اور حربیوں سے لیا جائے وہ خراج کی جگہ رکھا جائے یعنی مجاہدین کے لئے بیت المال میں جمع کیا جائے۔

باب كيف تعطي الزكوة! زکوۃ کیسے دی جائے!

٣١٦. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عمرو بن جبير عن إبراهيم النخعي: أن رجلا أراد أن يعطي الزكوة أربع مائة درهم، فذهب إلى إبراهيم يدله، فكان يعطي أهل البيت عشرة دراهم، فقال إبراهيم: لو كنت أنا كان أن أغني بها أهل بيت من المسلمين أحب إلى قال محمد: وبه نأخذ، أعطى من الزكوة مابينه و بين المائتين، ولا يبلغ بها مائتين، إلا أن يكون مغرما فيعطي قدر دينه، و فضل مائتي درهم إلا قليلا، وهذا قول أبى حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے عمرو بن جبیر "رحمہ اللہ" نے حضرت ابراہیم نخعی "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ ایک شخص نے چار سو درہم زکوۃ دینے کا ارادہ کیا تو وہ حضرت ابراہیم نخعی "رحمہ اللہ" کے پاس گیا کہ وہ اس کی راہنمائی کریں وہ ایک ایک گھر والوں کو دس دس درہم دیتا تھا تو حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" نے فرمایا اگر میں ہوتا تو مسلمانوں کو اتنا دینا مجھے زیادہ پسند تھا کہ وہ مانگنے سے بے نیاز ہو جاتے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں زکوۃ (ایک شخص کو) دوسو درہموں سے کم دی جائے دوسو تک نہ پہنچے مگر وہ قرض دار نہ ہو تو اسے قرض کے مقدار کے مطابق دی جائے (کیونکہ اس کی فوری ضرورت ہے اور قرض کی ادائیگی کے بعد وہ صاحب نصاب نہیں رہتا ۱۲ ہزاروی)

باب زكوة الإبل! اونٹوں کی زکوۃ!

٣١٧. محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن عبدالله بن مسعود رضي الله عنه أنه قال: في خمس من الإبل شاة إلى تسع، فإذا زادت واحدة ففيها شاتان إلى أربع عشرة، فاذا زادت واحدة ففيها ثلث شياه إلى تسع عشرة، فاذا زادت واحدة ففيها أربع شياه إلى أربع و

عشرين، فاذا زادت واحدة ففيها ابنة مخاض إلى خمس و ثلثين، فاذا زادت واحدة ففيها شياه ابنة لبون إلى خمس واربعين، فاذا زادت واحدة ففيها حقة إلى ستين، فاذا زادت واحدة ففيها جذعة إلى خمس و سبعين فاذا زادت واحدة ففيها بنتالبون إلى تسعين، فاذا زادت واحدة ففيها حقتان الى عشرين ومائة، ثم تستقبل الفريضة، فاذا كثرت الإبل ففي كل خمسين حقة.

قال محمد: وبهذا كله نأخذ، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا پانچ اونٹوں میں نو تک ایک بکری ہے جب زیادہ ہو جائیں تو دو بکریاں ہیں یہ چودہ تک ہیں جب اس سے ایک بڑھ جائے تو ان میں تین بکریاں ہیں جب ان پر ایک کا اضافہ ہو جائے تو ان میں چار بکریاں ہیں یہ مقدار چوبیس تک ہے۔ جب ان سے ایک بڑھ جائے تو ان میں ایک بنت مخاض ہے یہ پینتیس تک ہیں جب ایک بڑھ جائے تو ان میں پینتالیس تک ایک بنت لبون ہے جب ایک اونٹ زائد ہو جائے تو ان میں ایک حقہ ہے یہ ساٹھ تک ہے جب ساٹھ سے ایک اونٹ بڑھ جائے تو اس میں دو حقے ہیں یہ ایک سو بیس تک ہے نئے سرے سے سلسلہ شروع کیا جائے جب اونٹ زیادہ ہو جائیں تو ہر پچاس میں ایک حقہ ہوگا۔" [1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۳۱۸۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن عبدالله بن مسعود رضي الله عنه أنه قال: في مائة و خمسة و عشرين من الإبل حقتان و شاة، وفي الثلاثين والمائة حقتان و شاتان، و في خمس و ثلثين مائة حقتان و ثلث شياه، و في أربعين و مائة حقتان وأربع شياه، و في خمس و أربعين و مائة حقتان وابنة مخاض، و في خمسين ومائة ثلث حقاق، قال محمد: وبهذا كله نأخذ، ثم تستقبل الفريضة أيضا، فإذا بلغت خمسين أخرىٰ كانت فيها حقة ثم تستقبل الفريضة، وهذا كله قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں! فرماتے ہیں ایک سو پچیس اونٹوں میں دو حقے اور ایک بکری ہے ایک سو تیس میں دو حقے اور دو بکریاں ہیں ایک سو

[1] اونٹنی کا بچہ ایک سال کا ہو کر دوسرے سال میں داخل ہو جائے تو اسے بنت مخاض یا ابن مخاض کہتے ہیں دو سال کا ہو جائے بنت لبون اور تین سال کا ہو جائے حقہ کہلاتا ہے۔

پچیس میں دو حقے اور تین بکریاں ہیں۔ایک سو چالیس میں دو حقے اور چار بکریاں ہیں ایک سو پینتالیس میں دو حقے اور ایک بنت مخاض ہے ایک سو پچاس میں تین حقے ہیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں' پھر نئے سرے سے فریضہ شروع کیا جائے جب مزید پچاس ہوں تو ان میں ایک حقہ ہوگا پھر نئے سرے سے حساب لگایا جائے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب زكوة الغنم! بکریوں کی زکوۃ!

۳۱۹ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن عبدالله بن مسعود رضي الله عنه أنه قال: ليس في أقل من الأربعين من الغنم زكوة، فاذا كانت أربعين ففيها شاة إلى مائة و عشرين فاذا زادت واحدة ففيها شاتان إلى مائتين فاذا زادت واحدة على مائتين ففيها ثلث شياه إلى ثلث مائة، فاذا كثرت الغنم ففي كل مائة شاة. قال محمد: وبهذا ناخذ، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں۔"

چالیس بکریوں سے کم میں زکوۃ نہیں جب چالیس بکریاں ہوں تو ان میں ایک بکری ہوگی یہ ایک سو بیس (بکریوں) تک ہے جب ان پر ایک بڑھ جائے تو ان میں دو بکریاں ہوں گی یہ دو سو تک ہے' جب دو سو سے ایک بڑھ جائے تو ان میں تین بکریاں ہیں جب بکریاں زیادہ ہو جائیں تو ہر سو بکری میں ایک بکری دینا ہوگی۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۳۲۰ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عطاء بن السائب عن الحسن عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه أنه بعث سعدا أو سعيد بن مالک مصدقا، فأتى عمر رضي الله عنه يستأذنه في جهاد، فقال: أو لست في جهاد؟ قال: ومن أين؟ والناس يزعمون أني أظلمهم، قال: ومم ذٰلک؟ قال: يقولون: تحسب علينا السخلة في العدد، قال: احسبها وإن جاء بها الراعي علىٰ كتفه، أو لست تدع لهم الماخض والربي، والأثيلة و تيس الغنم؟ قال محمد و بهٰذا نأخذ والماخض التي في بطنها ولدها والربي التي تربي ولدها، والأثيلة التي تسمن للأكل، وإنما ينبغي للمصدق أن ياخذ من أوسط الغنم، يدع المرتفع والرذال، ويأخذ من

الأوساط البين فصاعدا.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت عطاء بن سائب "رحمہ اللہ" نے حضرت حسن "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ حضرت عمر بن خطاب "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت سعد یا حضرت سعید بن مالک "رضی اللہ عنہما" کو زکوۃ کی وصولی کے لئے بھیجا وہ حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" کی خدمت میں حاضر ہوئے اور جہاد کی اجازت مانگنے لگے تو انہوں نے فرمایا کیا تم جہاد میں نہیں ہو؟[1] انہوں نے عرض کیا وہ کیسے؟ لوگ خیال کرتے ہیں کہ میں ان پر ظلم کروں گا حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" نے پوچھا وہ ایسا کیوں سوچتے ہیں عرض کیا وہ کہتے ہیں چھوٹی بکری بھی شمار کی جائے فرمایا شمار کرو اگرچہ چرواہا اسے اپنے کاندھے پر لے کر آئے کیا تم ان کے لئے حاملہ اور دودھ پلانے والی بکری نہیں چھوڑتے اور کھانے کے لئے موٹی تازہ کی گئی بکری اور بکرا انہیں چھوڑتے؟"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں۔"

الماخض وہ بکری جس کے پیٹ میں بچہ ہو الزلی وہ جو بچہ کی پرورش کرتی ہے۔ الاثیلہ جسے کھانے کے لئے پالا جاتا ہے اور زکوۃ وصول کرنے والے کو چاہئے کہ درمیانی قسم کی بکریاں لے زیادہ قیمتی اور ادنیٰ (دونوں قسم کی بکریوں) کو چھوڑ دے اور درمیانی قسم کی ہوں تو ان سے متوسط یا بہتر لے۔"

باب زكوة البقر! گایوں (گائیں) کی زکوۃ!

۳۲۱۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: ليس في أقل من ثلثين من البقر شيء، فإذا كانت ثلثين من البقر ففيها تبيع أو تبيعة إلى أربعين، فاذا كانت أربعين ففيها مسنة، ثم مازاد فبحساب ذلک. قال محمد: و بهذا كله كان ياخذ أبو حنيفة، وأما في قولنا فليس في الزيادة على الأربعين شئ حتى تبلغ البقر ستين، فإذا بلغت ستين كان فيها تبيعان أو تبيعتان والتبيع الجذع الحولي، والمسنة الثنية فصاعدا.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں!

تیس سے کم گایوں میں زکوۃ نہیں جب تیس گائے ہوں تو ان میں ایک تبیع یا تبیعہ ہوگی یہ چالیس تک ہے جب چالیس ہو تو ان میں ایک مسنہ ہوگی یوں اس سے زائد میں اسی حساب سے ہوگی۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اسی بات کو اختیار کرتے تھے۔"

اور ہمارا یہ قول کی چالیس سے زائد میں کوئی چیز نہیں حتیٰ کہ ساٹھ کو پہنچ جائیں تو جب ساٹھ تک پہنچ

[1] اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ کسی بھی حوالے سے دینی اور ملی خدمات انجام دیتے ہیں وہ درحقیقت جہاد میں ہی مصروف ہیں ۱۲ ہزاروی

جائیں تو ان میں دو تبیعہ نر یا مادہ ہوں گے' تبیع وہ جو ایک سال کا ہو جائے اور مسنہ جو دو سال یا زیادہ کا ہو۔''

باب الرجل يجعل ماله للماسكين!

٣٢٢. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا جعل الرجل ما له في المساكين صدقة فلينظر إلى ما يسعه و يسع عياله، فليمسكه و ليتصدق بالفضل، فإذا أيسر تصدق بمثل ما أمسك. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول ابي حنيفة رحمه الله تعالىٰ. وإنما عليه أن يتصدق من ماله باموال الزكٰوة الذهب، والفضة، والمتاع للتجارة، والإبل، والبقر، والغنم السائمة: فأما المتاع، والرقيق، والدور، و غير ذٰلک مما ليس للتجارة فليس عليه أن يتصدق به: إلا أن يكون عناه في يمينه.

جو شخص اپنا مال مساکین کے لئے کر دے!

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنا مال مساکین کے لئے صدقہ کر دے تو دیکھے خود اس کی اور اس کے اہل وعیال کی ضرورت کس قدر ہے پھر اتنی مقدار روک لے اور باقی صدقہ کر دے جب آسانی پیدا ہو جائے تو جس قدر روکا ہے اتنی مقدار میں صدقہ کر دے۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے اور اپنے اس مال میں سے دے جو مال زکوۃ ہے یعنی سونا چاندی تجارتی سامان اونٹ گائے اور بکریاں جو چرتی ہیں۔''

گھر کے ساز وسامان غلاموں اور مکانات اور دوسری اشیاء جو تجارت کے لئے نہیں اس میں سے صدقہ لازم نہیں البتہ یہ کہ قسم میں اسی سے دینے کا ارادہ کرے۔

كتاب المناسک/ باب الإحرام و التلبية!

٣٢٣. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن سعيد بن جبير قال: لما انبعث به بيعره قال: لبيک اللّٰهم لبيک، لبيک لا شريک لک لبيک، إن الحمد والنعمة لک والملک لا شريک لک، لبيک إلٰه الحق لبيک، غفار الذنوب لبيک. قال محمد: إن شآء الرجل احرم حين ينبعث به بعيره، وإن شآء في دبر صلاته، والتلبية المعروفة إلٰى قوله: "والملک لا شريک لک" فما زدت فحسن، وهو قول ابى حنيفة رحمه اللّٰه تعالىٰ.

مناسک حج / احرام اور تلبیہ!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت سعید بن جبیر "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب اس کا اونٹ اسے لے کر اٹھے (سوار ہو) تو کہے۔"

لَبَّیکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیکَ لَبَّیکَ لَا شَرِیکَ لَکَ لَبَّیکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیکَ لَکَ لَبَّیکَ اِلٰہَ الْحَقِّ لَبَّیکَ غَفَّارُ الذُّنُوبِ لَبَّیکَ.

ترجمہ! میں حاضر ہوں یا اللہ! میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں حمد اور نعمت تیرے لئے ہے اور بادشاہی بھی، تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں سچے معبود میں حاضر ہوں گناہوں کو بخشنے والے میں حاضر ہوں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں اگر چاہے تو اس وقت احرام باندھے (نیت کرے) جب سواری لے کر اسے اٹھے اور اگر چاہے تو نماز کے بعد نیت کرے اور معروف تلبیہ والملک لاشریک لک تک ہے اس سے زائد اچھی بات ہے اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۳۲۴۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا: عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: قال له رجل: يا أبا عبدالرحمٰن، رأيتک تصنع أربع خصال، قال: ماهن؟ قال: رأيتک حين أردت أن تحرم ركبت راحلتک ثم استقبلت القبلة، ثم أحرمت حين البعث بک بعيرک، ورأيتک إذا طفت بالبيت لم تجاوز الركن اليماني حتى تستلمه، ورأيتک تلون لحيتک بالصفرة ورأيتک تتوضأ في النعال السبتية، قال: إني رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنع ذلک كله فصنعته. قال محمد: وبهذا كله ناخذ، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالیٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت عبیداللہ بن عمر "رضی اللہ عنہ" نے بیان کیا وہ حضرت نافع "رضی اللہ عنہ" سے اور وہ حضرت ابن عمر "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ایک شخص نے ان سے کہا اے ابوعبدالرحمٰن "رضی اللہ عنہ"! میں آپ کو چار کام کرتے ہوئے دیکھتا ہوں انہوں نے پوچھا وہ کونسے ہیں؟

اس نے کہا میں دیکھتا ہوں جب آپ احرام باندھنے کا ارادہ کرتے ہیں تو اپنی سواری پر سوار ہوتے ہیں پھر قبلہ رخ ہو کر اس وقت احرام کی نیت کرتے ہیں جب سواری آپ کو لے کر اٹھتی ہے اور میں آپ کو دیکھتا ہوں جب آپ بیت اللہ شریف کا طواف کرتے ہیں تو رکن یمانی سے اس وقت تک نہیں گزرتے جب تک اس کو ہاتھ

نہ لگالیں (یا بوسہ نہ دے دیں) اور میں دیکھتا ہوں آپ اپنی داڑھی کو زرد رنگ لگاتے ہیں اور یہ بھی دیکھتا ہوں کہ آپ ایسے چمڑے کے جوتوں میں وضو کرتے ہیں جن سے بالوں کو دور کیا گیا ہو۔"

انہوں نے فرمایا میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ تمام کام کرتے ہوئے دیکھا ہے پس میں بھی یہ کام کرتا ہوں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب القران و فضل الإحرام! حج قران اور احرام کی فضیلت!

۳۲۵۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا منصور بن المعتمر عن إبراهيم النخعي عن أبي نصر السلمي عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه قال: إذا اهللت بالحج و العمرة فطف لهما طوافين، واسع لهما سعيين بالصفا و المروة. قال منصور: فلقيت مجاهدا وهو يفتي بطواف واحد أفتي الا بهما، قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے منصور بن المعتمر "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت ابراہیم نخعی "رحمہ اللہ" سے وہ ابونصر سلمی "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت علی بن ابی طالب "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں۔"

• جب تم حج اور عمرہ (دونوں) کا احرام باندھو تو دونوں کے لئے دو طواف کرو اور دونوں کے لئے صفا مروہ کی دو مرتبہ سعی کرو۔"

حضرت منصور "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں میری ملاقات حضرت مجاہد "رحمہ اللہ" سے ہوئی اور وہ قران[1] والے کو ایک طواف کا فتویٰ دیتے تھے میں نے ان سے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے فرمایا اگر میں نے یہ حدیث سنی ہوتو میں دو طوافوں کا فتویٰ ہی دیتا۔ اور آج کے بعد دو طوافوں کا فتویٰ ہی دوں گا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۳۲۶۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن طاووس قال: لو حججت ألف حجة لم أدع القران حتى لقد كنا ندعوه الحج الأكبر، والحج الأصغر، و نرى أن حج من لم يقرن لم يكمل. قال محمد: وبه نأخذ، القران عندنا أفضل من غيره، و كل جميل حسن، وهو قول ابى

---

[1] جب حج اور عمرہ کی اکٹھی نیت کی ہو تو اسے حج قران کہتے ہیں اور ایسا شخص قارن کہلاتا ہے قارن عمرہ کرنے کے بعد احرام سے باہر نہیں نکل سکتا جب تک حج نہ کرے۔

حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور حضرت طاؤس "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں اگر میں ایک ہزار حج بھی کروں تو بھی قران کو نہیں چھوڑوں گا حتیٰ کہ ہم اسے حج اکبر کہتے تھے اور محض حج کو حج اصغر کہتے تھے اور ہمارا خیال ہے کہ جو قران نہیں کرتا اس کا حج مکمل نہیں ہوتا۔"[1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں ہمارے نزدیک قران دوسری قسم کے حج سے افضل ہے اور تمام صورتیں اچھی ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٣٢٧. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه أنه إنما نهيٰ عن الإفراد، فأما القران فلا، يعني بقوله: "نهىٰ عن الإفراد" إفراد العمرة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت عمر بن خطاب "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حج افراد سے منع فرمایا قران سے نہیں مطلب یہ ہے کہ صرف عمرہ سے منع فرمایا قران کی ترغیب کے لئے ایسا کیا۔"

٣٢٨. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عمرو بن مرة عن عبدالله بن سلمة عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه قال: تمام الحج والعمرة أن تحرم بهما من جوف دويرتك. قال محمد: وبه نأخذ، ما عجلت من الإحرام فهو أفضل إن ملكت نفسك، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے عمرو بن مرہ "رحمہ اللہ" نے عبداللہ بن سلمہ "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ حضرت علی بن ابی طالب "رضی اللہ عنہ" روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حج وعمرہ کی تکمیل یہ ہے کہ اپنے گھروں کے اندر سے احرام باندھو۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اگر تم اپنے آپ کو کنٹرول کر سکتے ہو تو احرام میں جس قدر جلدی کرو اتنا ہی اچھا ہے۔"

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٣٢٩. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا شيخ من ربيعة عن معاوية بن إسحاق القرشي قال: إن الحاج مغفور له ولمن استغفر له إلىٰ انسلاخ المحرم.

---

[1] احناف کے نزدیک قران افضل ہے کیونکہ حج کی اس صورت میں مشقت زیادہ ہے اور ڈبل فائدہ ہے عمرہ بھی ہو جاتا ہے اور حج بھی۔

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے ایک شیخ "رحمہ اللہ" نے ربیعہ "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ معاویہ بن اسحاق بن قریشی "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حج کرنے والے اور جس کے لئے وہ بخشش مانگے بخشش ہو جاتی ہے یہاں تک کہ وہ احرام کھول دے۔"

۲۳۰۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا أيوب بن عائذ الطائي عن مجاهد قال: حاج بيت الله والمعتمر والمجاهد في سبيل الله وفد الله، دعاهم فأجابوه، و يعطيهم ما سألوه.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے ایوب بن عائذ الطائی "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت مجاہد "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے گھر کا حج اور عمرہ کرنے کرنے والے اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والے اللہ تعالیٰ کا وفد ہیں اس نے ان کو بلایا تو وہ حاضر ہو گئے وہ ان کو وہ چیز عطا کرتا ہے جس کا وہ سوال کرتے ہیں۔"

۲۳۱۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا محمد بن مالک الهمداني عن أبيه قال: خرجنا في رهط يريد مكة، حتىٰ إذا كنا بالربذة رفع لنا خبآء فإذا فيه أبو ذر الغفاري رضي الله عنه، فأتيناه فسلمنا عله، فرفع جانب الخبآء فرد السلام، فقال: من أين أقبل القوم فقلنا من الفج العميق، قال: فأين تؤمون؟ قالوا: البيت العتيق، قال: الله الذى لا إله إلا هو ما أشخصكم غير الحج؟ فكرر ذٰلک علينا مرارا فحلفنا له فقال: انطلقوا نسککم ثم استقبلوا العمل.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے محمد بن مالک الہمدانی "رحمہ اللہ" نے اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم ایک جماعت میں مکہ مکرمہ کے ارادے سے نکلے حتیٰ کہ جب ہم مقام ربذہ میں تھے تو ہمارے لئے ایک خیمہ ظاہر کیا گیا (دکھایا گیا) اس میں حضرت ابوذر غفاری "رضی اللہ عنہ" تھے ہم نے ان کو سلام کیا تو انہوں نے خیمے کا ایک کنارہ اٹھا کر سلام کا جواب دیا اور فرمایا یہ لوگ کہاں سے آئے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا دور سے آئیں ہیں فرمایا تم کہاں کا ارادہ رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ کہ قدیم گھر (خانہ کعبہ) کا فرمایا اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں کیا تم صرف حج کی نیت سے آئے ہو؟ انہوں نے سوال بار بار کیا تو ہم نے ان کے سامنے قسم کھائی انہوں نے فرمایا احکام حج کی ادائیگی کرو پھر اپنے کام پر چلے جاؤ۔"

باب الطواف والقرآءة في الكعبة!

۲۳۲۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم رمل من الحجر إلى الحجر. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

کعبہ شریف کا طواف اور اس میں قرات!

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے حجر اسود سے حجر اسود تک رمل کیا'' [1]

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

۳۳۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن رجل عن عطاء بن أبي رباح قال: رمل رسول الله صلى الله عليه وسلم من الحجر إلى الحجر. قال محمد: وبه نأخذ الرمل في الأشواط الثلثة الأول من الحجر الأسود حين يبتدئ الطواف حتٰى ينتهي إليه ثلثة أطواف كاملة، و يمشي الأربعة الأواخر مشيا علٰى هينته، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ ایک شخص سے اور وہ حضرت عطاء بن ابی رباح ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے حجر اسود سے حجر اسود تک رمل کیا۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں پہلے تین چکروں میں حجر اسود سے جہاں طواف شروع ہوتا ہے رمل شروع کر دیں حتیٰ کہ وہاں تک تین چکر مکمل ہو جائیں اور آخری چکروں میں عام حالت پر چلے۔''

حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

۳۳۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد أنه سعٰى بين الصفا والمروة مع عكرمة، فجعل حماد يصعد الصفا ولا يصعده عكرمة، و يصعد حماد المروة ولا يصعده عكرمة. قال: فقلت: يا أبا عبدالله: ألا تصعد الصفا والمروة؟ فقال: هٰكذا طواف رسول الله صلى الله عليه وسلم. قال حماد: فلقيت سعيد بن جبير فذكرت ذٰلك له، فقال: إنما طاف رسول الله صلى الله عليه وسلم علٰى راحلته وهو شاك، يستلم الأركان بمحجن، فطاف بالصفا والمروة علٰى راحلته، فمن أجل ذٰلك لم يصعد. قال محمد: و بقول سعيد بن جبير نأخذ، ينبغي للرجل أن يصعد على الصفا والمروة، فيستقبل الكعبة حيث يراها، ثم يدعو، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

---

[1] کندھوں کو حرکت دیتے ہوئے قدرے تیزی سے چلنا رمل کہلاتا ہے۔۱۲ ہزاروی

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عکرمہ "رضی اللہ عنہ" کے ہمراہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی تو حضرت حماد "رحمہ اللہ" صفا پر چڑھتے تھے جب کہ حضرت عکرمہ "رضی اللہ عنہ نہیں چڑھتے تھے' اسی طرح حضرت حماد "رحمہ اللہ" مروہ پر تشریف لے جائے اور حضرت عکرمہ نہیں جاتے تھے۔"

حضرت حماد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں میں نے کہا اے ابوعبداللہ "رضی اللہ عنہ" (حضرت عکرمہ کی کنیت) کیا آپ صفا مروہ پر تشریف نہیں لے جاتے؟ تو انہوں نے فرمایا رسول اکرم ﷺ کا طواف اسی طرح تھا۔"

حضرت حماد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں میں حضرت سعید بن جبیر "رضی اللہ عنہ" سے ملا تو ان سے یہ بات عرض کی انہوں نے فرمایا نبی اکرم ﷺ نے سواری پر طواف کیا اور آپ علیل تھے آپ عصا مبارک سے استلام کرتے (حجر اسود پر عصا مبارک لگا کر اسے بوسہ دیتے) تو آپ نے صفا اور مروہ پر سعی بھی سواری کی حالت میں فرمائی اسی وجہ سے آپ صفا مروہ پر تشریف نہیں لے گئے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم حضرت سعید بن جبیر "رضی اللہ عنہ" کے قول کو اختیار کرتے ہیں پس وہ (سعی کرنے والا) قبلہ رخ ہو جہاں سے خانہ کعبہ کو دیکھ سکے پھر دعا مانگے۔

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۳۳۵۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن سعيد بن جبير أنه قرأ في الكعبة في الركعة الأولىٰ بالقرآن، وفي الركعة الثانية بقل هو الله أحد، قال محمد: ولسنا نرىٰ بهٰذا بأسا إذا فهم ما يقول، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں اور وہ حضرت سعید بن جبیر "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کعبہ شریف میں پہلی رکعت میں قرآن مجید مکمل پڑھا اور دوسری رکعت میں قل هو الله احد سورت پڑھی۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے جب کہ سمجھ کر پڑھے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب متىٰ يقطع التلبية؟ والشرط في الحج!

۳۳۶۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: يقطع المحرم التلبية بالعمرة إذا استلم الحجر، و يقطع التلبية بالحج في أول حصاة يرمي بها جمرة العقبة. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالى.

تلبیہ کب ختم کیا جائے؟اور حج میں کوئی شرط رکھنا!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں عمرہ کرنے والا محرم جب حجر اسود کا استلام کرے تو تلبیہ ختم کردے اور حج کرنے والا جمرہ عقبہ کو پہلی کنکری مارنے کے ساتھ ہی تلبیہ ختم کردے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٣٣٧. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يشترط في الحج قال: ليس شرطه بشئي. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول ابی حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ کسی شخص کے حج میں کوئی شرط رکھنے کی کوئی حقیقت نہیں۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں۔"

باب العمرة في اشهر الحج و غيرها!

٣٣٨. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل إذا أهل بالعمرة في غير أشهر الحج ثم أقام حتىٰ يحج، أو رجع إلىٰ أهله ثم حج فليس بمتمتع، وإذا أهل بالعمرة في أشهر الحج ثم رجع إلىٰ أهله ثم حج فليس بمتمتع، وإذا اعتمر في أشهر الحج ثم أقام حتىٰ يحج فهو متمتع. قال محمد: وبهٰذا كله ناخذ، وهو قول ابی حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

حج کے مہینوں اور اس کے علاوہ عمرہ کرنا!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص حج کے علاوہ مہینوں میں عمرہ کا احرام باندھے پھر وہاں مقیم ہو جائے حتیٰ کہ حج کرے یا گھر کی طرف واپس آجائے پھر حج کرے تو وہ متمتع نہیں ہے اور جب حج کے مہینوں میں عمرہ کا احرام باندھے پھر گھر کی طرف واپس آجائے پھر حج کرے وہ بھی متمتع ہے اور جب حج کے مہینوں میں عمرہ کرے پھر وہاں ٹھہر جائے حتیٰ کہ حج کرے تو وہ متمع ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۳۳۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في رجل من أهل مكة اعتمر في اشهر الحج ثم حج من عامه ذٰلک قال: لیس عله هدي بمتعته. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول ابی حنیفة رحمه اللّٰه تعالٰی، و ذٰلک لقول اللّٰه تعالٰی، "ذٰلک لمن لم یکن أهله حاضری المسجد الحرام".

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو مکہ کا رہنے والا ہو اور حج کے دنوں میں عمرہ کرے پھر اسی سال حج کرے تو اس پر تمتع کی قربانی نہیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"
اس کی وجہ ارشاد خداوندی ہے!
لِمَنْ لَّمْ یَکُنْ اَھْلُهٗ حَاضِرِ ی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ. (سورۃ بقرہ آیت ۱۹۶)

ترجمہ! یہ حکم یعنی تمتع ان لوگوں کے لئے جو مسجد حرام کے قریب رہنے والے نہ ہوں۔"

۳۴۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يقدم متمتعا في شهر رمضان فلا يطوف حتٰى يدخل شوال قال: هو متمتع: لأنه طاف في أشهر الحج قال محمد: وبه نأخذ، عمرته في الشهر الذي يطوف فيه، وليس في الشهر الذي يحرم فيه، وهو قول ابی حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو ماہ رمضان میں تمتع کے طور پر آتا ہے اور طواف نہیں کرتا حتٰی کہ شوال کا مہینہ داخل ہو جاتا ہے تو فرمایا وہ متمتع ہے کیونکہ اس نے حج کے مہینوں میں طواف کیا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اس کا عمرہ اس مہینے میں ہوگا جس میں اس نے طواف کیا اس مہینے میں نہیں جس میں احرام باندھا۔"
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۳۴۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيقة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يفوته صوم ثلثة أيام في الحج قال: عليه الهدي، لا بدمنه ولو أن يبيع ثوبه. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول ابی حنيفة رحمه اللّٰه تعالٰی.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس آدمی کے بارے میں روایت کرتے ہیں جس سے حج کے دنوں میں تین دنوں کے روزے چھوٹ جائیں تو وہ فرماتے ہیں اس پر قربانی (لازم) ہے اگرچہ اسے اپنے کپڑے فروخت کرنا پڑیں۔"[1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۳۴۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا يزيد بن عبدالرحمٰن عن عجوز من العتيك عن عائشة أم المؤمنين رضي الله عنها أنها قالت: لا بأس بالعمرة في أي السنة شئت ما خلا خمسة أيام. يوم عرفة، و يوم النحر، وأيام التشريق. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالى، إلا أنا نقول: عشية عرفة، فأما غداة عرفة فلا بأس بالعمرة فيها.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے یزید بن عبدالرحمٰن "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ عتیک (قبلہ) کی ایک خاتون (معاذہ عدویہ رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں اور وہ ام المومنین حضرت عائشہ "رضی اللہ عنہا" سے روایت کرتی ہیں ام المومنین نے فرمایا سال کے جس حصے میں عمرہ کرو کوئی حرج نہیں سوائے پانچ دنوں کے، اور وہ یوم عرفہ (نو ذوالحجہ) یوم نحر (قربانی کا دن دس ذوالحجہ) اور ایام تشریق ہیں۔" (گیارہ بارہ اور تیرہ ذوالحجہ)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے البتہ ہم نو ذوالحجہ کی صبح کی بات کرتے ہیں اس کی رات (گذشتہ) رات میں عمرہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔"

باب الصلوٰة بعرفة و جمع! — عرفات اور مزدلفہ میں نماز!

۳۴۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا صليت يوم عرفة في رحلك فصل كل واحد من الصلوٰتين لوقتها، ولا ترتحل من منزلك حتٰى تفرغ من الصلوٰة. قال محمد: وبهٰذا كان ياخذ أبو حنيفة رحمه الله تعالى، فأما في قولنا فإنه يصليها في رحله كما يصليها مع الإمام، يجمعهما جميعا بأذان وإقامتين: لأن العصر انما قدمت للوقوف، وكذٰلك بلغنا عن عائشة أم المؤمنين و عن عبدالله بن عمر، و عن عطاء بن أبي رباح، و عن مجاهد.

---

[1] اس کی وجہ یہ ہے کہ روزے بطور بدل رکھنا ہوتے ہیں جب بدل فوت ہو جائے تو اصل کی طرف رجوع ہوگا یعنی قربانی کرنا ہوگی۔۱۲ اہزاد

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی! وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب تم نو ذوالحجہ کو اپنی منزل (خیمہ شیخ وغیرہ) میں نماز پڑھو تو ہر نماز کو اس کے وقت پر پڑھو اور جب تک نماز سے فارغ نہ ہو جاؤ اپنی منزل سے کوچ نہ کرو۔"[1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" اسی بات کو اختیار کرتے ہیں۔"

ہمارا یہ قول ہے کہ وہ اپنی منزل میں اسی طرح نماز پڑھے جس طرح امام کے ساتھ پڑھتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ کہ دونوں کو ایک اذان اور دوبارہ اقامت کے ساتھ جمع کرے کیونکہ عصر کی نماز وقوف (عرفات) کے لئے مقدم کی گئی۔"

ام المومنین حضرت عائشہ "رضی اللہ عنہا" حضرت عبداللہ بن عمر حضرت عطا اور حضرت مجاہد "رضی اللہ عنہم" سے ہم تک یہ بات پہنچی۔"

۳۴۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الصلوٰة بجمع قال: إذا صليتهما بجمع صليتهما بإقامة واحدة، وإن تطوعت بينهما فاجعل لكل واحدة إقامة، قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ، ولا يعجبنا أن يتطوع بينهما.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب تم یہ دونوں نمازیں مزدلفہ میں پڑھو تو ایک اقامت سے پڑھو اور دونوں کے درمیان نوافل (اور سنتیں) پڑھو تو دونوں کے لئے الگ الگ اقامت کہو۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے اور ان کے درمیان نفل ہمیں پسند نہیں۔"

۳۴۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه لم يكن يخرج يوم عرفة من منزله، وقال أبو حنيفة: التعريف الذي يصنعه الناس يوم عرفة محدث، إنما التعريف بعرفات. قال محمد: وبه نأخذ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نو ذوالحجہ کو اپنی منزل (خیمے) سے نہیں نکلتے تھے[2]

---

[1] عرفات میں ظہر اور عصر کی نمازیں اس صورت میں جمع ہوتی ہیں جب مسجد میں امام کے پیچھے ہوں ورنہ اپنے اپنے وقت پر ادا کی جائیں گی۔۱۲ ہزاروی

[2] یعنی لوگ نو ذوالحجہ گھروں سے باہر نکل کر کسی جگہ جمع ہوتے ہیں اور اسے عرفات منانا کہتے ہیں تو حضرت ابراہیم "علیہ السلام" اس طرح نہیں کرتے تھے کیونکہ یہ بدعت ہے۔۱۲ ہزاروی

اورامام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں۔ لوگ جو نو ذوالحجہ کو عرفات مناتے ہیں یہ بدعت ہے عرفات کا وقوف تو عرفات میں ہوتا ہے۔" (دوسری جگہ نہیں ہوتا)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں۔"

باب من واقع أهله وهو محرم! حالت احرام میں ہمبستری کرنا!

۳۴۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن عبدالعزيز بن رفيع عن مجاهد عن ابن عباس رضي الله عنهما: أن رجلا أتاه فقال: إني قبلت امرأتي وأنا محرم، فحذفت بشهوتي، فقال: إنك شبق. أهرق دما وتم حجك. قال محمد: وبه نأخذ، ولا يفسد الحج حتى يلتقي الختانان وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى، وكذلك بلغنا عن عطاء بن أبي رباح.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت عبدالعزیز بن رفیع "رحمہ اللہ" سے وہ حضرت مجاہد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابن عباس "رضی اللہ عنہما" سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور اس نے کہا میں نے حالت احرام میں اپنی بیوی کا بوسہ لیا اور یوں اپنی شہوت کو توڑا انہوں نے فرمایا یہ تو شدید شہوت ہے خون بہاؤ (قربانی کرو) اور اپنے حج کو پورا کرو۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے اور ہمیں حضرت عطا بن ابی رباح "رضی اللہ عنہ" سے بھی یہی بات پہنچی ہے۔"

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور جب تک دو شرمگاہیں باہم مل نہ جائیں حج فاسد نہیں ہوتا۔"

۳۴۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن عطاء بن أبي رباح عن ابن عباس رضي الله عنهما قال إذا جامع بعد ما يفيض من عرفات فعليه بدنة، و يقضي ما بقي من حجه، و تم حجه. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت عطاء بن ابی رباح "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابن عباس "رضی اللہ عنہما" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب عرفات سے واپسی کے بعد جماع کرے تو اس پر بڑا جانور (گائے یا اونٹ) لازم ہے اور حج کے باقی ارکان کو پورا کر کے حج کو مکمل کرے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۳۴۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن سعيد بن جبير عن ابن عمر رضي الله

عنهما قال اذا جامع بعد ما يفيض من عرفات فعليه دم، و يقضي ما بقي من حجه، و عليه الحج من قابل قال محمد: ولسنا نأخذ بهٰذا القول، والقول ما قال فيه ابن عباس رضي الله عنهما.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت سعید بن جبیر "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابن عمر "رضی اللہ عنہما" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب عرفات سے واپسی کے بعد جماع کرے تو اس پر دم (قربانی) لازم ہے اور حج کے باقی افعال کو پورا کرے اور آئندہ سال حج کی قضا واجب ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور اس سلسلے میں حضرت ابن عباس "رضی اللہ عنہما" کا قول معتبر ہے۔" (یعنی حدیث نمبر ۳۴۷ میں جو کچھ بیان ہوا)

۳۴۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم قال: من قبل وهو محرم فعليه دم.

قال محمد: وبه نأخذ إذا قبل بشهوة، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جو شخص حالت احرام میں بوسہ لے اس پر دم لازم ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب شہوت کے ساتھ بوسہ لے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب من نحر فقد حل! جس نے قربانی کی وہ احرام سے نکل گیا!

۳۵۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد فى المتمتع: إذا نحر الهدي يوم النحر فقد حل. قال محمد: وبه نأخذ إذا حلق إلا أنه لم يحل له النسآء خاصة حتىٰ يزور البيت فيطوف طواف الزيارة وأما غير النسآء والطيب فقد حل ذٰلک له إذا حلق رأسه قبل أن يطوف البيت، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے متمتع کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ جب قربانی کے دن قربانی کرے تو وہ احرام سے نکل گیا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں، جب سر منڈا لے (تو احرام سے نکل گیا) لیکن اس کے لئے عورتیں حلال نہیں ہوں گی (جماع جائز نہ ہوگا) حتیٰ کہ بیت اللہ شریف کا طواف زیارت کر لے، عورتوں (یعنی جماع) اور خوشبو کے علاوہ سب کچھ جائز ہو جاتا ہے جب طواف سے پہلے سر منڈا لے۔" (کیونکہ سر منڈوانا احرام سے نکلنے کے اسباب میں سے ہے) حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب من احتجم وهو محرم والحلق!

۳۵۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا أبو السوار عن أبي حاضر: أن رسول الله صلى الله عليه وآله احتجم وهو صائم محرم. قال محمد: وبه ناخذ ولكن لا ينبغي للمحرم أن يحلق شعرا إذا احتجم، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالیٰ.

حالت احرام میں پچھنہ لگوانا اور سر منڈوانا!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے فرمایا! ہم سے ابوالسوار "رحمہ اللہ" نے ابوحاضر "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ رسول اکرم ﷺ نے روزے اور احرام کی حالت میں پچھنہ لگوایا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں لیکن محرم کے لئے یہ بات مناسب نہیں کہ پچھنہ لگواتے وقت سر منڈوائے' حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۳۵۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم قال: من أخذ الرأس من النسآء فهو أفضل، والحلق للرجال افضل يعني في الإحرام. وبه ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالیٰ، وما أحب للمرأة أن تأخذ أقل من الأنملة من جوانب رأسها.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے ہمیں خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے، وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں عورتوں کا بالوں میں کچھ کاٹنا اور مردوں کے لئے سر منڈوانا افضل یعنی احرام کی صورت میں۔"

ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے اور عورت کے لئے پسندیدہ نہیں کہ سر کے کناروں سے (انگلیوں کے) پوروں سے کم بال کاٹے۔"

باب من احتاج من علة فهو محرم!

۳۵۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم قال: في الشقاق إذا احرمت قال: ادهنه بالسمن والودک. وقال سعيد بن جبير بكل شئ تاكله. قال محمد: وبقول سعيد ناخذ مالم يكن فيه طيب، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالیٰ.

جو شخص حالت احرام میں کسی بیماری کی وجہ سے مجبور ہو جائے!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ

اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے شقاق (بیماری جس سے جسم پھٹ جاتا ہے) کے بارے میں فرمایا کہ حالت احرام میں گھی اور چربی وغیرہ سے تر کر سکتا ہے (تیل لگا سکتا ہے) حضرت سعید بن جبیر "رضی اللہ عنہ" فرماتے ہیں ہر ایسی چیز (استعمال کر سکتے ہو) جسے تم کھاتے ہو۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم حضرت سعید "رضی اللہ عنہ" کے قول کو اختیار کرتے ہیں لیکن ایسی چیز جس میں خوشبو نہ ہو حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۳۵۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد قال: قلت لإبراهيم: يغتسل المحرم؟ قال: ما يصنع الله بدرنه شيئا. قال محمد: وبه نأخذ، لا نرى بأسا، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے پوچھا کہ محرم غسل کر سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس کی میل کو کیا کرے گا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۳۵۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم في ظفر المحرم ينكسر قال: يكسره. قال سعيد بن جبير: يقطعه. قال محمد: وكل ذلك حسن، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ محرم کا ناخن ٹوٹ جائے تو فرمایا اسے توڑ دے۔ حضرت سعید بن جبیر "رضی اللہ عنہ" فرماتے ہیں اسے کاٹ دے دونوں طریقے بہتر ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۳۵۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم قال: يستاک المحرم من الرجال والنساء. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں محرم مرد اور عورت مسواک کر سکتے ہیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب الصيد في الإحرام! حالت احرام میں شکار!

۳۵۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم قال: إذا أهللت بهما جميعا العمرة والحج فأصبت صيدا فإن عليك جزاء ين، فإن أهللت بعمرة كان عليك جزاء، فإن أهللت بالحج كان عليك جزاء. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب تم عمرہ اور حج دونوں کا احرام باندھو اور شکار کرو تو تم پر دو جزائیں ہوں گی اور اگر صرف عمرہ کا احرام باندھو تو ایک جزا ہو گی اور صرف حج کا احرام باندھو تو بھی تم پر ایک جزا ہو گی۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۳۵۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا محمد بن المنكدر عن أبي قتادة رضي الله عنه قال: خرجت في رهط من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس في القوم إلا محرم غيرى فبعرت بعانة فثرث الى فرسي فركبتها وعجلت عن سوطى فقلت لهم ناولوني فابوا فنزلت عنها فأخذت سوطي. ثم ركبتها فطلبت العانة، فأصبت منها حمارا، فأكلت وأكلوا معي.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرتِ امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے محمد بن منکدر "رحمہ اللہ" نے بیان کیا اور وہ حضرت ابوقتادہ "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں صحابہ کرام کی ایک جماعت میں نکلا اور ان میں میرے علاوہ سب محرم تھے میں نے جنگلی گدھوں کا ایک ریوڑ دیکھا تو اپنے گھوڑے پر کود کر سوار ہو گیا اور اپنی لاٹھی کی طرف جلدی کی اور لوگوں سے کہا مجھے میری لاٹھی دو انہوں نے انکار کیا تو میں نے اتر کر لاٹھی پکڑ لی پھر میں سوار ہو کر اس ریوڑ کی طلب میں چلا اور ایک گودخر کا شکار کر لیا پھر اس سے میں نے بھی کھایا اور انہوں نے بھی کھایا۔"

۳۵۹. محمد قال: أخبرنا ابو حنفية قال: حدثنا أبو سلمة عن رجل عن أبي هريرة رضي الله عنه قال مررت في البحرين فسألوني عن لحم الصيد يصيده الحلال هل يصلح للمحرم أن يأكله؟ فأفتيتهم باكله وفي نفسي منه شئ، ثم قدمت علىٰ عمر بن الخطاب رضي الله عنه، فذكرت له ما قلت لهم، فقال: لو قلت غير هذا، ما أفتيت بين اثنين ما بقيت.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں

سے ابوسلمہ "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ ایک شخص کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہ "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں بحرین میں گزر رہا تھا تو لوگوں نے مجھ سے اس شکار کے گوشت کے بارے میں پوچھا جسے کسی غیر محرم نے شکار کیا کہ کیا محرم اس سے کھا سکتا ہے؟ میں نے ان کو کھانے کا فتویٰ دیا لیکن میرے دل میں کچھ وسوسہ تھا پھر میں حضرت عمر بن خطاب "رضی اللہ عنہ" کی خدمت میں حاضر ہوا تو جو فتویٰ دیا تھا اس کے بارے میں ان کو بتایا انہوں نے فرمایا اگر تم اس کے علاوہ کوئی بات کہتے تو جب تک زندہ رہتے فتویٰ نہ دے سکتے۔"[1]

۳۶۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا هشام بن عروة عن أبيه عن جدة الزبير بن العوام رضي الله عنه قال: كنا نحمل لحم الصيد صفيفا، و نتزود و ناكله و نحن محرمون مع رسول الله صلى الله عليه وسلم.

ترجمہ: حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے ہشام بن عروہ "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا حضرت زبیر بن عوام "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم شکار کا خشک گوشت اٹھاتے اور اسے محفوظ کر کے کھاتے تھے اور ہم رسول اکرم ﷺ کے ہمراہ حالت احرام میں ہوتے تھے۔"

۳۶۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن محمد بن المنكدر عن عثمان بن محمد عن طلحة بن عبيد الله رضي الله عنه قال: تذاكرنا لحم الصيد ياكله المحرم والنبي صلى الله عليه وسلم نائم، فارتفعت أصواتنا، فاسيقظ النبي صلى الله عليه وسلم فقال: فيم تنازعون؟ فقلنا: في لحم الصيد ياكله المحرم، فامرنا بأكله، قال محمد: وبهٰذا نأخذ، إذا ذبح الحلال الصيد فلا بأس بأن يأكله المحرم، وأن كان ذبحه من أجله، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى. قال محمد: وأراهم في هٰذا الحديث قد تنازعوا في الفقه، فارتفعت أصواتهم، فاستيقظ النبي صلى الله عليه وسلم لذٰلک، فلم يعبه عليهم.

ترجمہ: حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت محمد بن المنکدر "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت عثمان بن محمد "رضی اللہ عنہ" سے اور وہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم شکار کے گوشت کے متعلق گفتگو کر رہے تھے جسے محرم کھاتا ہے اور نبی اکرم ﷺ آرام فرما رہے تھے ہماری آوازیں بلند ہوئیں تو آپ بیدار ہو گئے پوچھا تم کس بات میں جھگڑ رہے تھے؟ ہم نے عرض کیا شکار کے گوشت کے بارے میں جسے محرم کھاتا تو آپ نے ہمیں کھانے کی اجازت دی۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب غیر محرم شکار کرے تو محرم کے

---

[1] مطلب یہ ہے کہ آپ کا فتویٰ درست ہے اگر تم اس کے خلاف فتویٰ دیتے تو میں تمہیں زندگی بھر فتویٰ دینے سے روک دیتا۔ ۱۲ ہزاروی

کھانے میں کوئی حرج نہیں اگرچہ وہ اس (محرم) کے لئے ذبح کرے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ ان لوگوں نے اس حدیث میں فقہی حوالے سے بحث کی تو ان کی آوزیں بلند ہوگئیں اس پر رسول اکرم ﷺ بیدار ہوگئے اور آپ نے کوئی عیب نہ لگایا۔" (اعتراض نہ کیا)

۳۶۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عنه حماد عن إبراهيم قال: إذا اشترك القوم المحرمون في صيد فعلىٰ كل واحد منهم جزاؤه. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى، ألا ترى ان القوم يقتلون الرجل جميعا خطأ فعلىٰ كل واحد كفارة عتق رقبة مؤمنة، فإن لم يجد فصيام شهرين متتابعين؟

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کئی احرام والے ایک شکار میں شریک ہوں تو ہر ایک پر اس کی جزا ہوگی۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب کچھ لوگ غلطی سے کسی کو قتل کردیں تو ہر ایک پر ایک مومن غلام (لونڈی) بطور کفارہ لازم ہوجاتا ہے اگر غلام نہ پائے تو دو مہینے کے مسلسل روزے رکھے۔"

۳۶۳. محمد قال: أخبرنا أبوحنيفة قال: حدثنا الهيثم بن أبي الهيثم عن الصلت بن حنين عن عبدالله بن عمر رضي الله عنهما قال: أهدي له ظبيان و بيض نعام في الحرم، فأبىٰ أن يقبله وقال: هلا ذبحتهما قبل أن تجئي بهما؟ قال محمد: وبه نأخذ، إذا أدخل شئ من الصيد الحرم حيالم بحل ذبحه، ولا بيعه، وخلى سبيله، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے ھیثم بن ھیثم "رحمہ اللہ" نے صلت بن حنین "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ حضرت عبداللہ بن عمر "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ انہیں حرم میں دو ہرن اور شتر مرغ کا انڈہ بطور ہدیہ پیش کیا گیا تو انہوں نے قبول کرنے سے انکار کردیا اور فرمایا تم نے ان کو لانے سے پہلے ذبح کیوں نہیں کیا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی چیز کو اختیار کرتے ہیں جب کوئی چیز حرم میں زندہ لائی جائے تو اس کو ذبح کرنا اور بیچنا جائز نہیں اسے چھوڑ دیا جائے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب من عطب هديه فی الطریق!

۳٦۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا منصور بن المعتمر عن إبراهيم النخعي عن خاله عن عائشة أم المؤمنين رضي الله عنها قالت: سألتها عن الهدي إذا عطب في الطريق كيف يصنع به؟ قالت: أكله أحب إلى من تركه للسباغ. وقال أبو حنيفة: فإن كان واجبا فاصنع به ما أحببت وعليك مكانه، وإن كان تطوعا فتصدق به على الفقرآء فإن كان ذلك في مكان لا يوجد فيه الفقرآء فانحره، واغمس نعله في دمه، ثم اضرب به صفحته، ثم خل بينه و بين الناس ياكلون، فإن أكلت منه شيئا فعليك مكان ما أكلت وإن شئت صنعت به ماأحببت و عليك مكانه. قال محمد: وبهذا نأخذ.

قربانی کا جانور راستے میں عاجز ہو جائے!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے منصور بن معتمر "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت ابراہیم نخعی "رحمہ اللہ" سے وہ اپنے ماموں سے اور وہ حضرت عائشہ "رضی اللہ عنہا" سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں ام المومنین سے قربانی کے اس جانور کے بارے میں پوچھا جو راستے میں عاجز ہو جاتے ہیں (اور ہلاکت کے قریب ہو جائیں) تو اس کے ساتھ کیا کیا جائے؟ انہوں نے فرمایا اسے درندوں کے لئے چھوڑنے کی بجائے کھانا زیادہ پسندیدہ ہے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں اگر وہ واجب (قربانی) ہے تو تم جیسے چاہو کرو اور اس کی جگہ دوسرا جانور تم پر لازم ہوگا اور اگر نفلی ہو تو فقراء پر صدقہ کرو اگر وہ ایسی جگہ ہو جہاں فقراء نہ پائے جاتے ہوں تو اسے ذبح کر دو اور اس کی نعل (ہار وغیرہ) کو خون میں غوطہ دو پھر اس کے ایک پہلو پر مارو اور اس کے بعد اسے لوگوں کے لئے چھوڑ دو وہ اسے کھائیں اگر تم اس سے کچھ بھی کھاؤ گے تو جس قدر کھایا ہے اس کا بدلہ دینا ہوگا اور اگر چاہو تو اپنی مرضی کا عمل کرو اور اس کی جگہ دوسرا جانور تم پر لازم ہو جائے گا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں۔"

باب ما يصلح للمحرم من اللباس و الطيب!

۳٦۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن خارجة بن عبدالله قال: سألت سعيد بن المسيب عن الهميان يلبسه المحرم؟ فقال: لا بأس به. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

محرم کے لئے لباس اور خوشبو سے کیا درست ہے!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ خارجہ بن عبداللہ "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سعید بن مسیب "رضی اللہ عنہ" سے ھمیانی [1] کے بارے میں پوچھا جسے محرم پہنتا ہے انہوں نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٣٦٦. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عطاء بن السائب عن كثير بن جمهان قال: بينما عبدالله بن عمر رضي الله عنهما في المسعى و عليه ثوبان لون الهروي إذا عرض له رجل فقال: أتلبس هذين المصبوغين وأنت محرم؟ قال: إنما صبغنا بمدر. قال محمد: وبه نأخذ، لا نرى به بأسا لأنه ليس بطيب ولا زعفران، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت عطاء بن سائب "رحمہ اللہ" نے کثیر بن جمہان "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر "رضی اللہ عنہ" سعی کے مقام پر تھے اور ان پر ایسے دو کپڑے تھے جن کا رنگ ہروی تھا (زرد رنگ کے تھے جو ہرات کے مقام کی طرف منسوب ہیں اور وہ خراسان کا ایک شہر ہے) ایک شخص سامنے آیا اور اس نے کہا آپ یہ رنگ دار کپڑے پہنتے ہیں حالانکہ آپ محرم ہیں؟ فرمایا ہم نے سرخ مٹی سے رنگ لگایا ہے۔" (اس میں خوشبو نہیں)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کیونکہ یہ خوشبو بھی نہیں اور زعفران بھی' حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

٣٦٧. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا إبراهيم بن محمد بن المنتشر عن أبيه قال: سألت عبدالله بن عمر رضي الله عنهما عن طيب الرجل وهو محرم، قال لأن أصبح أنتضح قطرانا أحب إلي من أن أصبح أنتضح طيبا. قال محمد: وبه نأخذ، لا ينبغي للمحرم أن يتطيب بشئ من الطيب بعد الإحرام.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے ابراہیم بن محمد بن منتشر "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر "رضی اللہ عنہما" سے محرم کے خوشبو لگانے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا مجھ سے تارکول کی بو آئے یہ اس سے بہتر ہے کہ مجھ سے خوشبو کی مہک آئے۔"

---

[1] جس میں رقم رکھی جاتی ہے آج کل بیلٹ کی صورت میں ہوتی ہے اس کو باندھنے میں کوئی حرج نہیں۔ ۱۲ ہزاروی

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں محرم کے لئے مناسب نہیں (جائز نہیں) کہ وہ احرام کے بعد کسی قسم کی خوشبو لگائے۔"

باب ما يقتل المحرم من الدواب!

۳۶۸۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: يقتل المحرم الفارة، والحية، والكلب العقور، والحداة، والعقرب. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى، وما عدا عليک من السباع فقتلته فلا شيء عليک.

محرم کن کن جانوروں کو مار سکتا ہے!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے نافع "رضی اللہ عنہ" نے بیان کیا اور وہ حضرت ابن عمر "رضی اللہ عنہما" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں!

محرم آدمی' چوہے' سانپ' باؤلے کتے' چیل اور بچھو کو مار سکتا ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور یہی حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا قول ہے اور جو بھی درندہ تم پر حملہ آور ہو اور تم اسے قتل کر دو تو تم پر کوئی حرج نہیں۔"

۳۶۹۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا سالم الأفطس عن سعيد بن جبير قال صحبت ابن عمر رضي الله عنهما فبصر بحدأة على دبرة بعيره، فأخذ القوس فرماها وهو محرم. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، وما عدا عليک من السباع فقتلته فلا شئ عليک.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے سالم الافطس "رحمہ اللہ" نے بیان کیا اور وہ حضرت سعید بن جبیر "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں حضرت ابن عمر "رضی اللہ عنہ" کا ہم سفر ہوا انہوں نے اونٹ کے پچھلے حصے پر چیل بیٹھی ہوئی دیکھی' تو کمان لی اور اس پر تیر مار دیا حالانکہ آپ محرم تھے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور جو درندہ تم پر حملہ آور ہو پس تم اسے قتل کر دو تو تم پر کچھ بھی لازم نہیں ہوگا۔"

باب تزويج المحرم! محرم کا نکاح کرنا!

۳۷۰۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن الهيثم بن أبي الهيثم: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم تزوج ميمونة بنت الحارث رضي الله عنها بعسفان وهو محرم. قال محمد: وبه نأخذ: لا نرى بذلک بأسا، ولكنه لا يقبل، ولا يلمس، ولا يباشر حتى يحل، وهو قول أبي حنيفة

رحمه الله تعالیٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت الهیثم بن ابی الهیثم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے حضرت میمونہ بنت حارث "رضی اللہ عنہا" سے مقام عصفان میں نکاح کیا اور آپ محرم تھے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے لیکن نہ تو وہ بوسہ لے اور نہ (شہوت کے ساتھ) ہاتھ لگائے اور نہ اس کے ساتھ ہمبستر ہو جب تک احرام نہ کھولے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب بيع بيوت مكة و أجرها!

۳۷۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن عبدالله بن أبي زياد عن ابن أبي نجيع عن عبدالله بن عمر و رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: من أكل من أجور بيوت مكة شيئا فإنما يا كل نارا. و كان أبو حنيفة يكره أجور بيوتها في الموسم، وفي الرجل يعتمر ثم يرجع، فأما المقيم والمجاور فلا يرىٰ يأخذ ذٰلک منهم بأسا. قال محمد: وبه نأخذ.

مکہ مکرمہ کے مکانات فروخت کرنا اور کرائے پر دینا!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' حضرت عبداللہ بن ابی زیاد "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ ابن ابی نجیح "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت عبداللہ بن عمرو "رضی اللہ عنہ" سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا۔

جس نے مکہ مکرمہ کے مکانات میں کچھ بھی بیچا وہ آگ کھاتا ہے اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" موسم حج میں مکہ مکرمہ کے مکانات کا کرایہ لینا مکروہ جانتے تھے اسی طرح جو عمرہ کر کے واپس چلا جائے البتہ جو لوگ وہاں مقیم ہیں تو ان سے کرایہ لینے میں آپ کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔"[1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں۔"

۳۷۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عبدالله بن أبي زياد عن ابن أبي نجيح عن عبدالله بن عمر و رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: إن الله حرم مكه، فحرام بيع رباعها وأكل ثمنها. قال محمد: وبه نأخذ، لا ينبغي أن تباع الأرض، فأما البنآء فلابأس به.

---

[1] حضرت امام ابو یوسف، امام شافعی اور امام احمد "رحمہم اللہ" کے نزدیک مکہ مکرمہ کی زمین بیچنا اور کرایہ پر دینا جائز ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے عبداللہ بن ابی زیاد "رضی اللہ عنہ" نے بیان کیا انہوں نے ابن ابی نجیح "رضی اللہ عنہ" سے روایت کیا وہ حضرت عبداللہ بن عمرو "رضی اللہ عنہ" سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو حرم (قابل احترام مقام) بنایا لہٰذا اس کے مکانات کو بیچنا اور ان کی قیمت کھانا حرام ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں یہ بیچنا مناسب نہیں لیکن عمارت بیچنے میں کوئی حرج نہیں۔"

باب الإيمان! ایمان کا بیان!

۳۷۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عبدالله بن أبي حبيبة قال: سمعت أبا الدرداء رضي الله عنه صاحب رسول الله صلى الله عليه سلم يقول: بينا أنا رديف رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: يا أبا الدرداء: من شهد أن لا إله الا الله وأني رسول الله وجبت له الجنة، قال قلت له: وإن زنٰى وإن سرق؟ فسكت عني، ثم سار ساعة، ثم قال: من شهد أن لا إلا إلا الله وأني رسول الله وجبت له الجنة، قلت وإن زنٰى وإن سرق؟ قال: وإن زنٰى وإن سرق، وإن رغم أنف أبي الدرداء. قال: فكأني أنظر إلٰى إصبع أبي الدرداء السبابة يومي بها إلٰى أرنبته.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے عبداللہ بن ابی حبیبہ "رضی اللہ عنہما" نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں نے صحابی رسول حضرت ابوالدرداء "رضی اللہ عنہ" سے سنا وہ فرماتے ہیں اس دوران کے میں سواری پر رسول اکرم ﷺ کے پیچھے تھا آپ نے فرمایا اے ابوالدرداء "رضی اللہ عنہ" جو شخص گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سواء کوئی معبود نہیں اور بے شک میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اس کے لئے جنت واجب ہوگئی فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اگر چہ زنا اور چوری کرے؟ تو آپ خاموش رہے پھر فرمایا جو شخص گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اس کے لئے جنت واجب ہوگئی میں نے عرض کیا اگر چہ زنا اور چوری کرے؟ فرمایا اگر چہ زنا کرے اور اگر چہ چوری کرے اور اگر چہ ابودرداء کی ناک خاک آلود ہو، راوی فرماتے ہیں!

گویا میں حضرت ابودرداء "رضی اللہ عنہ کی شہادت والی انگلی کو دیکھ رہا ہوں آپ اس ناک کے کنارے کی طرف اشارہ کر رہے ہے۔"

۳۷۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عبدالكريم بن أبي المخارق عن طاؤس قال: جاء رجل إلى ابن عمر رضي الله عنهما فقال: يا أبا عبدالرحمٰن: أرايت هٰؤلاء الذين يسرقون أغلاقنا و يفتحون أبوابنا، أكفارهم؟ قال: لا، قال أرأيت هٰؤلاء الذين يتأولون من القرآن، و

يشهدون علينا بالكفر، و يستحلون دمآئنا، أكفارهم؟ قال: لا فكيف إذا قال: لا حتٰى يجعلوا مع اللّٰه شريكا مثنٰى مثنٰى. قال طاؤس: كأني أنظر إلٰى إصبع ابن عمر رضي الله عنهما وهو يحر كها.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے عبدالکریم بن ابی المخارق "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت طاؤس "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ایک شخص حضرت ابن عمر "رضی اللہ عنہما" کے پاس آیا اور اس نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن! کیا آپ نے ان لوگوں کو دیکھا یہ ہمارے تالے چوری کر لیتے ہیں اور ہمارے دروازے کھول دیتے ہیں کیا یہ کافر ہیں؟ فرمایا نہیں کیا تم نہیں دیکھتے وہ لوگ قرآن مجید کی تاویل کرتے ہیں اور ہمارے خلاف کفر کا فتویٰ دیتے ہیں اور ہمارے خون کو حلال جانتے ہیں کیا وہ کافر ہیں؟ انہوں نے کہا نہیں تو کیسے ہوگا جب انہوں نے "لا" (نہیں) کہا۔ حتیٰ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور دو شریک ٹھہرائیں۔" [1]

حضرت طاؤس "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں گویا میں حضرت ابن عمر "رضی اللہ عنہما" کی انگلی کو دیکھ رہا ہوں اور وہ اسے حرکت دے رہے ہیں۔

٣٧٥. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا علقمة بن مرثد عن ابن بريدة الأسلمي عن أبيه رضي الله عنه قال: كنا جلوسا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: اذهبوا بنا نعوذ جارنا هٰذا اليهودي، قال: فأتيناه، فقال: كيف أنت ؟ و كيف؟ فسأله ثم قال: يا فلان: إشهد أن لا إلٰه إلا اللّٰه، وأني رسول اللّٰه، فنظر الرجل إلٰى ابيه و كان عند رأسه، فلم يرده عليه شيئا، فسكت، فقال: يا فلان: إشهد أن لا إلٰه الا اللّٰه، وأني رسول اللّٰه، فنظر الرجل إلٰى ابيه فلم يكلمه فسكت ثم قال يا فلان إشهد ان لا إلٰه الا اللّٰه وإني رسول اللّٰه فقال له أبوه: إشهد له فقال: أشهد أن لا إلٰه إلا اللّٰه، وأنک رسول اللّٰه، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الحمد للّٰه الذي أعتق بي نسمة من النار. قال محمد: وبه نأخذ، لا نرٰى بعيادة اليهودي والنصراني والمجوسي بأسا.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت علقمہ بن مرثد "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت ابن بریدہ اسلمی "رحمہ اللہ" سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم رسول اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا ہمیں لے جاؤ کہ

---

[1] کیونکہ گناہ کبیر کا مرتکب کافر نہیں ہوتا یہ اہل سنت کا عقیدہ ہے۔

ہم اپنے پڑوسی اس یہودی کی بیمار پرسی کریں فرماتے ہیں پس ہم اس کے پاس گئے تو آپ نے پوچھا تمہارا کیا حال ہے؟ مزید کیفیت پوچھی پھر فرمایا اے فلاں! گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو اس کے سرہانے تھا اس نے کچھ جواب نہ دیا بلکہ خاموش رہا۔"

نبی اکرم ﷺ نے (دوبارہ) فرمایا گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا تو اس نے کوئی بات نہ کی بلکہ خاموش رہا۔"

آپ نے پھر فرمایا اے فلاں! گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کہ سوا کوئی معبود نہیں اور میں اس کا رسول ہوں۔ اب اس کے باپ نے کہا گواہی دو تو اس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کہ سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس ذات کی حمد ہے جس نے ایک ذی روح کو میری وجہ سے جہنم سے آزاد کر دیا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں ہم کسی یہودی، عیسائی اور مجوسی کی بیمار پرسی میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔"[1]

۳۷۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا قيس بن مسلم الجدلي عن طارق بن شهاب الأحمسي قال: جاء يهودي إلى عمر بن الخطاب رضي الله عنه فقال أرأيت قوله: "سارعوا إلى مغفرة من ربكم و جنة عرضها السموات والأرض" فأين النار؟ قال عمر رضي الله عنه لأصحاب محمد صلى الله عليه وسلم: اجيبوه، فلم يكن عندهم فيها شئ، فقال عمر رضي الله عنه: أرأيت النهار إذا جاء أليس يملؤ السموات والأرض؟ قال: بلى، قال: فأين الليل؟ قال حيث شاء الله قال عمر والنار حيث شآء الله، فقال اليهودي: والذي نفسک بيده يا أمير المؤمنين إنها لفي كتاب الله المنزل كما قلت.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں، ہم سے حضرت قیس بن مسلم جدلی "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ طارق بن شہاب الاحمس "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ایک یہودی حضرت عمر بن خطاب "رضی اللہ عنہ" کے پاس آیا اور کہا قرآن مجید کی اس آیت کے حوالے سے بتائیں کہ جہنم کہاں ہے۔"

ارشاد خداوندی ہے!

سَارِعُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ. (پارہ ۳ سورۃ آل عمران آیت ۱۳۳)

---

[1] خصوصاً جب مقصد یہ ہو کہ وہ دین اسلام کی طرف آئے اور اسلام قبول کرے تو اس صورت میں یہ نہایت مستحسن اقدام ہے۔ ۱۲ ہزاروی

اپنے رب کی طرف سے بخشش کی جلدی کرو اور اس جنت کی طرف جس کی چوڑائی تمام آسمان اور زمین ہے۔"

حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" نے صحابہ کرام سے فرمایا اسے جواب دو تو ان کے پاس کوئی جواب نہ تھا حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" نے فرمایا کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب دن آجاتا ہے تو آسمانوں اور زمین کو بھر نہیں لیتا؟ اس نے کہا ہاں ایسا ہی ہے فرمایا رات کہاں ہے؟ اس نے کہا جہاں اللہ تعالیٰ چاہے حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" نے فرمایا جہنم بھی وہاں ہے جہاں اللہ تعالیٰ چاہے۔"

یہودی نے کہا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں آپ کی جان ہے اللہ تعالیٰ کی اتاری ہوئی کتاب میں اسی طرح ہے۔ (شاید تورات مراد ہو)

۳۷۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: بينا أنا عند عطاء بن أبي رباح فسأله علقمة بن مرثد الحضرمي قال: إن بمصرنا قوما صالحين، يقولون: شهدنا إنا مؤمنون شهدنا إنا من أهل الجنة، قال: فقولوا: إنكم مؤمنون: ولا تقولوا: إنا من أهل الجنة، فو الله ما في السمآء ملك مقرب ولا من نبي مرسل ولا عبد صالح إلا الله عليه السبيل والحجة، أما ملك أطاع الله طاعة حسنة، فالله من عليه بتلك الطاعة فهو مقصر علىٰ شكرها، وأما نبي مرسل أو عبد صالح أذنب، فلله عليه السبيل والحجة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں اس دوران کے میں حضرت عطاء بن ابی رباح "رحمہ اللہ" کے پاس تھا تو حضرت علقمہ بن مرثد الحضرمی "رحمہ اللہ" نے ان سے سوال کرتے ہوئے کہا ہمارے شہر میں نیک لوگوں کی ایک جماعت ہے وہ کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہم مومن ہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہم جنتی ہیں۔"

فرمایا یوں کہو ہم مومن ہیں اور یہ نہ کہو کہ ہم جنتی ہیں اللہ کی قسم! آسمان میں جو بھی مقرب فرشتہ یا نبی مرسل یا نیک بندہ ہے تو اللہ تعالیٰ کا اس سے سوال اور حجت ہوگی فرشتے نے اللہ تعالیٰ کی اچھی طرح اطاعت کی ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس پر اس اطاعت کے بدلے احسان کیا تو اس کے شکر ادا کرنے میں کمی ہے اور نبی مرسل یا نیک بندوں سے لغزش ہوئی تو اللہ تعالیٰ کی ان سے پوچھ گچھ اور ان کے خلاف حجت و دلیل ہے۔" [1]

۳۷۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عطاء بن أبي رباح عن عبدالله بن رواحة رضي الله عنه: أنه سمىٰ شاة من غنمه لرسول الله صلى الله عليه وسلم و أوصىٰ بها جارية له كانت في الغنم، وكان يتعاهدها و ينظر إليها كلما أتى الغنم، حتىٰ سمنت وصلحت، فجآء يوما ففقدها من الغنم، فسألها عنها، فقالت: ضاعت ولطم وجهها فلما سرى ذالك عند اتى

[1] یعنی انبیاء کرام و رسل عظام علیہم السلام سے خلاف کام ہوا ان سے گناہ سرزد نہیں ہوتا کیونکہ وہ معصوم ہیں۔ ۱۲ ہزاروی

النبي صلى الله عليه وسلم فأخبره بالقصة فقال لم املك نفسي ان لطمتها قال: فأعظم ذلک النبي صلى الله عليه وسلم وقال: لعل ها مؤمنة، قال: يارسول الله: إنها سودآء، قال: إيت بها، فلما جاء بها قال لها النبي صلى الله عليه وسلم: أمؤمنة أنت؟ قالت: نعم، قال: فأين الله؟ قالت: في السمآء قال: من أنا؟ قالت: أنت رسول الله، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: هي مؤمنة، قال: فقال عبدالله بن رواحة رضي الله عنه: فهي حرة يارسول الله.

ترجمہ حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے عطاء بن ابی رباح "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ عبداللہ بن رواحہ "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے ایک بکری رسول اکرم ﷺ کے لئے موٹی تازی کی اور اپنی اس لونڈی کو وصیت کی جو بکریوں کے سلسلے میں مقرر تھی وہ اس کا خیال رکھتے اور جب بھی بکریوں کے پاس جاتے اس کو دیکھتے۔"

حتیٰ کہ وہ موٹی ہوگئی اور ٹھیک ٹھاک ہوگئی ایک دن وہ تشریف لائے تو اسے گم پایا اس لونڈی سے اس کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا وہ ضائع ہوگئی انہوں نے اس کے چہرے پر تھپڑ مارا۔ جب غصہ ٹھنڈا ہوا تو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو واقعہ بتایا اور یہ بھی کہا کہ میں اپنے آپ کو قابو میں نہ رکھ سکا اور اسے تھپڑ مار دیا نبی اکرم ﷺ نے اس بات کو بہت بڑا جرم قرار دیا اور فرمایا شاید وہ مومنہ ہو۔"

حضرت عبداللہ بن رواحہ "رحمہ اللہ" نے عرض کیا حضور! وہ سیاہ فام ہے۔" (اس کے ایمان کا علم نہیں ہے)

آپ ﷺ نے فرمایا! اسے لاؤ جب وہ اس لونڈی کو لے کر حاضر ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے پوچھا کیا تو مومنہ ہے؟ اس نے عرض کیا جی ہاں! آپ نے پوچھا اللہ کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا آسمان میں۔"

آپ ﷺ نے پوچھا میں کون ہوں؟ اس نے کہا آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا یہ مومنہ ہے۔"

راوی فرماتے ہیں! حضرت عبداللہ بن رواحہ "رضی اللہ عنہ" نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! یہ آزاد ہے۔" (یعنی میں نے آزاد کر دیا)

باب الشفاعة! شفاعت کا بیان!

۳۷۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم قال: سألته عن قول الله: "ربما يود الذين كفروا لو كانوا مسلمين" قال: يعذب الله قوما ممن كان يعبده ولا يعبد غيره، و قوما ممن كان يعبد غيره، ثم يجمعهم في النار فيعير الذين كانوا يعبدون غير الله الذين كانو يعبدونه، فيقولون: عذبنا لأنا عبدنا غيره، فما أغنت عنكم عبادتكم إياه وقد عذبتم معنا، فيأذن الرب تبارک و تعالیٰ للملئكة والنبيين، فيشفعون، فلا يبقي في النار أحد ممن كان يعبده

إلاأخرجه، حتىٰ يتطاول للشفاعة إبليس لعبادته الأولىٰ، قال: فيقول: "ربما يود الذين كفروا لو كانوا مسلمين.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں' حضرت حماد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں میں نے ان سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی کے بارے میں پوچھا!

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ (پ۱۴ الحجر۲)

بہت آرزوئیں کریں گے کافر کاش مسلمان ہوتے۔" (ترجمہ کنزالایمان)

تو حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" نے فرمایا اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو عذاب دے گا جو اس کی عبادت کرنے اور اس کے غیر کی پوجا نہ کرنے والوں میں سے ہوں گے اور اس قوم کو بھی (عذاب دے گا) جو اس کے غیر کی پوجا کرتے تھے پھر ان کو جہنم میں جمع کرے گا تو جو لوگ اللہ تعالیٰ کے غیر کی پوجا کرتے ہیں وہ ان کو عار دلائیں گے جو اس کی عبادت کرتے تھے اور کہیں گے ہمیں تو اس لئے عذاب ہوا کہ ہم نے غیر اللہ کی پوجا کی اور تمہیں اس کی عبادت نے کوئی فائدہ نہ دیا اور ہمارے ساتھ تمہیں بھی عذاب دیا گیا۔"

تو اللہ تعالیٰ فرشتوں اور انبیاء کرام کو اجازت دے گا تو وہ شفاعت کریں گے اور جہنم میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والوں میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہے گا مگر اسے نکال لے گا حتیٰ کہ شیطان بھی اپنی سابقہ عبادت کی وجہ سے شفاعت کی طرف متوجہ ہوگا تو اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا!

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ . (پ۱۴ الحجر۲)

۳۸۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن ربعي بن حراش العبسي عن حذيفة بن اليمان رضي الله عنه قال: يدخل الجنة قوم منتنين قد امتحشتهم النار.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور حضرت ربعی بن حراش العبسی "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت حذیفہ بن یمان "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں وہ لوگ (بھی بالآخر) جنت میں جائیں گے' جن کے جسموں سے بدبو آئے گی اور آگ نے ان کے چمڑے اور گوشت کو جلا دیا ہوگا۔"

۳۸۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن سلمة بن كهيل عن أبي الزعرآء عن عبدالله بن مسعود رضي الله تعالىٰ عنهما قال: يعذب الله قوما من أهل الايمان بذنوبهم، ثم يخرجهم بشفاعة محمد صلى الله عليه وسلم حتىٰ لا يبقىٰ في النار إلا من ذكر الله. "ما سلككم في سقر؟ قالوا: لم نك من المصلين، ولم نك نطعم المسكين، و كنا نخوض مع الخائضين، و

كنا نكذب بيوم الدين حتىٰ أتانا اليقين، فما تنفعهم شفاعة الشافعين".

ترجمہ حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت سلمہ بن کہیل سے وہ ابوالزعراء "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ اہل ایمان میں سے ایک جماعت کو ان کے گناہوں کی وجہ سے عذاب دے گا پھر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شفاعت سے ان کو نکالے گا حتیٰ کہ جہنم میں صرف وہ لوگ رہ جائیں گے جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے آیت میں کیا۔

مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ○ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ○ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ○ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ حَتّٰى اَتٰنَا الْيَقِيْنُ ○ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ○ (پ ۲۹ المدثر ۴۲ تا ۴۸)

تمہیں جہنم میں کونسی بات لے گئی؟ وہ کہیں گے ہم نمازیوں میں سے نہیں تھے اور مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے اور اہل باطل کے ساتھ باطل میں مشغول ہوتے تھے اور ہم قیامت کے دن کو جھٹلاتے تھے حتیٰ کہ ہمارے پاس موت آگئی پس شفاعت کرنے والوں کی شفاعت نے ان کو کوئی نفع نہ دیا۔"

۳۸۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن عطية العوفي عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار. قال: وسألته عن هٰذه الآية: "ومن الليل فتهجد به نافلة لک عسىٰ أن يبعثک ربک مقاما محمودا" قال: المقام المحمود الشفاعة. قال: يعذب الله قوما من أهل الإيمان بذنوبهم، ثم يخرجهم بشفاعة محمد صلى الله عليه وسلم فيؤتىٰ بهم نهرا يقال له، الحيوان، فيغتسلون فيه غسل الشعارير، ثم يدخلون الجنة فيسمون الجهنميين، ثم يطلبون إلى الله فيذهب ذٰلک الاسم عنهم.

ترجمہ حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت عطیہ عوفی "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابوسعید خدری "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا! مَنْ كَذَبَ عَلَىَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ."

جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھے اسے اپنا ٹھکانہ جہنم بنانا چاہئے۔"

فرماتے ہیں آپ ﷺ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا۔

وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا○

(پ ۱۵ الاسراء ۷۹)

اور رات کے وقت تہجد کی نماز پڑھیں یہ آپ کے لئے (فرائض سے) زائد نماز ہے یقیناً آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر فائز کرے گا۔"

تو آپ نے فرمایا مقام محمود سے شفاعت مراد ہے پھر فرمایا اللہ تعالیٰ اہل ایمان میں سے ایک جماعت کو ان کے گناہوں کی وجہ سے عذاب دے گا۔"

پھر حضرت محمد ﷺ کی شفاعت سے ان کو نکالے گا اور ان کو ایک نہر پر لایا جائے گا جسے "حیوان" کہا جاتا ہے (یعنی آب حیات) اور ان کو چھوٹی ککڑیوں (خربوزہ) کی طرح غسل دیا جائے گا پھر جنت میں داخل کیا جائے گا تو ان کے جہنمیوں کے نام سے پکارا جائے گا (جہنمی کہا جائے گا) پھر وہ اللہ تعالیٰ سے مطالبہ کریں تو پھر وہ ان سے اس نام کو لے جائے گا۔"[1]

۳۸۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن شداد بن عبدالرحمٰن عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه بمثل ذٰلک.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ شداد بن عبدالرحمٰن "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابوسعید خدری "رضی اللہ عنہ" سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۳۸۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن يزيد بن صهيب (الذي يقال له: الفقير) عن جابر بن عبدالله الأنصاري رضي الله عنه قال: سألته عن الشفاعة، فقال: يعذب الله قوما من أهل الإيمان، ثم يخرجهم بشفاعة محمد صلى الله عليه وسلم. قال: قلت له: فأين قول الله: "يريدون أن يخرجوا من النار وماهم بخارجين منها ولهم عذاب مقيم"؟ فقال: هٰذه في الذين كفروا، إقرأ ما قبلها.

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت یزید بن صہیب "رحمہ اللہ" سے (جن کو فقیر کہا جاتا تھا) روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر "رضی اللہ عنہ" سے شفاعت کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ اہل ایمان میں سے ایک قوم کو عذاب دے گا پھر ان کو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شفاعت سے نکالے گا حضرت صہیب "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں میں نے پوچھا اللہ تعالیٰ کا یہ قول کہاں گیا۔"

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَمَاهُمْ بِخَارِجِيْنَ مِنْهَا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ

(پ ۶ المائدہ ۳۷)

وہ جہنم سے نکلنا چاہیں گے لیکن وہ اس سے نکلنے والے نہیں اور ان کے لئے ہمیشہ کا عذاب ہے۔"

[1] جس طرح خربوزے کو لوگ دھو کر صاف کرتے ہیں ان کو بھی غسل دے کر صاف کیا جائے گا۔۱۲ ہزاروی

فرمایا یہ ان لوگوں کے بارے میں ہے جو کافر ہیں اس سے پہلے کی آیت پڑھو۔''[1]

باب التصدیق بالقدر! تقدیر کی تصدیق!

۳۸۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا أبو الزبير عن جابر بن عبدالله الأنصاري رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: سأله سراقة بن مالك بن جعشم المدلجي رضي الله عنه فقال: يارسول الله، أخبرنا عن عمرتنا هذه، ألعامنا هذا أم للأبد؟ قال: للأبد، أخبرنا عن ديننا هذا كأنما خلقنا له، في أي شئ العمل؟ في شئ قد جرت به الاقلام، و ثبتت به المقادير؟ أم في شئ نستأنف فيه العمل؟ قال: في شئ قد جرت به الأقلام، و ثبتت به المقادير، قال: ففيم العمل يا رسول الله؟ فقال: إعملوا، فكل عامل ميسر، من كان من أهل الجنة يسر لعمل أهل الجنة ومن كان من أهل النار يسر لعمل أهل النار، ثم تلا هذه الآية: فأما من أعطى واتقى و صدق بالحسنى فسنيسره لليسرى، وأما من بخل واستغنى و كذب بالحسنى فسنيسره للعسرى".

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے ابوالزبیر ''رحمہ اللہ'' نے بیان کیا وہ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری ''رضی اللہ عنہ'' سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم المدلجی ''رضی اللہ عنہ'' نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کرتے ہوئے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! ہمارے اس عمرہ کے بارے میں ہمیں بتائیں کیا یہ اسی سال کے لئے ہے یا ہمیشہ کے لئے ہے؟ آپ نے فرمایا ہمیشہ کے لئے ہے پوچھا ہمارے دین کے بارے میں بتایئے گویا کہ ہم اس کے لئے پیدا کئے گئے تو عمل کی کیا ضرورت ہے گویا یہ ایسے کام کے بارے میں ہے جس کے ساتھ قلمیں جاری ہو چکی ہیں اور اس کے ساتھ تقدیر ثابت ہو چکی ہیں۔''

یا اس چیز میں ہے جس میں ہم عمل کا آغاز کریں گے فرمایا اس میں جس میں قلمیں چل چکی ہیں اور تقدیریں ثابت ہو چکی ہیں پوچھا یارسول اللہ ﷺ! پھر عمل کی کیا ضرورت ہے؟ فرمایا تم عمل کرو ہر عمل والے کے لئے عمل آسان کر دیا گیا جو آدمی اہل جنت ہے اسے اعمال جنت کے لئے آسانی دی گئی اور جو جہنمیوں میں سے ہے اس کے لئے اہل جہنم کے کام آسان ہیں پھر یہ آیت پڑھی۔''

فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ۝ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۝ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ۝ وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ۝ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۝ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى. (پ ۳۰ اللیل ۵ تا ۱۰)

---

[1] یعنی جو لوگ کافر نہیں ہیں وہ جہنم میں ہمیشہ نہیں رہیں گے ان کے بارے میں فرمایا وَيَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ اور اس (شرک و کفر) کے علاوہ جو کچھ ہے وہ جس کے لئے چاہے بخش دے۔

تو وہ جس نے دیا اور پرہیز گاری کی اور سب سے اچھی (ملت) کو سچ مانا تو بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کر دیں گے اور وہ جس نے بخل کیا اور بے پرواہ بنا اور سب سے اچھی (ملت) کو جھٹلایا تو بہت جلد ہم اسے دشواری مہیا کریں گے۔"

۳۸۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن عبدالعزيز بن رفيع عن مصعب بن سعد بن أبي وقاص عن أبيه رضي الله عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم قال: ما من نفس إلا قد كتب الله مدخلها و مخرجها وما هي لاقية، فقال رجل من الأنصار، ففيم العمل يارسول الله؟ قال: كل من كان من أهل الجنة يسر لعمل أهل الجنة، ومن كان من أهل النار يسر لعمل أهل النار، فقال الأنصاري الآن حق العمل.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت عبدالعزیز بن ربیع "رحمہ اللہ" سے وہ حضرت معصب بن سعد بن ابی وقاص "رحمہ اللہ" سے وہ اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص "رحمہ اللہ") سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر نفس کے داخل ہونے اور نکلنے کی جگہ اور جو کچھ اسے ملنے والا ہے (سب کچھ) لکھ دیا ہے انصار میں سے ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! پھر عمل کی کیا ضرورت ہے؟ فرمایا جو جنتی ہوگا اس کے لئے اہل جنت کے اعمال آسان کر دیئے گئے اور جو جہنمیوں میں سے ہے اس کے لئے جہنمیوں کے اعمال آسان کر دیئے گئے انصار نے کہا اب عمل ثابت ہو گیا۔"

۳۸۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا علقمة بن مرثد الحضرمي عن يحيى بن يعمر قال: بينا نحن في مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم إذ رأيت ابن عمر رضي الله عنهما قاعدا في جانبه، فقلت لصاحبي هل لک أن تأتي ابن عمر فتسأله عن القدر؟ فقال: نعم فقلت: دعني حتى أكون أنا الذي أسأله فإني أرفق به منک، فأتيناه فقعدنا إليه، فقلت له: يا أبا عبدالرحمٰن: إنا قوم نتقلب في هذه الأرضين، فربما قدمنا البلد به قوم يقولون: لا قدر، قال: أبلغوهم أني منهم برئ، وأني لو أجد أعوانا لجاهدتهم، قال: ثم أنشأ يحدثنا قال: بينا نحن عند رسول الله صلى الله عليه وسلم في ناس من أصحابه، إذا أقبل شاب جميل حسن اللمة طيب الريح، عليه ثوب بيض فقال: السلام عليک يارسول الله: السلام عليكم، فرد النبي صلى الله عليه وسلم ورددنا، ثم قال: أدنو يارسول الله: فقال: أدنه، فدنا دنوة أو دنوتين، ثم قام موقرا له، ثم قال: أدنو يارسول الله فقال: أدنه، فدنا دنوة أو دنوتين، ثم قام موقرا له، ثم قال: أدنو يارسول الله: فقال أدنه فدنا دنوة أو دنوتين ثم قام موقرا له ثم قال أدنو يارسول الله فقال أدنه

حتٰی جلس، فألصق ركبتيه بركبتي رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال: أخبرني عن الإيمان ما هو؟ قال: الإيمان بالله وملائكته و كتبه ورسله واليوم الآخر والقدر خيره و شره من اللّٰه، قال: صدقت، فتعجبنا لقوله: صدقت، كأنه يعلم. قال: فأخبرني عن شرائع الإسلام ماهي؟ قال: إقام الصلوٰة وإيتاء الزكوٰة، وحج البيت، و صوم شهر رمضان، والاغتسال من الجنابة، قال: صدقت، فتعجبنا لقوله: صدقت، كأنه يعلم. قال: فأخبرني عن الإحسان ماهو؟ قال: تعمل للّٰه كأنک تراه، فإن لم تكن تراه فإنه يراک، قال: صدقت، فتعجبنا لقوله: صدقت، كأنه يعلم. قال: فأخبرني عن قيام الساعة متٰى هو؟ قال: ما المسؤل عنها بأعلم من السائل، قال صدقت، فتعجبنا لقوله: صدقت، فانصرف و نحن نراه، إذ قال النبي صلى اللّٰه عليه وسلم: علٰى بالرجل، فسرنا في اثره، فما ندري أين توجه؟ ولا رأينا منه شيئا، فذكرنا ذٰلک للنبي صلى الله عليه وسلم فقال: هٰذا جبريل، أتاكم يعلمكم معالم دينكم، ما أتاني في صورة قط إلا وأنا أعرفه فيها قبل هٰذه الصورة.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے علقمہ بن مرثد الحضرمی ''رحمہ اللہ'' نے بیان کیا وہ یحیٰی بن یعمر ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں اس دوران کہ ہم رسول اکرم ﷺ کی مسجد میں تھے تو میں نے اچانک دیکھا حضرت ابن عمر ''رضی اللہ عنہما'' اس کے ایک کنارے میں تشریف فرما ہیں میں نے اپنے ساتھی سے کہا کیا تم حضرت ابن عمر ''رضی اللہ عنہما'' کے پاس جا کر ان سے تقدیر کے بارے میں پوچھ سکتے ہو؟ اس نے کہا جی ہاں! میں نے کہا رہنے دو میں خود جا کر ان سے پوچھتا ہوں تمہاری نسبت میرا ان سے زیادہ تعارف ہے پس ہم ان کے پاس آئے اور ان کے پاس بیٹھ گئے۔''

میں نے عرض کیا اے ابوعبدالرحمٰن ''رحمہ اللہ''! ہم ایسی قوم ہیں کہ اس زمین پر سفر کرتے رہتے ہیں تو بعض اوقات ہم ایسے شہر میں جاتے ہیں جہاں ایک قوم تقدیر کا انکار کرنے والی ہوتی ہے۔''

انہوں نے فرمایا ان لوگوں سے کہہ دو کہ میرا ان سے کوئی تعلق نہیں اور اگر مجھے مددگار (ساتھی) مل گئے تو میں ان کے خلاف جہاد کروں گا۔''

راوی فرماتے ہیں! پھر انہوں نے ہم سے بیان کرنا شروع کیا فرمایا ہم رسول اکرم ﷺ کے پاس صحابہ کرام کی ایک جماعت میں تھے کہ اچانک ایک خوبصورت نوجوان آیا اس کی زلفیں بہت حسین تھیں اور خوشبو بھی اچھی تھی' اس نے سفید لباس پہن رکھا تھا'' اس نے کہا السلام علیک یا رسول اللہ! ''السلام علیکم'' نبی اکرم ﷺ نے سلام کا جواب دیا اور ہم نے بھی جواب دیا پھر کہا یا رسول اللہ ﷺ! میں قریب ہو جاؤں؟ آپ نے فرمایا قریب ہو جاؤ تو وہ ایک یا دو قدم قریب ہوا پھر وہ رسول اکرم ﷺ کی تعظیم کرتے ہوئے کھڑا ہوا پھر پوچھا یا رسول اللہ ﷺ!

میں قریب ہو جاؤں؟ حتیٰ کہ وہ بیٹھ گیا اور اس نے اپنے گھٹنوں کو رسول اکرم ﷺ کے گھٹنوں سے ملا دیا پھر کہا مجھے ایمان کے بارے میں بتائیں کہ وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ کہ تم اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں اس کی کتابوں اس کے رسولوں آخرت کے دن اور تقدیر کے خیر و شر کی دل سے تصدیق کرو اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔"

ہمیں اس قول "آپ نے سچ فرمایا" پر تعجب ہوا گویا وہ جانتا ہے' اس نے کہا مجھے ارکان اسلام کے بارے میں بتائیے؟ آپ نے فرمایا نماز قائم کرنا' زکوٰۃ ادا کرنا' بیت اللہ شریف کا حج کرنا' ماہ رمضان کے روزے رکھنا اور جنابت سے غسل کرنا۔"

اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا اور راوی فرماتے ہیں! ہمیں اس کی تصدیق پر تعجب ہوا گویا وہ جانتا ہے۔"

(پھر) اس نے کہا مجھے احسان کے بارے میں بتائیے کہ وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ کے لئے عمل کرو گویا اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھتے ہو تو وہ تمہیں دیکھتا ہے۔ اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا ہمیں اس کی تصدیق پر تعجب ہوا گویا وہ جانتا ہے۔"

پھر اس نے کہا مجھے قیامت کے بارے میں بتائیے کہ کب قائم ہوگی آپ نے فرمایا جس سے پوچھا گیا وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا[1] اس نے کہا آپ نے ٹھیک فرمایا ہمیں اس کے قول آپ نے سچ فرمایا پر تعجب ہوا وہ چلا گیا اور ہم اسے دیکھ رہے تھے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس شخص کو بلاؤ ہم اس کے پیچھے گئے لیکن ہمیں پتہ نہ چلا کہ وہ کدھر گیا ہے اور نہ ہم نے اس کی کوئی علامت پائی ہم نے رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا یہ جبرئیل (علیہ السلام) تھے جو تمہارے پاس آئے تھے وہ تمہیں تمہارے دین کے احکام سکھانے آئے تھے' اس صورت سے وہ پہلے جس صورت میں بھی آئے میں نے ان کو پہچان لیا۔"

۳۸۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن عبدالأعلىٰ التيمي عن أبيه عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه، قال: بينا هو يخطب الناس بالجابية اذ قال في خطبة: إن الله يضل من يشآء، و يهدي من يشآء، فقال قس من تلك القسوس: ما يقول أمير المؤمنين؟ قالوا: يقول: إن الله يضل من يشآء و يهدي من يشآء فقال: بر گشت، الله أعدل من أن يضل أحدا، فبلغت عمر بن الخطاب رضي الله عنه مقالته فقال: كذبت، بل الله أضلك، و الله لو لا عهدک لضربت عنقک.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت عمر بن خطاب "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب "رضی اللہ عنہ" مقام جابیہ (دمشق کی ایک بستی) میں خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ آپ نے خطبہ میں فرمایا اللہ تعالیٰ جسے چاہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہے ہدایت

[1] بعض لوگ اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں کہ حضور "علیہ الصلوٰۃ والسلام" کو قیامت کا علم نہیں تھا حالانکہ یہ استدلال درست نہیں کیونکہ آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ مجھے علم نہیں بلکہ یہ بتایا کہ تم سے زیادہ نہیں جانتا اور جب آپ نے نشانیاں بتا دیں تو وقت کے بارے میں بھی بتا سکتے تھے لیکن حکمت خداوندی کے تحت اس کو مخفی رکھا گیا ہے۔ ۱۲ ہزاروی

دیتا ہے۔"

تو وہاں علماء میں سے ایک عالم نے پوچھا امیر المومنین کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا وہ فرماتے ہیں بے شک اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اس نے کہا وہ پھر گیا اللہ تعالیٰ کسی کو گمراہ کرنے سے زیادہ عدل کرنے والا ہے حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" تک اس کی بات پہنچی تو آپ نے فرمایا تم نے جھوٹ کہا بلکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں گمراہ کر دیا اگر تم سے معاہدہ نہ ہوتا تو میں تمہاری گردن مار دیتا۔"

۳۸۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا يزيد بن عبدالرحمٰن عن أبي واثلة أو ابن واثلة (شک محمد) عن عبدالله بن مسعود رضي الله عنهما قال: تكون النطفة في الرحم أربعين يوما، ثم تكون علقة أربعين يوما، ثم تكون مضغة أربعين يوما، ثم ينشأ خلقه، فيقول: رب، أذكر وأنثى؟ شقي أو سعيد؟ وما رزقه؟ قال محمد: وبه نأخذ، الشقي من شقى في بطن أمه، والسعيد من وعظ بغيره.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے یزید بن عبدالرحمٰن "رحمہ اللہ" نے بیان کیا انہوں نے ابو واثلہ یا ابن واثلہ "رضی اللہ عنہ" سے روایت کیا (حضرت امام محمد رحمہ اللہ کو شک ہے) وہ حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا مادہ منویہ رحم میں چالیس دن ٹھہرتا ہے پھر جما ہوا خون بن جاتا ہے پھر گوشت کا لوتھڑا ہو جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اس کی تخلیق فرماتا ہے پھر وہ (فرشتہ) کہتا ہے اے میرے رب! مذکر ہے یا مونث، بد بخت ہے یا نیک بخت؟ اور اس کا رزق کیا ہے؟

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں بد بخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ میں بد بخت لکھا گیا ہے اور نیک بخت وہ ہے جس کو اس کے غیر سے نصیحت حاصل ہوتی ہے۔"

باب ما يحل للرجل الحر من التزويج!

۳۹۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا قيس بن مسلم الجدلي عن الحسن بن محمد بن علي بن أبي طالب رضي الله عنه في قال الله: "والمحصنات من النسآء إلا ما ملكت أيمانكم" قال: كان يقول: "فانكحوا ما طاب لكم من النسآء مثنٰى و ثلاث و رباع" قال: أحل لكم أربع، و حرمت عليكم أمهاتكم إلى آخر الآية، قال: حرمت عليكم المحصنات إلا ما ملكت أيمانكم بعد الأربع.

آزاد مرد کتنی بیویاں رکھ سکتا ہے!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے فرمایا ہم سے قیس بن مسلم

البجد لی "رضی اللہ عنہ" نے بیان کیا وہ حضرت حسن بن محمد بن علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہم) سے اللہ عزوجل کے اس قول

وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَامَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ (پ۵ النساء ۲۴)

اور بے خاوند عورتیں مگر جن لونڈیوں کے تم مالک بن جاؤ۔"

اور ارشاد خداوندی ہے!

فَانْكِحُوْا مَاطَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ (پ۴ النساء ۳)

پس نکاح کرو ان عورتوں سے جو تمہیں پسند آئیں دو دو تین تین اور چار چار۔"

اور فرمایا حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهَاتُكُمْ (پ۴ النساء ۲۳) آیت کے آخر تک (محرمات کا ذکر کیا) تو فرماتے ہیں تم اس پر چار عورتوں کے بعد وہ عورتیں حرام کر دی گئیں جو کسی کے نکاح میں البتہ لونڈیاں رکھ سکتے ہو۔"[1]

۳۹۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم قال: إذا نكح الرجل الأمة على الحرة فنكاح الأمة فاسد، وإذا نكح الحرة على الأمة أمسكهما جميعا، و يقسم للحرة ليلتين، وللأمة ليلة. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب کوئی شخص آزاد عورت کے بعد لونڈی سے نکاح کرے تو لونڈی کا نکاح فاسد ہو جائے گا اور جب لونڈی سے نکاح کے بعد آزاد عورت سے نکاح کرے تو دونوں کو رکھ لے اور آزاد عورت کے لئے دو راتیں اور لونڈی کے لئے ایک رات مقرر کرے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام اعظم امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۳۹۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم قال: للحر أن يتزوج أربع مملوكات و ثلثا واثنتين و واحدة قال محمد: وبه نأخذ له أن يتزوج من الإمآء ما يتزوج من الحرائر، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں آزاد مرد چار لونڈیوں تین دو اور ایک لونڈی سے نکاح کر سکتا ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں کہ جتنی تعداد میں آزاد عورتوں سے نکاح کر سکتا ہے اسی تعداد میں لونڈیوں سے بھی نکاح کر سکتا ہے۔"

---

[1] مطلب یہ ہے کہ نکاح صرف چار عورتوں سے ہو سکتا ہے اس سے زیادہ تعداد میں نہیں رکھ سکتے البتہ لونڈیاں رکھنے پر کوئی پابندی نہیں۔ ۱۲ ہزاروی

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب ما يحل للعبد من التزويج!

۳۹۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم قال: ليس للعبد أن يتزوج إلا حرتين أو مملوكتين. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

غلام کے لئے کتنی بیویاں رکھنا جائز ہے!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں غلام صرف دو آزاد عورتوں یا دو لونڈیوں سے نکاح کرسکتا ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۳۹۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم قال: لا يحل للعبد أن يتسرى، ولا يحل له فرج إلا بنكاح يزوجه مولاه. قال محمد: وبه ناخذ وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں غلام کے لئے کسی کو لونڈی کے طور پر رکھنا جائز نہیں اور اس کے لئے کسی (عورت) سے جماع بھی جائز نہیں البتہ یہ کہ اس کا مالک اس کا نکاح کرے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۳۹۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا اسماعيل بن امية المكى عن سعيد ابن أبي سعيد المقبرى عن ابن عمر رضي الله عنهما قال لا يحل فرج من المملكات إلا من ابتاع، أو وهب، أو تصدق، أو أعتق جاز، يعني بذلك المملوك. قال محمد: وبه ناخذ، يعني أن المملوك لا يحل له فرج إلا بنكاح، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے اسماعیل بن امیہ المکی "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت سعید بن ابی سعید مقبری "رحمہ اللہ" سے اور حضرت ابن عمر "رضی اللہ عنہما" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں لونڈیوں کی شرمگاہیں اسی کے لئے جائز ہیں جو ان کو خرید لے

یالونڈی کو ہبہ کیا جائے یا صدقہ کیا جائے یا غلام کو آزاد کیا جائے تو وہ لونڈی سے جماع کرسکتا ہے۔" [1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں مطلب یہ ہے کہ مملوک (غلام) کے لئے نکاح کے علاوہ جماع کرنا جائز نہیں، حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۳۹۶. محمد قال: اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: لا يصلح للعبد أن يتسرى، ثم تلى هذه الآية: "إلا على أزواجهم أو ما ملكت أيمانهم" فليست له بزوجة ولا ملك يمين، قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں غلام کسی کو لونڈی نہیں بنا سکتا پھر انہوں نے یہ آیت کریمہ پڑھی ۔الا علی ازواجھم او ما ملکت ایما نھم (سورۃ المومنون آیت ۶)

مگر جو ان کی بیویاں ہیں یا ان کی ملک میں ہوں تو اس کے لئے نہ یہ بیوی ہے اور نہ ہو لونڈی۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۳۹۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في العبد: إذا زوجه مولاه فالطلاق بيد العبد، وإذا تزوج العبد بغير اذن مولاه فالطلاق بيد مولاه، و يأخذ من المرأة ما أخذت من عبده قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں اس غلام کے بارے میں کہ جب اس کا مالک اس کا نکاح کرے تو طلاق (اسی) غلام کے اختیار میں ہے اور جب غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نکاح کرے تو طلاق کا اختیار اس کے مالک کو ہوگا اور وہ عورت سے لے لے جو کچھ اس نے اس کے غلام سے لیا ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۳۹۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم قال: إذا تزوج العبد بغير إذن مولاه فنكاحه فاسد، وإن أذن له بعد ما تزوج فنكاحه ثابت. قال محمد: وبه نأخذ وانما يعني بقوله إن أذن له بعد ما تزوج يقول: إن أجاز ما صنع فهو جائز، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

---

[1] جب تک وہ غلام ہے لونڈی سے جماع نہیں کرسکتا کیونکہ لونڈی سے جماع ملک کی وجہ سے ہوتا ہے اور اس کی اجازت صرف مالک کو ہے غلام (مملوک) تو خود کسی کی ملکیت میں ہے وہ لونڈی کا مالک کیسے ہوسکتا ہے ہاں آزاد کردیا جائے تو پھر ہوسکتا ہے۔۱۲ ہزاروی

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نکاح کرے تو اس کا نکاح فاسد ہے اور اگر وہ اسے نکاح کرنے کے بعد اجازت دے تو یہ ثابت ہو جائے گا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور نکاح کرنے کے بعد اجازت دینے کا مطلب یہ ہے کہ کہے جو کچھ غلام نے کہا وہ درست ہے تو جائز ہو جائے گا۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب الرجل يزوج أم ولده![1]

۳۹۹۔ محمد قال: اخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم قال: ولد أم الولد من غير سيدها إذا ولدته وهي أم ولد بمنزلتها. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

کسی شخص کا اپنی ام ولد کو کسی کے نکاح میں دینا!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں۔"

ام ولد کی اس کے آقا کے علاوہ کسی سے اولاد جب وہ اسے جنے اور وہ ام ولد ہو تو وہ (حکم میں) اسی کی طرح ہے۔" (جو حکم ام ولد کا ہے وہی اسی کی اولاد کا ہے)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت اما ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۴۰۰۔ محمد قال: اخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم في الرجل يزوج أم ولده عبدا فتلد أولادا ثم يموت قال: هي حرة، و أولادها أحرار، وهي بالخيار، إن شاء ت كانت مع العبد، وإن شاء ت لم تكن. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى، ولها الخيار أيضا وإن كانت تحت حر.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو اپنی ام ولد کا نکاح کسی غلام سے کرے پھر اس عورت کے ہاں اولاد پیدا ہو پھر وہ شخص (مالک) مر جائے تو وہ عورت آزاد ہو گی اس کی

[1] جب کسی شخص کا بچہ اس کی لونڈی سے پیدا ہو تو اس لونڈی کو ام ولد کہتے ہیں۔ ۱۲ہزاروی

اولاد بھی آزاد ہوگی اور عورت کو اختیار حاصل ہوگا چاہے تو اس کے غلام کے ساتھ رہے اور چاہے تو نہ رہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے اور اگر وہ کسی آزاد کے نکاح میں ہو تب بھی اسے اختیار ہوگا۔"

باب الرجل يتزوج وبه العيب والمرأة!

۴۰۱۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن ابراهيم أنه قال في الرجل يتزوج وهو صحيح أو يتزوج وبه بلاء: لم تخير امرأته ولا أهلها، إنها امرأته ابدا، لا يجبر علىٰ طلاقها. قال: وإن تزوجها وهي هٰكذا فهي بتلك المنزلة. قال محمد: وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى، وأما في قولنا فإن كانت المرأة بها العيب فالقول ما قال أبو حنيفة، وإن كان الرجل به العيب فكان عيبا يحتمل فالقول عندنا ما قاله أبو حنيفة رحمه الله تعالى، وإن كان عيبا لا يحتمل فهو بمنزلة المجبوب والعنين، تخير امرأته، فإن شائت أقامت معه، وإن شاء ت فارقته.

عورت یا مرد نکاح کے وقت عیب دار ہوں!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو طلاق پر مجبور نہیں کیا جائے گا' حالت صحت میں نکاح کرتا ہے یا نکاح کرتے وقت اس میں کوئی خرابی ہے تو اس کی بیوی یا اس کے گھر والوں کو کوئی اختیار نہیں ہوگا وہ ہمیشہ کے لئے اس کی بیوی اور اس شخص کو طلاق پر مجبور نہیں کیا جائے گا' وہ فرماتے ہیں اگر نکاح کے وقت عورت کی یہ حالت ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔"

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

اور ہمارا یہ کہنا کہ عورت میں عیب ہو تو اس میں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا یہ قول معتبر ہے فرماتے ہیں اگر مرد میں عیب ہو اور وہ قابل برداشت ہو تو اس سلسلے میں ہمارے نزدیک حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کے قول پر عمل ہوگا اور اگر وہ عیب قابل برداشت نہ ہو تو وہ مجبوب اور عنین کی طرح ہے عورت کو اختیار ہوگا اگر چاہے تو اس کے ساتھ رہے اور اگر چاہے تو علیحدگی اختیار کرلے۔"

۴۰۲۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم في الرجل يتزوح المرأة وبها عيب أوداء: إنها امرأته، طلق أو أمسك: ولا تكون في هٰذا بمنزلة الإمآء أن يردها من عيب، وقال: أرأيت لو كان بالرجل عيب أكان لها أن ترده؟ قال محمد: وبه نأخذ، لان الطلاق بيد الزوج،

إن شاء طلق، وإن شاء أمسک، ألا ترىٰ أنه لو وجدها رتقآء لم يكن له خيار، لأن الطلاق بيده، ولو وجدته مجبوبا كان لها الخيار، لأن الطلاق ليس بيدها و كذٰلک إذا وجدته مجنونا موسوسا يخاف عليها قتله، أو وجدته مجذوما منقطعا لا تقدر على الذنو منه وأشباه هٰذا من العيوب التي لا تحتمل فهٰذا أشد من العنين والمحيوب وقد جآء في العنين أن عمر بن الخطاب رضي اللّٰه عنه قال: انها تؤجل سنة ثم تخير، وجآء ايضا في الموسوس اثر عن عمر بن الخطاب رضي اللّٰه عنه، أنه أجلها ثم خيرها، و كذٰلک العيوب التي لا تحتمل هي أشد من المجبوب والعنين.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ کوئی شخص ایسی عورت سے نکاح کرے جس میں کوئی عیب یا بیماری ہو تو وہ اس کی بیوی رہے گی چاہے طلاق دے چاہے روک لے یہ لونڈیوں کی طرح نہیں ہوگی کہ عیب کی وجہ سے واپس کر دے۔"

اور فرماتے ہیں بتاؤ اگر مرد میں عیب ہو تو عورت کو اسے رد کرنے کا حق ہے؟

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں کیونکہ طلاق کا اختیار مرد کو حاصل ہوتا ہے چاہے تو طلاق دے اور چاہے تو روک لے کیا تم نہیں دیکھتے اگر وہ اسے یوں پائے کہ اس سے جماع ممکن نہ ہو تو مر (رد کرنے کا) د کو اختیار نہیں ہوتا کیونکہ اس کو طلاق کا حق حاصل ہے اور اگر عورت اس کو مجبوب پائے تو (اس عورت) کو اختیار ہے کیونکہ اسے طلاق (دینے) کا اختیار نہیں ہے اس طرح جب عورت اپنے خاوند کو پاگل یا وسوسوں کا شکار پائے اور قتل کرنے کا خوف ہو یا وہ کوڑھ کا رہو یعنی عورت کے پاس جانے کے قابل نہ ہو یا اس قسم کا کوئی اور نا قابل برداشت عیب ہو تو یہ عنین اور مجبوب سے بھی زیادہ سخت ہو اور عنین کے بارے میں آیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب "رضی اللہ عنہ" نے فرمایا اسے ایک سال کی مہلت دی جائے علاج وغیرہ کرائے پھر عورت کو اختیار رہو گا۔"

وسوسوں کے شکار آدمی کے بارے میں بھی حضرت عمر بن خطاب "رضی اللہ عنہ" سے مروی ہے کہ آپ نے اسے مہلت دی عورت کو اختیار دیا گیا اسی طرح وہ عیب جو نا قابل برداشت ہیں تو وہ شخص مجبوب اور عنین سے زیادہ سخت ہے۔"

۴۰۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنفية عن حماد عن إبراهيم في الرجل يتزوج المرأة فيجدها مجذومة أو برصآء قال هي امرأته، ان شاء طلق إن شآء أمسک. قال محمد: وبه نأخذ لأن الطلاق بيده.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص کسی عورت سے نکاح کرے پس اس کو کوڑھ کی مریضہ پائے یا برص (جسم پر سفید) دانے تو فرمایا وہ اس کی بیوی ہے چاہے اسے طلاق دے اور چاہے روک لے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں کیونکہ طلاق کا اختیار تو اسی (مرد) کو ہے۔"

باب مانهي عنه من التزويج واستيمار البكر!

۴۰۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة رحمه الله تعالى قال: حدثنا عبدالملك بن عمير عن رجل من أهل الشام عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: أتاه رجل فقال: يارسول الله أتزوج فلانة؟ فنهاه عنها، ثم أتاه ثلث مرات، فنهاه، ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: سودآء ولود أحب إلى من حسنآء عاقر، إني مكاثر بكم الأمم، حتى أن السقط يظل محبنطئا يقال له: ادخل الجنة، فيقول لا، حتى يدخل أبواى.

جس نکاح سے منع کیا گیا اور کنواری لڑکی سے اجازت لینا!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے عبدالملک بن عمیر "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ شام کے ایک شخص سے اور وہ نبی پاک ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں فلاں عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہوں آپ نے اسے روک دیا پھر تین مرتبہ حاضر ہوا تو آپ نے اسے منع فرما دیا پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا سیاہ رنگ کی بچے جننے والی مجھے خوبصورت بانجھ کے مقابلے میں پسند ہے' بیشک میں باقی امتوں کے مقابلے میں تمہاری کثرت پر فخر کروں گا حتیٰ کہ ناتمام بچہ رک جائے گا اس سے کہا جائے گا جنت میں داخل ہو جاؤ تو وہ کہے گا نہیں حتیٰ کہ میرے ماں باپ داخل ہوں۔"[1]

۴۰۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم قال: لا تنكح البكر حتى تستامر، ورضائها سكوتها، وقال: وهي أعلم بنفسها، لعل بها عيبا لا يستطيع لها الرجال معه، قال محمد: وبه نأخذ، لا نرى أن تتزوج البكر البالغة إلا بإذنها، زوجها والد أو غيره، ورضاها سكوتها، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

[1] اس بات کی ترغیب ہے کہ ان عورتوں سے نکاح کیا جائے جن میں بچہ جننے کی صلاحیت ہے۔۱۲ہزاروی

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کنواری عورت سے اس کی اجازت لئے بغیر نکاح نہ کیا جائے اور اس کی رضا اس کا خاموش رہنا ہے۔ وہ فرماتے ہیں وہ نفس کے بارے میں زیادہ جانتی ہے شاید اس میں کوئی عیب ہو جس کی وجہ سے مرد اس کا قرب اختیار نہ کر سکے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں ہمارے خیال میں کنواری بالغہ عورت کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر جائز نہیں اس کا باپ نکاح کرلے یا کوئی دوسرا اس کی رضا اس کی خاموشی ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب من تزوج ولم يفرض لها صداقها حتى مات!

٢٠٦. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم عن عبدالله بن مسعود رضي الله عنهما: أن رجلا أتاه، فسأله عن رجل تزوج امرأة ولم يفرض لها صداقا، ولم يدخل بها حتى مات، قال: ما بلغني في هذا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم شئ قال: فقل فيها برأيک، قال: أري لها الصداق كاملا، ولها الميراث، و عليها العدة. فقال رجل من جلسآئه قضيت والذي يحلف به بقضآء رسول الله صلى الله عليه وسلم في بروع بنت واشق الاشجعية، قال: ففرح عبدالله بن مسعود رضي الله عنهما فرحة ما فرح قبلها مثلها، لموافقة رأيه قول رسول الله صلى الله عليه وسلم. قال محمد: وبه نأخذ، لا يجب الميراث والعدة حتى يكون قبل ذٰلک صداق، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى. قال محمد والرجل الذي قال لعبد الله بن مسعود رضي الله عنهما ما قال معقل بن يسار الأشجعي رضي الله عنه، و كان من أصحاب رسول الله صلى الله عليه سلم.

نکاح کے وقت مہر مقرر نہ ہوا اور پھر خاوند فوت ہو گیا!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس آدمی کے بارے میں پوچھا جس نے کسی عورت سے نکاح کیا اور اس کے لئے مہر مقرر نہیں کیا اور جماع سے پہلے فوت ہو گیا انہوں نے فرمایا اس سلسلے میں رسول اکرم ﷺ کی طرف سے مجھے کوئی بات نہیں پہنچی اس نے کہا اپنی رائے سے فرمادیں آپ نے فرمایا میرے خیال میں اس کے لئے کامل مہر نہیں ہے البتہ اس کے لئے وراثت بھی ہے اور اس پر عدت بھی لازم ہے۔"

وہاں بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا اس ذات کی قسم جس کے نام سے قسم کھائی جاتی ہے آپ نے وہی فیصلہ فرمایا جو رسول اکرم ﷺ نے بروع بنت واشق الاشجعیہ "رضی اللہ عنہا" کے بارے میں فرمایا تھا"
راوی فرماتے ہیں (اس پر) حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" اس قدر خوش ہوئے کہ اس سے پہلے کبھی اتنے خوش نہ ہوئے تھے کیونکہ ان کی رائے رسول اکرم ﷺ کے قول کے موافق ہوگئی۔"
حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں، وراثت اور عدت اس وقت تک واجب نہیں ہوتی جب تک اس سے پہلے مہر واجب نہ ہو اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"
حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ" سے یہ گفتگو کرنے والے حضرت معقل بن یسار "رضی اللہ عنہ" ہیں اور وہ رسول اکرم ﷺ کے صحابہ کرام "رضوان اللہ علیہم" میں سے ہیں۔"

باب من تزوج امرأة في عدتها ثم طلقها!

۴۰۷۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم في الرجل يتزوج المرأة في عدتها ثم يطلقها قال: لا يقع عليها طلاقه، وإن قذفها لم يجلد ولم يلاعن. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

کسی عورت سے عدت کے دوران نکاح کرنا پھر اسے طلاق دے دینا!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو کسی عورت سے اس کی عدت کے دوران نکاح کر کے پھر اسے طلاق دے دیتا ہے آپ فرماتے ہیں اس کی طلاق واقع نہیں ہوگی اور اگر وہ اس پر الزام لگائے تو اسے کوڑے نہیں لگائیں جائیں گے اور نہ لعان ہوگا۔"
حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"[1]

۴۰۸۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم في امرأة تزوجت في عدتها فولدت: إن ادعاه الأول فهو ولده، وإن نفاه الأول فادعاه الآخر فهو ولده، وإن شكافيه فهو ولدهما، يرثهما و يرثانه قال محمد: ولسنا نأخذ بهٰذا، ولكنا نرىٰ إذا طلقها فتزوجها غيره في عدتها فدخل بها، فإن جاءت بولد ما بينها و بين سنتين منذ دخل بها الآخر وهو ابن الأول، وإن كان

[1] اس لئے کہ دوسرے آدمی کی عدت گزارنے والی عورت سے نکاح حرام ہے لہذا جب نکاح نہیں ہوا تو عدت بھی نہیں اور چونکہ نکاح شبہ بھی ہے لہذا قطعی طور پر زنا نہیں کہا جا سکتا اس لئے کوڑے نہیں لگیں گے اور لعان تب ہوتا ہے جب وہ اس کی بیوی ہوتی ۔۱۲ ہزاروی

لأكثر من سنتين فهو ابن الآخر، و كان أبو حنيفة يقول نحوا من ذٰلک فی الطلاق البائن أيضا.

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ [اللہ]" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" اس عورت کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو عدت کے دوران نکاح [کرے] اور اس کے ہاں بچہ پیدا ہو جائے اگر اس کا پہلا خاوند اس بچے کا دعویٰ کرے تو وہ اس کا ہوگا اور اگر وہ اس [سے انکار کرے] اور دوسرا خاوند دعویٰ کرے تو دوسرے کا ہوگا اور اگر دونوں شک کریں تو دونوں کا بچہ قرار پائے گا وہ [دو]نوں کا وارث ہوگا اور وہ دونوں اس کے وارث ہوں گے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے بلکہ ہمارے نزدیک جب ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور عدت کے دوران دوسرے آدمی نے اس سے نکاح کر کے جماع بھی کیا تو اگر وہ بچہ اس وقت سے لے کر دو سالوں کے اندر اندر پیدا ہوا تو پہلے خاوند کا ہوگا اور دو سال سے زیادہ مدت کے بعد پیدا ہو تو دوسرے خاوند کا ہوگا اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" طلاق بائن کے بارے میں بھی اسی قسم کی بات فرماتے ہیں۔

۴۰۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه انه قال في المرأة تتزوج في عدتها قال: يفرق بينها و بين زوجها الآخر، ولها الصداق منه بما استحل من فرجها، و تستكمل ما بقي من عدتها من الأول، و تعتد من الأخر عدة مستقلة، ثم يتزوجها الآخر إن شآء. قال محمد: وبهٰذا كله نأخذ: إلا أنا نقول: تستكمل عدتها من الأول، و تحتسب بما مضٰى من ذٰلک من عدة الآخر إلٰى استكمالها عدة الأول، و تعتد ما بقي من عدة الآخر.

[تر]جمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ [ا]للہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت علی بن ابی طالب "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اس عورت کے بارے میں جو عدت کے دوران نکاح کرے فرمایا اس کے اور اس کے خاوند کے درمیان تفریق کر دی جائے اور اس کے لئے مہر ہوگا کیونکہ اس شخص نے اس کی شرمگاہ کو اپنے لئے حلال کیا اور پہلے خاوند کی بقیہ عدت پوری کر کے دوسرے کی مستقل عدت گزارے پھر دوسرے سے نکاح کرے اگر چاہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں البتہ ہم کہتے ہیں کہ پہلے خاوند کی عدت مکمل کرے اور جس قدر وقت گزرا ہے اس کو پہلی عدت کی تکمیل میں شمار کر کے باقی کو دوسری عدت میں شمار کرے۔"

۴۱۰. محمد قال: أخبرنا سعيد بن أبي عروبة عن أبي معشر عن إبراهيم النخعي قال: إذا

دخلت عدة في عـدة كـانـت عدة واحدة. وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى. قال محمد: وبهٰذا نأخذ: وهو تفسير قولنا في الحديث الأول.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت سعید بن ابی عروبہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی انہوں نے ابو معشر "رحمہ اللہ" سے اور انہوں نے حضرت ابراہیم نخعی "رحمہ اللہ" سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں جب ایک عدت دوسری میں داخل ہو جائے تو وہ ایک ہی عدت ہوتی ہے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور یہ پہلی حدیث میں ہمارے قول کی وضاحت ہے۔"

باب ما إذا أدخلت المرأتان كل واحدة منهما علٰى زوج صاحبتها!

۴۱۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم قال: إذا أدخلت المرأتان كل واحدة منهما علٰى أخ زوجها فوطئت كل واحدة منهما فإنه ترد كل واحد منهما إلٰى زوجها، ولها الصداق بما استحل من فرجها، ولا يقربها زوجها حتٰى تنقضي عدتها. قال محمد: وبهٰذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

جب دو بہنیں بدل کر ایک دوسرے کے خاوند کے پاس چلی جائیں!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب دو عورتیں اپنے اپنے خاوند کے بھائی (دوسری کے خاوند) کے پاس چلی جائیں اور ان میں سے ہر ایک جماع بھی کرلے تو دونوں کو ان کے خاوندوں کی طرف لوٹایا جائے اور اس جماع کی وجہ سے مہر بھی لازم ہوگا اور جب تک عدت ختم نہ ہو خاوند اس کے قریب نہ جائے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب من تزوج مختلعة أو مطلقة!

۴۱۲. محـمـد قـال: أخبـرنـا أبـو حـنيفة عن حماد عن إبراهيم: أن المولٰى منها والمختلعة إن زوجها لا يقدر علٰى أن يرجعها إلا بنكاح جديد، وإن ماتا لم يوارثا، لأن الطلاق بائن، ولكنه يطلق ما دامت في العدة، قال محمد: وبهذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

خلع کرنے والی یا مطلقہ سے نکاح کرنا!

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ جس عورت سے ایلاء[1] کیا جائے یا خلع ہو جائے تو اس کا خاوند جب تک جدید نکاح نہ کرے رجوع نہیں کر سکتا اور اگر وہ مر جائیں تو ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوں۔ (یعنی ان میں سے کوئی ایک مر جائے) کیونکہ یہ طلاق بائن ہے البتہ جب تک (عورت) عدت میں ہو اسے (مزید) طلاق دی جا سکتی ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۴۱۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم قال: إذا تزوج الرجل المختلعة، والمولى منها، والتي أعتقت في عدتها، ثم طلق قبل أن يدخل بها فلها الصداق. قال محمد: هذا قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى و كذلك قوله في كل امرأة كانت من رجل في عدة من نكاح جائز أو فاسد أو غير ذلك مثل عدة أم الولد، فيتزوجها في عدتها منه ثم يطلقها قبل أن يدخل بها تطليقة: فعليه الصداق كاملا، والتطليقة يملك فيها الرجعة عليها، والعدة مستقبلة من يوم طلقها. قال محمد: ولسنا نأخذ بهذا، ولكنه إذا طلقها قبل أن يدخل بها فلها عليه نصف الصداق، ولا رجعة له عليها، وتستكمل ما بقي من عدتها، وهو قول الحسن البصري، و عطاء بن أبي رباح، واهل الحجاز، و رواة بعضهم عن الشعبي.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص ایسی عورت سے نکاح کرے جس نے خلع کیا یا اس سے ایلاء کیا گیا یا اسے عدت کے دوران آزاد کیا گیا پھر جماع سے پہلے اسے طلاق دے تو اس کے لئے مہر ہوگا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں یہ حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا قول ہے اسی طرح آپ نے فرمایا ہر وہ عورت جو کسی شخص سے نکاح صحیح یا فاسد کے بعد اس کی عدت میں ہو یا اس کے علاوہ کوئی صورت ہو مثلاً ام ولد کی عدت ہو اور عدت کے دوران اس سے نکاح کر کے جماع سے پہلے ایک طلاق دے دے تو اس شخص پر پورا مہر لازم ہوگا اور اس طلاق میں رجوع کا مالک ہوگا اور طلاق والے دن سے مستقل عدت شروع ہوگی۔"

---

[1] جب کوئی شخص قسم کھائے کہ وہ اپنی بیوی سے جماع نہیں کرے گا تو اس قسم کو ایلاء کہا جاتا ہے ایسے شخص کا حکم یہ ہے کہ وہ قسم کھانے کے بعد چار مہینے کے اندر اندر رجوع کرے اور قسم کا کفارہ ادا کرے ورنہ عورت اس کے نکاح سے نکل جائے گی۔ ۱۲ ہزاروی

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے لیکن جب وہ جماع سے پہلے طلاق دے تو اس پر نصف مہر لازم ہو گا وہ رجوع بھی نہیں کر سکے گا اور عورت باقی عدت کو مکمل کرے۔"

حضرت امام حسن بصری "رحمہ اللہ" حضرت عطاء بن ابی رباح "رحمہ اللہ" اور اہل حجاز کا یہی قول ہے ان میں بعض نے اسے حضرت امام شعبی "رحمہ اللہ" سے روایت کیا۔"

باب من تزوج اليهودية أو النصرانية أنها لا تحصن!

۴۱۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال: لابأس بنكاح اليهودية والنصرانية على الحرة. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

یہودی اور عیسائی عورت سے نکاح کرنا!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں آزاد عورت پر یہودی اور عیسائی عورت سے نکاح کرنے میں کوئی حرج نہیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۴۱۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن ابراهيم عن حذيفة بن اليمان رضي الله عنه أنه تزوج يهودية بالمدائن، فكتب إليه عمر بن الخطاب: أن خل سبيلها، فكتب إليه: أحرام هي يا أمير المؤمنين؟ فكتب إليه: أعظم عليك أن لا تضع كتابي حتى تخلى سبيلها، فإني أخاف أن يقتدي بك المسلمون، فيختاروا نسآء أهل الذمة لجمالهن، و كفى بذلك فتنة لنسآء المسلمين، قال محمد: وبه نأخذ، لا نراه حراما، ولكنا نرى أن يختار عليهن نسآء المسلمين، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت حذیفہ بن یمان "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے مدائن میں یہودی عورت سے نکاح کیا تو حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" نے ان کو لکھا کہ اسے چھوڑ دو انہوں نے آپ کی طرف لکھا کہ کیا یہ حرام ہے امیر المومنین! حضرت عمر فاروق "رضی اللہ تعالیٰ عنہ" نے انہیں لکھا میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ میرا خط رکھنے سے پہلے اس کو طلاق دے دو مجھے ڈر ہے کہ مسلمان تمہاری اقتدا کرتے ہوئے ذمی لوگوں کی عورتوں کو ان کے حسن و جمال کی وجہ سے اختیار کریں گے اور مسلمان عورتوں کے فتنہ کے لئے اتنی بات

ہی کافی ہے۔" [1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں ہم اس عمل کو حرام نہیں سمجھتے لیکن ہم اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ ان (ذمی عورتوں) پر مسلمان عورتوں کو ترجیح دی جائے۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۴۱۶۔ محمد قال: أخبرنا ابو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم قال: لا يحصن المسلم باليهودية ولا بالنصرانية، ولا يحصن إلا بالحرة المسلمة. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي ابو حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد "رحمہ اللہ" نے حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ فرماتے ہیں مسلمان (مرد) یہودی اور عیسائی عورت (سے نکاح کی وجہ) سے محصن نہیں ہوتا اور وہ صرف مسلمان آزاد عورت کی وجہ سے محصن ہوتا ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب من تزوج في الشرك ثم أسلم!

۴۱۷۔ محمد قال: أخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الذي يتزوج في الشرك و يدخل بامرأته، ثم أسلم بعد ذلك ثم يزني: أنه لا يرجم حتى يحصن بامرأة مسلمة. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

حالت شرک میں نکاح کرنے کے بعد اسلام لانا!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص حالت شرک میں نکاح کر کے جماع بھی کرے پھر اس کے بعد اسلام قبول کرے پھر زنا کا مرتکب ہو تو اسے رجم نہ کیا جائے حتیٰ کہ وہ مسلمان عورت سے (نکاح کر کے) محصن ہو۔" [2]

---

[1] جب مسلمان عورتوں کو چھوڑ کر اہل کتاب سے نکاح کیا جائے تو مسلمان عورتوں کے دلوں میں نفرت پیدا ہوتی ہے اور ان کی طرف سے بغاوت کا خطرہ ہوتا ہے اس لئے مسلمان عورتوں کو ترجیح دی جائے۔ ۱۲ ہزاروی

[2] جب نکاح صحیح کے بعد عورت سے ایک بار بھی جماع کرے تو یہ شخص محصن کہلاتا ہے اور اب اگر وہ زنا کا مرتکب ہو تو اس سے رجم کیا جانا کہلاتا ہے۔" ۱۲ ہزاروی

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" اللہ کا بھی یہی قول ہے۔"

۴۱۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم قال: إذا كانا يهوديين أو نصرانيين فأسلم الزوج فهما علىٰ نكاحهما، أسلمت المرأة أو لم تسلم، فإذا أسلمت المرأة عرض على الزوج الإسلام، فإن أسلم أمسكها بالنكاح الأول، وإن أبي أن يسلم فرق بينهما. فإن كانا مجوسيين فأسلم أحدهما عرض على الآخر الإسلام، فإن أسلم كان علىٰ نكاحهما الأول، فإن أبي أن يسلم فرق بينهما. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب دو یہودی (مرد وعورت) ہو یا دو عیسائی (مرد وعورت) ہوں اور خاوند اسلام قبول کرے تو دونوں نکاح پر برقرار رہیں گے عورت اسلام قبول کرے یا نہ کرے اور اگر عورت اسلام قبول کرلے تو پہلے نکاح کے ساتھ برقرار رہیں گے اور اگر اسلام لانے سے انکار کرے تو ان دونوں کے درمیان تفریق کردی جائے اور اگر دونوں مجوسی (ستارہ پرست) ہوں اور ان میں سے ایک اسلام قبول کرلے تو دونوں پہلے نکاح پر برقرار رہیں گے اور اگر اسلام قبول کرنے سے انکار کرے تو دونوں میں تفریق کردی جائے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۴۱۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم أنه سئل عن اليهودي واليهودية يسلمان، أو النصراني والنصرانية، قال: هما علىٰ نكاحهما، لا يزيدهما الإسلام إلا خيرا. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں ان سے پوچھا گیا کہ یہودی مرد وعورت یا عیسائی مرد وعورت اسلام قبول کریں (تو کیا حکم ہے) فرمایا وہ پہلے نکاح پر برقرار رہیں گے اسلام تو بھلائی ہی بڑھاتا ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۴۲۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم قال: إذا أسلم الرجل قبل أن يدخل بامرأته وهي مجوسية عرض عليها الإسلام، فإن أسلمت فهي امرأته، وان أبت أن تسلم فرق

بينهما، ولم يكن لها مهر، لأن الفرقة جآء ت من قبلها، وإذا أسلمت قبل زوجها ولم يدخل بها عرض على الزوج الإسلام، فإن أسلم فهي امرأته، وإن أبى فرق بينهما، و كانت تطليقة بائنا، وكان لها نصف الصداق. قال محمد: وبهٰذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة إذا جآء ت الفرقة من قبل الزوج كان ذٰلک طلاقا و كان لها نصف الصداق، لأنه هو الذي أبى الإسلام، وإذا كانت المرأة هي التي أبت الإسلام فالفرقة من قبلها، فلا شئ لها من الصداق، وليست فرقتها بطلاق.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنی مجوسیہ عورت سے جماع کرنے سے پہلے مسلمان ہو جائے تو اس عورت کو اسلام کی دعوت دی جائے اگر وہ اسلام قبول کر لے تو اس کی بیوی رہے گی اور اگر اسلام لانے سے انکار کر دے تو دونوں کے درمیان تفریق کر دی جائے اور اس کے لئے مہر نہیں ہوگا کیونکہ یہ جدائی عورت کی جانب سے آئی ہے اور جب وہ (عورت) خاوند سے پہلے اسلام قبول کر لے اور اس نے اس سے جماع بھی نہ کیا ہو تو خاوند کو اسلام کی دعوت دی جائے اگر وہ اسلام قبول کر لے تو یہ اس کی بیوی شمار ہوگی اور اگر وہ انکار کرے تو دونوں میں جدائی کر دی جائے یہ طلاق بائن ہوگی اور عورت کے لئے آدھا مہر ہوگا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم ان سب باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے کہ جب جدائی خاوند کی جانب سے ہو تو یہ طلاق ہوگی اور عورت کے لئے نصف مہر ہوگا کیونکہ اسی (خاوند) نے اسلام (لانے) سے انکار کیا ہے اور جب عورت اسلام (لانے) سے انکار کرے تو تفریق اس کی جانب سے ہوگی اور اسے مہر میں کچھ بھی نہیں ملے گا اور یہ تفریق طلاق نہیں ہوگی۔"

۴۲۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم قال: إذا جاء ت الفرقة من قبل الرجل فهي طلاق، وإذا جاء ت من قبل المرأة فليست بطلاق، فإن كان دخل بها فلها المهر كاملا، وإن لم يكن دخل بها فلا صداق لها إن كانت الفرقة من قبلها. قال محمد: وبهٰذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى، إلا في خصلة واحدة، فإن أبا حنيفة قال إذا ارتد الزوج عن الإسلام بانت المرأة منه، ولم يكن ذٰلک طلاقا، وأما في قولنا فهو طلاق وهو قول إبراهيم.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب تفریق مرد کی جانب سے ہو تو

یہ طلاق ہے اور جب عورت کی طرف سے ہو تو یہ طلاق نہیں ہے اور اگر جماع کرے تو پورا مہر ہوگا اور اگر جماع نہ کرے تو عورت کے لئے مہر نہیں ہوگا اگر جدائی کا باعث وہ (عورت) ہو۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے البتہ امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" (ان میں سے) ایک بات کا انکار کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب خاوند اسلام سے پھر جائے (مرتد ہو جائے) تو عورت اس سے جدا ہو جائے گی اور طلاق نہیں ہوگی لیکن ہمارے نزدیک یہ طلاق ہے اور حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" کا یہی قول ہے۔"

باب الرجل يتزوج الأمة ثم يشتريها أو تعتق!

۴۲۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم في الرجل يتزوج الأمة ثم يطلقها واحدة ثم يشتريها قال: يطأها، وإن أعتقها فله أن يتزوجها، وإن طلقها اثنتين ثم اشتراها فلا تحل له حتىٰ تنكح زوجا غيره. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، وهو وقل أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

لونڈی سے نکاح کرنے کے بعد اسے خریدنا یا آزاد کرنا!

ترجمہ! حضرت امام "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو کسی لونڈی سے نکاح کرتا ہے پھر اسے ایک طلاق دے کر خرید لیتا ہے تو وہ فرماتے ہیں وہ اس سے (بطور لونڈی) جماع کر سکتا ہے اور اگر آزاد کرے تو اس کے لئے اس سے نکاح کرنا جائز ہے اور گر دو طلاقیں دینے کے بعد خریدے تو جب تک وہ کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے اس کے لئے حلال نہیں ہوگا۔" (حلالہ ضروری ہے)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم ان سب باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۴۲۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم إذا طلق الحر الأمة تحته فإنها تبين بتطليقتين وعدتها حيضتان إن كانت تحيض، فإن لم تكن تحيض فشهر و نصف، ولا تحل له حتىٰ تنكح زوجا غيره. وإن طلق العبد امرأته وهي حرة بانت منه بثلث منه، وعدتها ثلث حيض إن كانت تحيض، فإن لم فإن لم تكن تحيض فعدتها ثلثة أشهر. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، الطلاق بالنسآء، والعدة بالنسآء، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے

اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب آزاد آدمی اپنی بیوی کو جو کسی کی لونڈی ہے طلاق دے تو وہ دو طلاقوں سے جدا ہو جاتی ہے اور اس کی عدت دو حیض ہیں اگر اسے حیض آتا ہے اور اگر حیض نہ آتا ہو تو ڈیڑھ مہینہ عدت ہے اور جب تک وہ کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے اس (پہلے خاوند کے لئے) حلال نہیں ہوگی اور اگر غلام اپنی بیوی کو طلاق دے اور وہ (عورت) آزاد ہو تو وہ تین طلاقوں سے بائن (جدا) ہوتی ہے اور اس کی عدت تین حیض ہیں اگر اسے حیض نہ آتا ہو تو اس کی عدت تین مہینے ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم ان سب باتوں کو اختیار کرتے ہیں طلاق (کی تعداد) اور عدت کا تعلق عورتوں سے ہے اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۴۲۴. محمد قال أخبرنا إبراهيم بن يزيد المكي قال: سمعت عطاء بن أبي رباح يقول: قال علي ابن أبي طالب رضي الله عنه: الطلاق بالنسآء والعدة، فبهٰذا نأخذ، نقول: إذا كانت المرأة حرة فطلاقها ثلٰث تطليقات وعدتها ثلٰث حيض إن كان زوجها حرا أو عبدا: وإن كانت أمة فطلاقها اثنتان وعدتهما حيضتان إن كان زوجها حرا أو عبدا.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت ابراہیم بن یزید المکی "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عطا بن ابی رباح "رحمہ اللہ" سے سنا وہ فرماتے ہیں حضرت علی بن ابی طالب "رضی اللہ عنہ" نے فرمایا طلاق (کی تعداد) اور عدت کا تعلق عورتوں سے ہے۔"

ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جب عورت آزاد ہو تو اس کی طلاق (طلاق مغلظہ) تین طلاقیں ہیں اور اس کی عدت تین حیض ہیں اس کا خاوند آزاد ہو یا غلام ہو اور اگر عورت لونڈی ہو تو اس کی طلاق دو طلاقیں اور اس کی عدت دو حیض ہیں۔ خاوند آزاد ہو یا غلام ہو۔"

۴۲۵. محمد قال: اخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم في الرجل يتزوج الأمة فتعتق قال: تخير فإن اختارت زوجها فهي امرأته، وإن اختارت نفسها فليس له عليها سبيل، وإن مات وقد اختارته فعدتها أربعة أشهر و عشرا، ولها الميراث، وإن مات وقد اختارت نفسها فعدتها ثلٰث حيض، ولا ميراث لها قال محمد: وبهذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں اس شخص کے بارے میں جو کسی لونڈی سے نکاح کرتا ہے پھر لونڈی کو آزاد کر دیا جاتا ہے اس کو اختیار ہوگا اگر اپنے خاوند کو اختیار کرلے تو یہ اس کی بیوی ہے اور اگر اپنے آپ کو اختیار کرے تو اس شخص کا اس سے کوئی تعلق نہیں رہے گا۔"

اور اگر اس صورت میں جب اس نے خاوند کو اختیار کیا تھا خاوند مر جائے تو اس کی عدت چار مہینے دس

دن ہوگی اور اس (عورت) کو وراثت ملے گی اور اگر خاوند مر جائے جب کہ عورت نے اپنے آپ کو اختیار کیا ہو تو اس کی عدت تین حیض ہوں گے اور اسے وراثت نہیں ملے گی۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم ان سب باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۴۲۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم قال: إذا أعتقت المملوكة ولها زوج خيرت، فإن اختارت زوجها فهما على نكاحهما، فإن كان دخل بها فلها الصداق لمولاها، وإن اختارت نفسها ولم يدخل بها فرق بينهما، ولم يكن لها صداق ولا لمولاها، لأن الفرقة جاءت من قبلها، ولم تكن فرقتها طلاقا ولها أن تتزوج من يومها إن شاءت. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب لونڈی کو آزاد کیا جائے اور اس کا خاوند ہو تو اسے (لونڈی کو) اختیار ہوگا اگر وہ اپنے خاوند کو اختیار کرے تو ان کا نکاح برقرار رہے گا اب اگر وہ اس سے جماع کر چکا ہے تو اس کے لئے مہر ہوگا جو اس کے آقا کو ملے گا اور اگر وہ اپنے آپ کو اختیار کرتی ہے اور اس نے اس سے جماع بھی نہیں کیا تو دونوں میں تفریق کر دی جائے اور اسے مہر نہیں ملے گا اور نہ ہی اس کے مالک کو ملے گا۔ کیونکہ یہ تفریق عورت کی جانب سے آئی ہے اور یہ طلاق نہیں ہے اور اس عورت کے لئے جائز ہے کہ اگر چاہے تو اسی دن نکاح کر لے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم ان سب باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۴۲۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الأمة يموت عنها زوجها فتعتق في عدتها: إنها تعتد عدة الأمة، ولا ترث، فإن طلقها تطليقتين ثم أعتقت اعتدت عدة الأمة، قال محمد: وبهذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ جس لونڈی کا خاوند مر جائے پس وہ عدت کے دوران آزاد کر دی جائے تو وہ لونڈی والی عدت گزارے اور وہ وارث نہیں ہوگی اور اگر وہ اسے دو طلاقیں دے پھر اسے آزاد کیا جائے تو وہ لونڈی والی عدت گزارے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم ان سب باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۴۲۸. محمد واسد قالا: أخبرنا أبو حنيفة عن سلمة بن كهيل عن المستورد بن الأحنف عن عبدالله بن مسعود رضي الله عنهما: أن رجلا أتاه فقال: إني تزوجت وليدة لعمي فولدت لي جارية، وإن عمي يريد بيعها، فقال: كذب، ليس له ذلک قال محمد: وبه نأخذ، ليس له أن يبيع، من ملک ذا رحم محرم فهو حر.

ترجمہ: حضرت محمد "رحمہ اللہ" اور حضرت اسد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت سلمہ...... "رحمہ اللہ" سے وہ مستورد بن احنف "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور اس نے کہا میں نے اپنے چچا کی لونڈی سے نکاح کیا اور اس سے میرے لئے ایک بچی پیدا ہوئی اور میرا چچا اسے (اس بچی) کو فروخت کرنے کا ارادہ کرتا تو انہوں نے فرمایا وہ جھوٹ کہتا ہے اسے اس بات کا حق نہیں ہے۔"[1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں وہ اسے بیچ نہیں سکتا جو شخص کسی ذی رحم محرم کا مالک ہو تو وہ آزاد ہے۔"

۴۲۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا طلق الأمة زوجها طلاقا يملک الرجعة فاعتقت فعدتها عدة الحرة، وإن كان الزوج لا يملک الرجعة فعتقت فعدتها عدة الأمة. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ: امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کسی لونڈی کو اس کا خاوند ایسی طلاق دے جس میں رجوع کا مالک ہو۔ پھر وہ آزاد کر دی جائے تو اس کی عدت آزاد عورت والی عدت ہے اور اگر خاوند رجوع کا مالک نہ ہو اور اسے آزاد کیا جائے تو اس کی عدت لونڈی والی عدت ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم ان سب باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

باب من تزوج ثم فجر أحدهما!

۴۳۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن علي أبي بن طالب رضي الله عنه قال: إذا تزوج الرجل المرأة ولم يدخل بها ثم زنىٰ جلد وأمسک امرأته، وإن زنت هي ولم يدخل بها حتىٰ يقام عليه الحد فرق بينهما. قال محمد: وأما في قول أبي حنيفة وما عليها

---

[1] اسے بیچنے کا اختیار اس لئے نہیں تھا کہ وہ اس شخص کی پوتی ہونے کی وجہ سے ذی رحم محرم ہے اور وہ خود بخود آزاد ہو گئی۔ ۱۲ ہزاروی

العامة فهي امرأته علىٰ كل حال، إن شآء طلق وإن شاء أمسک، وهو قولنا.

نکاح کے بعد میاں بیوی میں سے کوئی گناہ (زنا) کرے!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت علی المرتضیٰ "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں جب کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے اور (ابھی) اس سے جماع نہ کرے پھر زنا کرے تو اسے کوڑے لگائے جائیں اور وہ اپنی بیوی کو (اپنے پاس) روک سکتا ہے اور اگر وہ عورت زنا کرے اور مرد پر حد نافذ ہونے تک جماع بھی نہ ہوا ہو تو دونوں میں تفریق کر دی جائے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" اور عام فقہاء کے نزدیک وہ ہر حال میں اس کی بیوی ہی رہے گی چاہے تو طلاق دے اور چاہے تو روک لے اور یہی ہمارا قول ہے۔"

۴۳۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: جاء رجل إلىٰ علقمة بن قيس فقال: رجل فجر بامرأة، أله أن يتزوجها؟ قال: نعم، ثم تلا هٰذه الآية: "وهو الذي يقبل التوبة عن عباده و يعفو عن السيات و يعلم ما تفعلون" قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ایک شخص حضرت علقمہ بن قیس "رضی اللہ عنہ" کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے پوچھا کہ ایک شخص نے کسی عورت سے زنا کیا تو کیا وہ اس سے نکاح کر سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں پھر یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔"

وَهُوَ الَّذِىْ يُقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْ عَنِ السَّيِّئَاتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ.

(پ۲۵ شوریٰ ۲۵)

وہی ہے جو اپنے بندوں سے توبہ قبول کرتا اور ان کے گناہوں سے درگزر کرتا ہے اور وہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب من تزوج المتعة! نکاحِ متعہ!

۴۳۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن ابن مسعود رضي الله عنهما في

متعة النسآء قال: إنما رخصت لأصحاب محمد صلى الله عليه وسلم في غزاة لهم شكوا إليه فيهما العزوبة، ثم نسختها آية النكاح والميراث والصداق.

ترجمہ! امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابن مسعود ''رضی اللہ عنہ'' سے عورتوں کے ساتھ متعہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں ایک غزوہ کے موقع پر جب صحابہ کرام نے عورتوں سے دوری کی شکایت کی تو حضور ''علیہ الصلوٰۃ والسلام'' نے ان کو اجازت دی پھر نکاح' میراث اور مہر کی آیت سے یہ حکم منسوخ ہو گیا۔'' [1]

۴۳۳۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عام غزوة خيبر عن لحوم الحمر الأهلية، وعن متعة النسآء، وما كنا مسافحين.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت نافع ''رحمہ اللہ'' نے حضرت ابن عمر ''رضی اللہ عنہما'' سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے غزوہ خیبر کے سال گھریلو گدھوں کے گوشت اور عورتوں کے متعہ سے منع فرمایا اور ہم مادہ منویہ کو ضائع کرنے والے نہیں تھے۔''

۴۳۴۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن محمد بن شهاب الزهري عن محمد بن عبيد الله عن سبرة الجهني رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه نهىٰ عن متعة النسآء يوم فتح مكة.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت محمد بن شہاب زہری ''رحمہ اللہ'' سے وہ حضرت محمد بن عبد اللہ ''رحمہ اللہ'' سے وہ حضرت سبرہ جہنی ''رضی اللہ عنہ'' سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فتح مکہ کے دن عورتوں سے متعہ سرنے سے منع فرمایا۔''

۴۳۵۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا يونس عن ربيع بن سبرة الجهني عن أبيه رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله في متعة النسآء، قال محمد: وبهٰذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے یونس ''رحمہ اللہ'' نے بیان کیا وہ ربیع بن سبرہ جہنی سے اور وہ اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے

---

[1] فتح خیبر سے پہلے متعہ حلال تھا پھر خیبر کے دن منع کر دیا گیا اس کے بعد فتح مکہ کے دن یعنی اوطاس کے دن اجازت دی گئی پھر تین دن بعد ہمیشہ کے لئے حرام کر دیا گیا متعہ یہ ہے کہ چند دنوں کے لئے کچھ رقم دے کر نکاح کر لیا جائے۔ اب یہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے حرام ہے۔ ۱۲ ہزاروی

عورتوں کے متعہ کے بارے میں پہلی حدیث کی مثل روایت کرتے ہیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم ان سب باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب ما يحرم على الرجل من النكاح!

۴۳۶۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا الحكم بن عتيبة عن عراک بن مالک أن أفلح بن أبي قعيس استأذن على عائشة رضي الله عنها فاحتجبت منه فقال: أتحتجبين مني وأنا عمک؟ قالت: من أين؟ قالت: أرضعت بلبن أخي. فلما دخل عليها النبي صلى الله عليه وسلم ذكرت ذٰلک له، فقال: يحرم من الرضاع ما يحرم من النسب. قال محمد: وبهٰذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

مرد کے لئے کن عورتوں سے نکاح کرنا حرام ہے!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے حکم بن عتیبہ "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت عراک بن مالک "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت افلح بن ابی قعیس "رضی اللہ عنہ" حضرت عائشہ صدیقہ "رضی اللہ عنہا" کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے ان سے پردہ کیا انہوں نے کہا آپ مجھ سے پردہ کرتی ہیں اور میں آپ کا چچا ہوں ام المومنین نے پوچھا کس طرح فرمایا آپ نے میرے بھائی کی بیوی کا دودھ پیا ہے۔"

جب حضور "علیہ الصلوٰۃ والسلام" تشریف لائے تو انہوں نے آپ سے یہ واقعہ ذکر کیا آپ نے فرمایا رضاعت سے وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں۔"[1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم ان سب باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۴۳۷۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا إبراهيم بن محمد بن المنتشر عن أبيه عن مسروق قال: بيعوا جاريتي هٰذه، أما أني لم أصب منها إلا ما يحرمها على ابني من لمس أو نظر. قال محمد: وبه نأخذ، إلا أنا لا نرى النظر شيئا إلا أن ينظر إلى الفرج بشهوة، فإن نظر

---

[1] بعض رشتے نسب کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں لیکن رضاعت کے اعتبار سے حرام نہیں ہوتے مثلاً کسی شخص کے اپنے سگے بھائی کی سگی بہن سے نکاح حرام ہے جب کہ بھائی کی رضاعی بہن سے نکاح جائز ہے مثلاً زید کے بھائی عمرو کی سگی بہن ہے زید کا نکاح جائز نہیں کیونکہ وہ اس کی سگی بہن ہے لیکن عمرو کی رضاعی بہن زید کی بہن نہیں جب عمرو نے لڑکی کی ماں کا دودھ پیا ہو لہٰذا اس سے زید کا نکاح جائز ہوگا مزید تفصیل کتب فقہ میں دیکھیں۔ ۱۲ ہزاروی

إليه بشهوة حرمت على أبيه وابنه، و حرمت عليه أمها وابنتها، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے ابراہیم بن محمد بن المنتشر "رحمہ اللہ" نے اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا اور وہ حضرت مسروق "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا!

میری اس لونڈی کو بیچ دو میں نے اس سے وہ پایا جس کی وجہ سے یہ میرے بیٹے پر حرام ہے یعنی ہاتھ لگانا اور دیکھنا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں البتہ ہمارے نزدیک محض دیکھنے سے حرام نہیں ہوتی جب تک شہوت کے ساتھ اس کی شرمگاہ کو نہ دیکھے اگر اس کو شہوت ساتھ دیکھے گا تو اس کے باپ اور بیٹے پر حرام ہو جائے گی۔"

اور اس شخص پر اس عورت کی ماں اور بیٹی حرام ہو جائیں گی۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۴۳۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا قبل الرجل أم امرأته، أو لمسها من شهوة حرمت عليه امرأته. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنی بیوی کی ماں کو شہوت کے ساتھ بوسہ دے یا اس کو ہاتھ لگائے تو اس کی بیوی اس پر حرام ہو جاتی ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب تزويج السكران! نشہ والے کا نکاح کرنا!

۴۳۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه قال في السكران يتزوج قال: يجوز عليه كل شئ صنعه، قال محمد: وبه نأخذ، إلا في خصلة واحدة، إذا ذهب عقله من السكر فارتد عن الإسلام، ثم صحا فذكر أن ذلك كان منه بغير عقل، قبل منه، ولم تبن منه امرأته. وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نشے والے آدمی کے بارے میں جو شادی کر

لیتا ہے فرمایا اس کا ہر عمل جائز ہے۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں البتہ ایک بات کو اختیار نہیں کرتے وہ یہ کہ اگر نشے کی وجہ سے اس کی عقل زائل ہو جائے پھر وہ اسلام سے پھر جائے (مرتد ہو جائے) پھر ٹھیک ہونے پر کہے یہ بات اس سے سمجھے بغیرہ صادر ہوئی تھی تو اس کی بات قبول کی جائے گی اور اس کی بیوی اس سے جدا نہیں ہوگی۔''

حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

باب من تزوج امرأة فلم يجدها عذر آء!

۴۴۰۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن الهيثم بن أبي الهيثم عن عائشة رضي الله عنها: أنها تزوجت مولاة لها رجلا فلم يجدها عذر آء، فخرج الرجل لذلك حزينا شديد الحزن، حتى عرف ذلك في وجهه، فرفع ذلك إلى عائشة رضي الله عنها فقالت: وما يحزنه؟ إن العذرة ليدفعها الحيض، والإصبع، والوضوء والوثبة.

کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے اور اسے کنواری نہ پائے!

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت ھیثم بن ابی ھیثم ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت عائشہ ''رضی اللہ عنہا'' سے روایت کرتے ہیں کہ ان کی ایک لونڈی کسی شخص کے نکاح میں آئیں تو اس نے اسے کنواری نہ پایا (پردہ بکارت زائل تھا یہ مطلب نہیں کہ شادی شدہ تھیں) وہ شخص اس پر نہایت غمگین ہوا اور باہر آیا حتیٰ کہ یہ غم اس کے چہرے پر ظاہر ہو رہا تھا یہ بات حضرت عائشہ ''رضی اللہ عنہا'' کو بتائی گئی تو انہوں نے فرمایا وہ کیوں غمگین ہوتا ہے بکارت حیض' انگلی' عضو اور اچھل کود سے بھی زائل ہو جاتی ہے۔''[1]

۴۴۱۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم أنه قال: إذا قال الرجل لامرأة قد تزوجها: لم أجدها عذر آء فلا حد عليه، قال محمد: وبهذا نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

ترجمہ! امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنی بیوی کے بارے میں کہے کہ میں نے اسے کنواری نہیں پایا تو اس پر حد نافذ نہیں ہوگی۔''[2]

---

[1] عورت کی شرمگاہ میں ایک باریک پردہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ پاکیزہ (کنواری) کہلاتی ہے اور وہ پردہ ان امور سے بھی زائل ہو سکتا ہے جن کا اس حدیث میں ذکر کیا گیا۔

[2] اگر کوئی آدمی کسی عورت پر زنا کا الزام لگائے اور ثابت نہ کر سکے تو اس پر حد قذف واجب ہوتی ہے چونکہ اس نے یہ کہا کہ میں نے اسے کنواری نہیں پایا اور اس کا مطلب یہ ہے کہ پردہ بکارت زائل ہو گیا زنا کا الزام نہیں لگایا لہٰذا حد قذف نہیں ہوگی۔ ۱۲ ہزاروی

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب تزويج الأكفآء و حق الزوج علٰى زوجته!

۴۴۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن رجل عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه أنه قال: لأمنعن فروج ذوات الأحساب إلا من الأكفآء. قال محمد: وبهٰذا نأخذ، إذا تزوجت المرأة غير كفوء فرفعها وليها إلى الإمام فرق بينهما، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

کفو میں نکاح کرنا اور خاوند کا بیوی پر حق!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت عمر بن خطاب "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا میں حسب ونسب والی عورتوں کو ان کے کفو (ہم پلہ) کے علاوہ نکاح کرنے سے ضرور منع کروں گا۔"[1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب کوئی عورت غیر کفو میں نکاح کرے پھر اس کا ولی امام (عدالت) کے پاس مقدمہ لے جائے تو وہ ان میں تفریق کر دے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۴۴۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا الحكم بن زياد، يرفعه إلى النبي صلى الله عليه وسلم: أن امرأة خطبت إلٰى أبيها، فقالت: ما أنا بمتزوجة حتٰى ألقى النبي صلى الله عليه وسلم فأسأله ما حق الزوج علٰى زوجته؟ فأتته فقالت يارسول الله ما حق الزوج علٰى زوجته؟ قال: إن خرجت من بيتها بغير إذن منه لم يزل الله يلعنها والملائكة، والروح الأمين، و خزنة الرحمة، وخزنة العذاب حتٰى ترجع، قالت: يارسول الله وما حق الزوج علٰى زوجته؟ قال: إن سألها عن نفسها وهي علٰى ظهر قتب لم يكن لها أن تمنعه، قالت: يارسول الله: ما حق الزوج علٰى زوجته؟ قال: إن غضب فلترضه، فقال رجل من القوم: وان كان ظالما؟ قال نعم وان كان ظالما قالت: ما أنا بمتزوجة بعد ما أسمع.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حکم بن زیاد "رحمہ اللہ" نے بیان کیا اور وہ حضور "علیہ الصلوۃ والسلام" سے مرفوع حدیث روایت کرتے ہیں (آپ نے

---

[1] عورت کا نکاح ہم پلہ میں کیا جائے تو یہ کفو میں نکاح کہلاتا ہے اگر کوئی عورت غیر کفو میں خود نکاح کر لے اور اس کے خاندان والے اپنی توہین سمجھیں تو نکاح کو فسخ کرا سکتے ہیں۔

فرمایا) ایک عورت کے باپ کو منگنی کا پیغام ملا تو اس نے کہا میں اس وقت تک نکاح نہیں کروں گی جب تک حضور "علیہ الصلوٰۃ والسلام" سے ملاقات کر کے آپ سے پوچھ نہ لوں کہ خاوند کا بیوی کے ذمہ کیا حق ہے۔"

چنانچہ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! خاوند کا بیوی کے ذمہ کیا حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا! اگر وہ اس کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلے تو اللہ تعالیٰ اس کے فرشتے جبریل امین رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے اس پر واپسی تک مسلسل لعنت بھیجتے ہیں اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! خاوند کا عورت پر کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا اگر وہ اس کا قرب چاہے اور وہ (اونٹ کی پیٹھ پر) کجاوے میں ہو تو اسے روکنے کا حق نہیں (اس نے پھر) پوچھا' یا رسول اللہ ﷺ! خاوند کا بیوی پہ کیا حق ہے؟ فرمایا اگر وہ ناراض ہو جائے تو اسے راضی کرے۔"

حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کیا اگر چہ ظالم ہو؟ فرمایا ہاں اگر چہ ظالم ہو اس عورت نے کہا یہ بات سننے کے بعد اب بھی نکاح نہیں کروں گی۔" [1]

۴۴۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا أيوب بن عائذ الطائي عن مجاهد قال: أتت امرأة النبي صلى الله عليه وسلم معها ابن رضيع وابن هي آخذته بيده وهي حبلى، فلم تسأله شيئا إلا أعطاها إياه رحمة لها، فلما أدبرت قال: حاملات والدات مرضعات رحيمات بأولادهن، لو لا ما يأتين على أزواجهن دخلت مصلياتهن الجنة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہمیں ایوب بن عائذ الطائی "رحمہ اللہ" نے حضرت مجاہد "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ایک عورت' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس کے ساتھ ایک دودھ پیتا بچہ تھا ایک بچے کا اس نے ہاتھ پکڑ رکھا تھا اور وہ حاملہ بھی تھی اس نے حضور "علیہ الصلوٰۃ والسلام" سے کچھ بھی نہ مانگا بلکہ آپ نے خود ہی اس پر رحم کھاتے ہوئے اسے عطا فرمایا جب وہ چلی گئی تو آپ نے فرمایا۔"

حاملہ عورتیں دودھ پلانے والی مائیں اپنی اولاد پر رحم کرنے والی نہیں اگر یہ اپنے خاوند کی نافرمانی نہ کرتیں تو ان میں نمازی (مسلمان) عورتیں جنت میں جاتیں۔

باب من تزوج امرأة نعي إليها زوجها!

۴۴۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم عن عمر بن الخطاب رضي

---

[1] اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ عورت خاوند کے حقوق سن کر گھبرا گئی کہ شاید یہ حقوق ادا نہ کر سکوں یہاں یہ بات بھی یاد رکھنا ضروری ہے جس طرح عورت کے ذمہ خاوند کے حقوق ہیں اس طرح خاوند کے ذمہ بیوی کے حقوق بھی ہیں قرآن مجید میں ہے ولهن مثل الذي عليهن بالمعروف (اور عورتوں کے لئے اس کی مثل ہے جو ان کے ذمہ ہے معروف طریقے سے) ۱۲ ہزاروی۔

اللّٰه عنـه في الرجل ينعى إلٰى امرأته فتتزوج ثم يقدم الأول قال: يخير الأول، فإن شآء امرأته، وإن شآء الصداق قال أبو حنيفة: هي امرأة الأول علٰى كل حال. وقال محمد: وبلغنا نحو ذٰلک عن علي بن أبي طالب رضي اللّٰه عنه فيه، وبه نأخذ.

جس عورت کے خاوند کے فوت ہونے کی اطلاع آئے اس سے نکاح کرنا!

ترجمہ: حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ حضرت عمر بن خطاب "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں کہ کسی عورت کے پاس اس کے خاوند کے فوت ہونے کی اطلاع آئے اور وہ (دوسری جگہ) نکاح کرلے پھر پہلا خاوند آجائے پس اگر وہ چاہے تو یہ اس کی بیوی ہے اور اگر چاہے تو مہر (واپس) لے لے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں یہ عورت ہر حالت میں پہلے خاوند کی بیوی ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمیں حضرت علی المرتضٰی "رضی اللہ عنہ" کی طرف سے بھی اس قسم کی بات پہنچی ہے اور ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔"

۴۴۶۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في المرأة تفقد زوجها قال: بلغني الذي ذكر الناس أربع سنين، والتربص أحب إلي. قال محمد: وبهذا نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه اللّٰه تعالى.

ترجمہ: امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں اس عورت کے بارے میں جس کا خاوند گم ہو جائے آپ فرماتے ہیں مجھے جو بات پہنچی ہے اور جس کا لوگ ذکر کرتے ہیں اور وہ چار سال کا عرصہ ہے اور انتظار مجھے زیادہ پسند ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔ (چار سال کا قول حضرت امام مالک رحمہ اللہ سے منقول ہے)

۴۴۷۔ وكذٰلک بلغنا عن علي بن أبي طالب رضي اللّٰه عنه أنه قال في المفقود زوجها: إنها امرأة ابتليت، فلتصبر حتٰى يأتيها وفاته أو طلاقه.

ترجمہ: طرح ہمیں حضرت علی بن ابی طالب "رضی اللہ عنہ" سے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ نے اس عورت کے بارے میں جس کا خاوند گم ہو جائے فرمایا یہ ایسی عورت ہے جو آزمائش میں ڈالی گئی پس اسے صبر کرنا چاہیے حتیٰ کہ اس (خاوند) کی موت کی خبر آجائے یا طلاق (کی اطلاع) آئے۔"

باب العزل وما نهى عنه من إتيان النسآء!

۴۴۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن سعيد بن جبير قال: لا تعزل عن الحرة إلا بإذنها وأما الأمة فاعزل عنها ولا تستأمرها قال محمد: وبه نأخذ فإن كانت الأمة زوجة لک فلا تعزل عنها إلا بإذن مولاها، ولا تستأمر الأمة في شئ من ذٰلک، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

عزل کا بیان نیز عورتوں سے کیا بات منع کی گئی! [1]

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت سعید بن جبیر "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں آزاد عورت سے اس کی اجازت سے عزل کیا جائے اور لونڈی سے عزل کر سکتے ہو اس سے پوچھنے کی ضرورت نہیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اگر کوئی لونڈی تمہاری بیوی ہو تو اس کے مالک کی اجازت سے عزل کرو اور اس سلسلے میں لونڈی سے اجازت کی ضرورت نہیں۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۴۴۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن عبدالله بن مسعود رضي الله عنهما أنه سئل عن العزل، فقال: لو أخذ الله عزوجل ميثاق نسمة في صلب رجل فصبها على صفاة أخرج الله منها النسمة التي أخذ ميثاقها، فإن شئت فاعزل، وإن شئت فدع. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہوئے خبر دی، وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابن مسعود "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے عزل کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ نے کسی روح سے کسی کی پیٹھ میں وعدہ لیا ہے تو اگر وہ اسے (مادہ منویہ کو) کسی پتھر پر ڈالے تو اللہ تعالیٰ اس سے وہ روح نکالے گا جس سے وعدہ لیا ہے اگر تم چاہو تو عزل کرو اور اگر چاہو تو چھوڑ دو۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۴۵۰- محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا أبو هيثم المكي عن يوسف بن ماهک، عن

[1] خاوند جماع کرتے وقت مادہ منویہ عورت کی شرمگاہ کی بجائے باہر ڈالے تو یہ عزل ہے اس کی جدید صورت خاندانی منصوبہ بندی ہے۔ ۱۲ہزاروی

حفصة زوج النبي صلى الله عليه وسلم: أن امرأة أتت النبي صلى الله عليه وسلم فقالت: ان لها زوجا يأتيها وهي مدبرة، فقال: لا بأس به إذا كان في صمام واحد. قال محمد: وبه نأخذ، وإنما يعني بقوله: "في صمام واحد" يقول: إذا كان ذٰلک في الفرج، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ: حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے ابوھیثم المکی "رحمہ اللہ" نے یوسف بن ماہک "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا اور وہ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت حفصہ "رضی اللہ عنہا" سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ اس کا خاونداس کے پیچھے سے اس کی طرف سے اس کے پاس آتا ہے۔ آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں جب کہ ایک سوراخ میں ہو۔" (یعنی شرمگاہ میں)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور ایک سوراخ ہونے سے مراد یہ ہے کہ جب شرمگاہ میں ہو' حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۴۵۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن كثير الأصم الرماح عن أبي زراع عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: سألته عن هٰذه الآية: "نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم أنّٰى شئتم قال: كيف شئت، إن شئت عزلا، وإن شئت غير عزل. قال محمد: وبه نأخذ: وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ: حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ کثیر الاصم الرماح سے وہ حضرت ابوذراء "رحمہ اللہ" سے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں وہ (ابوذراء) فرماتے ہیں میں نے ان (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما) سے اس آیت کے بارے میں پوچھا۔"

نِسَآءُکُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ فَاْتُوْا حَرْثَکُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ. (پ۲ البقرہ ۲۲۳)

تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں پس اپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہو جاؤ۔ تو آپ نے فرمایا (انی کا معنی) کَیْفَ شِئْتُمْ ہے یعنی چاہو تو عزل کرو اور چاہو تو عزل کے بغیر جاؤ۔"[1]

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا یہی قول ہے۔"

۴۵۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حميد الأعرج عن رجل عن أبي ذر رضي الله

---

[1] عورت سے بدفعلی ناجائز ہے "انی شئتم" کا مطلب یہ ہے کہ جماع تو اسی راستے سے ہوگا طریقہ کوئی بھی استعمال ہوسکتا ہے پھر یہ بھی کہ مادہ منویہ عورت کی شرمگاہ کے اندر ڈالے یا باہر۔ ۱۲ ہزاروی

عنه قال: نهٰى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن إتيان النساء في اعجازهن.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے حمید الاعرج "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ ایک شخص سے اور وہ حضرت ابوذر "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے عورتوں کے ساتھ غیر فطری فعل سے منع فرمایا۔" (مردوں سے بدرجہ اولیٰ منع ہے)

۴۵۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يباشر بعض أزواجه وهي حائض و عليها إزار. قال محمد: وبه نأخذ، لا نرىٰ به بأسا، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی بعض ازواج کے ساتھ لیٹ جاتے اور وہ حالت حیض میں، ہوتیں اور انہوں نے چادر باندھ رکھی ہوتی تھی۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"[1]

۴۵۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إني لألعب علىٰ بطن المرأة حتىٰ أقضىٰ شهوتي وهي حائض.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں اپنی عورت کے پیٹ پر کھیلتے ہوئے اپنی شہوت کو پورا کر لیتا ہوں جب وہ حیض کی حالت میں ہوتی ہے۔"

باب ما يكره من وطي الأختين الأمتين و غير ذٰلک!

۴۵۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: قال إذا كان عند الرجل أختان مملوكتان فوطئى إحداهما، فليس له أن يطأ الأخرىٰ حتىٰ يملك فرج التي وطئى غيره بنكاح أو غيره، وإن كانتا أختين احداهما امرأته فوطئى الأمة منهما، فليعتزل امرأته حتىٰ تعتد الأمة من مائه. قال محمد: وبهٰذا كله نأخذ، إلا في خصلة واحدة، لا ينبغي له أن يطأ امرأته إذا وطئى أختها حتىٰ يمنك فرج أختها عليه غيره بنكاح أو ملك بعد ما تستبرأ بحيضة، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

[1] چونکہ عورت سے حالت حیض میں صرف جماع منع ہے اس کے ساتھ لیٹنا اور بوسہ وغیرہ لینا منع نہیں لہٰذا اس کی اجازت ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اپنے اوپر کنٹرول کر سکے ایسا نہ ہو کہ جماع کر بیٹھے اگر ایسی صورت ہو تو اس کے ساتھ لیٹنا بھی جائز نہ ہوگا۔۱۲ہزاروی

ایسی دو لونڈیوں سے وطی کرنا ناجائز ہے جو بہنیں ہوں!

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کسی شخص کی ملکیت میں دو بہنیں ہوں پس وہ ان میں سے ایک سے جماع کرے تو وہ دوسری سے وطی نہیں کر سکتا یہاں تک کہ جس سے وطی کی ہے اسے نکاح وغیرہ کے ذریعے کسی دوسرے آدمی کی ملکیت میں دے دے اور اگر دو بہنوں میں سے ایک اس کی بیوی ہو اب وہ ان میں سے جو لونڈی ہے اس سے وطی کرلے تو بیوی سے جدا رہے حتیٰ کہ لونڈی اس جماع کی وجہ سے عدت گزارے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم ان سب باتوں کو اختیار کرتے ہیں البتہ ایک بات میں اختلاف ہے وہ یہ کہ جب بیوی کی بہن سے جماع کرے تو اس وقت بیوی سے جماع نہیں کر سکتا جب تک اس لونڈی کے ایک حیض گزرنے کے بعد اس کو کسی دوسرے کے نکاح یا ملکیت میں نہ دے دے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۴۵۶۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن الهيثم عن ابن عمر رضي الله عنهما أنه قال في الأمتين الأختين تكونان عند الرجل يطأ إحداهما: أنه لا يطأ الأخرىٰ حتىٰ يملك فرج التي وطئ غيره. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنفية رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت ہیثم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابن عمر "رضی اللہ عنہما" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے ایسی دو لونڈیوں کے بارے میں فرمایا جو ایک دوسرے کی بہنیں ہوں ایک آدمی کے پاس ہوں اور اس نے ان میں سے ایک سے جماع بھی کیا وہ دوسری سے اس وقت تک وطی نہ کرے جب کہ اس لونڈی کو جس سے وطی کی ہے کسی دوسرے شخص کی ملکیت میں نہ دے دے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۴۵۷۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: أنه كان يكره أن يطأ الرجل أمته و إبنتها، وأمته وأختها، أو عمتها، أو خالتها، و كان يكره من الأمآء ما يكره من الحرائر، قال محمد: وبه نأخذ، كل شئ كره من النكاح فإنه يكره من ملك اليمين، الا في خصلة واحدة، يجمع من الإماء ما أحب، ولا يتزوج فوق أربع حرآئر وأربع من الإمآء، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اس بات کو مکروہ جانتے تھے کہ کوئی شخص اپنی لونڈی اور اس کی بیٹی سے یا لونڈی اور اس کی بہن سے یا اس کی پھوپھی یا اس کی خالہ سے جماع کرے اور وہ لونڈیوں سے اس بات کو ناپسند کرتے تھے (ناجائز سمجھتے تھے) جو بات آزاد عورتوں کے بارے میں ناجائز سمجھتے تھے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جو بات نکاح کے سلسلے میں مکروہ ہے وہ ملک یمین کے حوالے سے بھی مکروہ ہے البتہ ایک بات مکروہ نہیں وہ یہ کہ لونڈیاں جس قدر چاہے جمع کر سکتا ہے جب کہ نکاح میں چار آزاد عورتوں اور چار لونڈیوں سے زیادہ جمع نہیں کر سکتا۔" [1]

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب الأمة تباع أو توهب ولها زوج!

۴۵۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن ابن مسعود رضي الله عنهما في المملوكة تباع ولها زوج قال: بيعها طلاقها. قال محمد: ولسنا نأخذ بهذا، ولكنا نأخذ بحديث رسول الله صلى الله عليه وسلم حين اشترت عائشة رضي الله عنها بريرة فاعتقتها، فخيرها رسول الله صلى الله عليه وسلم بين أن تقيم عند زوجها أو تختار نفسها، فلو كان بيعها طلاقا ما خيرها.

شادی شدہ لونڈی کو بیچنا یا ہبہ کرنا!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" سے اس لونڈی کے بارے میں روایات کرتے ہیں جس کو بیچا جائے اور وہ شادی شدہ ہو۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے بلکہ ہم نبی اکرم ﷺ کی اس حدیث پر عمل کرتے ہیں کہ جب حضرت عائشہ "رضی اللہ عنہا" نے حضرت بریرہ کو خرید کر آزاد کیا تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں اختیار دیا کہ وہ اپنے خاوند کے پاس رہیں یا اپنے آپ کو اختیار کریں (علیحدگی اختیار کریں) اگر اس کو طلاق ہوتی تو آپ اس کو اختیار نہ دیتے۔"

۴۵۹. محمد قال: و بلغنا عن عمر، و علي، و عبدالرحمٰن بن عوف، و سعد بن أبي وقاص، و حذيفة أنهم لم يجعلوا بيعها طلاقها، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

---

[1] مطلب یہ ہے کہ نکاح کسی صورت میں بیک وقت صرف چار عورتیں کسی شخص کے نکاح میں ہو سکتی ہیں چاہے وہ آزاد ہوں یا لونڈیاں اس سے زیادہ عورتیں ایک وقت میں کسی کے نکاح میں جمع نہیں وہ ہو سکتیں۔ ۱۲ ہزاروی

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ! ہمیں حضرت عمر فاروق، حضرت علی المرتضٰی، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت حذیفہ "رضی اللہ عنہم" سے یہ بات پہنچی ہے کہ انہوں نے اس (لونڈی) کی فروخت کو طلاق قرار نہیں دیا اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۴۶۰. محمد قال: اخبرنا ابو حنفية عن الهيثم قال: أهدى لعلي بن أبي طالب رضي الله عنه جارية لها زوج عامل له، فكتب إلى صاحبها، بعثت الى جارية مشغولة. قال محمد: وبه نأخذ، لا يكون بيعها ولا هديتها طلاقا، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت ہیثم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت علی المرتضٰی "رضی اللہ عنہ" کو ایک لونڈی تحفہ میں پیش کی گئی اور اس کا خاوند آپ کے پاس کام کرتا تھا آپ نے اس کے مالک کی طرف لکھا کہ تم نے میری طرف ایسی لونڈی بھیجی ہے جو (دوسرے کے نکاح میں) مشغول ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اس کا بیچنا اور اس کا ہدیہ کے طور پر دینا طلاق نہیں ہے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۴۶۱. محمد قال: اخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا أبو العطوف عن الزهري: أن عبدالله بن مسعود رضي الله عنهما اشترى جارية من امرأته زينب الثقفية، واشترطت عليه أنه إن استغنٰى عنها فهي أحق بها بثمنها، فلقى عمر بن الخطاب رضي الله عنه فذكر ذٰلک له، فقال: ما يعجبني ان تقربها ولها شرط، فرجع عبدالله رضي الله عنه فردها. قال محمد: وبه نأخذ، كل شرط كان في بيع ليس من البيع و فيه منفعة للبائع أو المشتري أو الجارية فهو يفسد البيع، مثل هٰذا و نحوه، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے ابوالعطواف "رحمہ اللہ" نے حضرت زہری "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" نے اپنی بیوی زینب ثقفیہ "رضی اللہ عنہ" سے لونڈی خریدی آپ کی بیوی نے آپ پر شرط رکھی کہ اگر آپ کو اس کی ضرورت نہ ہوئی تو اس کی قیمت کا زیادہ حق ان (بیوی) کو ہوگا۔"

حضرت ابن مسعود "رضی اللہ عنہ" نے حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" سے ملاقات کر کے یہ بات بتائی انہوں نے فرمایا مجھے یہ بات پسند نہیں کہ اس شرط کی موجودگی میں آپ اس لونڈی کے قریب جائیں پس حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" واپس آئے تو اس کو لوٹا دیا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں یہ وہ شرط ہے جو سودے میں رکھی جائے اور سودے سے اس کا کوئی تعلق نہ ہو اور اسی میں بیچنے یا خریدنے والے یا لونڈی کا نفع ہو اس سے بیع فاسد ہو جاتی ہے جیسے یہ شرط (مذکورہ بالا شرط) اور اس طرح کی دیگر شرائط میں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب الطلاق و العدة!

طلاق اور عدت!

۲۶۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد إبراهيم قال: إذا أراد الرجل أن يطلق امرأته للسنة تركها حتىٰ تحيض و تطهر من حيضها، ثم يطلقها تطليقة من غير جماع: ثم يتركها حتىٰ تنقضي عدتها، وإن شاء طلقها ثلثا عند كل طهر تطليقة حتىٰ يطلقه ثلثا. قال مخمد وبه نأخذ، وهو قول ابي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنی بیوی کو سنت کے مطابق طلاق دینے کا ارادہ کرے تو اسے حیض آنے تک چھوڑ دے جب حیض سے پاک ہو تو (اس طہر میں) جماع کئے بغیر اسے ایک طلاق دے پھر اسے (اسی حالت میں) چھوڑے حتیٰ کہ اس کی عدت پوری ہو جائے اور اگر تین طلاقیں دینا چاہے تو ہر طہر میں ایک طلاق دے حتیٰ کہ تین طلاقیں دے دے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۲۶۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم عن عبدالله بن عمر رضي الله عنهما: أنه طلق امرأته وهي حائض، فعيب ذلک عليه فراجعها، ثم طلقها في طهرها. قال محمد: وبه نأخذ، ولا نرىٰ أن يطلقها في طهرها من الحيضة التي طلقها فيها، ولكنها يطلقها إذا طهرت من حيضة أخرىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت عبداللہ بن عمر "رضی اللہ عنہما" سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی' جب ان کا یہ عمل ناپسند کیا گیا تو انہوں نے رجوع کر لیا پھر طہارت کی حالت میں طلاق دی۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور ہم اس بات کو صحیح نہیں سمجھتے کہ جس حیض میں طلاق دی تھی اس کے بعد والے طہر میں طلاق دے بلکہ جب وہ دوسرے حیض سے پاک ہو تو اب

طلاق دے۔"

۴۶۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم قال: إذا أراد الرجل أن يطلق امرأته وهي حامل فليطلقها عند كل غرة هلال. قال محمد: وبه كان يأخذ أبو حنيفة رحمه الله تعالى، وأما في قولنا فطلاق الحامل للسنة تطليقة واحدة، يطلقها في غرة الهلال أو متىٰ شآء ثم يدعها حتىٰ تضع حملها. و كذٰلک بلغنا عن الحسن البصري، و جابر بن عبدالله، و كذٰلک بلغنا ذٰلک عن عبدالله بن مسعود رضي الله عنهما.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنی حاملہ بیوی کو طلاق دینا چاہے تو ہر چاند کے شروع میں ایک طلاق دے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" بھی اسی بات کو اختیار کرتے ہیں لیکن ہمارے نزدیک حاملہ عورت کی سنت طلاق ایک ہی ہے چاند کے شروع میں طلاق دے یا جب چاہے پھر اسے چھوڑ دے حتیٰ کہ بچہ پیدا ہو جائے۔"

ہمیں یہ بات حسن بصری "رحمہ اللہ" اور حضرت جابر بن عبداللہ "رضی اللہ عنہ" سے اسی طرح پہنچی ہے نیز حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" سے بھی اسی طرح ہم تک پہنچی ہے۔"

باب من طلق امرأته وهي حامل! حاملہ عورت کو طلاق دینا!

۴۶۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم في المطلقة، والمختلعة، والمولىٰ منها: إن كانت حبلىٰ أو غير ذٰلک أن لها النفقة والسكنىٰ حتىٰ تضع، إلا أن يشترط زوج المختلعة بعد الخلع أن لا نفقة لها. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے طلاق والی عورت خلع والی عورت اور جس عورت سے ایلاء کیا گیا کے بارے میں فرماتے ہیں اگر وہ حاملہ ہو یا نہ (دونوں صورتوں میں) اس کے لئے نفقہ ہوگا حتیٰ کہ (حاملہ کا) بچہ پیدا ہو جائے (اور غیر حاملہ عورت کے تین حیض مکمل ہو جائیں) البتہ یہ کہ خلع کرنے والی عورت کا خاوند خلع کے بعد یہ شرط رکھے کہ اس کے لئے نفقہ نہیں ہوگا۔" (تو اسے نفقہ نہیں ملے گا)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب طلاق الجارية التي لم تحض و عدتها!

۴۶۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم قال: إذا طلق الرجل امرأته وهي جارية لم تحض فلتعتد بالشهور، فإن حاضت قبل أن تنقضي الشهور لم تعتد بالشهور، واعتدت بالحيض. قال محمد: وبه نأخذ.

اس لڑکی کی طلاق اور عدت جسے حیض نہ آتا ہو!

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے اور وہ ایسی لڑکی ہو جسے حیض نہیں آتا تو وہ تین مہینے عدت گزارے اور اگر (تین) مہینے مکمل ہونے سے پہلے حیض آجائے تو اب مہینوں کے حساب سے نہیں بلکہ حیض والی عدت گزارے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں۔"

باب من طلق ثم تزوجت أمراته ثم رجعت اليه!

۴۶۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن سعيد بن جبير قال: كنت جالسا عند عبدالله بن عتبة ابن مسعود، اذ جآء ه رجل أعرابي ليسأله عن رجل طلق امرأته تطليقة أو تطليقتين، ثم انقضت عدتها، فتزوجت زوجا غيره فدخل بها، ثم مات عنها أو طلقها، لم انقضت عدتها، وأراد الأول أن يتزوجها علىٰ كم هي عنده قال فقال لي: أجبه، ثم قال: ما يقول ابن عباس فيها؟ قال: فقلت له: يهدم الواحدة والثنتين والثلث، قال: سمعت من ابن عمر فيها شيئا؟ قال: فقلت: لا، قال إذا لقيته فاسأله. قال: فلقيت ابن عمر رضي الله عنهما، فسألته عنها، فقال فيها مثل قول ابن عباس رضي الله عنهما. قال محمد وبهٰذا كان يأخذ أبو حنيفة رحمه الله تعالىٰ، وأما في قولنا فهو علىٰ ما بقي من طلاقها إذا بقي منه شيء، وهو قول عمر، و علي بن ابي طالب، و معاذ بن جبل، وابي بن كعب، و عمران بن حصين، وأبي هريرة رضي الله عنهم.

مطلقہ عورت دوسری جگہ شادی کرے پھر پہلا خاوند رجوع کرے تو کیا حکم ہے!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت سعید بن جبیر "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں حضرت عبداللہ بن عتبہ

بن مسعود "رضی اللہ عنہ" کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک دیہاتی شخص آیا تا کہ وہ اس آدمی کے بارے میں حکم پوچھے جس نے اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دیں پھر اس کی عدت ختم ہوئی تو اس نے کسی دوسرے آدمی سے نکاح کیا اور اس نے اس سے جماع بھی کیا پھر وہ مر گیا یا اس نے طلاق دے دی پھر اس کی عدت ختم ہو گئی اور پہلے خاوند نے اس سے نکاح کا ارادہ کیا تو وہ اس کے پاس کتنی طلاقوں کے ساتھ رہے گی تو انہوں نے فرمایا اسے جواب دو پھر فرمایا حضرت ابن عباس "رضی اللہ عنہما" اس بارے میں کیا کہتے ہیں راوی کہتے ہیں میں نے کہا وہ فرماتے ہیں کہ یہ نکاح ایک دو اور تین سب طلاقوں کو ختم کر دیتا ہے انہوں نے پوچھا کیا حضرت ابن عمر "رضی اللہ عنہما" سے اس سلسلے میں کچھ سنا ہے؟ میں نے کہا نہیں فرمایا جب ان سے ملاقات ہو تو ان سے بھی پوچھ لینا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر "رضی اللہ عنہما" سے ملاقات کی تو ان سے یہ مسئلہ پوچھا تو انہوں نے اس سلسلے میں اسی طرح فرمایا جس طرح حضرت ابن عباس "رضی اللہ عنہما" نے فرمایا تھا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" اس بات کو اختیار کرتے ہیں لیکن ہمارے قول کے مطابق جتنی طلاقیں باقی ہیں وہ ان ہی کا مالک ہے جب کوئی طلاق باقی ہو حضرت عمر فاروق حضرت علی ابن ابی طالب، حضرت معاذ بن جبل، حضرت ابی بن کعب، حضرت عمر ابن حصین اور حضرت ابو ہریرہ "رضی اللہ عنہم" کا بھی یہ قول ہے۔"

۴۶۸۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال: إذا طلق الرجل امرأته ثم راجعها فقد انهدم ما مضٰى من عدتها، وإن طلقها استأنف العدة، قال محمد: وبهذا نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے پھر اس سے رجوع کرے تو جو عدت گزر گئی وہ کالعدم ہو گئی اور اب اگر طلاق دے تو نئے سرے سے عدت گزارے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب من طلق ثم راجع من أين تعتد!

۴۶۹۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن إبراهيم قال: إذا طلق الرجل امرأته ولم يراجع فطلقها تطليقة أخرى، فعدتها من أول التطليقتين، وإن طلق ثم راجع ثم طلق، فعدتها عدة مؤتنفة. قال محمد: وبهذا نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ: امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم سے ابوحنیفہ

باب من طلق ثلثا قبل أن يدخل بها!

۴۷۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا طلق الرجل امرأته ثلثا قبل أن يدخل بها جميعا بانت بهن جميعا، و كانت حراما عليه حتىٰ تنكح زوجا غيره، فإذا فرق بانت بالأولىٰ، و وقعت الثانية علىٰ غير امرأته. قال محمد: وبهذا نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه اللّٰه تعالى.

جماع سے پہلے تین طلاقیں دینا!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنی بیوی سے جماع سے پہلے تین طلاقیں اکٹھی دے تو وہ ان تمام طلاقوں کے ساتھ بائن (جدا) ہو جاتی ہے اور وہ اس شخص پر حرام رہتی ہے جب تک کسی اور شخص سے نکاح نہ کر لے اور جب یہ طلاقیں الگ الگ دی ہوں تو پہلی طلاق سے بائن ہو جائے گی اور دوسری طلاق کے وقت وہ اس کی بیوی نہیں رہے گی۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب من طلق في مرضه قبل أن يدخل بها أو بعد ما دخل بها!

۴۷۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في مريض طلق امرأته فمات قبل أن تنقضي عدتها، أنها ترثه و تعتد عدة المتوفي عنها زوجها. قال محمد: وبه نأخذ إذا كان طلاقا يملك الرجعة، فإن كان الطلاق بائنا فعليها من العدة أبعد الاجلين: من ثلث حيض من يوم طلق، ومن أربعة أشهر و عشرا من يوم مات، وهو قول أبي حنيفة رحمه اللّٰه تعالى.

بیماری کی حالت میں طلاق دینا جماع کیا ہو یا نہ!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ جو بیمار شخص اپنی بیوی کو طلاق دے اور وہ (مرد) عورت کی عدت پوری ہونے سے پہلے مر جائے تو وہ اس کی وارث ہوگی اور وہ بیوہ عورت والی عدت گزارے گی۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں، جب ایسی طلاق ہو جس میں وہ

رجوع کا مالک ہو اور اگر طلاق بائن ہو تو عورت پر وہ عدت واجب ہوگی جس کی مدت زیادہ ہو یعنی طلاق والے دن کے بعد تین حیض یا مرنے والے دن سے چار مہینے دس دن۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۴۷۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم أنه قال: إذا طلق الرجل امرأته واحدة، أو اثنتين، أو ثلثا، وهو مريض ولم يدخل بها فلها نصف الصداق ولا ميراث لها، ولا عدة عليها. قال محمد وبهذا نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی آدمی اپنی بیوی کو ایک یا دو یا تین طلاقیں دے اور وہ شخص بیمار ہو (مرض الموت مراد ہے) اور اس نے بیوی سے جماع بھی نہ کیا ہو تو اس کے لئے نصف مہر ہے اور اسے وراثت نہیں ملے گی اور نہ ہی اس پر عدت ہوگی۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۴۷۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم في رجل طلق امرأته واحدة أو اثنتين. أنهما يتوارثان ما كانت في عدة، و تستقبل عدة المتوفي عنها زوجها أربعة أشهر و عشرا، فإن طلقها ثلثا في الصحة ثم مات فعدتها عدة المطلقة ثلث حيض. قال محمد: وبهذا نأخذ: وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دے تو جب تک عورت عدت میں ہو (اور اس دوران خاوند یا بیوی میں سے ایک مر جائے) تو وہ ایک دوسرے کے وارث ہوں گے اور خاوند مر گیا ہو تو عورت نئے سرے سے چار مہینے دس دن والی عدت گزارے۔"

اور اگر اس نے حالت صحت میں تین طلاقیں دی ہوں پھر مر جائے تو اس کی عدت مطلقہ عورت والی عدت ہوگی یعنی تین حیض ہوں گے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۴۷۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم قال: إذا طلق الرجل امرأته ثلثا في مرض فإن مات من مرضه ذلك قبل أن ينقضي عدتها ورثت، واعتدت عدة المتوفي عنها

زوجها، وإن انقضت عدتها قبل أن يموت لم ترثه، ولم يكن عليها عدة. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، إلا في خصلة واحدة، وإذا ورثت اعتدت أبعد الأجلين كما وصفت لک، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص بیماری کی حالت میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے پس اگر وہ عورت کی عدت ختم ہونے سے پہلے اسی بیماری کے باعث مرجائے تو عورت وارث ہوگی اور بیوہ والی عدت گزارے گی اور اگر خاوند کے مرنے سے پہلے عدت ختم ہوجائے تو وارث نہیں ہوگی اور نہ ہی اس پر (مزید) عدت ہوگی۔"[1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم ان سب باتوں کو اختیار کرتے ہیں البتہ ایک بات میں اختلاف یعنی جب وہ وارث ہوجائے گی دونوں میں سے زیادہ مدت والی عدت گزارے گی جس طرح (مسئلہ ۴۷۱) میں بیان ہوا' حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۴۷۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم قال: إذا اختلعت المرأة من زوجها وهو مريض مات من مرضه فلا ميراث لها. قال محمد: وبه نأخذ، لأنها هي التي طلبت ذلک من زوجها، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب کوئی عورت اپنے خاوند سے خلع کرے اور وہ (خاوند) مرض الموت میں ہو (یعنی اسی مرض میں فوت ہوجائے) تو اس عورت کے لئے وراثت نہیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں کیونکہ اسی (عورت) نے ہی خاوند سے اس (طلاق) کا مطالبہ کیا' حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب عدة المطلقة التي قد يئست من الحيض!

۴۷۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم قال: إذا طلق الرجل امرأته وقد يئست من الحيض اعتدت بالشهور، فإن هي حاصت بعد ذلک احتسبت بما مضى من حيضها الأول. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

---

[1] جب کوئی شخص مرض الموت کی حالت میں طلاق دیتا ہے تو گویا عورت کو وراثت سے محروم کرنا چاہتا ہے کیونکہ اس وقت اسے خدمت کے لئے عورت کی ضرورت ہوگی اس لئے شریعت میں اس کو یہ سزا دی گئی کہ اگر وہ مرجائے اور ابھی عدت پوری نہ ہوئی ہو تو عورت وارث ہوگی اور عدت پوری ہوجائے تو وارث نہ ہوگی کیونکہ اب ان کے درمیان تعلق بالکل ختم ہوگیا۔۱۲ ہزاروی

حیض سے مایوس مطلقہ عورت کی عدت!

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ
...ے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق
...اور اب اسے حیض نہ آتا ہو تو وہ مہینوں کے حساب سے عدت گزارے اور اگر اس کے بعد اسے حیض آنا
...ع ہو جائے تو جو کچھ گزر گیا اسے پہلے حیض سے شروع کرے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۴۷۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: إذا طلق الرجل إمرأته فاعتدت ...شهرا أو شهرين، ثم حاضت حيضة أو اثنتين ثم يئست استقبلت الشهور، وإن حاضت بعد ذلك اعتدت بما مضى من الحيض. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ
...ے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے جب کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے
...وہ مہینوں کے اعتبار سے گزار رہی ہو ایک یا دو مہینے گزرنے کے بعد پھر اسے ایک یا دو حیض آجائیں پھر حیض
...د جائے تو نئے سرے سے مہینوں کے حساب سے عدت شروع کرے اور اس کے بعد پھر حیض آجائے تو جو
...ا پہلے گزر گیا اس کو عدت میں شمار کرے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"[1]

باب عدة المطلقة التي قد ارتفع حيضها!

۴۷۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم عن علقمة: أنه طلق امراته تطليقة ...فحاضت حيضة، ثم ارفعت حيضتها ثمانية عشر شهرا، ثم ماتت، فذكر ذلك لعبد الله بن مسعود رضي الله عنهما فقال هذه امراة حبس الله عليك ميراثها، فكله. قال محمد: وبه

---

[1] جب حیض نہ آنے کی صورت میں مہینوں کے حساب سے عدت گزاری جائے اور پھر حیض آجائے تو معلوم ہوا کہ یہ عورت آئسہ نہیں یعنی اس کا ...یا بالکل بند نہیں ہوا اور چونکہ اصل عدت حیض کے اعتبار سے ہے لہٰذا مہینوں کے حساب سے جو عدت گزاری ہے وہ نوٹ کی جائے گی اور پھر جب ...حیض مکمل ہونے سے پہلے حیض بند ہو جائے تو اب بدل کی طرف یعنی حیض کی طرف لوٹنا ہوگا اور جو حیض عدت سے پہلے گزارے ہیں ان کو شمار کیا جا ...مہینوں کو اس لئے شمار نہیں کیا کہ وہ بدل ہیں اور حیض عدت میں اصل ہیں۔ ۱۲ ہزاروی

نـأخـذ، تعتد بالحيض أبدا حتٰی تيئس من الحيض، و تعتد بالشهور و يرثها زوجها ما كانت في عدة، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

اس مطلقہ عورت کی عدت جس کا حیض رک جائے!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت علقمہ "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دی پھر اسے حیض آیا اور اس کے بعد اٹھارہ ماہ تک حیض نہ آیا اس کے بعد وہ مرگئی۔"

انہوں نے یہ بات حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس عورت کی وراثت تم پر روک دی ہے تم اسے کھا سکتے ہو۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں وہ حیض سے عدت گزارے حتیٰ کہ جب حیض سے مایوس ہوجائے تو مہینوں کے حساب سے گزارے اور خاوند اس کا وارث ہوگا جب تک وہ عدت میں ہے۔

اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"[1]

باب عدة المطلقة الحامل! مطلقہ حاملہ کی عدت!

۴۷۹. مـحـمـد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم عن عبدالله بن مسعود رضي الله عنهما أنه قال: نسخت سورة النسآء القصرىٰ كل عدة في القرآن: "وأولات الأحمال أجلهن أن يضعن حملهن" قال محمد: وبه نأخذ، إذا طلقت أو مات زوجها فولدت بعد ذٰلک بيوم أو أقل و أكثر انقضت عدتها، و حلت للرجال من ساعتها وإن كانت في نفاسها، وهو وقل أبي حنيفة رحمه الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا!

قرآن مجید میں جس عدت کا ذکر ہے چھوٹی سورت نساء (یعنی سورۃ طلاق) نے اسے منسوخ کردیا۔ ارشاد خداوندی ہے!

واولات الاحمال الف یضعن حملهن اور حمل والی عورتوں کی عدت ختم ہوجائے گی اور اسی وقت وہ مردوں کے لئے حلال ہوجائے گی اگرچہ نفاس (کے خون) میں ہو۔"

---

[1] چونکہ اس عورت کا حیض عارضی طور پر ختم ہوا اور اٹھارہ ماہ بعد دوبارہ آیا لہٰذا یہ آئسہ نہیں اور یوں اسی کی عدت لمبی ہوجائے گی جب تک تین حیض آئیں آئسہ نہ ہونے کی وجہ سے یہ مہینوں کے حساب سے عدت نہیں گزارے گی اور عدت میں ہونے کی وجہ سے اس کے مرنے پر خاوند وارث بنے گا۔۱۲ ہزاروی

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۴۸۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم قال: إذا طلق الرجل امرأته ثم أسقطت فقد انقضت عدتها. قال محمد: وبه نأخذ، ولا يكون السقط عندنا سقطا حتى يستبين شئ من خلقه: شعر، أو ظفر، أو غير ذلك، فإذا وضعت شيئا لم يستبن خلقه لم تنقض بذلك العدة، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے پھر اس کا ناتمام بچہ پیدا ہو جائے تو اس کی عدت ختم ہو گئی۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور وہ ناتمام بچہ ہمارے نزدیک اسی صورت میں بچہ کہلائے گا جب اس کی خلقت سے کوئی چیز ظاہر ہو مثلاً بال یا ناخن وغیرہ جب اس کے رحم سے ایسی چیز گرے جس کے جسم کا کوئی حصہ ظاہر نہ ہو (یعنی ابھی تک بنا نہیں) تو اس سے عدت ختم نہیں ہو گی۔" (کیونکہ یہ پیدائش نہیں ہے) حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب عدة المستحاضة! — مستحاضہ عورت کی عدت!

۴۸۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم في الرجل يطلق امرأته وهي مستحاضة قال: تعتد بأيام أقراءها، قال: و كذلك اذا استيحضت بعد ما يطلقها. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو اپنی بیوی کو طلاق دے اور وہ مستحاضہ ہو[1] تو وہ فرماتے ہیں وہ اپنے حیضوں کے دنوں کے حساب سے عدت گزارے اسی طرح جب طلاق کے بعد حیض آئے۔" (تو بھی یہی صورت اختیار کرے)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۴۸۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم قال: تعتد المستحاضة إذاه طلقت

---

[1] حیض کی کم از کم مدت تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہے جب خون دس دن سے بڑھ گیا تو یہ استحاضہ ہے اس طرح اگر عورت کی عادت مثلاً چھ یا سات دن ہے تو ان دنوں سے زائد استحاضہ کا خون ہے اب وہ ان دنوں کو حیض شمار کرے جو اس کی عادت کے مطابق ہیں پھر پندرہ دن طہارت کے شمار کرے اس کے بعد دوسرا حیض شمار کرے تیسرا بھی اسی طرح ہوگا اور اب اس کی عدت مکمل ہو جائے گی اگرچہ خون آتا ہے۔۱۲ ہزاروی

بـأيـام أقـرائهـا. فـإذا فـرغـت حلت للرجال. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں مستحاضہ عورت کو جب طلاق دی جائے تو وہ اپنے حیض کے دنوں کے حساب سے عدت گزارے جب فارغ ہو جائے تو مردوں کے لئے حلال ہو جائے گی۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب من طلق ثم راجع في العدة!

۴۸۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم: أن عمر بن الخطاب رضي اللّٰه عنهما أتته امرأة، فقالت: طلقني زوجي، فحضت حيضتين و دخلت في الثالثة حتٰى انقطع دمي، و دخلت مغتسلي و وضعت ثربي، أتاني فقال: قد راجعتک قبل أن أفيض على المآء فقال عمر رضي اللّٰه عنه لعبد اللّٰه بن مسعود رضي الله عنهما: قل فيها، فقال: يا أمير المؤمنين: أراه أملک برجعتها: لأنها حائض بعد، لم تحل لها الصلٰوة، قال عمر رضي الله عنه: وأنا أرى ذٰلک، فردها علٰي زوجها، وقال: كنيف مملوء علما. وقال محمد: وبهٰذا نأخذ، الرجل أحق برجعة امرأته حتٰى تغتسل من حيضتها الثالثة فإن أخرت الغسل حتٰى يمضى وقت صلٰوة قد كانت تقدر فيه علي الغسل قبل أن تمضى فقد انقطعت الرجعة، و حلت للرجال و وجبت عليها الصلٰوة، وهو قول ابي حنفية رحمه الله تعالى.

طلاق کے بعد عدت میں رجوع کرنا!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور حضرت عمر بن خطاب "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس ایک عورت آئی اور اس نے کہا میرے خاوند نے مجھے طلاق دے دی پھر مجھے دو حیض آئے اور تیسرا حیض شروع ہوا تو میرا خون بند ہو گیا میں نے غسل خانے میں داخل ہو کر کپڑے اتارے تو میرا خاوند میرے پاس آیا اور اس نے کہا میں نے تجھ سے رجوع کیا اور ابھی میں نے اپنے اوپر پانی نہیں ڈالا تھا۔"

حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" نے حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" سے فرمایا اس بارے میں بتائیے

انہوں نے عرض کیا اے امیر المومنین! میرے خیال میں اسے رجوع کا حق تھا کیونکہ ابھی وہ عورت حائضہ تھی اور اس کے لئے نماز پڑھنا جائز نہیں ہوا تھا۔"

حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" نے فرمایا میرا ابھی یہی خیال ہے پس آپ نے اسے اس کے خاوند کی طرف لوٹا دیا اور فرمایا! قد چھوٹا ہے لیکن علم سے بھرپور ہے۔" (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں مرد اس وقت تک اپنی عورت سے رجوع کا حق رکھتا ہی جب تک وہ تیسرے حیض سے غسل نہ کرے اور اگر وہ غسل موخر کرے حتیٰ کہ ایک نماز کا وقت گزر جائے حتیٰ کہ وہ وقت گزرنے سے پہلے غسل پر قادر ہو جائے تو رجوع کا حق ختم ہو جائے گا اور وہ مردوں کے لئے حلال ہو جائے گی۔" (یعنی دوسری جگہ نکاح کر سکے گی اور اس پر نماز بھی فرض ہو جائے گی)

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"[1]

باب من طلق و راجع ولم تعلم حتیٰ تزوجت!

۴۸۴۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: إن أبا كنف طلق امرأته تطليقة ثم غاب، فأشهد علىٰ رجعتها ولم يبلغها ذٰلک حتیٰ تزوجت فجآء وقد هيئت لتزف إلىٰ زوجها، فأتىٰ عمر بن الخطاب رضي الله عنه فذكر ذٰلک له، فكتب إلىٰ عامله: أن أدركها، فإن وجدتها ولم يدّخل بها فهو أحق بها، وإن وجدتها وقد دخل بها فهي امرأته، قال، فوجدها ليلة البنآء فوقع عليها، و غدا إلىٰ عامل عمر رضي الله عنه فأخبره، فعلم أنه جاء بأمر بين.

رجوع کا علم نہ ہونے کی صورت میں عورت نکاح کرلے تو کیا حکم ہے!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ ابوکنف (عبدالقیس کا ایک شخص) نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دی پھر غائب ہو گیا پس اس نے کسی کو رجوع پر گواہ بنایا لیکن عورت تک یہ بات نہ پہنچی اور اس نے (دوسری جگہ) نکاح کرلیا اور اپنے خاوند کے پاس شب زفاف (پہلی رات) گزارنے کے لئے تیار ہوئی وہ شخص حضرت عمر بن خطاب "رضی اللہ عنہ" کے پاس آیا اور واقعہ بتایا تو آپ نے اپنے عامل کو لکھا کہ وہاں جاؤ اگر اس (دوسرے خاوند) نے اس سے جماع نہیں کیا تو یہ (پہلا خاوند) اس کا زیادہ حق رکھتا ہے اور اگر اس نے جماع کرلیا ہے تو یہ اس (دوسرے خاوند) کی بیوی ہے۔"

راوی نے کہا ابوکنف "رحمہ اللہ" نے اسے یوں پایا کہ ابھی پہلی رات تھی اور وہ قریب نہیں آیا تھا چنانچہ اس

---

[1] جب ایک یا دو طلاقیں ہو جائیں اور لفظ طلاق استعمال ہو تو عدت کے اندر اندر خاوند کو رجوع کرنے کا حق ہوتا ہے اور عدت تین حیض ہیں لہٰذا تین حیض مکمل ہونے سے پہلے رجوع ہو سکتا ہے۔ ۱۲ ہزاروی

نے اس سے جماع کر لیا صبح حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" کے عامل کے پاس آیا اور رات کا ماجرہ سنایا تو ان کو معلوم ہوا کہ اس کا معاملہ واضح ہے۔" (مطلب یہ ہے کہ پہلے خاوند کا رجوع صحیح ہے اور اسی کی بیوی ہے)

۴۸۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه أنه كان يقول: إذا طلق الرجل امرأته، ثم أشهد علىٰ رجعتها قبل أن تنقضي عدتها، ولم يعلمها ذٰلک حتىٰ انقضت عدتها و تزوجت: فإنه يفرق بينها و بين زوجها الآخر، ولها الصداق بما استحل من فرجها، وهي امرأة الأول ترد إليه، ولا يقربها حتىٰ تنقضي عدتها من الآخر. قال محمد: و بقول علي رضي الله عنه نأخذ، وهو أعجب إلينا من القول الأول، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت علی ابن ابی طالب "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے تھے جب کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے پھر اس سے رجوع پر گواہ بنائے اور ابھی عدت ختم نہ ہوئی ہو اور عورت کو بھی علم نہ ہو حتیٰ کہ عدت پوری ہوگئی اور اس نے دوسری جگہ نکاح کر لیا تو اس کے اور دوسرے خاوند کے درمیان تفریق کر دی جائے اور اس نے جو اس کا قرب حاصل کیا تو اس وجہ سے اس پر مہر لازم ہوگا اور یہ عورت پہلے خاوند کی بیوی ہوگی اس کی طرف لوٹائی جائے اور جب تک دوسرے خاوند سے عدت ختم نہ ہو پہلا خاوند اس کے قریب نہ جائے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم حضرت علی المرتضیٰ "رضی اللہ عنہ" کے قول کو اختیار کرتے ہیں اور ہمارے نزدیک یہ قول پہلے قول کے مقابلے میں زیادہ پسندیدہ ہے اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب من طلق ثلٰثا أو طلق واحدة وهو يريد ثلٰثا!

۴۸۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن عبدالله بن عبدالرحمٰن بن أبي حسين عن عمرو بن دينار عن عطاء عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: أتاه رجل فقال: إني طلقت امرأتي ثلٰثا، قال: يذهب أحدكم فيتلطخ بالنتن ثم يأتينا، اذهب فقد عصيت ربک، وقد حرمت عليک امرأتک، لا تحل لک حتىٰ تنكح زوجا غيرک. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ و قول العامة، لا اختلاف فيه.

جو شخص تین طلاقیں دے یا ایک طلاق دے اور تین کی نیت کرے!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے حضرت عبد اللہ بن عبد الرحمٰن بن ابی حسین "رحمہ اللہ" سے خبر دی وہ عمرو بن دینار "رحمہ اللہ" سے وہ حضرت عطار "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابن عباس "رضی اللہ عنہما" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ان کہ پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی ہیں انہوں نے فرمایا تم میں سے ایک شخص اپنے آپ کو بد بودار چیز سے ملوث کرتا ہے پھر ہمارے پاس آتا ہے جاؤ تم نے اپنے رب کی نافرمانی کی ہے اور تم پر تمہاری بیوی حرام ہو چکی ہے جب تک وہ تمہارے علاوہ کسی اور سے نکاح نہ کرے تمہارے لئے حلال نہیں ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے اور تمام علماء کا بھی یہی مسلک ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں۔" (یعنی بیک وقت تین طلاقیں دے تو ان کے واقع ہونے میں کوئی اختلاف نہیں)

۴۸۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الذي يطلق واحدة وهو ينوي ثلثا او يطلق ثلثا وهو ينوي واحدة، قال: إن تكلم بواحدة فهي واحدة، وليست نيته بشيء، وإن تكلم بثلث كانت ثلثا، وليست نيته بشئ قال محمد: بهذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو ایک طلاق دے کر تین کی نیت کرتا ہے یا تین طلاقیں دیتے ہوئے ایک کی نیت کرتا ہے تو وہ فرماتے ہیں اگر کلام میں ایک طلاق کا ذکر کیا ہے تو ایک ہی واقع ہوگی اور اس کی نیت کوئی چیز نہیں اور اگر تین کا کلمہ استعمال کیا تو تین طلاقیں ہوں گی اور اس کی نیت کوئی چیز نہیں۔" (یعنی تین طلاقیں تین ہی ہوتی ہیں ایک نہیں ہوتی جس طرح غیر مقلد وہابی کہتے ہیں)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب الرجعة في الطلاق! طلاق میں رجوع!

۴۸۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا طلق الرجل امرأته طلاقا يملك الرجعة فيه فلها أن تشوف: رجآء أن يرجعها، وإن كان لا يملك رجعتها، والمتوفي عنها زوجها فليس لا أن تشوف، ولا تلبس المعصفر، و تتقي الكحل والطيب إلا من أذى. قال

محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنی بیوی کو ایسی طلاق دے جس میں رجوع کا مالک ہو تو اس عورت کو چاہئے کہ رجوع کی ابتداء پر زیب و زینت کو اختیار کرے اور اگر وہ رجوع کا مالک نہ ہو (مثلاً تین طلاقیں ہوں یا طلاق بائن ہو) یا اس کا خاوند مر جائے تو زینت اختیار نہیں کر سکتی اور نہ زرد رنگ کے کپڑے پہنے اور سرمہ لگانے نیز خوشبو لگانے سے بھی پرہیز کرے البتہ کوئی تکلیف ہو تو اجازت ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٤٨٩۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا لم لمس الرجل امرأته من شهوة في عدتها فتلك مراجعة، وإذا قبلها في عدتها فتلك مراجعة. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنی بیوی کی عدت کے دوران اسے شہوت کے ساتھ ہاتھ لگائے تو یہ رجوع ہے اور جب عدت کے دوران اس کا بوسہ لے تو یہ بھی رجوع ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب الرجل يطلق الأمة طلاقا يملك الرجعة!

٤٩٠۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا طلق الأمة زوجها طلاقا يملك الرجعة فأعتقت فعدتها عدة الحرة، وإن كان الزوج لا يملك الرجعة فعدتها عدة الأمة. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

لونڈی کو ایسی طلاق دینا میں جس میں رجوع کا مالک ہو!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص اپنی لونڈی کو ایسی طلاق دے جس

میں رجوع کر سکتا ہو پس وہ آزاد کر دی جائے تو اس کی عدت آزاد عورت والی عدت ہے [1] اور اگر خاوند کو رجوع کا اختیار نہ ہو تو اس کی عدت لونڈی والی عدت۔" (دو حیض ہے)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب الخلع! خلع کا بیان!

۴۹۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: قال كل طلاق أخذ عليه جعل فهو بائن لا يملك الرجعة. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب طلاق پر کوئی چیز (مال وغیرہ) لی جائے تو وہ طلاق بائن ہے اس میں رجوع نہیں کر سکتا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔" [2]

باب العنين! عنین کا بیان!

۴۹۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في العنين إذا فرق بينه و بين امرأته: أنها تطليقة بائن.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے عنین [3] کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ جب اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان تفریق کر دی جائے تو یہ طلاق بائن ہے۔"

۴۹۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة: قال حدثنا إسمعيل بن مسلم المكي عن الحسن عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه: أن امرأة أتته فأخبرته أن زوجها لا يصل إليها، فأجله حولاً، فلما انقضى الحول ولم يصل إليها خيرها، فاختارت نفسها، ففرق بينهما عمر رضي الله عنه

---

[1] کیونکہ اب وہ آزاد ہوگئی اور اس کی عدت حیض ہیں لونڈی کی عدت دو حیض ہیں۔۱۲ ہزاروی

[2] جب کوئی شخص اپنی بیوی سے حسن سلوک نہ کرے اور طلاق بھی نہ دے تو اس صورت میں عورت والے کچھ رقم دے کر طلاق حاصل کرتے ہیں اسے خلع کہتے ہیں اور یہ طلاق بائن ہوتی ہے اس میں رجوع نہیں ہو سکتا ہے۔۱۲ ہزاروی

[3] جو شخص حقوق زوجیت ادا نہ کر سکتا ہو اسے عنین کہتے ہیں اسے علاج کے لئے ایک سال کی مہلت دی جاتی ہے پھر بھی ٹھیک نہ ہو تو اگر عورت چاہے تو دونوں میں تفریق کر دی جاتی ہے۔ اور یہ بھی طلاق بائن ہے۔۱۲ ہزاروی

وجعلها تطليقة بائنا. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے اسماعیل بن مسلم المکی "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت حسن "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت عمر بن خطاب "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت ان کے پاس حاضر ہوئی اور اس نے بتایا کہ اس کا خاوند اس سے جماع نہیں کرسکتا تو انہوں نے اسے ایک سال کی مہلت دی جب ایک سال گزرنے پر بھی وہ بیوی سے جماع کے قابل نہ ہوا تو آپ نے عورت کو اختیار دیا چنانچہ اس نے اپنے آپ کو اختیار کرلیا تو حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" نے دونوں میں تفریق کردی اور اسے طلاق بائن قرار دیا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب الرجل يطلق ثم يجحد! — طلاق دے کر انکار کردینا!

۴۹۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في امرأة سمعت أن زوجها طلقها ثلثا، قال: تخاصمه، فإن هو حلف ما فعل افتدت بمالها، فإن أبي أن يقبل بما لها هربت، فإن قدر عليها لم تأته إلا مغضوبة مقهورة، و تستذفر، ولا تشوف، ولا تطيب. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس عورت کے بارے میں روایت کرتے ہیں جس نے سنا کہ اس کے خاوند نے اسے تین طلاقیں دی ہیں وہ فرماتے ہیں وہ اس سے اختلاف کرے اگر وہ قسم اٹھائے کہ اس نے طلاق نہیں دی تو یہ مال دے کر اپنی جان چھڑائے اور اگر وہ اس عورت سے مال قبول کرنے سے انکار کردے تو اس سے بھاگ جائے پھر اگر وہ اس پر قادر ہوجائے تو اس کے پاس غصے میں اور مجبوری کی حالت میں آئے اور زیب و زینت اختیار نہ کرے اور نہ خوشبو لگائے۔"[1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

---

[1] مطلب یہ ہے کہ وہ تین طلاقیں دے کر انکار کرتا ہے حالانکہ عورت کو علم ہے کہ اس نے تین طلاقیں دی ہیں تو اس صورت میں عورت یہ طریقہ اختیار کرے جو بیان ہوا تا کہ گناہ سے بچ جائے۔ ۱۲ ہزاروی

باب من طلق لاعبا!　　ہنسی مذاق میں طلاق دینا!

۴۹۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن ابن مسعود رضي الله عنهما أنه قال: لعب النكاح وجده سوآء، كما أن لعب الطلاق وجده سوآء. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى: أربع جدهن جد، وهزلهن جد: الطلاق، والنكاح، والرجعة، والعتاق.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابن مسعود "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا ہنسی مذاق میں اور سنجیدگی میں دونوں طرح نکاح کا ایک ہی حکم ہے جس طرح ہنسی مذاق میں طلاق دینے اور سنجیدگی سے طلاق دینے کا حکم ایک جیسا ہے۔" (یعنی ہنسی مذاق میں دی گئی طلاق اور نکاح منعقد ہو جاتا ہے)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے چار کام ایسے ہیں کہ ان میں سنجیدگی بھی سنجیدگی ہے اور مذاق بھی سنجیدگی ہے۔ طلاق' نکاح' رجوع اور آزاد کرنا۔"

باب الطلاق البتة!　　طلاق بتہ[1]!

۴۹۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الخلية، والبرية، والبائن، والبتة: إن نوى طلاقا فهو ما نوى وإن نوى ثلثا فثلث، وإن نوى واحدة فواحدة بائن: وهو خاطب، وإن لم ينو طلاقا فليس بشىء. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے ان الفاظ کے بارے میں نقل کرتے ہیں خلية برية بائن بتة کہ اگر طلاق کی نیت کرے تو نیت کے مطابق واقع ہوگی اگر تین طلاقوں کی نیت کرے تو تین ہوں گی اور اگر ایک کی نیت کی تو ایک طلاق بائن واقع ہوگی اور وہ اس کو نکاح کا پیغام دے سکتا ہے اور اگر طلاق کی نیت نہ کی تو کچھ بھی واقع نہ ہوگا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۴۹۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: أن عروة بن المغيرة ابتلي بها وهو

[1] طلاق کے لئے لفظ طلاق صریح ہے اس میں نیت کی ضرورت نہیں ہوتی جب کہ کچھ کنایہ الفاظ میں اگر وہ استعمال کئے جائیں تو طلاق کی نیت ہو گی یا نہیں نیت ہو تو طلاق بائن ہوگی۔ طلاق بتہ کا بھی یہی معنی ہے۔ ۱۲ ہزاروی

أمير الكوفة، فأرسل إلى شريح وقال: قل في رجل قال لامرأته: أنت طالق البتة، فقال: قال فيها عمر رضي الله عنه: واحدة وهو أملك بها، وقال: قال علي بن أبي طالب رضي الله عنه: هي ثلاث. قال: قل فيها أنت. قال: قد قالا فيها، قال: أعزم عليك إلا قلت فيها، قال شريح: أرى قوله: "أنت طالق" طلاقا قد خرج، وأرى قوله: "البتة" بدعة، قف عند بدعة، فإن نوى ثلثا فثلث، وإن نوى واحدة فواحدة بائن، وهو خاطب. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عروہ بن زبیر "رضی اللہ عنہما" اس قسم کی طلاق میں مبتلا ہوئے اور وہ امیر کوفہ تھے انہوں نے حضرت قاضی شریح "رحمہ اللہ" کی طرف پیغام بھیجا اور فرمایا اس آدمی کے بارے میں بتایئے جس نے اپنی بیوی سے کہا انت طالق البتہ تجھے قطعی طلاق ہے۔" (یعنی بائن)

انہوں نے فرمایا حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" نے فرمایا یہ ایک طلاق ہے اور وہ اس عورت کا زیادہ مالک ہے (حق دار ہے) اور فرمایا کہ حضرت علی المرتضی "رضی اللہ عنہ" نے فرمایا یہ تین طلاقیں ہیں حضرت عروہ "رضی اللہ عنہ" نے کہا تم خود اس بارے میں کچھ کہو انہوں نے کہا ان دونوں حضرات نے یہ فرمایا حضرت عروہ نے کہا میں تمہیں قسم دیتا ہوں حضرت شریح نے فرمایا میرا خیال ہے کہ اس کا انت طالق کہنا ایک طلاق ہے اور اس کا قول البتہ بدعت ہے اس کی بدعت کو دیکھو کیا ارادہ کرتا ہے اگر تین کی نیت کرے تو تین اور ایک کی نیت کرے تو ایک بائن ہوگی اور دوبارہ نکاح کا پیغام دے سکتا ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب من كتب بطلاق امرأته! عورت کو لکھ کر طلاق دینا!

٤٩٨. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا كتب إليها زوجها بطلاقها وهو ينوي الطلاق فهي طالق حين كتبه. قال محمد: أن كان كتب إليها: إذا جاءك كتابي هذا فأنت طالق لم تطلق حتى يأتيها الكتاب، وإن كان كتب: أما بعد فأنت طالق، فهي طالق حين كتب، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص بیوی کی طرف طلاق لکھے اور طلاق دینے کی نیت کرتا ہو تو اسے اس وقت سے طلاق ہو جائے گی جب اس نے طلاق لکھی ہے۔"

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں اگر وہ اس کی طرف یوں لکھے کہ جب تمہارے پاس میرا یہ خط آئے تو تجھے طلاق ہے پس اس صورت میں اس وقت طلاق ہوگی جب وہ خط اس عورت کے پاس پہنچے گا اور اگر اس طرح لکھے امابعد...... تجھے طلاق ہے تو جس وقت لکھا ہے اسی وقت طلاق ہو جائے گی۔''

حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

۴۹۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يكتب إلى امرأته: إذا جآءك كتابي هذا فأنت طالق، قال: فإن أتاها الكتاب فهي طالق يوم يأتيها، وإن ضاع الكتاب أو محي فليس بشئ. وأن كتب: أما بعد فأنت طالق، فإن الطلاق يوم كتبه. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کی طرف لکھے جب تیرے پاس میرا یہ خط پہنچے تو تجھے طلاق ہے تو اگر وہ خط اس عورت کے پاس آئے تو جس دن وہ خط آئے گا اسے طلاق ہو جائے گی اور خط ضائع ہو جائے یا تحریر مٹ جائے تو کچھ بھی نہیں ہوگا۔'' (طلاق نہیں ہوگی)

اور اگر لکھے امابعد...... تجھے طلاق ہے تو جس دن خط لکھا اسی دن طلاق ہو جائے گی

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

باب طلاق المبرسم والنشوان والنائم

۵۰۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: ليس طلاق المبرسم بشئ حتى يفيق. قال محمد: وبه نأخذ، إذا كان لا يعقل، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

برسام کے مریض، نشہ والے اور سوئے ہوئے آدمی کی طلاق!

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں کہ برسام کے مریض کی طلاق نہیں ہوتی حتیٰ کہ وہ ٹھیک بھی ہو جائے۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب کہ اس کی عقل کام نہ کرتی ہو اور حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

۵۰۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: طلاق النشوان جائز.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نشے والے کی طلاق جائز ہے۔" [1]

۵۰۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا الهيثم عن الشعبي عن شريح قال: طلاق السكران جائز. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے الہیثم "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت شعبی "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت شریح "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نشے والے کی طلاق صحیح ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۵۰۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: قال إبراهيم: ليس طلاق النائم بشئى. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں سوئے ہوئے آدمی کی طلاق کوئی چیز نہیں۔" (نافذ نہیں ہوتی)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۵۰۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه قال في السكران: عتقه و طلاقه وبيعه جائز. قال محمد: وبهذا كله ناخذ، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے نشے والے آدمی کے بارے میں فرمایا کہ اس کا آزاد کرنا طلاق دینا خرید و فروخت کرنا جائز ہے۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب من أجبره السلطان علىٰ طلاق أو عتاق!

۵۰۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يجبره السلطان على

[1] چونکہ نشہ قدرتی آفات میں سے نہیں بلکہ خود اس کا جرم ہے اس لئے اسے سزا ہے کہ اس کی طلاق وغیرہ نافذ ہو جائے۔ ۱۲ ہزاروی

الطلاق أو العتاق، فيطلق أو يعتق وهو كاره، قال: هو جائز عليه، ولو شاء الله لابتلاه بما هو اشد من ذٰلک وقال: يقع كيف ما كان، قال محمد: وبهٰذا كله ناخذ، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالى.

جس کو حکمران طلاق دینے یا غلام آزاد کرنے پر مجبور کرے!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ جس شخص کو حکمران طلاق دینے یا آزاد کرنے پر مجبور کرے پس وہ طلاق دے دے یا آزاد کردے اور وہ ناپسند کرتے تو بھی طلاق ہو جائے گی[1] اور اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اس سے بھی زیادہ سخت کام میں مبتلا کردے (مثلاً کفریہ کلمات کہنے پر مجبور کر دیا جائے) وہ فرماتے ہیں طلاق ہو جائے گی جیسے بھی ہو۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب ما يكره من الطلاق! — کونسی طلاق مکروہ ہے!

۵۰۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في قول الله تعالىٰ: ولا تمسكوهن ضرارا" قال: يطلق الرجل تطليقة، ثم يدعها حتىٰ اذا حاضت ثلٰث حيض قبل أن تفرغ من الثالثة ثم يقول لها: قد راجعتک، ثم يفعل مثل ذٰلک بها حتىٰ يحبسها لتسع حيض قبل أن تحل للرجال، فهٰذا الضرار. قال محمد: لسنا نرىٰ له أن يصنع هٰذا وأن يطول عليها العدة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی کے بارے میں فرماتے ہیں۔"

ارشاد خداوندی ہے!

وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا (پ۲ البقرہ ۲۳۱) اور ان عورتوں کو تکلیف پہنچانے کے لئے نہ روکو۔"

فرماتے ہیں ایک شخص ایک طلاق دے دیتا پھر اسے چھوڑ دیتا حتیٰ کہ جب تین حیض آئے اور تیسرا حیض ابھی مکمل نہ ہوتا کہ وہ اس سے کہتا میں نے تجھ سے رجوع کر لیا پھر اسی طرح کرتا حتیٰ کہ اس کو دوسروں مردوں کے لئے حلال ہونے سے پہلے نو حیض روک لیتا تو یہ تکلیف پہنچانا ہے۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اس بات کو جائز نہیں سمجھتے کہ ایسا عمل کر کے اس کی عدت کو لمبا

---

[1] کیونکہ اس کے ہوش وحواس قائم ہیں اور اس نے آزادی سے کلمہ طلاق استعمال کیا ہے۔۱۲ ہزاروی

کر دے۔"

۵۰۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن ابراهيم قال: ليس شيء مما أحل الله أبغض إلى الله من الطلاق.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے جو کام جائز قرار دیئے ہیں ان میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ کام طلاق ہے۔"

باب من قال: إن تزوجت فلانة فهي طالق!

۵۰۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن محمد بن قيس عن إبراهيم و عامر عن الأسود بن يزيد: أنه قال لامرأة ذكرت له: ان تزوجتها فهي طالق، فلم ير الأسود ذٰلک شيئا، وسئل أهل الحجاز فلم يروا ذٰلک شيئا، فتزوجها و دخل بها، فذكر ذٰلک لعبد الله بن مسعود رضى الله عنهما فأمره أن يخبرها أنها أملک بنفسها. قال محمد: و بقول عبدالله بن مسعود رضى الله عنهما نأخذ، و نرىٰ لها صداقا نصف صداق الذي تزوجها عليه، و صداق مثلها بدخوله بها، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

جو کہے، جب میں فلاں سے نکاح کروں تو اسے طلاق ہے!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت محمد بن قیس "رحمہ اللہ" سے وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور عامر "رحمہ اللہ" سے اور حضرت اسود بن یزید "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے ایک عورت کے بارے میں جس کا ذکر کیا گیا تھا کہا کہ اگر اس سے نکاح کروں تو اسے طلاق ہے تو حضرت اسود "رضی اللہ عنہ" نے اسے کچھ بھی خیال نہ کیا اور اہل حجاز سے اس سلسلے میں پوچھا گیا تو انہوں نے اس سلسلے میں کوئی روایت نہ پیش کی انہوں نے اس عورت سے نکاح کر لیا اور جماع بھی کیا۔"

حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" سے یہ بات عرض کی گئی تو انہوں نے ان کو بتایا کہ وہ اس عورت کو بتائیں کہ وہ اپنے نفس کی زیادہ مالک ہے۔" (طلاق ہوگئی)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" کے قول کو اختیار کرتے ہیں اور ہمارے نزدیک اس عورت کے لئے مقررہ مہر کا نصف ہے اور جماع کی وجہ سے مہر مثل کا نصف ہے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب النصراني واليهودي والمجوسي يطلقون نسآئهم!

٥٠٩. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في اليهودي والنصراني والمجوسي يطلقون نسآئهم ثم يسلمون، قال: هم علىٰ طلاقهم، لم يزدهم الإسلام إلا شدة. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول ابي حنيفة رحمه الله تعالى.

عیسائیوں، یہودیوں اور ستارہ پرستوں کا اپنی بیوی کو طلاق دینا!

ترجمہ: حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے ان یہودیوں، عیسائیوں اور ستارہ پرستوں کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو اپنی بیویوں کو طلاق دیتے ہیں پھر اسلام قبول کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں ان کی طلاق برقرار رہے گی اور اسلام اس کو مزید پکا کرتا ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" کا فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب عدة المطلقة والمتوفي عنها زوجها!

٥١٠. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم: أن علي بن أبي طالب رضى الله عنه نقل أم كلثوم بنت علي (امرأة عمر بن الخطاب رضى الله عنه) وهي في العدة من وفات زوجها عمر رضى الله عنه: لأنها كانت في دار الأمارة.

طلاق والی عورت اور بیوہ کی عدت!

ترجمہ: حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب "رضی اللہ عنہ" نے اپنی صاحبزادی ام کلثوم "رضی اللہ عنہا" جو کہ حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" کی بیوی تھی اور حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" کی وفات کی وجہ سے عدت وفات گزار رہی تھیں انہیں منتقل کیا وہ امیر المومنین کے مکان میں (یعنی سرکاری مکان میں) تھیں۔"

٥١١. محمد قال: أخبرنا أبو حنفية عن حماد عن ابراهيم قال: تعتد المتوفي عنها زوجها من يوم مات عنها زوجها، والمطلقة من يوم طلقها. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں بیوہ عورت اس دن سے عدت شروع کرے جس دن اس کا خاوند فوت ہوا اور مطلقہ عورت اس دن سے شروع کرے جس دن اس کو طلاق دی گئی۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۵۱۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم: أن المتوفى عنها زوجها لا تخرج من منزلها إلا في حق لا بد منه، ولكن لا تبيت دون منزلها، فان عبدالله بن مسعود رضى الله عنهما ردهن من النجف خرجن حجاجا في العدة. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول ابي حنفية رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد "رحمہ اللہ" نے بیان کیا اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ بیوہ عورت اپنے مکان سے سوائے ضروری کام کے نہ نکلے اور رات اپنے گھر کے علاوہ کہیں نہ گزارے۔"

کیونکہ حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" نے ان (بیوہ عورتوں) کو نجف سے واپس کر دیا اور وہ عدت کے دوران حج کے لئے نکلی تھیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۵۱۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أن المطلقة لا تخرج من بيتها في حق ولا باطل حتى تنقضي عدتها، وأن المتوفى عنها زوجها تخرج في حق الذي لا بدمنه، ولكن لا يبيتن دون منزلها. قال محمد: وبه نأخذ، لأن المطلقة نفقتها واجبة على زوجها، فليست تحتاج إلى الخروج، وأما المتوفى عنها زوجها فلا نفقة لها، فلا بدلها من الخروج تطلب من فضل الله، ولا تبيت غير بيتها، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ مطلقہ عورت جائز اور ناجائز کسی صورت میں گھر سے باہر نہ نکلے حتیٰ کہ اس کی عدت پوری ہو جائے اور بیوہ عورت لازمی حق کے لئے جاسکتی ہے لیکن رات دوسرے گھر میں ہرگز نہ گزارے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں کیونکہ مطلقہ کا خرچہ اس کے خاوند

پر واجب ہے پس وہ باہر نکلنے کی محتاج نہیں لیکن بیوہ کے لئے نفقہ نہیں لہٰذا وہ اللہ تعالیٰ کا فضل (رزق حلال) تلاش کرنے کے لئے باہر جا سکتی ہے لیکن رات اپنے گھر میں ہی گزارے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب الاستثناء في الطلاق! طلاق میں استثناء!

۵۱۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن ابراهيم في رجل قال لامرأته: أنت طالق ثلثا إن شاء الله، قال: ليس بشئ، ولا يقع عليها الطلاق. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد "رحمہ اللہ" نے بیان کیا اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جس نے اپنی بیوی سے کہا تجھے تین طلاقیں ہیں انشاء اللہ (اگر اللہ چاہے) وہ فرماتے ہیں!

یہ کوئی بات نہیں اور اس عورت کو طلاق نہیں ہوگی۔" (کیونکہ ایسی شرط سے متعلق کیا جس کے پائے جانے کا علم نہیں)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

باب الرجل يقول لامرأته اعتدى! بیوی سے کہنا کہ عدت گزار!

۵۱۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: اذا قال: اعتدى، فهي تطليقة يملك الرجعة اذا نوى طلاقا. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کسی شخص نے کہا تو عدت گزار تو یہ ایک طلاق ہے جس میں وہ رجوع کا مالک ہے جب طلاق کی نیت کرے۔" (نیت ضروری ہے کیونکہ کنایہ لفظ ہے)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۵۱۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا الهيثم بى أبي الهيثم يرفعه إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال لسودة رضى الله عنها: اعتدى، فجعلها تطليقة يملكها، فجلست على طريقه يوما فقالت: يارسول الله: راجعني فو الله ما أقول هذا حرصا مني على الرجال، ولكني أريد ان أحشر يوم القيامة مع أزواجک، واجعل يومي منک لبعض أزواجک، قال: فراجعها.

قال محمد: وبه نأخذ، اذا طابت نفس المرأة أن تقيم مع زوجها على ان لا يقسم لها فذلک جائز، ولها أن ترجع عن ذلک إذا بدالها، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے الھیثم بن ابی الھیثم "رحمہ اللہ" نے بیان کیا اور وہ رسول اکرم ﷺ سے مرفوع حدیث روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ام المومنین حضرت سودہ "رضی اللہ عنہا" سے فرمایا عدت گزارو تو اسے ایک طلاق رجعی قرار دیا ایک دن وہ آپ کے راستے میں بیٹھ گئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! مجھ سے رجوع فرمائیں اللہ عزوجل کی قسم میری یہ بات مردوں پر میری حرص کی وجہ سے نہیں لیکن میں چاہتی ہوں کہ قیامت کے دن آپ کی ازواج مطہرات کے ساتھ اٹھوں اور آپ میری باری اپنی کسی دوسری ازواج مطہرہ کو دے دیں چنانچہ آپ نے رجوع فرمایا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب کوئی عورت خوشی سے اپنی باری چھوڑ کر خاوند کے ساتھ رہنا چاہے تو یہ بات جائز ہے اور عورت جب چاہے اپنی باری (کا حق) واپس لے سکتی ہے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب عدة أم الولد! ام ولد کی عدت!

۵۱۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في ام الولد يموت عنها سيدها قال: إن كانت تحيض فثلث حيض، وان كانت لا تحيض فثلثة أشهر، وكذلک اذا أعتقها. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے ام ولد کے بارے میں روایت کرتے ہیں جس کا آقا اسے چھوڑ کر مر جائے فرماتے ہیں اگر اسے حیض آتا ہو تو تین حیض اور اگر حیض نہ آتا ہو تین مہینے (عدت گزارے) اسی طرح جب اسے آزاد کیا جائے۔" (تو بھی یہی حکم ہے)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۵۱۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم في السقط من الأمة للسيد أنه قال: ما كان لا يستبين له إصبع أو عين أو فم أنها لا تعتق، ولا تكون به أم ولد. قال محمد: وبه نأخذ، إذا استبان شئ من خلقه كانت به أم ولد، واذا لم يستبن شئ من خلقه لم تكن به ام ولد، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم

سے حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' نے بیان کیا وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں کہ لونڈی کا اس کے مالک سے حمل گر جائے تو اگر اس بچے کی انگلی یا آنکھ وغیرہ واضح نہ ہوں محض (لوتھڑا ہو) تو وہ آزاد نہیں ہوگی اور نہ ہی ام ولد ہوگی۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب اس بچے کے اعضاء سے کچھ ظاہر ہو تو وہ عورت ام ولد ہو جائے گی اور جب کچھ ظاہر نہ ہو تو وہ ام ولد نہیں بنے گی۔''

حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''[1]

باب نفقة التي لم يدخل بها!

٥١٩. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يتزوج المرأة فلا يبني بها قال: إن كان الحبس من قبل الرجل فعليه النفقة، وإن كان من قبل المرأة فلا نفقة لها. قال محمد: وبه نأخذ، إذا كانت صغيرة لا تجامع مثلها فلا نفقة لها، وإن كانت كبيرة والزوج صغير لا يجامع مثله فلها النفقة عليه في ماله، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

جس عورت کا قرب اختیار نہیں کیا اس کا نفقہ!

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے اس آدمی کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو کسی عورت سے نکاح کرتا ہے لیکن اس کا قرب اختیار نہیں کرتا فرماتے ہیں اگر مرد کی طرف سے اسے روکا گیا ہو تو خرچہ اس پر لازم ہوگا اور اگر عورت کی طرف سے ہو تو اس کے لئے نفقہ نہیں ہے۔''

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب چھوٹی بچی ہو کہ اس جیسی بچیوں سے جماع نہیں ہو سکتا تو اس کے لئے خرچہ نہیں ہوگا اور اگر وہ بڑی ہو اور خاوند چھوٹا ہو' کہ اس جیسا جماع نہیں کر سکتا تو عورت کو خاوند کے مال سے خرچہ ملے گا۔''[2]

حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

باب المختلعة! خلع کرنے والی عورت!

٥٢٠. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن الهيثم بن أبي الهيثم عن عمر بن الخطاب رضي الله

---

[1] جب کسی لونڈی کا اس کے مالک سے بچہ جنے تو وہ ام ولد کہلاتی ہے اور خاوند کے مرنے کے بعد آزاد ہو جاتی ہے اور اب اس کی عدت آزاد عورتوں کی طرح تین حیض یا تین مہینے ہوں گے اور اگر بچے کا کوئی عضو ظاہر نہ ہو تو وہ ام ولد نہیں کہلائے گی۔ ۱۲ ہزاروی

[2] کیونکہ اس صورت میں عورت سے نفقہ اٹھانا مرد کے چھوٹا ہونے کی وجہ سے عورت کا کوئی قصور نہیں مطلب یہ کہ اگر عورت کی طرف سے رکاوٹ ہو تو نفقہ نہیں ہوگا مثلاً وہ چھوٹی ہو اس سے جماع نہ ہو سکتا ہو اور مرد کی طرف سے ہو تو نفقہ ہوگا۔ ۱۲ ہزاروی

عنه قال: لو اختلعت بعقاص شعرها جاز ذٰلک. قال محمد: وبه نأخذ، ما اختلعت به من شئ ولو اختلعت بمالها کله جاز ذٰلک في القضآء قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالیٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ الھیثم بن ابی الھیثم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت عمر بن خطاب "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں اگر وہ اپنے بالوں کے جوڑے کے بدلے بھی خلع کرے تو جائز ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں وہ جتنے مال کے ذریعے خلع کرے کرسکتی ہے اگر وہ تمام مال کے ساتھ خلع کرے تو قاضی کے فیصلے میں جائز ہے۔" (قانونی طور پر جائز ہے دیانت داری کے خلاف ہے کہ عورت سے سارا مال واپس لے لیا جائے)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۵۲۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: اذا كان الظلم من قبل المرأة فقد حلت لک الفدية، وان كان يجئ من قبل الرجل فلا تحل له الفدية. قال محمد: وبه ناخذ، لا تحب له أن يزداد علىٰ ما أعطاها شيئا وان فعل فهو جائز في القضآء.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب ظلم عورت کی طرف سے ہو تو فدیہ لینا جائز ہے اور جب مرد کی طرف سے (زیادتی) ہو تو اس کے لئے فدیہ جائز نہیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اس کے لئے اس سے زیادہ لینا پسندیدہ نہیں جس قدر اس نے (بطور مہر) دیا ہے اور اگر زیادہ لے تو قانونی طور پر جائز ہے۔" (دیانتداری کے خلاف ہے)

۵۲۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن عمارة أو عمار او ابي عمار (الشک من قبل محمد) عن أبيه عن علي بن أبي طالب رضی الله أنه قال: لا تخلعها إلا بما أعطيتها: فانه لا خير في الفضل.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت عمارہ یا عمار یا ابوعمار[1] "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں (حضرت امام محمد رحمہ اللہ کو نام میں شک ہے) وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت علی بن ابی طالب "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں عورت سے اسی مال پر خلع کرو جو تم نے اسے دیا ہے کیونکہ زائد میں کوئی بھلائی نہیں۔"

---

[1] درست یہی ہے کہ نام عمار بن عبداللہ بن یسار ہے اور کنیت ابوعمارہ۔ (خلیل قادری غفرلہٗ)

باب من قال لامرأته: انت علي حرام!

۵۲۳۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يقول لامرأته: أنت علي حرام ان نوىٰ الطلاق فهي واحدة وهو املک برجعتها قال محمد واما في قول أبي حنفية فان نوى الطلاق فهو ما نوىٰ، وإن نوىٰ واحدة فهي واحدة بائنة، وان نوىٰ طلاقا ولم ينو عددا فهي واحدة بائن، وان نوىٰ اثنتين فهي واحدة بائن، وان نوىٰ واحدة يملک الرجعة فهي واحدة بائن وإن نوىٰ ثلاثا فهي ثلاث، لا تحل له حتىٰ تنكح زوجا غيره، وان لم ينو طلاقا فهي يمين، وهو مول، إن تركها أربعة أشهر لا يقربها بانت بالإيلآء، وان لم تكن له نية فهو ايلآء أيضا، وان نوى الكذب فليس بشئ، وهذا قول أبي حنفية رحمه الله تعالى

بیوی سے کہنا تو مجھ پر حرام ہے!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو اپنی بیوی سے کہتا ہے تو مجھ پر حرام ہے وہ فرماتے ہیں اگر اس نے طلاق کی نیت کی تو ایک طلاق ہو جائے گی اور رجوع کا حق ہوگا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کے قول کے مطابق اگر اس نے طلاق کی نیت کی تو ایک بائنہ طلاق ہوگی تو جو نیت کی وہی کچھ ہوگا اور اگر ایک کی نیت کرے تو ایک طلاق بائن ہو گی اور اگر دو کی نیت کرے تو بھی ایک ہوگی اور ایک طلاق رجعی کی نیت کرے تو ایک طلاق بائن ہوگی اور اگر تین کی نیت کرے تو تین طلاقیں ہوں گی اور جب تک وہ عورت کسی دوسری جگہ نکاح نہ کرے اس (پہلے خاوند) کے لئے حلال نہیں ہوگی اور اگر طلاق کی نیت نہ کی تو قسم ہوگی اور وہ ایلا کرنے والا ہوگا[1] اگر چار مہینے اس کے قریب نہ جائے تو وہ ایلاء کی وجہ بائن ہو جائے گی (جدا ہو جائے گی) اور اگر کوئی نیت بھی نہ ہو تو بھی ایلاء ہوگا اور اگر جھوٹ کی نیت کرے تو کچھ بھی واقع نہ ہوگا۔"

یہ حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا قول ہے۔"[2]

باب اللعان! لعان کا بیان!

۵۲۴۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: اللعان تطليقة بائن.

---

[1] چونکہ لفظ حرام کے کئی معانی ہیں اس لیے جو نیت ہوگی اسی کے مطابق فیصلہ ہوگا' ایلاء کا معنی یہ ہے کہ مرد قسم کھائے کہ وہ عورت کے قریب نہیں جائے گا۔ تفصیل آگے آرہی ہے ۱۲ ہزاروی

[2] مطلب یہ ہے کہ میں نے محض جھوٹ کہا یا وہ کہتا ہے میں نے عزت والا معنی مراد لیا ہے کیونکہ لفظ حرام عزت واحترام کے معنی میں بھی آتا ہے تو اس صورت میں طلاق یا ایلاء کچھ نہ ہوگا۔ ۱۲ ہزاروی

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں لعان طلاق بائن ہے۔"[1]

۵۲۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في المتلاعنين: يفرق بينهما: لأنها تطليقة بائن. قال محمد: وبه ناخذ وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے دو لعان کرنے والے (مرد و عورت) کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ان کے درمیان تفریق کر دی جائے کیونکہ یہ طلاق بائن ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۵۲۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم قال: اذا قذف الرجل امرأته ثم لم يلا عنها كانا علىٰ نكاحهما، فاذا لا عنها بانت بتطليقة بائن، وليس له أن ينكها أبدا الا أن يكذب نفسه، فان أكذب نفسه تزوجها، قال محمد: وبه نأخذ، اذا أكذب نفسه، فضرب الحد و بطلت شهادته وبطل لعانه كان له أن يتزوجها، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنی بیوی پر (زنا کا) الزام لگائے پھر اس سے لعان نہ کرے دونوں کا نکاح برقرار رہے گا پس جب لعان کرے گا تو ایک طلاق بائن ہو جائے گی اور وہ اس سے کبھی بھی نکاح نہیں کر سکتا مگر یہ کہ اپنی بات کو جھوٹ قرار دے جب اپنی تکذیب کرے تو اس سے نکاح کر سکتا ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب اپنے آپ کو جھٹلائے تو اس کو حد لگائی جائے اور اس کی گواہی اور لعان باطل ہو جائے تو اب اس سے نکاح کر سکتا ہے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۵۲۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في رجل قذف امرأته ثم طلقها ثلثا قال: ليس بينهما لعان، ولا حد عليه، لأنه قذفها وهي تحته، فوقع اللعان فلم يلا عنها حتى

---

[1] جب کوئی خاوند اپنی بیوی کو کہے "اے زانیہ" یعنی زنا کی تہمت لگائے اور ثابت نہ کر سکے تو عورت کے مطالبہ پر لعان ہوتا ہے مرد چار بار قسم کھاتا ہے پھر کہتا ہے کہ اگر وہ جھوٹا ہو تو اس پر اللہ عزوجل کی لعنت ہے اور عورت بھی چار بار قسم کھاتی ہے کہ مرد نے جھوٹ کہا ہے پانچویں بار کہتی ہے کہ اگر وہ سچا ہے تو اس (عورت) پر اللہ عزوجل کا غضب ہو اس کے بعد ان میں تفریق کر دی جاتی ہے۔ (دیکھئے سورہ نور آیت ۶ تا ۹) ۱۲ہزاروی

طلقها، فبطل اللعان، وليس عليه حد.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو اپنی بیوی کو قذف کرتا (الزام لگاتا) ہے پھر اسے تین طلاقیں دے دیتا ہے تو وہ فرماتے ہیں ان کے درمیان لعان نہیں ہوگا اور نہ ہی اس پر حد ہوگی کیونکہ الزام اس وقت لگایا جب وہ اس کی بیوی تھی پس لعان ہوا لیکن لعان کیا نہیں حتیٰ کہ طلاق دے دی پس (طلاق کی وجہ سے) لعان باطل ہو گیا اور اس پر حد نہیں۔" (کیونکہ اس نے اپنے آپ کو جھٹلایا نہیں)

۵۲۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم في رجل قذف امرأته فسكتت عنه، ثم طلقها ثلثا، ثم استعدت فليس بينهما لعان. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص اپنی بیوی پر الزام لگائے اور عورت خاموش رہے پھر وہ اسے تین طلاقیں دے دے پھر (حلالہ کے بعد) پہلے خاوند سے نکاح کے لئے تیار ہو جائے تو ان کے درمیان لعان نہیں ہوگا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۵۲۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا قذف الرجل امرأته فلتعن أحدهما توارثا مالم يلتعن الآخر. قال محمد: وبه ناخذ، يتوارثان ما لم يلتعنا جميعا، و يفرق القاضي بينهما، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنی بیوی کو قذف کرے اور ان میں سے ایک لعان نہ کرے تو جب تک دوسرا لعان نہ کرے وہ ایک دوسرے کے وارث ہوں گے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب تک دونوں لعان نہ کریں وہ ایک دوسرے کے وارث ہوں گے اور قاضی ان دونوں کے درمیان تفریق کر دے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔" (یعنی ایک مر جائے تو دوسرا وارث ہوگا)

باب الخيار و أمرک بیدک!

عورت کو اختیار دینا!

۵۳۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: اذا قال الرجل لامرأته: أمرک بیدک فليس لها أن تختار الا واحدة، فاذا قال: ما بيدي من طلاق فهو بیدک، فهو بيدها، تحكم في مجلسها قبل أن يتفرقا، فان قالت: تطليقة، فهي تطليقة، وان قالت: تطليقتان فهي ما قالت من شئ قال محمد: وأما في قولنا فاذا قال لها، أمرک بیدک، فان اختارت نفسها فهو ما نوىٰ الزوج فان نوىٰ واحدة فهي واحدة بائن، وان نوىٰ ثلثا فهي ثلث، وان نوىٰ اثنتين فهي واحدة بائن، لا يكون أبدا الا واحدة بائنا، أو ثلثا ان نوىٰ ذٰلک. وان لم ينو طلاقا وكان ذٰلک في الغضب لم يصدق في القضآء، و صدق فيما بينه و بين الله تعالىٰ، وان كان في غير غضب فهو مصدق في ذٰلک كله مع يمينه، وهٰذا كله قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے "اَمْرُکِ بِیَدِکِ" "تیرا معاملہ تیرے ہاتھ میں ہے تو وہ صرف ایک طلاق اختیار کر سکتی ہے۔ اور اگر کہے "مَا بِیَدِیْ مِنْ طَلَاقٍ فَھُوَ بِیَدِکِ" طلاق کا جو اختیار میرے پاس ہے وہ تیرے اختیار میں ہے تو وہ اختیار اس عورت کو حاصل ہو جائے گا دونوں کے جدا ہونے سے پہلے مجلس میں وہ فیصلہ کر سکتی ہے۔"

اگر وہ کہے ایک طلاق (میں نے اختیار کی) تو ایک طلاق ہوگی اور دو طلاقوں کا قول کرے تو جو کچھ کہا وہی ہوگا۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمارا یہ قول جب عورت سے کہے تیرا معاملہ تیرے ہاتھ میں ہے تو اگر وہ اپنے نفس کو اختیار کرے تو جو کچھ خاوند نے نیت کی وہی نافذ ہوگی اگر ایک کی نیت کی ہے تو ایک طلاق بائن ہوگی اور اگر تین کی نیت کی ہو تو تین ہوں گی اور اگر دو کی نیت کی ہو تو ایک بائن ہوگی ہمیشہ ایک یا تین ہوں گی اگر (تین کی) نیت کرے اور اگر طلاق کی نیت نہ کرے اور وہ غصے کی حالت میں ہو تو قاضی کے ہاں اس کی تصدیق نہیں کی جائے گی۔ لیکن اللہ تعالیٰ اور اس شخص کے درمیان تصدیق کی جائے گی۔"[1]

اور اگر غصے کی حالت نہ ہو تو قسم کے ساتھ دونوں صورتوں میں تصدیق کی جائے گی یہ تمام باتیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا قول ہے۔"

۵۳۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يقول لامرأته: اختاري، أو أمرک بیدک، قال: هما سوآء. قال محمد: و نحن نقول: ان ذٰلک سوآء، وان ذٰلک لها

---

[1] مطلب یہ کہ عدالت میں مقدمہ ہو تو قاضی اسے طلاق قرار دے گا البتہ عند اللہ طلاق نہیں ہوگی۔ ۱۲ ہزاروی

ما دامت في مجلسها ما لم تأخذ في عمل غير ذٰلک، فان أخذت في عمل غير ذٰلک أو قامت من مجلسها بطل خيارها، وان اختارت نفسها افترق القولان، أما قوله: اختاري، اذا أراد طلاقا فهي تطليقة بائن علىٰ كل حال إن أراد ثلثا أو غيرها وهٰذا كله قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو اپنی بیوی سے کہتا ہے "اختاری" تجھے اختیار ہے یا کہتا ہے "امرک بیدک" تیرا معاملہ تیرے ہاتھ میں ہے فرماتے ہیں دونوں باتیں برابر ہیں۔" (دونوں کا ایک ہی مطلب اور حکم ہے)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم کہتے ہیں یہ بات ایک جیسی ہے اور یہ اختیار اس وقت تک ہوگا جب تک مجلس میں رہے اور کسی دوسرے کام میں مشغول نہ ہو اگر کسی دوسرے کام میں مشغول ہو جائے یا مجلس میں سے اٹھ جائے تو اس (عورت) کا اختیار باطل ہو جائے گا اور جب اپنے نفس کو اختیار کر لے تو دونوں قولوں میں فرق ہو جائے گا۔"

اختاری کہنے کی صورت میں جب طلاق کا ارادہ ہو تو ہر صورت میں ایک طلاق بائن واقع ہو گی تین کا ارادہ کرے یا اور ارادہ ہو یہ تمام باتیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا قول ہے۔"

۵۳۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: اذا خير الرجل امرأته فقامت من مجلسها فلا خيار لها.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب خاوند اپنی بیوی کو اختیار دے پس وہ اپنی مجلس سے اٹھ جائے تو اب اسے اختیار نہیں ہوگا۔"

۵۳۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عمرو بن دينار عن جابر قال: اذا خير الرجل امرأته فقامت من مجلسها فلا خيار لها. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ. قال محمد: الذي روي عنه جابر بن زيد أبو الشعثآء.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے عمرو بن دینار "رحمہ اللہ" نے بیان کیا اور وہ حضرت جابر "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی مرد اپنی بیوی کو اختیار دے اور وہ مجلس سے اٹھ جائے تو اسے کوئی اختیار نہیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں اسے حضرت جابر بن زید نے ابو الشعثاء ر''رحمہ اللہ'' سے روایت کیا۔''

۵۳۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: أن عمر بن الخطاب رضي الله عنه و عبدالله بن مسعود رضي الله عنهما كانا يقولان في المرأة اذا خيرها زوجها فاختارته فهي امرأته وإن اختارت نفسها فهي تطليقة، و زوجها املك بها.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب اور حضرت عبداللہ بن مسعود ''رضی اللہ عنہما'' دونوں اس عورت کے بارے میں جسے خاوند اختیار دے فرماتے ہیں کہ اگر وہ خاوند کو اختیار کرے تو وہ اس کی بیوی ہے (طلاق نہیں ہوگی) اور اگر اپنے آپ کو اختیار کرے تو ایک طلاق ہوگی اور خاوند دوسروں کے مقابلے میں اس کا زیادہ حق دار ہوگا۔'' (دوبارہ نکاح کرنے میں دوسروں کے مقابلے میں)

۵۳۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم: أن زيد بن ثابت رضي الله عنه كان يقول: اذا اختارت زوجها فلا شيئ وهي امرأته، واذا اختارت نفسها فهي ثلث، وهي عليه حرام حتٰى تنكح زوجا غيره و كان علي بن أبي طالب رضي الله عنه يقول: اذا اختارت زوجها فهي واحدة، والزوج أملك بها، واذا اختارت نفسها فهي واحدة، وهي أملك بنفسها.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' نے بیان کیا اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت ''رضی اللہ عنہ'' فرماتے تھے جب عورت اپنے خاوند کو اختیار کرے تو کوئی چیز واقع نہیں ہوگی اور وہ اس کی بیوی رہے گی اور جب اپنے آپ کو اختیار کرے تو تین طلاقیں ہوں گی اور وہ اس پر حرام ہوگی حتیٰ کہ کسی اور شخص سے نکاح کرے اور حضرت علی بن ابی طالب ''رضی اللہ عنہ'' فرماتے تھے جب اپنے خاوند کو اختیار کرے تو ایک طلاق ہو گی اور خاوند کو رجوع کا زیادہ حق ہوگا اور جب اپنے نفس کو اختیار کرے تو ایک طلاق ہوگی اور وہ (عورت) اپنے نفس کی زیادہ مالک ہوگی۔''

۵۳۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم عن عائشة رضي الله عنها قالت، خيرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخترناه، فلم يعد ذٰلك علينا طلاقا. قال محمد: اخذنا بقول عائشة رضي الله عنها التي روت عن النبي صلى الله عليه وسلم، و بقول عمر رضي الله عنه، وابن مسعود رضي الله عنه: انها اذا اختارت زوجها فلا شيئ، وأخذنا

بقول علي رضی اللہ عنه: إذا اختارت نفسها فهي واحدة، وهي أملک بنفسها، وهو قول أبي حنيفة رحمه اللّٰه تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت عائشہ "رضی اللہ عنہا" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ہمیں اختیار دیا تو ہم نے آپ کو اختیار کیا تو آپ نے اسے ہم پر طلاق شمار نہ کی۔"[1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم نے حضرت عائشہ "رضی اللہ عنہا" کے قول کو اختیار کیا جو انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا اور حضرت عمر فاروق اور حضرت ابن مسعود "رضی اللہ عنہما" کے قول کو اختیار کیا کہ جب وہ عورت اپنے خاوند کو اختیار کرے تو طلاق واقع نہیں ہوگی۔"

اور ہم نے حضرت علی المرتضیٰ "رضی اللہ عنہ" کے قول کو اختیار کیا کہ جب وہ اپنے نفس کو اختیار کرے تو ایک طلاق واقع ہوگی اور وہ اپنے نفس کی زیادہ مالک ہوگی' حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب الإيلآء! ایلاء کا بیان!

۵۳۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: اذا آلى الرجل من امرأته فوقع عليها في الأربعة الأشهر فعليه الكفارة. قال محمد: وبه نأخذ، وقد بطل الايلآء، وهو قول أبي حنيفة رحمه اللّٰه تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنی بیوی سے ایلاء کرے[2] پھر چار مہینے کے اندر اندر اس سے جماع کرے تو اس پر کفارہ ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور ایلاء باطل ہو جائے گا اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۵۳۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: آلى عبداللّٰه بن أنس النخعي من امرأته، ثم غاب عنها خمسة أشهر، ثم قدم فوقع عليها، فخرج على أصحابه و رأسه يقطر

---

[1] یہ اس وقت کی بات ہے جب ازواج مطہرات نے زیادہ خرچہ کا مطالبہ کیا تو انہیں اختیار دیا گیا کہ چاہیں تو حضور "علیہ الصلوٰۃ والسلام" کے ساتھ رہیں اور چاہیں تو الگ ہو جائیں تو انہوں نے آپ ﷺ کو اختیار کیا۔ ۱۲ ہزاروی

[2] خاوند عورت کے پاس نہ جانے کی قسم کھائے تو چار مہینے کی مدت مقرر ہے اگر ان چار مہینوں میں اس کے قریب جائے (جماع کرے) تو قسم ٹوٹ گئی کفارہ ادا کرے اگر چار ماہ مکمل ہو جائیں تو طلاق بائن ہو جائے گی۔ ۱۲ ہزاروی

من الجنابة، فقالوا له: أصبت من فلانة؟ قال: نعم، قالوا، أولم تكن آليت منها؟ قال: بلٰى، قالوا: انا نتخوف عليك أن تكون قد بانت منک، فانطلقوا به الٰى علقمة فلم يجدوا عنده فيها شيئا، فانطلق بهم علقمة إلٰى عبدالله بن مسعود رضى الله عنهما فذكر له أمره، فأمره أن يأتيها فيخبرها بما قد بانت منه و يخطبها، فأتاها فأخبرها ثم خطبها علٰى مثاقيل فضة. قال محمد: وبه ناخذ، و نرٰى عليه صداقا بوقوعه عليها قبل النكاح الثاني، وهو قول أبي حنيفة، وإبراهيم النخعي، و حماد بن أبي سليمان.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن انس نخعی "رحمہ اللہ" نے اپنی بیوی سے ایلاء کیا پھر اس سے پانچ مہینے غائب رہے پھر واپس آئے تو جماع کیا اپنے احباب کے پاس آئے تو غسل جنابت کی وجہ سے سر سے قطرے ٹپک رہے تھے انہوں نے کہاں تم نے فلاں (خاتون) کا قرب حاصل کیا؟ انہوں نے کہا ہاں تو ان حضرات نے کہا کیا تم نے اس سے ایلاء نہیں کیا تھا؟ انہوں کہا ہاں کیا تھا' تو وہ کہنے لگے ہمیں آپ پر اس بات کا ڈر ہے کہ اس خاتون کو طلاق بائن ہو چکی ہے۔ پس وہ سب حضرت علقمہ "رضی اللہ عنہ" کے پاس حاضر ہوئے تو ان کے ہاں اس مسئلے کا حل نہ پایا تو حضرت علقمہ "رضی اللہ عنہ" ان کو لے کر حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" کے پاس گئے۔ اور ان کا معاملہ عرض کیا انہوں نے فرمایا خاتون کے پاس جا کر ان کو خبر دو کہ ان کو طلاق بائن ہو چکی ہے اور نکاح کا پیغام دو چنانچہ وہ آئے اور اسے خبر دی پھر ان کو پیغام نکاح دیا اور چند مثقال چاندی (بطور مہر) مقرر کی۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور ہم ایسے شخص پر مہر لازم جانتے ہیں کیونکہ وہ دوسرے نکاح سے پہلے جماع کرتا ہے' حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٥٣٩۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عمرو بن مرة عن أبي عبيدة عن عبدالله بن مسعود رضى الله عنهما قال: اذا آلى الرجل من امراته فمضت أربعة أشهر بانت بتطليقة، و كان خاطبا يخطبها في العدة، ولا يخطبها في عدتها غيره. قال محمد: وبه ناخذ، عزيمة الطلاق انقضآء الأربعة الأشهر، والفئ الجماع في الأربعة الأشهر، لا يوقف بعدها، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالٰى.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے عمرو بن مرہ "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ ابوعبیدہ سے اور وہ عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہم" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنی بیوی سے ایلاء کرے اور چار ماہ گزر جائیں تو ایک طلاق بائن واقع ہو جائے گی اور وہ

اسے عدت کے دوران نکاح کا پیغام نہیں دے سکتا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں چار ماہ گزرنے پر طلاق پکی ہو جاتی ہے اور فی کا معنیٰ چار مہینے کے اندر اندر جماع کرنا ہے' حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۵۴۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أن رجلا ولدت امرأته فقالت لزوجها: لا تقربني حتى أفطم ابني هذا، فاني أخشى أن أحمل عليه، فحلف أن لا يقربها حتى تفطمه. قال: فسألت إبراهيم عن ذلك، فقال، أخاف أن يكون إيلآء، وأرجو أن لا يكون إيلآء. قال محمد: فسألت أبا حنيفة عن ذلك، فقال: هو إيلآء، قال محمد: وبه نأخذ.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص کی بیوی نے بچہ جنا تو اس نے اپنے خاوند سے کہا میرے قریب نہ آنا حتیٰ کہ میں اپنے اس بچے کو دودھ چھڑا دوں کیونکہ مجھے ڈر ہے اس دوران حمل ہو جائے تو اس نے قسم کھائی کہ بچے کے دودھ چھوڑنے تک اس کے قریب نہیں جائے گا۔"

حضرت حماد "رحمہ اللہ" کہتے ہیں میں نے اس سلسلے میں حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے سوال کیا تو انہوں نے کہا مجھے ڈر ہے کہ ایلاء ہوگا اور ایلاء نہ ہونے کی امید بھی ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں میں نے حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا! یہ ایلاء ہے' حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں۔"

۵۴۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا أبو العطوف عن الزهري: أن النبي صلى الله عليه وسلم آلى من نسائه شهرا، فلما مضى تسعة و عشرون يوما أرسل الى عائشة رضى الله عنها: أن تعالى فارسلت اليه أنك آليت مني، ولم ازل اعد الأيام والليالي، وأنه بقي من الشهر يوم فأرسل إليها أن تعالي، فان الشهر ثلثون، و تسع و عشرون. قال محمد: وبه نأخذ اذا كان بالأهلة، واذا كان بغير الأهلة فالشهر ثلثون، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے ابوالعطوف "رحمہ اللہ" نے بیان کیا اور وہ حضرت زہری "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ایک مہینہ اپنی ازواج مطہرات کے پاس نہ جانے کی قسم کھائی جب انتیس دن ہوئے تو حضرت عائشہ "رضی اللہ عنہا" کی طرف پیغام بھیج کر بلایا تو انہوں نے جواب دیا آپ نے مجھ سے ایلاء کیا ہے اور میں مسلسل رات دن گن رہی ہوں اور مہینہ پورا ہونے میں ایک دن باقی ہے تو آپ نے پیغام بھیجا ہے کہ میرے پاس آؤ مہینہ تیس دن کا بھی ہوتا ہے اور انتیس دن کا بھی۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب کہ چاند کے اعتبار سے حساب لگایا جائے اور چاند کا حساب نہ کیا جائے تو تیس دن کا ہوتا ہے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۵۴۲۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم في الرجل يقول لامرأته: ان قربتک فأنت طالق، فتركها أربعة أشهر. قال: بانت بالإيلآء، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس آدمی کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو اپنی بیوی سے کہتا ہے اگر میں تیرے قریب جاؤں تو تجھے طلاق پھر اسے چار ماہ تک چھوڑے رکھتا ہے تو وہ فرماتے ہیں وہ عورت ایلاء کے طریقے پر بائن (جدا) ہو جائے گی۔"

باب من آلٰى ثم طلق! ایلاء کے بعد طلاق دینا!

۵۴۳۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا آلى الرجل من امرأته ثم طلقها فالطلاق يهدم الإيلآء، قال محمد: ولسنا نأخذ بهٰذا.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنی بیوی سے ایلاء کرے پھر اسے طلاق دے تو طلاق سے ایلاء ختم ہو جائے گا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے۔"

۵۴۴۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن الشعبي قال: اذا آلى الرجل من امرأته ثم طلقها فهما كفرسي رهان، ان جاوزت الأربعة الأشهر وهي في شئ من عدتها وقعت تطليقة الإيلآء مع التطليقة التي طلق، وان انقضت العدة قبل أن تجئ وقت الأربعة الأشهر سقط الايلآء. قال محمد: فقلت لأبي حنيفة: بأى القولين تأخذ؟ قال: بقول عامر الشعبي قال محمد: وبه نأخذ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور حضرت شعبی "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنی بیوی سے ایلاء کرے پھر اسے طلاق دے تو یہ دونوں رہن رکھے ہوئے دو گھوڑوں کی طرح ہیں یعنی اگر چار مہینے گزر جائیں اور ابھی اس کی کچھ عدت باقی ہو تو اسے ایلاء والی طلاق ہو جائے گی (بائن طلاق ہوگی) اور اس کے ساتھ وہ طلاق بھی ہوگی جو

ں نے دی ہے اور اگر چار ماہ مکمل ہونے سے پہلے عدت ختم ہو جائے تو ایلاء ساقط ہو جائے گا۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں میں نے حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' سے پوچھا کہ آپ ان دو ں سے کونسا قول اختیار کرتے ہیں تو انہوں نے فرمایا حضرت شعبی ''رحمہ اللہ'' کا قول (اختیار کرتا ہوں) تو

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' نے فرمایا ہم بھی اسی کو اختیار کرتے ہیں۔''

باب الظهار! ظہار کا بیان!

۵۴۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: اذا ظاهر الرجل من أربع نسوة فعليه أربع كفارات قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی، وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنی چار بیویوں سے ظہار کرے[1] تو اس پر چار کفارے ہیں۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

۵۴۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يقول لامرأته: أنت علي كظهر أمي، أنت علي كظهر أمي يريد التغليظ: أن عليه كفارتين، قال: و كذلك اليمينان، فاذا أراد الأولىٰ فهي واحدة. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی، وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو اپنی بیوی سے کہتا ہے ''تو مجھ پر میری ماں کی پیٹھ کی طرح ہے'' دو بار کہتا ہے اور شدت کا ارادہ کرتا ہے تو اس پر دو کفارے ہوں گے فرماتے ہیں یہی حکم دو قسموں کا ہے اگر صرف پہلی قسم کا ارادہ کرے تو وہ ایک ہی ہوں گی۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

۵۴۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يظاهر من امرأته ثم يطلقها ثم ينكحها بعد ما تنقضي العدة قال: الظهار كما هو، لا يقربها حتىٰ يكفر. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

---

[1] بیوی یا کسی ایسی جزء کو جو کل کے قائم مقام ہو محرم عورت کی جسم کے اس حصے سے تشبیہ دینا جیسے دیکھنا جائز نہیں ظہار کہلاتا ہے جس طرح یہ کہنا کہ تو میری ماں کی پیٹھ کی طرح ہے۔ ۱۲ ہزاروی

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو اپنی بیوی سے ظہار کرنے کے بعد اسے طلاق دے دیتا ہے پھر عدت ختم ہونے کے بعد اس سے نکاح کرتا ہے تو وہ فرماتے ہیں ظہار برقرار رہے گا جب تک کفارہ ادا نہ کرے اس کے قریب نہیں جا سکتا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۵۴۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: اذا ظاهر الرجل من امرأته لم يقربها حتٰى يعتق رقبة، فان لم يجد فصيام شهرين متتابعين، فان لم يستطع فاطعام ستين مسكينا، فان لم يجد فلا يقربها حتٰى يكفر بعض هٰذه الكفارات. قال محمد: وبه ناخذ، ولا يدخل في ذٰلک ايلآء وان طال، وهو قول أبي حنيفة رحمه اللّٰه تعالٰى.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنی بیوی سے ظہار کرے تو جب تک ایک غلام (یا لونڈی) آزاد نہ کرے اس کے قریب نہ جائے اور اگر نہ پائے (جیسے آج کل لونڈیاں اور غلام نہیں ہے) تو دو مہینے کے مسلسل روزے رکھے اگر اس کی طاقت بھی نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے اگر یہ بھی نہ پائے تو اس وقت تک عورت کے قریب نہ جائے جب تک ان میں سے کسی ایک کے ذریعے کفارہ ادا نہ کرے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور یہ بات ایلاء میں شامل نہ ہوگی اگرچہ مدت لمبی ہو جائے۔"[1]

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۵۴۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يظاهر من إمرأته لم يقربها قبل أن يكفر قال: قد أسآء ولا يعد. قال محمد: وبه نأخذ لا يعودن حتٰى يكفر ولا تجب عليه إلا كفارة واحدة. وهو قول أبي حنية رحمه اللّٰه تعالى.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو اپنی بیوی سے ظہار کرے پھر کفارہ ادا کرنے سے پہلے اس کے قریب جاتا ہے تو اس نے گناہ کیا لیکن دوبارہ جماع نہ کرے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں وہ کفارہ ادا کرنے تک دوبارہ ہرگز

---

[1] ایلاء میں چار ماہ گزرنے کے بعد طلاق ہو جاتی ہے یہاں ایسا نہیں ہوگا۔ ۱۲ ہزاروی

جماع نہ کرے اور اس پر ایک کفارہ ہی واجب ہوگا۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۵۵۰۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: لا يقع الظهار اذا ظاهر الرجل من امرأته الا بذات محرم. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ظہار واقع نہیں ہوگا جب تک اپنی کسی ذی رحم محرم خاتون سے تشبیہ نہ دے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۵۵۱۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يظاهر من امرأته ثم يجامعها بالليل وهو يصوم قال: يستقبل الصوم قال محمد: وبه ناخذ، لإن الله تعالىٰ يقول: "فصيام شهرين متتابعين من قبل أن يتماسا" فإذا مسها وهو يصوم فسد صومه واستقبل شهرين متتابعين، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص اپنی بیوی سے ظہار کرے پھر رات کے وقت اس سے جماع کرے اور وہ کفارہ کے روزے رکھ رہا ہو تو نئے سرے سے روزے شروع کرے۔" (کیونکہ مسلسل روزے رکھنا ضروری ہے)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں کیونکہ اللہ عزوجل نے فرمایا!

فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا۔ (پ ۲۸ المجادلہ ۴)

لگاتار دو مہینے کے روزے قبل اس کے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں۔ (ترجمہ کنز الایمان)

تو جب روزے کی صورت میں اس سے جماع کر لیا تو روزہ ٹوٹ گیا (یعنی روزوں کا سلسلہ ٹوٹ گیا) پس دوبارہ دو مہینے کے مسلسل روزے رکھے۔"

۵۵۲۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في رجل قال لامرأته: إن قربتک فانت علي كظهر أمي قال ان تركها أربعة أشهر بانت بالايلآء. وان وقع عليها في الأربعة الأشهر وقعت عليه كفارة الظهار. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ"

سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ اس شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو اپنی بیوی سے کہتا ہے اگر میں تیرے قریب جاؤں تو تو مجھ پر میری ماں کی پیٹھ کی طرح ہے اگر اسے چار ماہ تک چھوڑے رکھے تو ایلاء کے ذریعے بائن ہو جائے گی اور اگر چار مہینوں کے اندر اندر جماع کرلے تو اس پر ظہار کا کفارہ ہوگا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب ظهار الأمة

لونڈی سے ظہار!

۵۵۳۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أن الظهار يقع على الأمة اذا ظاهر منها زوجها. قال محمد: يقع عليها الظهار اذا ظاهر منها زوجها، ولا يقع عليها الظهار اذا ظاهر منها مولاها، لأن الله تعالىٰ يقول: "والذين يظاهرون منكم من نسآئهم" فليست الأمة بزوجة يقع عليها الظهار. وهو قول أبي حنيفة، و سعيد بن المسيب، و مجاهد، و عامر الشعبي رحمهم الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ جب لونڈی کا خاوند اس سے ظہار کرے تو یہ ظہار واقع ہو جاتا ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں اگر خاوند ظہار کرے تو واقع ہو جاتا ہے لیکن اس کا مالک ظہار کرے تو واقع نہیں ہوتا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے!

وَالَّذِيْنَ يُظَاهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآءِ هِمْ (پ ۲۸ المجادلہ ۲)

اور تم میں سے وہ لوگ جو اپنی بیویوں سے ظہار کرتے ہیں؟
اور لونڈی اپنے آقا کی بیوی نہیں کہ اس پر ظہار واقع ہو۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا حضرت سعید بن مسیب، حضرت مجاہد، حضرت عامر شعبی "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

باب الديات وما يجب علىٰ أهل الورق والمواشي!

۵۵۴۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن الهيثم عن عامر الشعبي عن عبيدة السلماني عن عمر بن الخطاب رضى الله عنه قال: علىٰ أهل الورق من الدية عشرة آلاف درهم، و علىٰ أهل الذهب ألف دينار، و علىٰ أهل البقر مائتا بقرة، وعلىٰ أهل الابل مائة من الابل، وعلىٰ أهل الغنم ألفا شاة، وعلىٰ أهل الحلل مائتا حلة. قال محمد: وبهذا كله ناخذ، و كان أبو حنيفة

یاخذ من ذٰلک بالابل، والدراھم، والدنانیر.

دیتوں کا بیان[1] / چاندی اور جانوروں کے مالکوں پر کیا واجب ہوتا ہے!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت الھیثم سے وہ حضرت عامر شعبی "رحمہ اللہ" سے وہ حضرت عبیدہ سلمانی "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت عمر بن خطاب "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جن لوگوں کے پاس چاندی ہے ان پر دس ہزار درہم اور جن کے پاس سونا ہے ان کے ذمہ ایک ہزار دینار ہیں گائے والوں پر دو سو گائے اور اونٹ رکھنے والوں پر ایک سو اونٹ ہیں نیز جو بکریوں کے مالک ہیں ان پر دو ہزار بکریاں ہیں اور قیمتی جوڑوں کے مالک حضرات کے ذمہ دو سو جوڑے ہیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کے نزدیک دیت صرف اونٹوں درہموں اور دیناروں کی صورت میں لی جائے گی، باقی چیزوں میں نہیں ہوگی۔"

باب دية ما كان في الإنسان منه واحدا!

٥٥٥. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: في اللسان اذا قطع منه شئ فامتنع من الكلام، أو قطع من أصله ففيه الدية. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

وہ انسانی عضو جو ایک ہو اس کی دیت!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کسی کی زبان کاٹی جائے اور وہ گفتگو نہ کر سکے یا زبان جڑ سے کاٹی جائے تو اس میں مکمل دیت ہے۔" (انسانی جسم میں زبان صرف ایک ہوتی ہے)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٥٥٦. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: كل شئ من الانسان اذا لم يكن فيه الا شئ واحد، فاصيب خطأ ففيه الدية كاملة: الانف، والذكر، واللسان والصلب، وذهاب العقل، وأشباهه. وما كان في الانسان اثنين ففي كل واحد منهما نصف الدية: الثديين: الثديين، والرجلين والعينين وأشباه ذٰلك. قال محمد: وبهذا كله ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

---

[1] جب کوئی شخص کسی کو غلطی سے قتل کرے تو قاتل کے قبیلے پر خون بہا لازم ہوتا ہے جو مقتول کے ورثاء کو دیا جاتا ہے یہی خون بہا دیت کہلاتا ہے۔۱۲ ہزاروی

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں انسان کا وہ عضو جو صرف ایک ہو اور اسے غلطی سے نقصان پہنچایا جائے تو اس میں کامل دیت ہے مثلاً ناک، شرمگاہ (آلہ تناسل) زبان، پیٹھ، عقل کا چلا جانا وغیرہ۔

اور جو چیزیں انسان میں دو دو ہوں تو ہر ایک میں نصف دیت ہے جیسے پستان، پاؤں اور آنکھیں وغیرہ۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"[1]

۵۵۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: ما أصيب من ذٰلك من شئ عمدا ففيه القصاص وما لم يستطع فيه القصاص ففيه الدية، فان كان خطأ فخمسة أسنان من الابل، وان كان شبه العمد فأربعة أسنان من الابل، و شبه العمد من الجراحات كل شئ تعمد ضربه بسلاح أو غيره ولم يستطع فيه القصاص فيه الدية مغلظة. قال محمد: وبهذا كله كان يأخذ أبو حنيفة رحمه الله تعالىٰ وبه نأخذ نحن أيضا إلا في خصلة واحدة، ما كان من شبه العمد فثلاثة أسنان من الابل: من الحقاق سن، ومن الجذاع سن، وسن ثالث ما بين الثنية الىٰ بازل عامها كلها خلفة، و كان أبو حنيفة يقول: أربعة أسنان من الابل: سن من بنات المخاض و سن من بنات اللبون، و سن من الحقاق، و سن من الجذاع، وهو قول عبدالله بن مسعود رضى الله عنهما. وقد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم أيضا ما قلنا في شبه العمد، فقال في خطبته يوم فتح مكة: الا أن قتيل خطأ العمد قتيل السوط والعصآء فيه مائة من الابل: ثلثون حقة، و ثلثون جذعة، وأربعون ما بين ثنية إلىٰ بازل عامها كلها خلفة.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ان میں سے کسی چیز کو قصداً نقصان پہنچائے تو اس میں قصاص ہے اور قصاص ممکن نہ ہو تو اس میں دیت ہوگی۔"

اور اگر غلطی سے ہو تو عمر کے اعتبار سے پانچ قسم کے اونٹ اگر شبہ عمد ہو تو عمر کے اعتبار سے چار قسم کے اونٹ ہوں گے[2] اور زخموں میں شبہ عمد یہ ہے کہ آلہ قتل سے ارادتاً زخمی کرے اور اس میں قصاص نہ ہو سکتا ہو تو اس میں دیت مغلظہ ہوگی۔" (دیت مغلظہ کی تفصیل حدیث نمبر ۵۶۸ کے تحت حاشیہ میں دیکھیں)

---

[1] ایک میں نصف دیت اور دونوں کو نقصان پہنچایا تو مکمل دیت ہوگی۔۱۲ہزاروی

[2] پانچ اور چار کی تقسیم حدیث ۵۶۸ کے حاشیہ نمبر (۱) اور (۲) میں دیکھیں۔۱۲ہزاروی

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" ان تمام باتوں کو اختیار فرماتے تھے اور ہم بھی ان تمام باتوں پر عمل کرتے ہیں۔

لیکن ایک بات میں اختلاف ہے جو شبہ عمد سے ہو تو عمر کی اعتبار سے تین قسم کے اونٹ لازم ہوں گے حقے' جذعے اور وہ جو ثنیہ سے بازل عام تک ہو اور یہ سب حاملہ اونٹنیاں ہوں۔"[1]

اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں چار اونٹ ہوں گئے ایک بنت مخاض، ایک بنت لبون، ایک حقہ اور ایک جذعہ جب کہ قتل خطا میں ہم سب کا ایک ہی قول ہے پانچ اونٹ ہوں ایک ابن مخاض سے ایک بنت ہون سے ایک حقہ سے اور ایک جذعہ سے ہوگا۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے جو کچھ ہم نے شبہ عمد سے کے سلسلے میں کہا ہے آپ نے فتح مکہ کے موقع پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔"

سنو! خطاء عمد میں مقتول وہ ہے جو کوڑے یا لاٹھی سے قتل کیا جائے اس میں ایک سو اونٹ ہیں تیس حقے تیس جذعہ اور چالیس جو ثنیہ سے بازل عام تک ہو اور سب اونٹنیاں حاملہ ہوں۔

۵۵۸. محمد قال: بلغنا نحو ذٰلک عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنه یرفع: منها أربعون في بطونها أولادها. و بلغنا نحو ذٰلک عن عمر بن الخطاب، والمغیرة بن شعبة، وأبي موسٰی الأشعري، و زید بن ثابت رضی اللہ عنهم، وبه نأخذ.

ترجمہ: حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" سے اسی طرح کی مرفوع حدیث بھی ہم تک پہنچتی ہے کہ چالیس اونٹنیاں ایسی ہوں جو حاملہ ہوں حضرت عمر فاروق' حضرت مغیرہ بن شعبہ' حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت زید بن ثابت "رضی اللہ عنہم" سے بھی اسی قسم کی بات ہم تک پہنچی ہے اور ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔"

۵۵۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنیفة عن الهیثم عن علي بن أبي طالب رضی اللہ عنه في الرجل یحلق لحیة الرجل فلا تنبت قال: علیه الدیة. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنیفة رحمه اللہ تعالٰی.

ترجمہ: حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت الھیثم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت علی ابن طالب "رضی اللہ عنہ" سے اس آدمی کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو کسی دوسرے آدمی کی داڑھی مونڈھ دیتا ہے اور اب اس کے بال نہیں اگے فرماتے ہیں اس پر کامل دیت ہے۔"

---

[1] حقہ وہ اونٹ ہے جو تین سال مکمل ہو کر چوتھے سال میں داخل ہو چکا ہے اب اس پر سواری کا حق حاصل ہو جاتا ہے جذعہ جو چار سال کا مکمل ہو کر پانچویں سال میں داخل ہو اور بازل وہ اونٹ ہے جو آٹھ سال مکمل ہونے کے بعد نویں سال میں داخل ہو اس کے بعد وہ بازل عام کہلاتا ہے تو تیس جذعے تیس حقے اور چالیس ثنیہ ہوں گے ثنیہ جو پانچ سال کا ہو کر چھٹے سال میں داخل ہو جائے۔ ۱۲ ہزاروی

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب دية الأسنان والأشفار والأصابع!

٥٦٠. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: أصابع اليدين والرجلين سوآء، في كل إصبع عشر الدية. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

دانتوں ہونٹوں اور انگلیوں کی دیت!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیاں برابر ہیں ہر انگلی میں دیت کا دسواں حصہ ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٥٦١. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن شريح قال: الأسنان سوآء في كل سن نصف عشر الدية. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور حضرت شریح "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں
دانت سب برابر ہیں یہ دانت میں دیت کا بیسواں حصہ ہے ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٥٦٢. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم قال: في السمحاق والباضعة وأشباه ذٰلك اذا كان خطأ أو عمدا لا يستطاع فيه القصاص ففيه حكومة عدل. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس زخم کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ جو سر کے اندر باریک چمڑے تک پہنچ جائے اور وہ جو گوشت کو کاٹ دے اور اس قسم کے دوسرے زخم جب غلطی سے یا جان بوجھ کر لگائے جائیں اور ان میں قصاص ممکن نہ ہو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ ہوگا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

۵۶۳۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن شريح قال في الجائفة ثلث الدية، وفي الآمة ثلث الدية، فاذا ذهب العقل فالدية كاملة، وفي المنقلة عشر و نصف عشر الدية، وفي الموضحة نصف عشر الدية، وفي سآئر ذٰلک من الجراحات حكم عدل. ولا تكون الموضحة الا في الوجه والرأس، ولا تكون الجائفة الا في الجوف. قال محمد: وبهذا كله ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ. والآمة من الشجاج كل شجة بلغت الدماء، والمنقلة ما نقل منها العظام، والموضحة ما أو ضحت عن العظم، والهاشمة ما أهشمت العظم، وحكومتها عشر الدية، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ، والسمحاق دون الموضحة بينها و بين الموضحة جلدة رفيقة، وفيها حكم عدل، بلغنا أن علي بن أبي طالب رضى الله عنه حكم فيها أربعا من الابل. والبافعة دون السمحاق وهى البى بتفع اللح وفيها حكم عدل والدامية دون والباضعة، وهي التي تشق الجلد، و فيها حكم عدل، والمتلاحمة وهي الشجة يسود موضعها أو يحمر، ولا يدمي ولا يبضع ففيها حكم عدل، و نرىٰ كل شئ ما كان من ذٰلک دون الموضحة لا تعقله العاقلة، وهو في مال الرجل وإن كان خطأ.

ترجمہ: حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' اور وہ حضرت شریح ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں وہ زخم جو پیٹ وغیرہ کے اندر تک پہنچے اس میں دیت کا تہائی ہے جو زخم سر کے اندر دماغ تک پہنچے اس میں دیت کا تہائی ہے اور اگر عقل چلی جائے تو کامل دیت ہے جو زخم ہڈی کو پھیر دے دسواں حصہ اور بیسواں حصہ دیت ہے (پندرہ اونٹ) جو زخم ہڈی کو ظاہر کر دے اس میں بیسواں حصہ دیت ہے اور ان کے علاوہ تمام زخموں میں عدل پر مبنی فیصلہ ہوگا اور موضحہ (ظاہر کرنے والا) زخم صرف چہرے سر میں ہوتا ہے اور جائفہ اندر تک پہنچنے والا صرف پیٹ میں ہوتا ہے۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم ان سب باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

اَلْاٰمَّۃ وہ زخم ہے جو دماغ تک پہنچے اور مُنقَلَۃ وہ زخم جو ہڈی کو اپنی جگہ سے ہٹا دے لوضحہ وہ زخم ہے جو ہڈی کو ظاہر کر دے اَلْھَاشِمَۃ وہ زخم جو ہڈی کو توڑ دے اور ان کا فیصلہ دیت کا دسواں حصہ ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

اَلسِّمْحَاق (جو باریک چمڑے تک پہنچائے) مُوْضِحَۃ سے کم ہوتا ہے اس کے اور موضحہ کے درمیان باریک

چمڑا ہوتا ہے اور اس میں عدل کے ساتھ فیصلہ ہے۔"

ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب "رضی اللہ عنہ" نے اس میں چار اونٹوں کا فیصلہ فرمایا اور الباضعہ سمحاق سے کم درجے میں ہے اور یہ گوشت کو کاٹ دیتا ہے اس میں عدل پر مبنی فیصلہ ہوگا اور دامیہ باضعہ سے کم درجے میں ہے اور یہ چمڑے کو کاٹ دیتا ہے اس میں بھی حکومت عدل ہے اور متلاحمہ یعنی وہ زخم جو اس جگہ کو سیاہ یا سرخ کر دے لیکن نہ تو خون نکلے اور نہ گوشت کٹے تو اس میں حکومت عدل ہے۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ ان میں سے جو موضحہ زخم سے کم درجے میں ہو اس میں عاقلہ (میت کی برادری) دیت نہیں دے گی یہ اس شخص (زخم لگانے والے) کے مال سے دی جائے گی اگرچہ خطا سے ہو۔"

۵۶۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: في أشفار العينين الدية كاملة اذا لم تنبت، وفي كل واحدة منهن ربع الدية، و في الجفون الدية، و في كل جفن منها ربع الدية، وفي الشفتين الدية، و في كل واحدة منهما نصف الدية. قال محمد: وبهذا كله ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں آنکھوں کی پلکیں اگنے کی جگہ میں کامل دیت ہے جب کہ پلکوں میں سے ہر ایک میں دیت کا چوتھا حصہ ہے اور آنکھوں کے پپوٹوں میں کامل دیت ہے اور ہر پپوٹے میں دیت کا چوتھا حصہ ہے دونوں ہونٹوں میں پوری دیت اور ان میں سے ایک میں نصف دیت ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم ان سب باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب مالا يستطاع فيه القصاص! جہاں قصاص ممکن نہ ہو!

۵۶۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الأعمٰى يفقآء عين الصحيح قال: عليه الدية في ماله. قال محمد: وبه نأخذ: لانه لا يستطاع القصاص في ذلک، وانما يعني العمد، وهو قول أبي حنية رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ اگر نابینا آدمی کسی تندرست شخص کی آنکھ نکال لے تو اس کے مال میں سے دیت دی جائے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں کیونکہ قصاص ممکن نہیں اور اس سے

مراد قصداً آنکھ نکالنا ہے' حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٥٦٦. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: من ضرب بحديدة أو بعصا فيما لا يستطاع فيه القصاص فعليه الدية في ماله مغلظة. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى، و ذٰلك فيما دون النفس.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جو شخص لوہے (کے ہتھیار) یا لاٹھی سے مارے اور قصاص ممکن نہ ہو تو اس پر اس کے مال سے دیت مغلظہ دی جائے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٥٦٧. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: ما كان من شبه العمد فيما دون النفس ففي ماله، وهو كل شئ ضربته متعمدا لا يستطاع فيه القصاص. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں اگر شبہ عمد ہو اور نفس سے کم جنایت ہو (قتل نہ ہو) تو وہ اس آدمی کے مال سے ہوگی اور یہ وہ صورتیں ہیں جہاں ارادہ پایا گیا لیکن قصاص ممکن نہیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٥٦٨. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: القتل علىٰ ثلٰثة أوجه: قتل خطأ و قتل عمد، و قتل شبه العمد، فالخطأ أن تريد الشئ فتصيب صاحبك بسلاح أو غيره، ففيه الدية أخماسا، والعمد: اذا تعمدت صاحبك فضربته بسلاح، ففي هٰذا قصاص الا أن يصطلحوا أو يعفوا، و شبه العمد: كل شئ تعمدت ضربه بغير سلاح، ففيه الدية مغلظة على العاقلة إذا أتىٰ ذٰلك علىٰ النفس، و شبه العمد في الجراحات: كل شئ تعمدت ضربه بسلاح أو غيره فلم يستطع فيه القصاص، ففيه الدية مغلظة. قال محمد: وبهٰذا كله نأخذ، إلا في خصلة واحدة، ما ضربته من غير سلاح وهو يقع موقع السلاح أو أشد، ففيه أيضا القصاص، وهو قول أبي حنيفة الأول، ولا قصاص في قوله الأخير الا فيما كان بسلاح.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت

حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں قتل کی تین قسمیں ہیں (1) قتل خطاء (2) قتل عمد (3) قتل شبہ عمد۔

قتل خطاء یہ ہے کہ تم کسی چیز کو نشانہ بنانے کا ارادہ کرو لیکن اسلحہ وغیرہ سے کسی شخص کو مار دو پس اس میں دیت پانچ قسم کے اونٹوں میں تقسیم کے ساتھ ہوگی۔"[1]

قتل عمد یہ ہے کہ تم جان بوجھ کر کسی شخص کو ہتھیار سے مار دو اس میں قصاص ہے البتہ یہ کہ صلح کر لیں یا معاف کر دیں اور شبہ عمد یہ ہے کہ تم کسی شخص کو ارادتاً ہتھیار کے بغیر مارو پس اس میں قاتل کے قبیلے پر دیت مغلظہ ہوگی جب کسی کی جان کو ہلاک کر دے اور زخموں میں شبہ عمد یہ ہے کہ جب کسی کو ہتھیار کے ساتھ جان بوجھ کر مارو اس میں قصاص ممکن نہ ہو تو اس میں دیت مغلظہ ہے۔"[2]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں البتہ ایک بات میں اختلاف ہے کہ جب ہتھیار کے بغیر مارو اور وہ ہتھیار کی جگہ یا اس سے بھی زیادہ سخت واقع ہو تو اس میں بھی قصاص ہے یہ حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا قول ہے لیکن آپ کے آخری قول کے مطابق قصاص اسی صورت میں ہے جب ہتھیار کے ساتھ ہو۔"

٥٦٩. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن الهيثم بن أبي الهيثم عن رجل عن أبي بكر الصديق رضى الله عنه في رجل رمى رجلا بسهم فأنفذه، فجعل فيه ثلثي الدية. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، في الجائفة ثلث الدية، فان نفذت إلى الجانب الآخر ففيها ثلثا الدية، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ الہیثم بن ابی الہیثم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ ایک شخص کے واسطے سے حضرت ابوبکر صدیق "رضی اللہ عنہ" سے اس آدمی کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو کسی شخص پر تیر چلائے اور وہ اس کے جسم میں داخل ہو کر پار ہو جائے تو اس میں دو تہائی دیت ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم ان سب باتوں کو اختیار کرتے ہیں جائفہ زخم میں ایک تہائی

---

[1] یعنی (1) بیس بنت مخاض (2) بیس بنت لبون (3) بیس ابن مخاض (4) بیس حقہ اور (5) بیس جذعہ اونٹ دینے ہوں گے۔

[2] مغلظہ کا معنیٰ سخت قسم کی دیت اور وہ امام محمد اور امام شافعی "رحمہ اللہ" کے نزدیک تین قسم کے اونٹ ہیں (1) تیس جذعہ (2) تیس حقہ اور (3) چالیس ثنیہ۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک چار قسم کے اونٹ (1) پچیس بنت مخاض (2) پچیس بنت لبون (3) پچیس حقہ (4) پچیس جذعہ ہیں ایک سال کی عمر ہو تو بنت مخاض دو سال کی ہو تو بنت لبون تین سال کی عمر ہو تو حقہ چار سال کی عمر ہو تو جذعہ پانچ سال کا ہو تو یہ ثنیہ ہے اور یہ سب مادہ ہیں۔ ١٢ ہزاروی

یت ہے اگر دوسری جانب نکل جائے تو دو تہائی ہے' حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۵۷۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: كل شئ كان دون النفس يتعمد الإنسان ضربه بحديدة، أو بعصا، أو بيد، أو بقصبة، أو بغير ذٰلک فهو عمد، وفيه القصاص، وان كان لا يستطاع فيه القصاص فهو على الذي جنىٰ في ماله، فان ذهبت منه النفس فكان بحديدة أو بسلاح ففيه القصاص، وان كان بغير ذٰلک ففيه الدية على العاقلة.

قال محمد: وبهٰذا كله كان يأخذ أبو حنيفة، وبه نأخذ نحن أيضا، الا كان بغير ذٰلک ففيه الدية على العاقلة. قال محمد وبهٰذا كله كان يأخذ أبو حنيفة، وبه نأخذ نحن أيضا، الا في خصلة واحدة، اذا ضربه بغير سلاح يقع موقع السلاح ففيه القود، وهو في قول أبي يوسف، وهو قولنا.

رجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں قتل نفس سے کم میں ہتھیار کے ساتھ مارنے کا ارادہ لازم ہو لیکن قصاص ممکن نہ ہو تو اس شخص کے مال سے چٹی دی جائے اور اگر وہ آدمی (جس کو مارا گیا) ہلاک ہو جائے تو اگر وہ لوہے یا ہتھیار کے ساتھ ہے تو اس میں قصاص ہوگا اور اگر اس کے علاوہ ہے تو اس کے عاقلہ پر (دیت لازم) ہوگی۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں البتہ ایک بات میں اختلاف ہے کہ جب اس کو ہتھیار کے بغیر مارے لیکن وہ ہتھیار والا عمل کرے تو اس میں قصاص ہے اور

حضرت امام ابویوسف "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے اور ہم بھی اسی بات کو اختیار کرتے ہیں۔"

باب دية الخطاء وما تعقل العاقلة!

۵۷۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في دية الخطأء و شبه العمد في النفس على العاقلة: علىٰ أهل الورق في ثلٰثة أعوام، لكل عام الثلث، وما كان من الجراحات الخطآء فعلى العاقلة، علىٰ أهل الديوان إن بلغت الجرحة ثلثي الدية ففي عامين، وان كان النصف ففي عامين، وان كان الثلث ففي عام، و ذٰلک كله علىٰ أهل الديوان. قال محمد: وبه ناخذ، و ذٰلک في أعطية المقاتلة دون أعطية الذرية والنسآء، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

دیت خطاء اور عاقلہ جو دیت ادا کرے!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ قتل خطاء اور شبہ عمد میں جب جان چلی جائے تو عاقلہ پر دیت ہوگی جن کے پاس چاندی ہے وہ تین سال میں ادا کریں ہر سال تہائی حصہ دیں اور اگر خطاء کی صورت میں زخم ہو تو بھی عاقلہ پر ہے یعنی اہل دیوان پر ہے۔"[1]

اگر زخم دو تہائی دیت کو پہنچ جائے تو دو سالوں میں دیں اور اگر نصف تک ہو تو بھی دو سالوں میں اور اگر تہائی تک ہو تو ایک سال میں ادا کریں اور یہ سب اہل دیوان پر ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور یہ لڑنے والوں کے حصوں سے ہو[2] بچوں اور عورتوں کے عطیات سے نہیں' حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٥٧٢. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: لا تعقل العاقلة في أدنى من الموضحة. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں موضح زخم سے کم میں عاقلہ دیت ادا نہیں کریں گے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٥٧٣. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: لا تعقل العاقلة عمدا، ولا صلحا، ولا اعترافا.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب قصداً قتل کی صورت میں دیت لازم ہو[3] یا صلح یا قاتل کے اعتراف کی وجہ سے دیت لازم ہو تو وہ عاقلہ ادا نہیں کرے گی۔

٥٧٤. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: ما كان من صلح، أو اعتراف،

---

[1] عاقلہ سے مراد قبیلہ ہے یا جس طرح آج کل مزدوروں وغیرہ کی انجمنیں یا یونینز ہوتی ہیں ان کے نام رجسٹرڈ ہوتے ہیں یہی اہل دیوان ہیں۔١٢ ہزاروی

[2] حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" نے مختلف قبیلوں کے نام رجسٹرڈ کئے اور ان کے عطیات مقرر فرمائے تو جو لوگ جہاد میں جانے کے قابل تھے ان کے بارے میں یہاں ذکر کیا یعنی بچوں اور عورتوں کے لئے مقررہ عطیات سے دیت نہیں دیں گے۔١٢ ہزاروی

[3] مثلاً باپ اپنے بیٹے کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس صورت میں قصاص لازم ہوگا دیت لازم نہیں ہوگی۔١٢ ہزاروی

أو عمد، فهو في مال الرجل. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جو دیت صلح یا اعتراف یا قصداً آلہ قتل کی وجہ سے لازم ہو وہ اس شخص کے مال سے دی جائے گی۔" (عاقلہ کے ذمہ نہ ہوگی)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۵۷۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: اذا شهدوا أنه ضربه وهو صحيح فلم يزل صاحب فراش حتى مات جازت شهادتهم، ولم يكلفا غير ذٰلك. وقال إبراهيم في الرجل يضرب فيموت فيشهد الشهود أنه لم يزل صاحب فراش حتى مات قال: أفيد منه، وآخذ له من العاقلة الدية إن كان خطأ. قال محمد: وبهذا ناخذ، وهو قول أبي حنفية رحمه الله تعالى.

ترجمہ حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب گواہ گواہی دیں کہ اسے فلاں نے مارا ہے اور وہ (مضروب) مسلسل بستر پر رہے حتیٰ کہ مر جائے تو ان کی شہادت جائز ہوگی اور ان کو مزید کسی بات کا مکلف نہیں بنایا جائے گا۔"

حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" اس شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جس کو مارا جائے پس وہ مر جائے اور گواہ گواہی دیں کہ وہ مرتے دم تک بستر پر رہا ہے تو وہ فرماتے ہیں میں اس کی طرف سے فدیہ دیتا ہوں (فدیہ کا حکم مراد ہے) اور اگر خطاء کے طور پر ہو تو اس کے لئے عاقلہ پر دیت کا حکم دیتا ہوں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۵۷۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: تعقل العاقلة الخطأ كله إلا ما كان دون الموضحة، والسن مما ليس فيه أرش معلوم. قال محمد: وبهذا كله ناخذ: وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں عاقلہ قتل خطاء کی تمام صورتوں میں دیت دے البتہ موضحہ زخم کی صورت مستثنیٰ ہے اور دانت کے بارے میں چٹی معلوم نہیں۔"[1]

[1] ہدایہ میں ہے ہر دانت میں پانچ اونٹ ہیں یعنی دیت کا بیسواں حصہ ہے اور اثر نمبر ۵۶۱ میں بھی اس کا ذکر ہے۔ ۱۲ ہزاروی

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۵۷۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: العجماء جبار، والقليب جبار، والرجل جبار، والمعدن جبار، وفي الركاز الخمس. قال محمد: وبهذا ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى. والجبار الهدر، اذا سار الرجل على الدابة منفحت برجلها وهي تسير فقتلت رجلا أو جرحته فذٰلک هدر، ولا يجب علىٰ عاقلة ولا غيرها والعجماء الدابة المنفلتة ليس لها سآئق ولا راكب تؤطئ رجلا فقتلته فذٰلک هدر، والمعدن والقليب: الرجل يستأجر الرجل يحفر له بئرا أو معدنا فيسقط عنه فيموت فذٰلک هدر، ولا شئ على المستأجر ولا علىٰ عاقلته.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جانور کے ہلاک کرنے سے خون معاف ہے کنویں میں گر کر مرنے سے خون معاف ہے جانور تیز دوڑ رہا ہو اور کسی شخص کو ہلاک کر دے تو اس کا خون معاف ہے کان میں گر کر مر جائے تو خون معاف ہے اور خزانے میں پانچواں حصہ ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

(تفصیل اس طرح ہے) اَلْجُبَار کا معنی ہے الھدیٰ ہے یعنی اس کی کوئی چٹی نہیں جب کوئی شخص سوار جا رہا ہو وہ اسے پاؤں سے ایڑ لگائے اور جانور کسی شخص کو ہلاک کر دے یا زخمی کر دے تو یہ خون معاف ہے عاقلہ یا کسی دوسرے پر دیت واجب نہیں ہوگی اَلْعَجْمَآ وہ جانور جو بھاگ گیا اب نہ تو اسے کوئی لے جانے والا ہے اور نہ ہی اس پر کوئی سوار ہے اگر وہ کسی کو پاؤں کے نیچے روند ڈالے تو اس کا خون معاف ہے معدن سے مراد کنواں وغیرہ ہے کوئی شخص کسی دوسرے کو کنواں یا کان کھودنے کے لئے اجرت پر حاصل کرتا ہے پس وہ اس میں گر کر مر جائے تو یہ خون معاف ہے اور آجر یا اس کی عاقلہ پر کوئی چٹی نہیں ہوگی۔"

باب قوم حفروا حائطا فوقع عليهم!

۵۷۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه قال في القوم يحفرون جدارا فوقع الجدار عليهم قال: عليهم الدية بعضهم لبعض. قال محمد: وبه نأخذ، إلا أنه يرفع من دية كل واحد منهم حصته، فان كانوا أربعة بطل ربع الدية من كل واحد، وان كانوا ثلثة بطل

ثلث الدية من كل واحد، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

دیوار کھودنے والوں پر گر جائے!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ ان لوگوں کے بارے میں فرماتے ہیں جو دیوار کھودتے ہیں تو وہ ان پر گر جاتی ہے وہ فرماتے ہیں ان پر دیت ہے جو بعض نے بعض کو ادا کرنا ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں مگر یہ کہ ہر ایک کی دیت ہے اس کا حصہ نکال لیا جائے اگر وہ چار ہوں تو ہر ایک کی دیت سے چوتھا حصہ باطل ہو جائے گا اگر تین ہوں تو تیسرا حصہ باطل ہوگا۔

اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔"[1]

باب دية المرأة و جراحاتها! عورتوں کی دیت اور زخم!

٥٧٩. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم قال قول علي بن أبي طالب رضى الله عنه أحب إلى من قول عبدالله بن مسعود، و زيد بن ثابت، و شريح، في جراحات النسآء والرجال قال وبقول علي رضى الله عنه وإبراهيم نأخذ، كان علي بن أبي طالب رضى الله عنه يقول جراحات النسآء على النصف من جراحات الرجال في كل شئ، وكان عبدالله بن مسعود و شريح يقولان: تستوي في السن والموضحة، ثم على النصف فيما سوى ذلك، وكان زيد بن ثابت رضى الله عنه يقول: يستويان الى ثلث الدية، ثم على النصف فيما سوى ذلك، فقول علي بن أبي طالب رضى الله عنه على النصف في كل شئ أحب إلينا، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد "رحمہ اللہ" نے بیان کیا اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں مجھے عورتوں اور مردوں کے زخموں کے بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود حضرت زید بن ثابت اور حضرت شریح "رضی اللہ عنہم" کے قول کے مقابلے میں حضرت علی المرتضیٰ "رضی اللہ عنہ" کا قول ہے زیادہ پسند ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم بھی حضرت علی المرتضیٰ "رضی اللہ عنہ" اور حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ"

---

[1] مطلب یہ ہے کہ چار آدمی دیوار کھود رہے تھے۔ وہ دیوار گر گئی تو چونکہ اس میں سب کا عمل شامل ہے لہٰذا ایک دوسرے کو دیت دیں گے۔ چونکہ دیت دینے والا خود بھی متاثر ہوا اس لئے وہ اپنا حصہ نکال لے گا اور باقی رقم دے گا۔ ۱۲ ہزاروی

کے قول کو اختیار کرتے ہیں حضرت علی "کرم اللہ وجہہ" فرماتے ہیں عورتوں کے زخم ہر معاملے میں مردوں کے زخموں کا نصف ہیں جب کہ حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت شریح "رضی اللہ عنہما" دونوں فرماتے تھے دانتوں اور واضح کرنے والے زخم برابر ہیں پھر اس کے علاوہ میں نصف ہے اور حضرت زید بن ثابت "رضی اللہ عنہ" فرماتے تھے تہائی دیت تک برابر ہیں پھر اس کے علاوہ عورت کی دیت نصف ہے تو حضرت علی المرتضیٰ "رضی اللہ عنہ" کا قول کہ ہر چیز کا نصف ہے ہمیں زیادہ پسند ہے اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۵۸۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: في حلمة ثدى المرأة نصف الدية، وفي الحلمتين الدية. قال محمد: وبه ناخذ، وفي حلمتي الرجل حكومة عدل، وهذا كله قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں عورت کے پستان کے کنارے میں نصف دیت ہے اور دو میں پوری دیت ہے۔"[1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور مرد کے پستان کے سرے میں عدل کے مطابق فیصلہ ہوگا۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" بھی ان سب باتوں کے قائل ہیں۔"

باب جراحات العبيد! غلاموں کے زخم!

۵۸۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: في سن العبد نصف عشر ثمنه، وقال: جراحات العبد. قال محمد: أظنه قال. على جراحات الحر من قيمته. قال محمد: فبهذا كان يأخذ أبو حنيفة رحمه الله تعالى، وأما في قولنا فذلک كله على ما نقص العبد من قيمته.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں غلام کا دانت توڑنے میں اس کی قیمت کا بیسواں حصہ ہے اور فرماتے ہیں غلام کے زخم تو حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں میرا خیال ہے انہوں نے فرمایا غلام کی قیمت سے آزاد کے زخموں کے مطابق ہیں۔"

---

[1] عورتوں کے پستانوں کی زیادہ وقعت ہے کیونکہ عورت بچے کو دودھ پلاتی ہے لہٰذا پستان کا سرا کاٹ دیا گیا یا اسے کوئی نقصان پہنچا تو منفعت ذائل ہوگئی اس لئے اس میں دیت ہے اور مرد کے پستان میں عدل پر مبنی فیصلہ ہوگا۔ ۱۲ ہزاروی

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" بھی اسی بات کو اختیار کرتے تھے اور ہمارے قول کے مطابق یہ سب کچھ
اس وقت ہے جب غلام کی قیمت کم ہو جائے۔"[1]

۵۸۲۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في العبد يقتل عمدا قال: فيه القود، فإن قتل خطأ فقيمته ما بلغ، غير أنه لا يجعل مثل دية الحر، و ينقص عنه عشرة دراهم، وان أصيب من العبد شئ يبلغ ثمنه دفع العبد الى صاحبه، و غرم ثمنه كاملا. قال محمد: وبهذا كله كان يأخذ أبو حنيفة رحمه الله تعالى، وبه نأخذ إلا في خصلة واحدة، اذا أصيب من العبد ما يبلغ ثمنه مثل العينين و اليدين و الرجلين فسيده بالخيار، إن شآء أسلمه برمته و أخذ قيمته، وان شاء أمسكه و أخذ ما نقصه.

ترجمہ: امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ غلام کو جان بوجھ کر قتل کیا جائے تو اس میں قصاص ہے اور اگر غلطی سے قتل کیا جائے تو اس کی قیمت ہوگی جب مقدار کو پہنچ جائے البتہ وہ آزاد کی دیت کو نہ پہنچے اور اس سے دس درہم کم کی جائے اور اگر غلام کی طرف سے کسی کو کچھ (نقصان) پہنچے جو اس کی قیمت کو پہنچتا ہو تو وہ غلام اس شخص کے حوالے کر دیا جائے اور اس پر اس کی پوری قیمت کی چٹی ہوگی۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" ان تمام باتوں کو اختیار کرتے تھے اور ہم بھی ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں البتہ ایک بات میں اختلاف ہے کہ جب غلام کی طرف سے اس قدر نقصان پہنچے جو اس کی قیمت کی مقدار کو پہنچے مثلاً آنکھوں ہاتھوں اور پاؤں کے حوالے سے نقصان پہنچائے تو اس کے مالک کو اختیار ہے چاہے تو پورا غلام اس شخص کے حوالے کر دے اور (غلام سے) قیمت وصول کرے اور چاہے تو اسے روک لے اور جو نقصان ہوا وہ وصول کرے۔" (امام صاحب رحمہ اللہ کے نزدیک نقصان وصول نہیں کر سکتا)

۵۸۳۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: اذا قتل العبد رجلا حرا عمدا دفع العبد الى أوليآء المقتول، فان شآء واعفوا وإن شآء واقتلوا، فان عفوا رد العبد الى مولاه: لأنه أنما كان لهم القصاص ولم تكن لهم الدية قال محمد: وبهذا ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ: حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ

[1] چونکہ غلام کا دانت توڑنے سے اس کی قیمت کم ہو جاتی ہے اس لئے چٹی لازم ہوگی اور اس کا اندازہ اسی طرح ہوگا کہ آزاد کو پہنچنے والے نقصان کی حدویت کا اندازہ ہوگا وہ غلام کی صورت میں قیمت سے ہوگا آزاد کا دانت توڑنے کی صورت میں اس کی قیمت کا بیسواں حصہ ہے۔ ۱۲ ہزاروی

اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی غلام کسی آزاد آدمی کو جان بوجھ کر قتل کرے تو یہ غلام مقتول کے وارثوں کے حوالے کیا جائے وہ چاہیں تو معاف کر دیں اور چاہیں تو قتل کر دیں اور اگر معاف کر دیں تو غلام اس کے مالکوں کی طرف لوٹایا جائے کیونکہ ان کو قصاص کے لئے دیا گیا تھا اور دیت واجب نہیں۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

باب جناية المكاتب و المدبر و أم الولد!

۵۸۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم أن جناية المكاتب و المدبر وام الولد على المولىٰ. قال محمد: وبه نأخذ، الا أنا نرى جناية المكاتب عليه في قيمته يكون عليه أقل من أرش الجناية ومن قيمته، وأما المدبر وأم الولد فعلى المولى الأقل من ارش جنايتها ومن قيمتها، وهو قول أبي حنيفة رحمه اللّٰه تعالى.

مکاتب مدبر اور ام ولد کی جنایت!

ترجمہ! امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں کہ مکاتب مدبر اور ام ولد کی جنایت (کی چٹی) مولیٰ پر ہوگی۔''[1]

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں البتہ ہمارے خیال میں مکاتب کی جنایت اس کی قیمت میں ہوگی جنابت کی چٹی اور قیمت میں سے جو کم ہو وہ دینار ہوگی لیکن مدبر اور ام ولد کی چٹی مولیٰ پر ہے اس جنایت کی چٹی اور قیمت میں سے جو کم ہو وہ ادا کرے۔''

حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

۵۸۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم في أم الولد و المعتقة عن دبر تجنيان قال: يضمن سيدهما جنايتهما؛ لأن العتاقة قد جرت فيهما، فلا يستطيع أن يدفعهما، ولا تعقلهما العاقلة: لأنهما مملوكان. قال محمد: وبهٰذا نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه اللّٰه تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ

[1] وہ غلام جس سے یہ معاہدہ ہو کہ وہ مخصوص رقم دے اور آزاد ہو جائے اسے مکاتب کہتے ہیں مدبر وہ غلام جسے مالک نے کہا کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے اور ام ولد وہ لونڈی جس سے مالک کا بچہ پیدا ہوا ہو وہ اس کے مرنے کے بعد آزاد ہو جاتی ہے۔ ۱۲ ہزاروی

"رحمہ اللہ" اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے ام ولد اور اس لونڈی کے بارے میں جو مولیٰ کے مرنے کے بعد آزاد ہو جائے (یعنی مدبرہ) فرمایا کہ جب یہ جنایت کریں تو ان کی جنایت کا ضامن ان کا مولیٰ ہوگا کیونکہ آزادی ان دونوں میں جاری ہوگئی پس ان کو (ذاتی طور پر دینا) ممکن نہیں اور ان کا قبیلے سے بھی تعلق نہیں ہوگا کیونکہ یہ مملوک ہیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٥٨٦. محمد عن أبي حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن شريح قال: المكاتب في الحدود والشهادة عبد ما بقي عليه درهم. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں مکاتب حدود اور شہادت میں غلام ہے جب تک اس پر ایک درہم بھی باقی ہو۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب دية المعاهد! معاہد کی دیت!

٥٨٧. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن الهيثم بن أبي الهيثم: أن النبي صلى الله عليه وسلم: أبا بكر و عمر و عثمان رضى الله عنهم قالوا: دية المعاهد دية الحر المسلم.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت ھیثم بن ابی الھیثم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ حضرت ابوبکر صدیق حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی "رضی اللہ عنہم" نے فرمایا معاہد کی دیت وہی ہے جو آزاد مسلمان کی دیت ہے۔"[1]

٥٨٨. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال أخبرنا حماد عن إبراهيم أنه قال: دية المعاهد دية الحر المسلم.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں معاہد کی دیت وہی ہے جو آزاد مسلمان کی دیت ہے۔"

٥٨٩. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن أبي الغطوف عن الزهري عن أبي بكر، و عمر، و عثمان رضى الله عنهم أنهم جعلوا دية النصراني و دية اليهودي مثل دية الحر المسلم. قال

[1] غیر مسلم جو معاہدے کے تحت مسلمانوں کے ملک میں رہتے ہیں جیسے ذمی وغیرہ۔ ۱۲ ہزاروی

محمد: وبهذا نأخذ، وكذلك المجوسي عندنا، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت ابوالعطوف "رحمہ اللہ" سے وہ حضرت زہری "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابوبکر صدیق حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی "رضی اللہ عنہم" سے روایت کرتے ہیں کہ ان حضرات نے نصرانی کی دیت اور یہودی کی دیت آزاد مسلمانوں کی دیت کی مثل قرار دی۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور ہمارے نزدیک مجوسی کا حکم بھی یہی ہے اور حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۵۹۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: أن رجلا من بكر بن وائل قتل رجلا من أهل الحيرة، فكتب فيه عمر بن الخطاب رضى الله عنه أن يدفع الى أولياء القتيل، فان شاء وا قتلوا، وان شاء واعفوا، فدفع الرجل الى ولي المقتول الى رجل يقال له: حنين من أهل الحيرة فقتله، فكتب فيه عمر رضى الله عنه بعد ذلك: إن كان الرجل لم يقتل فلا تقتلوه، فرأوا أن عمر رضى الله عنه أراد أن يرضيهم بالدية قال محمد: وبه نأخذ، اذا قتل المسلم المعاهد عمدا قتل به، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى، و كذلك بلغنا عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قتل مسلما بمعاهد، وقال: أنا أحق من وفي بذمته.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ بکر بن وائل (قبیلے) کے ایک شخص نے حیرہ (شہر) والوں میں سے ایک شخص کو قتل کیا تو حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" نے اس کے بارے میں لکھا کہ اسے مقتول کے اولیاء کے حوالے کیا جائے اگر وہ چاہیں تو اسے قتل (کرنے کا مطالبہ) کریں اور اگر چاہیں تو معاف کر دیں۔"

پس وہ شخص مقتول کے ایک ولی جس کا نام حسین تھا اور حیرہ والوں میں سے تھا کے حوالے کیا گیا تو اس نے اسے قتل کر دیا (قتل کا مطالبہ کیا) اس کے بعد حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" نے لکھا اگر وہ شخص قتل نہیں کیا گیا تو اسے قتل نہ کرو تو ان لوگوں نے دیکھا کہ حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" نے اس بات کا ارادہ فرمایا کہ وہ ان کو دیت لینے پر راضی کر دیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب کوئی مسلمان کسی معاہد کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس (مسلمان) کو اس کے بدلے میں قتل کیا جائے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے اور نبی اکرم ﷺ سے ہمیں اسی طرح یہ بات پہنچی ہے کہ معاہد کے قتل کے بدلے میں مسلمان کو قتل کیا جائے اور فرمایا عہد کو پورا کرنے کا مجھے زیادہ حق ہے۔

باب ارتداد المرأة عن الاسلام! عورت کا اسلام سے مرتد ہو جانا!

۵۹۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن عاصم بن أبي النجود عن أبي رزين عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: لا يقتل النسآء اذا ارتددن عن الإسلام و يجبرن عليه. قال محمد: وبه نأخذ، ولكنا نحبسها في السجن حتى تموت أو تتوب، إلا الأمة فان كان أهلها محتاجين الى خدمتها أجبرناها على الاسلام، فان أبت دفعناها الى مواليها، فاستخدموها وأجبروها على الاسلام، فان قتل المرتدة قاتل وهي حرة أو أمة فلا شئ عليه من دية ولا قيمة، ولكنا نكره ذلك له، فان رأى الامام أن يؤدبه أدبه، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی! وہ حضرت عاصم بن ابی النجود "رحمہ اللہ" سے وہ ابورزین "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابن عباس "رضی اللہ عنہما" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب عورتیں اسلام سے پھر جائیں تو ان کو قتل نہ کیا جائے اور ان کو اس پر مجبور کیا جائے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں لیکن ہم اسے قید خانے میں بند کر دیتے ہیں حتیٰ کہ مر جائے یا توبہ کرے البتہ لونڈی کا حکم یہ ہے کہ اگر اس کے مالک اس کی خدمت کے محتاج ہوں تو ہم اسے اسلام پر مجبور کریں اگر وہ انکار کرے تو اس کو اس کے مالکوں کے حوالے کر دیں گئے تاکہ وہ اس سے خدمت لیں اور اسلام پر مجبور کریں، اور اگر کوئی قاتل مرد عورت کو قتل کرے اور آزاد عورت ہو یا لونڈی تو قاتل پر نہ دیت ہوگی اور نہ قیمت لیکن ہم اس بات کو مکروہ جانتے ہیں پس اگر امام اسے ادب سکھانا چاہے تو سکھائے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۵۹۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن ابراهيم أنه قال: تقتل المرأة اذا ارتدت عن الاسلام قال محمد: ولسنا نأخذ بهذا.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا عورت اسلام سے پھر جائے (مرتد ہو جائے) تو اسے قتل کر دیا جائے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے۔"

باب من قتل فعفا بعض الأوليآء!

۵۹۳. محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: أن عمر بن الخطاب رضي الله عنه أتى برجل قد قتل عمدا، فأمر بقتله، فعفا بعض الأوليآء فأمر بقتله، فقال عبدالله بن مسعود

رضی اللّٰہ عنهما: كانت النفس لهم جميعا، فلما عفٰى هٰذا أحيا النفس، فلا يستطيع أن يأخذ حقه، يعني الذي لم يعف حتٰى يأخذ حق غيره، قال: فما ترى؟ قال: أرى أن تجعل الدية عليه في ماله، و يرفع عنه حصة الذي عفا، قال عمر رضی اللّٰہ عنه: وأنا أرى ذٰلک. وهو قول أبي حنيفة رحمه اللّٰہ تعالٰی.

قاتل کو مقتول کے بعض اولیاء معاف کر دیں!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب "رضی اللہ عنہ" کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے کسی کو جان بوجھ کر قتل کیا تھا تو آپ نے اس (قاتل) کو قتل کرنے کا حکم دیا پس مقتول کے بعض اولیاء (ورثاء) نے اسے معاف کر دیا تو آپ نے اسے قتل کرنے کا حکم دیا۔"

حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" نے فرمایا قصاص ان سب کا حق تھا تو جس نے معاف کر دیا تو اس کی زندگی کو باقی رکھا اب (جس نے معاف نہیں کیا) وہ اپنا حق نہیں لے سکتا حتیٰ کہ دوسرے کا حق بھی لے حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" نے فرمایا آپ کی رائے کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا اس کے مال کی دیت لازم کر دیں اور جس نے معاف کیا اس کا حصہ نکال لیں حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" نے فرمایا میرا بھی یہی خیال ہے۔"

حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۵۹۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال: من عفا من ذی سهم فعفوه عفو. قال محمد: وبه نأخذ، ومن عفا من زوجة، أو أم، أو أخ من أم أو غير ذٰلک فعفوه جائز، وقد حقن الدم، وللبقية حصتهم من الدية، وهو قول أبي حنيفة رحمه اللّٰہ تعالٰی.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جس حصہ دار نے معاف کر دیا تو اس کا معاف کرنا معافی ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں تو بیوی یا بھائی جو ماں کی طرف سے یا اس کے علاوہ ہوں معاف کریں تو یہ معافی جائز ہے اور (قاتل کا) خون محفوظ ہو گیا اور باقی حضرات کو دیت سے ان کا حصہ ملے گا' حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب من قتل عبده أو ذا قرابته!

۵۹۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عبدالكريم عن رجل عن عمر بن الخطاب

رضی اللّٰہ عنہ: أن أعرابیا قال لأم ولدہ: انطلقي فارعی ھٰذا البھم فقال ابنھا: اذا أذھب فاحبسھا، فاني أخشٰي أن یطیف بھا عبدان الناس. قال: انک لھٰھنا؟ ثم حذفہ بسیف یقتلہ، فقطع رجلہ، فرفع ذٰلک إلٰی عمر بن الخطاب رضی اللّٰہ عنہ، فأمر بقتلہ فقال معاذ بن جبل رضی اللّٰہ عنہ: انہ لیس بین الأب و بین الابن قصاص، ولکن الدیة في مالہ. قال محمد: وبہ ناخذ، من قتل ابنہ عمدا لم یقتل بہ: ولکن الدیة علیہ في مالہ في ثلاث سنین، یؤدی في کل سنة الثلث من الدیة، ولا یرث من الدیة، ولا من مال ابنہ شیئا و یرثہ أقرب الناس من الابن بعد الأب، ولا یحجب الأب عن المیراث أحدا، وھو في ذٰلک بمنزلة المیت، وھو قول أبي حنیفة رحمہ اللّٰہ تعالٰی.

جو شخص اپنے غلام یا قرابت دار کو قتل کرے!

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت عبدالکریم ''رحمہ اللہ'' نے بیان کیا وہ ایک آدمی کے واسطے سے حضرت عمر بن خطاب ''رضی اللہ عنہ'' سے روایت کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے اپنی ام ولد (لونڈی) سے کہا جاؤ اس بکرے کے بچے کو چراؤ تو اس لونڈی کے بچے نے کہا میں بھی اس کی حفاظت کے لئے جاؤں گا کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ لوگوں کے غلام اس کے گرد چکر لگائیں گے تو اس (مولیٰ) نے کہا تو یہاں تک پہنچ گیا (کہ مجھ سے کلام کرتا ہے) پھر اس نے اسے تلوار سے مارا کہ اسے قتل کر دے چنانچہ اس نے اس کا پاؤں کاٹ دیا یہ مقدمہ حضرت عمر بن خطاب ''رضی اللہ عنہ'' کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ نے اسے قتل کرنے کا حکم دیا حضرت معاذ بن جبل ''رضی اللہ عنہ'' نے فرمایا باپ اور بیٹے کے درمیان قصاص نہیں ہوتا بلکہ اس کے مال میں دیت ہوتی ہے۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جو شخص اپنے بیٹے کو جان بوجھ کر قتل کرے اسے قصاص میں قتل نہیں کیا جائے گا بلکہ اس کے مال میں دیت ہوگی جو تین سال میں ادا کی جائے گی ہر سال دیت کا تہائی حصہ ادا کرے اور وہ (قاتل باپ یا بیٹا) دیت کا وارث نہیں ہوگا اور نہ ہی اپنے مقتول بیٹے کے مال میں سے اسے وراثت ملے گی بلکہ اس کا وارث وہ ہوگا جو باپ کے بعد بیٹے کا سب سے زیادہ قریبی ہے اور باپ کسی کی میراث میں آڑ نہیں بنے گا اور وہ اس سلسلے میں میت کی طرح ہوگا۔'' (گویا وہ پہلے ہی مر چکا ہے)

حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

۵۹۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنیفة عن حماد عن أبراھیم في الرجل یقتل عبدہ عمدا قال: یدفع إلٰی أولیآئہ، فان شآؤا قتلوا وان شآء وا عفوا. قال محمد: ولسنا نأخذ بھٰذا، لیس بین العبد و بین سیدہ قصاص، ولکن السید یوجع ضربا و یستودع السجن، وھو قول أبي حنیفة

رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو اپنے غلام کو جان بوجھ کر قتل کرتا ہے فرماتے ہیں وہ اس میت کے اولیاء کے حوالے کیا جائے چاہے تو اسے قتل کریں اور چاہیں تو معاف کر دیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے کیونکہ غلام اور اس کے آقا کے درمیان قصاص نہیں البتہ اس آقا کو سزا دی جائے اور قید کر دیا جائے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب من وجد في داره قتيل! جس شخص کے گھر میں مقتول پایا گیا!

٥٩٧۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم في الرجل يطرق الرجل في داره فيصبح ميتا، فيدعى صاحب الدار أنه قاتله، وأنه كابره فلذٰلک قتله، قال: ينظر في المقتول، فان كان داعرا يتهم بالسرقة بطل دمه، وكانت عليه الدية، وان كان لا يتهم في شئ من ذٰلک ولا يعلم منه إلا خيرا قتل به، وان ادعى صاحب الدار أنه جده على بطن امرأته فلذٰلک قتله، قال: ينظر فإن كان داعرا يتهم بالزنا بطل القصاص. وكانت عليه الدية، وأن كان لا يتهم في شئ من ذٰلک ولا يعلم فيه الا خيرا قتل هذا به. قال محمد: وبهٰذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ في السرقة، وأما الفجور فلا أحفظ ذٰلک عنه.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ کوئی شخص رات کو کسی کے گھر آئے اور صبح وہ میت کی صورت میں ہو اور گھر والا دعویٰ کرے کہ وہی (گھر والا) اس کا قاتل ہے اور اس نے اس دشمنی کی بنیاد پر قتل کیا ہے تو وہ فرماتے ہیں مقتول کو دیکھا جائے اگر وہ فسادی تھا اس پر چوری کی تہمت آسکتی ہے تو اس کا خون رائیگاں جائے گا اور اس (قاتل) پر دیت ہوگی اور اگر اس پر کوئی تہمت نہیں آسکتی اور اس سے صرف بھلائی ہی معلوم ہوسکتی ہے تو اس (قاتل) کو اس کے بدلے میں قتل کیا جائے۔"

اور اگر گھر والا یہ دعویٰ کرے کہ اس نے اسے اپنی بیوی کے پیٹ پر پایا تھا اس لئے اسے قتل کر دیا تو دیکھا جائے اگر وہ فسادی خبیث تھا اس پر زنا کی تہمت آتی تھی تو قصاص باطل ہو جائے گا اور اس (قاتل) پر دیت لازم ہوگی اور اگر اس پر اس قسم کی کوئی تہمت نہیں آتی اور اس کے بارے میں بھلائی کا ہی علم ہوتا ہے تو اس کے بدلے میں قتل کر دیا جائے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور چور کے بارے میں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے البتہ زنا کے بارے میں مجھے ان سے کوئی بات یاد نہیں۔"

باب اللعان والانتفاء من الولد! لعان اور بچے کی نفی!

۵۹۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم قال في رجل انتفٰى من ولده ولا عن ففرق بينهما، فقذفه أبوه الذي انتفٰى منه أو قذف أمه قال: ان قذفه أبوه الذي انتفٰى منه أو غيره من الناس كلهم أو قذف أمه فانه يجلد. وقال أبو حنيفة: لا يجلد في قذف الأم من قذفها: لأن معها ولدا لا نسب له، ومن قذف الولد في نفسه خاصة فقال له: يازان، ضرب الحد، وكذٰلك قال محمد.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ اس شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جس نے اپنے بچے کی نفی کی اور لعان کیا[1] کہ ان دونوں (میاں بیوی) کے درمیان تفریق کر دی گئی۔

پس اس بچے یا اس کی ماں کو اس شخص نے قذف کیا (زنا کا الزام لگایا) جس سے نفی کی گئی تو وہ فرماتے ہیں اگر اس باپ نے قذف کیا جس سے اس کے نسب کی نفی کی گئی یا اس کے علاوہ دوسروں لوگوں نے قذف کیا یا اس کی ماں کو قذف کیا تو اس (قذف کرنے والے) کو کوڑے لگائیں جائیں گے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ماں کے قذف میں اس شخص کو کوڑے نہ لگائیں جس نے قذف کیا کیونکہ اس کے ساتھ ایسا بچہ ہے جس کو کوئی نسب نہیں[2] اور جس نے خاص بچے کو قذف کیا اور اس سے کہا اے زانی! تو اس شخص پر حد نافذ کی جائے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" نے بھی اسی طرح فرمایا۔"

۵۹۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم قال: اذا قذف الرجل امرأته وقد حد جلدته حدا، أو قذفها وقد جلدت حدا، فلا لعان بينهما، ولا حد عليه، وقال: من لا شهادة له فلا لعان له، وهذا قول أبي حنيفة و محمد رحمهما الله تعالٰى.

---

[1] جب خاوند بیوی پر الزام لگائے یا جو بچہ پیدا ہوا اس کے بارے میں نسب کی نفی کرے اور عورت کا زنا گواہوں کے ذریعے ثابت نہ کر سکے تو لعان ہوتا ہے اس کی صورت یہ ہے کہ قاضی خاوند سے گواہی لیتا ہے اور وہ چار مرتبہ کہتا ہے کہ اس نے عورت کے بارے جو کچھ کہا ہے اس میں وہ سچا ہے اور پانچویں مرتبہ وہ کہتا ہے کہ اگر وہ جھوٹا ہے تو اس پر اللہ عزوجل کی لعنت ہو پھر عورت چار مرتبہ گواہی دے گی کہ خاوند جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ کہے گی کہ اگر وہ سچا ہے تو اس (عورت) پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہو پھر قاضی ان میں تفریق کر دے گا۔ (ہدایہ اولین ص ۳۹۸)

[2] کیوں کہ بچہ کا نسب ہونے کی وجہ سے عورت کی پاکدامنی مشکوک ہوگئی۔ ۱۲ ہزاروی

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنی بیوی پر الزام لگائے اور اسے (اس سے پہلے) بطور حد کوڑے لگ چکے ہوں یا اس عورت کو پہلے بطور حد کوڑے لگ چکے ہوں تو ان کے درمیان لعان نہیں ہوگا اور نہ ہی حد ہوگی اور فرمایا جس کی شہادت قبول نہیں ہوتی اس کے لئے لعان بھی نہیں ہے۔"

٦٠٠. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن ابراهيم قال: اذا قذف الرجل امرأته ثم توفيت قبل أن بلاعنهافانه يرثها ولا حد ولا لعان و كذلك اذا قذف الرجل غير امرأته فلا حد عليه لأنه لا يدري لعل الذي قذفه يصدقه، و اذا قذفها زوجها ثم مات ورثته: لأنه لم يكن لاعن، وهذا كله قول أبي حنيفة و محمد رحمهما الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد "رحمہ اللہ" نے بیان کیا اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگائے پھر لعان سے پہلے وہ عورت مر جائے تو وہ شخص اس کا وارث ہوگا اور اس مرد پر نہ حد ہوگی اور نہ ہی لعان ہوگا اسی طرح جب کوئی شخص اپنی بیوی کے علاوہ کسی پر الزام لگائے تو اس پر حد نہیں ہوگی' کیونکہ یہ بات معلوم نہیں شاید اس پر الزم لگانے والے نے سچ کہا اور جب عورت پر اس کا خاوند الزام لگائے پھر وہ مرد مر جائے تو عورت اس کی وارث ہوگی کیونکہ لعان نہیں ہوسکتا۔"

یہ سب حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" اور حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" کا قول ہے۔"

٦٠١. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن مجالد بن سعيد عن عامر الشعبي عن عمر بن الخطاب رضي الله عنهما قال: اذا أقر الرجل بولده طرفة عين فليس له أن ينفيه، وهو قول أبي حنيفة و محمد رحمهما الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت مجاہد بن سعید "رحمہ اللہ" سے وہ عامر الشعبی "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت عمر بن خطاب "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں جب کوئی شخص پلک جھپکنے کے برابر وقت بھی اپنے بچے کا اقرار کرلے تو اب اس کی نفی نہیں کرسکتا۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" اور حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٦٠٢. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن شريح قال: اذا انتفي الرجل من ولده ثم ادعاه فله ذلك، و يلحقه الولد. قال محمد: وهذا قول أبي حنيفة و قولنا.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت شریح "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں

جب کوئی شخص اپنے بچے کی نفی کردے پھر اس کا دعویٰ کرے تو اسے اس کا حق ہے اور بچہ اسے مل جائے گا۔[1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۶۰۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يقر بابنه ثم ينفيه قال: يلا عنها، و يلزم الولد أمه، فان كان قد طلقها ضرب حدا و ان كانت قد ماتت أمه. قال محمد: وهذا كله قول أبي حنيفة و قولنا، الا في خصلة واحدة، اذا أقر بابنه ثم نفاه و هي امرأته لا عنها. ولزم الولد إياه، اذا أقر به مرة لم يكن له ينفيه، كما قال عمر رضى الله عنه.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو اپنے بیٹے کا اقرار کرتا ہے پھر اس کی نفی کر دیتا ہے وہ فرماتے ہیں وہ اس عورت سے لعان کرے اور بچہ ماں کے پاس چلا جائے اور اگر اس نے اس کو طلاق دے دی تھی تو اس پر حد (حد قذف) نافذ کی جائے اگرچہ اس بچے کی ماں مر چکی ہو۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! یہ تمام باتیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کے نزدیک ہیں اور ہمارا بھی یہی قول ہے البتہ ایک بات میں اختلاف ہے وہ یوں کہ جب اپنے بچے کا اقرار کرے پھر اس کی نفی کرے اور (عورت) ابھی اس کی بیوی ہو تو اس سے لعان کرے اور بچہ باپ کے حوالے ہوگا کیونکہ جب وہ ایک بار اقرار کر چکا ہے تو اب اسے نفی کا حق نہیں ہے جس طرح حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" نے فرمایا ہے۔"

باب من قذف قوما جميعا، وحد الحر والعبد!

۶۰۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم قال: إذا افتريت علىٰ قوم فقلت يا زناة كان عليك حد واحد. قال محمد: وهذا قول أبي حنيفة و قولنا.

جو شخص پوری قوم پر الزام لگائے نیز آزاد اور غلام کی حد کیا ہے؟

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب تم کسی قوم کے پاس جا کر ان کو کہو اے زنا کرنے والو! تو تم پر ایک ہی حد ہوگی۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۶۰۵. محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في رجل قذف رجلا ثم قذف آخر

---

[1] چونکہ بچے کے نسب کو بچانا ضروری ہے ورنہ وہ ضائع ہو جائے گا اس لئے اقرار کے بعد نفی معتبر نہیں لیکن نفی کے بعد اقرار معتبر ہے کیونکہ اس طرح اسے باپ کا سایہ مل جائے گا جب کہ پہلی صورت میں وہ اس سائے سے محروم ہو رہا ہے۔ ۱۲ ہزاروی

قال: لو قذف أهل الجمعة. فقذفهم جميعا لم يكن عليه الا حد واحد. قال محمد وهٰذا كله قول أبي حنيفة و قولنا. ليس عليه الا حد واحد حتٰى يكمل الحد، فان قذف انسانا بعد كمال الحد ضرب حدا مستقبلا الا أنه يحبس حتٰى يبرأ عن الأول ثم يضرب الآخر، قال: يفرق الحد في أعضائه اذا جلد. قال محمد: وهٰذا قول أبي حنيفة و قولنا في الحدود كلها، الا أنا لا نضرب الرأس، والوجه، والفرج. وأمّا في التعزير فانه لا يفرق في الأعضآء كما يفرق في الحدود، ولٰكنه يضرب في مكان واحد، وهو اشد الضرب، ولا يجرد في حد ولا تعزير ولا غير ذٰلک.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص کسی کو قذف کرے (اس پر زنا کا الزام لگائے) پھر کسی دوسرے کو قذف کرے تو وہ فرماتے ہیں اگر وہ اہل جمعہ (مسلمانوں) کو قذف کرتے ہوئے ان سب کو قذف کرے تو اس پر ایک ہی حد نافذ ہوگی حتیٰ کہ حد کامل ہو جائے پس اگر وہ حد کے کامل ہونے کے بعد کسی انسان کو قذف کرے تو نئے سرے سے حد نافذ ہوگی البتہ یہ کہ اسے قید کر دیا جائے گا حتیٰ کہ وہ پہلی حد سے ٹھیک ہو جائے تو پھر دوسری حد لگائی جائے وہ فرماتے ہیں جب بطور حد کوڑے لگائے جائیں تو اعضاء پر مارے جائیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں تمام حدود میں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا اور ہمارا یہی قول ہے مگر یہ کہ ہم سر چہرے اور شرمگاہ پر نہیں مارتے۔"

اور تعزیر میں اعضاء میں تفریق نہ کی جائے جس طرح حدود میں کی جاتی ہے ایک ہی جگہ سخت مار ماری جائے اور حد اور تعزیر وغیرہ کسی صورت میں بھی اس کے جسم کو ننگا نہ کیا جائے۔"

۲۰۶. محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم قال: الزاني يجلد وقد وضعت عنه ثيابه ضربا مبرحا، والقاذف يضرب و عليه ثيابه، و شارب الخمر يضرب مثل ما يضرب القاذف، و ضربهما دون ضرب الزاني. قال محمد: وهٰذا كله قول أبي حنيفة إلا في خصلة واحدة، وكان يجرد الشارب كما يجرد الزاني.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں زانی کو اس کے کپڑے (زائد کپڑے) اتار کر کوڑے لگائیں جائیں اور سخت ضرب لگائی جائے اور قذف کرنے والے کو اس طرح حد لگائی جائے کہ اس کے کپڑے اس پر موجود ہوں اور شراب پینے والے کو قازف کی طرح مارا جائے۔ اور ان دونوں کی مار زانی کی مار سے کم ہو۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں یہ تمام باتیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کے نزدیک ہیں البتہ اس بات میں اختلاف ہے کہ وہ شراب پینے والے کا لباس بھی اترواتے تھے جس طرح زانی کا اترواتے تھے۔"

٦٠٧. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم قال: إذا قذف العبد أو الأمة الحر فحدهما نصف حد الحر، اربعين اربعين. قال محمد: وهٰذا قول أبي حنيفة و قولنا.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب غلام یا لونڈی کسی آزاد آدمی کو قذف کریں تو ان کی حد آزاد آدمی کی حد کا نصف ہے یعنی چالیس کوڑے ہیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا اور ہمارا یہی قول ہے۔"

٦٠٨. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم في الأمة يعتق ثلثها أو ثلثاها، ثم استسعيت فيما بقي فقذفها رجل، قال: ليس عليه شيئ ما كانت تسعٰى. قال محمد: هذا قول أبي حنيفة رحمه اللّٰه تعالى، لا يرى علىٰ من قذفها حدا: لأنها عنده بمنزلة الأمة ما دامت تسعٰى وأما في قولنا فهي حرة، إذا أعتق بعضها عتق كلها، و علىٰ قاذفها الحد، والله اعلم.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس لونڈی کے بارے میں روایت کرتے ہیں جس کا ایک تہائی یا دو تہائی (حصہ) آزاد کر دیا جائے پھر باقی حصے کے لئے محنت و مشقت کا مطالبہ کیا جائے پس اس حالت میں کوئی شخص اسے قذف کرے تو وہ فرماتے ہیں وہ عورت جب تک سعی (کوشش) کر رہی ہے مرد پر قذف کی حد نہیں ہوگی۔ (کیونکہ ابھی وہ آزاد نہیں ہوئی)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے وہ اس شخص پر نفاذ حد کے قائل نہیں ہیں جو اس کو قذف کرتا ہے کیونکہ جب تک وہ (باقی حصے کی رقم ادا کرنے کے لئے) کوشش کر رہی ہے وہ لونڈی کی مثل ہے لیکن ہمارے نزدیک وہ آزاد ہے جب اس کا بعض حصہ آزاد کیا جائے تو وہ مکمل طور پر آزاد ہو جاتی ہے۔"[1]

باب التعزير! تعزیر کا بیان!

٦٠٩. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا الهيثم بن أبي الهيثم عن عامر الشعبي قال: لا يبلغ بالتعزير أربعون جلدة. قال محمد: وهٰذا قول أبي حنيفة و قولنا.

---

[1] اس سلسلے میں امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" اور صاحبین کے درمیان اختلاف ہے امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کے نزدیک اسی قدر آزادی حاصل ہوگی جس قدر اسے آزاد کیا گیا صاحبین کے نزدیک وہ مکمل طور پر آزاد ہے اصل اختلاف یہ ہے کہ امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک آزادی جزوی طور پر ہو سکتی ہے صاحبین کے نزدیک آزدی میں تقسیم نہیں کچھ حصہ آزاد کیا تو تمام غلام آزاد ہو گیا۔١٢ہزاروی

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبردی' وہ فرماتے ہیں ہم سے الھیثم بن ابی الھیثم "رحمہ اللہ" نے حضرت شعبی "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ فرماتے ہیں تعزیر چالیس کوڑوں تک نہ پہنچے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا اور ہمارا یہی قول ہے۔"

۶۱۰. محمد قال: أخبرنا مسرد بن كدام قال: أخبرني الوليد بن عثمان عن الضحاك بن مزاحم قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من بلغ حدا في غير حد فهو من المعتدين. قال محمد: فادنىٰ الحدود أربعون فلا يبلغ بالتعزير اربعون جلدة.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں مسعود بن کدام "رحمہ اللہ" نے خبردی' انہوں نے کہا ہمیں بواسطہ ولید بن عثمان ضحاک بن مزاحم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہوئے خبردی وہ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص حد کے علاوہ حد تک پہنچے (یعنی حد کے برابر سزا دے) تو وہ حد سے بڑھنے والوں میں سے ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں پس کم از کم حد چالیس کوڑے ہیں لہذا تعزیر چالیس کوڑوں تک نہیں پہنچنی چاہئے۔"[1]

باب الحدود إذا اجتمعت فيها قتل!

۶۱۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم قال: اذا اجتمعت على الرجل الحدود فيها القتل درئت الحدود و أخذ بالقتل، واذا اجتمعت الحدود وقد قتل قتل و دفع ماسوى ذٰلک: لأن القتل قد احاط بذٰلک كله قال محمد: وهذا كله قول أبي حنيفة و قولنا، الا حد القذف فانه من حقوق الناس، فيضرب حد القذف ثم يقتل، وانما الذي يدأ عنه الحدود التي الله تعالى.

جب کئی حدود جمع ہوں تو قتل کیا جائے!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبردی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کسی شخص پر کئی حدود جمع ہو جائیں تو اسے قتل کیا جائے حدود ساقط ہو جائیں گی اور قتل کا طریقہ اختیار کیا جائے گا اور اگر کئی حدود جمع ہوں اور اس نے قتل بھی کیا ہو تو اسے قتل کیا جائے اور اس کے علاوہ چھوڑ دیا جائے کیونکہ قتل نے ان تمام سزاؤں کو گھیر لیا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں یہ تمام باتیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" اور ہمارے نزدیک ہیں

---

[1] چونکہ سب سے کم حد اسی کوڑے ہیں اور غلام (لونڈی) کی حد نصف ہوتی ہے لہذا کم از کم کوڑے جو حد میں لگائے جاتے ہیں وہ اسی کا نصف چالیس ہوئے تعزیر اس سے کم ہونی چاہئے۔۱۲ ہزاروی

حد قذف لوگوں کے حقوق میں سے ہے پس اس میں قذف کی حد نافذ کر کے پھر قتل کیا جائے صرف وہی
میں (قتل کے باعث) دور ہوں گی جو اللہ تعالیٰ کے حقوق میں شامل ہیں۔''

باب من غصب امرأة نفسها! کسی عورت کو اغواء کرنا!

۷۱۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: أنه من كان من الناس حرا أو مملوكا غصب امرأة نفسها فعليه الحد، ولا صداق عليه، قال: اذا وجب الصداق درئ الحد، واذا ضرب الحد بطل الصداق. قال محمد: وهذا كله قول أبي حنيفة و قولنا

۱ حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی وہ حضرت حماد ''رحمہ
اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جو آزاد یا غلام کسی عورت کو غصب
(اغواء) کرے اس پر حد ہے اور مہر نہیں ہے وہ فرماتے ہیں جب مہر لازم ہو جائے تو حد ساقط ہو جاتی ہے اور جب
حد لگائی جائے تو مہر باطل ہو جاتا ہے۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں یہ تمام باتیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا اور ہمارا قول ہیں۔''

باب الشهود على المرأة بالزنا أحدهم زوجها!

۷۱۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم قال: اذا شهد أربعة بالزنا أحدهم زوجها أقيم عليها الحد، واذا شهدوا وأحدهم زوجها رجمت إن كان زوجها دخل بها، جازت شهادتهم إذا كانوا عدولا. قال محمد: وهذا قول أبي حنيفة و قولنا، فان كان الزوج دخل بها رجمت، وإن كان لم يدخل بها ضربت الحد مائة جلدة.

عورت کے خلاف زنا پر گواہی میں اس کا خاوند بھی شامل ہو!

۱ حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی وہ حضرت حماد ''رحمہ
اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب چار آدمی زنا کی گواہی دیں اور
ان میں سے ایک اس عورت کا خاوند ہو تو اس عورت پر حد نافذ کی جائے اور اگر دو گواہی دیں اور ان میں سے ایک
اس کا خاوند ہو اور اس نے اس سے جماع بھی کیا تو اب اس عورت کو رجم کیا جائے ان لوگوں کی گواہی جائز ہے اگر
وہ عادل ہوں۔'' (فاسق نہ ہوں)

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں یہ حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا اور ہمارا قول ہے۔''
اور اگر خاوند نے اس سے جماع کیا ہے تو عورت کو رجم کیا جائے اور اگر جماع نہیں کیا تو اسے حد کے

طور پر ایک سو کوڑے ماریں جائیں۔" [1]

باب البکر یفجر بالبکر! کنوارہ لڑکا کنواری لڑکی سے زنا کرے!

۶۱۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم عن ابن مسعود رضی اللہ عنهما قال في البكر يفجر بالبكر: إنهما يجلدان و ينفيان سنة، وقال علي بن أبي طالب رضی اللہ عنه: نفيها من الفتنة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابن مسعود "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کنوارہ لڑکا کنواری لڑکی سے زنا کرے تو ان کو کوڑے لگائیں جائیں اور سال بھر کے لئے ملک بدر کر دیا جائے۔" [2]

۶۱۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم قال: كفٰى بالنفي فتنة. قال محمد فقلت لأبي حنيفة: ما يعنى إبراهيم بقوله: كفٰى بالنفي فتنة؟ أي لا ينفى؟ قال: نعم قال محمد: وهٰذا قول أبي حنيفة و قولنا، نأخذ بقول علي بن أبي طالب رضی اللہ عنه.

اور حضرت علی بن ابی طالب "رضی اللہ عنہ" فرماتے ہیں ان کو ملک بدر کرنا فتنہ ہے۔"

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ملک بدر کرنا فتنہ کے لئے کافی نہیں ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں میں نے حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" سے پوچھا کہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" کے اس قول کے فتنہ کے لئے ملک بدر کرنا کافی ہے کا کیا مطلب ہے یعنی ملک بدر نہ کیا جائے تو فرمایا ہاں! (یہی مطلب ہے)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا اور ہمارا یہی قول ہے ہم حضرت علی بن ابی طالب "رضی اللہ عنہ" کے قول پر عمل کرتے ہیں۔"

---

[1] کیونکہ جب نکاح صحیح کے ساتھ ایک مرتبہ جماع ہو جائے تو وہ عورت یا مرد محصن یا محصنہ ہو جاتے ہیں اور محصن یا محصنہ عورت زنا کرے تو اس کی سزا رجم ہے۔ ۱۲ ہزاروی

[2] ملک بدر کرنا حد نہیں بلکہ بطور تعزیر ہو گا بعض اوقات ملک بدر کرنا خطرناک ہوتا ہے لہٰذا حاکم کی صوابدید پر ہے اگر مناسب سمجھے تو ملک بدر کرے ورنہ نہیں۔ ۱۲ ہزاروی

باب حد اللوطي! — بدفعلی کے مرتکب کی سزا!

٦١٦. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم قال: اللوطي بمنزلة الزاني.
قال محمد: وهٰذا قولنا، إن كان محصنا رجم، وإن كان غير محصن ضرب الحد مائة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں لوطی (بدفعلی کرنے والا) زانی کی طرح ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں اگر وہ محصن ہو (نکاح صحیح کے ساتھ ایک بار جماع کر چکا ہو) تو اسے رجم کیا جائے اور غیر محصن ہو تو اسے ایک سو کوڑے لگائے جائیں۔"

٦١٧. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد قال: من قذف باللوطية جلد الحد. قال محمد: وهو قولنا إذا بين فلم يكن، فأما إذا قال بالوطي فهٰذه لها مصدر غير القذف، فلا نحده حتىٰ يبين.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' اور وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جو شخص کسی کو لوطی کہے اس پر حد قذف نافذ کی جائے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمارا قول بھی یہی ہے جب وہ واضح الفاظ میں کہے کنایہ کا طریقہ اختیار نہ کرے اور اگر اسے کہا اے لوطی تو یہ اس (لواطت) کے لئے مصدر ہے۔[1] قذف نہیں تو جب تک واضح الفاظ میں نہ کہے ہم اس کو حد نہیں لگاتے۔"

باب حد الأمة اذا زنت! — زانی لونڈی کی حد!

٦١٨. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: أن معقل بن مقرن المزني أتىٰ عبدالله بن مسعود رضى الله عنهما بأمة له زنت، قال: اجلدها خمسين جلدة، فقال: إنها لم تحصن، قال عبدالله: إسلامها إحصانها، قال: فإن عبدا لي سرق من عبد لي آخر، قال: ليس عليه قطع، مالک بعضه في بعض، قال: إني حلفت أن لا أنام على فراش أبدا. يريد العبادة. قال ابن مسعود رضى الله عنه: "يأيها الذين آمنوا لا تحرموا طيبات ما أحل الله لكم ولا تعتدوا، ان الله لا يحب المعتدين" فقال الرجل: لو لا هٰذه الآية لم أسئلک، فأمره أن يكفر

---

[1] مطلب یہ ہے کہ ہوسکتا ہے اس سے مراد صاحب لوط بدفعلی کرنے والا مراد نہ ہو۔ ۱۲ہزاروی

بعتق رقبة. وكان موسرا. وأن ينام علىٰ فراش. قال محمد: وهذا كله قول أبي حنيفة و قولنا، الا في خصلة واحدة، الحد لا يقيمه إلا السلطان، فإذا زنت الأمة أو العبد كان السلطان هو الذي يحده دون المولى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبردی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت معقل بن مقرن مزنی "رحمہ اللہ" لے کر حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" کے پاس آئے اور اس لونڈی نے زنا کا ارتکاب کیا تھا تو انہوں نے فرمایا اسے پچاس کوڑے مارو' انہوں نے کہا یہ محصن ہے حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" نے فرمایا اس کا اسلام ہی اس کا احسان ہے۔"[1]

انہوں نے کہا میرے ایک غلام نے میرے دوسرے غلام کی چوری کی ہے تو حضرت ابن مسعود "رضی اللہ عنہ" نے فرمایا اس کا ہاتھ کاٹنا لازمی نہیں تمہارا بعض مال بعض کے پاس ہے انہوں نے کہا میں نے قسم کھائی ہے کہ میں کبھی بھی بستر پر نہیں سوؤں گا ان کا مقصد عبادت کرنا تھا تو حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" نے یہ آیت کریمہ پڑھی۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ۔ (پ۷ المائدہ ۸۷)

اے ایمان والو حرام نہ ٹھہراؤ وہ ستھری چیزیں کہ اللہ نے تمہارے لئے حلال کیں اور حد سے نہ بڑھو بے شک حد سے بڑھنے والے اللہ کو ناپسند ہیں۔ (ترجمہ کنز الایمان)

اس شخص نے کہا اگر یہ آیت نہ ہوتی تو میں آپ سے سوال نہ کرتا تو آپ نے اسے حکم دیا کہ وہ ایک غلام آزاد کرے اور وہ کشادہ حال شخص تھا اور بستر پر سوئے۔"[2]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں یہ سب باتیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا اور ہمارا قول ہے البتہ ایک بات ہے کہ حد صرف بادشاہ قائم کرے گا پس جب کوئی غلام یا لونڈی زنا کا ارتکاب کرے تو بادشاہ (حکمران) ہی اسے حد لگائے گا مولیٰ کو یہ حق نہیں ہے۔"

باب من أتىٰ فرجا بشبهة! وطی یا شبہ!

٦١٩۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم عن علقمة: أنه سئل عن جارية امرأته، فقال: ما أبالي إياها أتيت أو جارية عوسجة قال: و عوسجة منكب حيه، قال محمد: وهذا قول أبي حنيفة و قولنا، جارية امرأته و غيرها سوآء، الا أنه اذا أتاها على وجه الشبهة

[1] اگر لونڈی محصنہ ہے تو پچاس کوڑے مارے جائیں گے کیونکہ رجم کی سزا نصف نہیں ہو سکتی ہے۔ جبکہ لونڈی کی سزا نصف ہوتی ہے۔

[2] چونکہ اس قسم کو پورا کرنا ضروری نہیں لہٰذا وہ قسم توڑے اور بستر پر سوئے اور قسم توڑنے کا کفارہ ادا کرے یعنی غلام آزاد کرے۔ ۱۲ ہزاروی

درانا عنه الحد، و كذلك بلغنا عن علي بن أبي طالب و ابن مسعود رضی اللّٰه عنهما.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت علقمہ "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں ان سے بیوی کی لونڈی کے پاس جانے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا مجھے اس کی پرواہ نہیں کہ میں اس کے پاس جاؤں عوسجہ کی پاس جانے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا مجھے اس کی پرواہ نہیں کہ میں اس کے پاس جاؤں عوسجہ کی لونڈی کے پاس جاؤں اور منکب قبیلے کے مددگار یا قابل اعتماد کو کہتے ہیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا اور ہمارا قول یہی ہے آدمی کی بیوی کی لونڈی اور دوسری لونڈی کا حکم ایک جیسا ہے البتہ جب اس کے پاس شبہ کے طور پر جائے تو ہم اس سے حد کو ساقط کر دیتے ہیں حضرت علی بن ابی طالب اور حضرت ابن مسعود "رضی اللہ عنہما" سے یہ بات ہمیں اسی طرح پہنچی ہے۔"

۶۲۰ ۔ محمد قال أخبرنا سفيان الثوري عن المغيرة الضبی عن الهيثم بن بدر عن حرقوص عن علي بن أبي طالب رضی اللّٰه عنه: أن امرأة أتت عليا رضی اللّٰه عنه فقالت: إن زوجي وقع على أمتي، فقال: صدقت، هي ومالها لي، قال: اذهب فلا تعد، قال محمد: يدرأ عنه الحد: لأنها شبهة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمیں حضرت سفیان ثوری "رحمہ اللہ" نے حضرت مغیرہ ضبی "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہوئے خبر دی وہ ھیثم بن بدر "رضی اللہ عنہ" سے وہ حضرت حرقوص "رضی اللہ عنہ" سے اور وہ حضرت علی بن ابی طالب "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت حضرت علی المرتضیٰ "رضی اللہ عنہ" کے پاس آئی اور اس نے کہا کہ میرے خاوند نے میری لونڈی کا قرب اختیار کیا اس نے کہا (میری بیوی نے) سچ کہا یہ اور اس کا مال میرا ہے تو حضرت علی المرتضیٰ "رضی اللہ عنہ" نے فرمایا جاؤ آئندہ ایسا نہ کرنا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں اس سے حدود ساقط ہو جائے گی کیونکہ شبہ میں وطی ہوئی ہے۔"[1]

باب درآء الحدود! حدود ساقط کرنا!

۶۲۱ ۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن عمر بن الخطاب رضی اللّٰه عنه أنه قال: ادرأوا الحدود عن المسلمين ما استطعتم، فان الامام أن يخطیٔ في العفو خير من أن يخطیٔ في العقوبة. واذا وجدتم للمسلم مخرجا فادرأوا عنه. قال محمد: وهذا قول أبي حنيفة و قولنا.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت عمر بن خطاب "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا

[1] یعنی اس شخص کو یہ شبہ ہوا کہ بیوی کا مال اس کا اپنا ہے بیوی کی لونڈی بھی اس کی ملک ہے اس لئے اس سے وطی جائز ہے۔ ۱۲ ہزاروی

جس قدر ممکن ہو مسلمانوں سے حدود کو دور کردو' امام کا معاف کرنے میں غلطی کرنا سزا دینے میں غلطی کرنے سے بہتر ہے جب تم کسی مسلمان کے لئے نکلنے کا راستہ پاؤ تو اس سے (حد کو) ساقط کر دو۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا اور ہمارا یہی قول ہے۔"

۶۲۲ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم قال: اذا قال الرجل لامرأته أنه قد تزوجها: لم أجدها عذرآء، فلا حد عليه. قال محمد: وهذا قول أبي حنيفة رحمه الله، وهو قولنا.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے جس سے نکاح کیا تھا کہ میں نے اس کو کنواری نہیں پایا تو اس شخص پر حد نہیں ہوگی۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے اور ہمارا بھی یہی قول ہے۔"

۶۲۳ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم قال: واذا قال الرجل للرجل لست لفلانة فليس بشئى. قال محمد: وهذا قول أبي حنيفة و قولنا، لأنه لم ينفه من أبيه، انما قال لم تلده أمه، وانما النفي الذي يحد فيه الذي يقول: لست لأبيك.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص کسی دوسرے سے کہے تم فلاں عورت کے بیٹے نہیں ہو تو اس بات کی کوئی حیثیت نہیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا اور ہمارا بھی یہی قول ہے کیونکہ اس نے اس کے باپ سے نفی نہیں کی بلکہ یہ کہا کہ اس کی ماں نے اسے نہیں جنا اور جس نفی میں حد نافذ ہوتی ہے اس میں وہ کہتا ہے تم اپنے باپ کے نہیں ہو۔ [1]

۶۲۴ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن الهيثم بن أبي الهيثم عن رجل يحدثه عن عمر بن الخطاب رضى الله عنه أنه أتى بر جل وقع علىٰ بهيمة. فدرأ عنه الحد، وأمر بالبهيمة فأحرقت.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام بوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت ہیثم بن ابی الہیثم "رحمہ اللہ" سے اور وہ ایک شخص کے واسطے سے حضرت عمر بن خطاب "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جو شخص کسی جانور سے بدفعلی کرے اس پر کوئی حد نہیں تو انہوں نے اس سے حد کو ساقط کر دیا اور جانور کو جلانے کا حکم دیا۔"

۶۲۵ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن عاصم بن أبي النجود عن أبي رزين عن ابن عباس

[1] جب تک واضح الفاظ سے زنا ثابت نہ ہو یا قذف کے لئے واضح الفاظ نہ ہوں حد ساقط ہو جائے گی۔۱۲ ہزاروی

رضی اللّٰہ عنہما قال: من أتی بھیمة فلا حد علیه. قال محمد: وھذا قول أبي حنیفة و قولنا، وقال أبو حنیفة و محمد: إذا کانت البھیمة له ذبحت وأحرقت، ولم تحرق بغیر ذبح فانھا مثلة.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی، وہ حضرت عاصم بن ابی النجود ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں وہ ابورزین ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابن عباس ''رضی اللہ عنہما'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جو شخص کسی جانور سے بدفعلی کرے اس پر حد نہیں۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا اور ہمارا قول یہی ہے حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' اور حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' نے فرمایا جب جانور اس کا اپنا ہو تو اسے ذبح کر کے جلایا جائے اور ذبح کے بغیر نہ جلایا جائے کیونکہ یہ مثلہ ہے۔''[1]

باب حد السکران! نشہ والے کی حد!

۶۲۲۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنیفة قال: حدثنا عبدالکریم بن أبي المخارق یرفع الحدیث إلی النبي صلی اللّٰہ علیه وسلم أنه أتی بسکران، فأمرھم أن یضربوہ بنعالھم. وھم یومئذ أربعون رجلا فضرب کل أحد بنعلیه. فلما ولی أبوبکر رضی اللہ عنه أتی بسکران، فأمرھم، فضربوہ بنعالھم، فلما ولی عمر رضی اللہ عنه واستخرج الناس ضرب بالسوط. قال محمد: وبھٰذا نأخذ، نری الحد علی السکران من نبیذ کان أو غیرہ ثمانین جلدة بالسوط، یحبس حتٰی یصحو و یذھب عنه السکر، ثم یضرب الحد، و یفرق علی الأعضآء ویجرد، الا أنه لا یضرب الفرج، ولا الوجه، ولا الرأس، و ضربه أشد من ضرب القاذف، وھو قول أبي حنیفة رحمه اللہ تعالی.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے عبدالکریم بن ابی المخارق ''رحمہ اللہ'' نے بیان کیا وہ نبی اکرم ﷺ سے مرفوع حدیث روایت کرتے ہیں آپ کے پاس ایک نشے والا آدمی لایا گیا تو آپ نے حکم دیا کہ اسے جوتوں سے ماریں اور اس دن وہاں چالیس افراد تھے پس ہر ایک نے اپنے دونوں جوتوں سے مارا۔''

پھر جب حضرت ابوبکر صدیق ''رضی اللہ عنہ'' خلافت پر متمکن ہوئے اور آپ کے پاس ایک نشے والا لایا

---

[1] مثلہ شکل بگاڑنے کو کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ زندہ جلانے سے جانور کو اذیت ہوگی لہٰذا اسے ذبح کر کے جلا دیا جائے اگر جانور کو زندہ چھوڑا جائے تو اس کے مالک کو لوگ شرم دلائیں گے اور دن رات کی پریشانی ہوگی جہاں تک بدفعلی کرنے والا کا تعلق ہے تو اس پر تو حد نہیں لیکن بطور تعزیر سزا دی جائے۔۱۲ہزاروی

گیا تو آپ کے حکم سے حاضرین نے اسے جوتوں سے مارا جب حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" کی خلافت کا دور آیا اور آپ نے لوگوں کو باہر نکلنے کا حکم دیا تو اسے کوڑے مارے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں کسی شخص کو نبیذ پینے یا کسی اور وجہ سے نشہ آئے تو اسے اسی کوڑے لگائیں جائیں اسے قید کر دیا جائے حتیٰ کہ وہ ٹھیک ہو جائے اور اس سے نشہ دور چلا جائے تو پھر حد لگائی جائے اور اس کے جسم کو ننگا کر کے متفرق جگہ پر کوڑے لگائیں جائیں البتہ شرمگاہ چہرے اور سر پر کوڑے نہ لگائیں جائیں اور اسے قذف کرنے والے (کسی پر زنا کا الزام لگانے والے) سے سخت ضرب لگائی جائے' حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٦٢٧. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم قال: لو أن رجلا شرب حسوة من خمر ضرب، قال: و أخاف أن يكون السكر مثل ذلك. قال محمد: يضرب الحد في الحسوة من الخمر، فأما من السكر فلا يحد حتىٰ يسكر، ولكنه يعزر وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں اگر کوئی شخص ایک چسکی شراب پئے تو اسے مارا جائے وہ فرماتے ہیں مجھے ڈر ہے کہ اس کی مثل سے نشہ ہو جائے۔" (یعنی اتنی مقدار سے نشہ ہو جائے)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں شراب کی ایک چسکی میں حد لگائی جائے لیکن دیگر نشہ آور چیزوں میں جب تک نشہ نہ آئے حد نہ لگائی جائے بلکہ سزا دی جائے' حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب حد من قطع الطريق أو سرق! ڈاکے اور چوری کی حد!

٦٢٨. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا القاسم بن عبدالرحمٰن عن أبيه عن عبدالله بن مسعود رضي الله عنهما قال: لا يقطع يد السارق في أقل من عشرة دراهم. قال محمد: وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے قاسم بن عبدالرحمٰن "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ اپنے باپ سے اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں دس درہم سے کم (کی چوری) میں چور کے ہاتھ نہ کاٹے جائیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٦٢٩. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: لا تقطع يد السارق في أقل من

ثمن الحجفة. وكان ثمنها عشرة دراهم. وقال: قال إبراهيم أيضا: لا يقطع السارق في أقل من ثمن المجن. وكان ثمنه يومئذ عشرة دراهم. ولا يقطع في أقل من ذٰلک.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں الحجفہ کی قیمت سے کم میں چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے اور اس کی قیمت دس درہم تھی۔"

اور حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" نے بھی فرمایا مجن کی قیمت سے کم میں چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے (مجن بھی ڈھال کو کہتے ہیں) اور وہ ان دنوں میں دس درہم کی ہوتی تھی اس سے کم (کی چوری) میں ہاتھ نہ کاٹا جائے۔"

٦٣٠ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن الهيثم بن أبي الهيثم عن الشعبي يرفعه إلى النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: لا يقطع السارق في ثمر ولا في كثر. قال محمد: وبه ناخذ. والثمر ما كان في رؤس النخل، والشجر لم يحرز في البيوت، فلا قطع علىٰ من سرقه. والكثر الجمار جمار النخل، فلا قطع علىٰ من سرقه، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت هیثم بن ابی الهیثم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت شعبی "رحمہ اللہ" سے مرفوع حدیث بیان کرتے ہیں یعنی نبی اکرم ﷺ نے فرمایا! پھل اور کھجور کے شگوفے میں ہاتھ نہ کاٹا جائے' حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں ثمر (کا لفظ استعمال ہوا یعنی پھل ہیں) سے مراد وہ پھل جو کھجور یا کسی دوسرے درخت کے اوپر ہو گھروں میں ذخیرہ نہ کیا گیا ہو پس جو اسے چوری کرے اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے (کیونکہ وہ محفوظ نہیں) اور کثر (کا لفظ فرمایا اس) کا معنی کھجور کا شگوفہ ہے جو اس کی چوری کرے اس کا ہاتھ بھی نہ کاٹا جائے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٦٣١ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عمرو بن مرة عن عبدالله بن سلمة عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه قال: اذا سرق الرجل قطعت يده اليمنىٰ، فان عاد قطعت رجله اليسرىٰ، فإن عاد ضمن السجن حتىٰ يحدث خيرا: إني لأستحي من الله ان أدعه ليست له يد يأكل بها و يستنجي بها و رجل يمشي عليها. قال محمد: وبه نأخذ، ولا يقطع من السارق إلا يده اليمنى و رجله اليسرىٰ، لا يزاد علىٰ ذٰلک شيئا اذا أكثر السرقة مرة بعد مرة، ولكنه يعزر و يحبس حتى يحدث خيرا وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم

سے عمرو بن مرہ ''رحمہ اللہ'' نے بیان کیا وہ حضرت عبداللہ بن سلمہ ''رضی اللہ عنہ'' سے اور وہ حضرت علی بن ابی طالب ''رضی اللہ عنہ'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب چوری کرے تو اس کا دایاں ہاتھ کاٹا جائے اگر دوبارہ چوری کرے تو اس کا بایاں پاؤں کاٹا جائے پھر چوری کرے تو اسے قید خانے میں ڈال دیا جائے حتیٰ کہ وہ بھلائی کا ارتکاب کرے کیونکہ مجھے اللہ تعالیٰ سے حیا آتا ہے کہ میں اس شخص کو اس حالت میں چھوڑ دوں کہ اس کے پاس کھانے اور استنجاء کے لئے ہاتھ نہ ہوں اور پاؤں نہ ہوں جس کے ساتھ وہ چلے۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور چور کا صرف دایاں ہاتھ اور بایاں پاؤں کاٹا جائے اس پر کچھ اضافہ نہ کیا جائے جب بار بار چوری کرے البتہ اسے سزا دی جائے اور قید کر دیا جائے حتیٰ کہ بھلائی پیدا ہو حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

۶۳۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن إبراهيم قال: يقطع السارق و يضمن. قال محمد: ولسنا نأخذ بهذا، اذا قطع السارق بطل عنه ضمان السرقة، الا أن توجد السرقة بعينها فترد على صاحبها، وهو قول عامر الشعبي، وأبي حنيفة رحمهما الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں چور کا ہاتھ کاٹا جائے اور چٹی لی جائے۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے جب چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا تو چوری کی ضمان (چٹی) باطل ہو گی البتہ چوری کا مال بعینہ پایا جائے تو وہ مالک کی طرف لوٹایا جائے حضرت عامر شعبی ''رحمہ اللہ'' اور حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

۶۳۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا إبراهيم بن محمد بن المنتشر عن أبيه عن يزيد بن أبي كبشة قال: أتى أبو الدرداء رضى الله عنه بجارية سودآء قد سرقت، وهو على دمشق، فقال: يا سلامة: أسرقت؟ قولي: لا، فقالت: لا، فقالوا: أتلقنها يا أبا الدردآء؟ فقال: أتيتموني بامرأة لا تدري ما يراد بها. لتعترف فأقطعها.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے ابراہیم بن محمد بن المنتشر ''رحمہ اللہ'' نے بیان کیا وہ اپنے والد سے اور وہ یزید بن ابی کبشہ ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت ابوالدرداء ''رضی اللہ عنہ'' کے پاس ایک سیاہ رنگ کی لونڈی لائی گی جس نے چوری کی تھی اور وہ دمشق کے والی تھے انہوں نے فرمایا اے سلامہ! تم نے چوری کی؟ کہو نہیں اس نے کہا نہیں۔

لوگوں نے کہا اے ابوالدرداء "رضی اللہ عنہ"! آپ اسے سمجھا رہے ہیں فرمایا تم میرے پاس ایک عورت کر لاتے ہو اسے معلوم نہیں کہ اس سے کیا مراد ہے پس (میں نے اس لئے کہا کہ) وہ اعتراف کرے اور اس کا ہاتھ کاٹوں۔"

۶۳۴۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: أتى أبو مسعود الأنصاري رضى الله عنهما بسارق، فقال: أسرقت؟ قل: لا فقال: لا، فخلي سبيله. قال محمد، وأما نحن فنقول لا ينبغي للحاكم أن يقول له: أسرقت؟ ولكن يسكت عنه حتٰى يقر أو يدع، وهو قول ابي حنيفة رحمه اللّٰه تعالى. قال محمد: وانما أراهما قالا للسارقين: قولا: لا: لقولهما: اسرقتما مخافة أن يجيباهما بنعم بمسألتهما إياهما ولم يفعلا، وكذٰلك قال أبو حنيفة في الشاهد يشهد عند الحاكم: لا ينبغي للحاكم أن يقول له: أتشهد بكذا و كذا؟ مخافة أن يقول: نعم، ولكن يدعه حتٰى يأتي بما عنده من الشهادة، فان كانت شهادة قاطعة أنفذها، وان كانت غير قاطعة ردها، وكذٰلك الحدود.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت ابومسعود "رضی اللہ عنہ" کے پاس ایک چور لایا گیا تو انہوں نے پوچھا تم نے چوری کی کہو نہیں کی اس نے کہا نہیں کی تو آپ نے اسے چھوڑ دیا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمارے نزدیک حاکم کے لئے ایسا کہنا مناسب نہیں کہ کیا تم نے چوری کی بلکہ وہ خاموش رہے حتیٰ کہ وہ شخص اقرار کرے یا اسے چھوڑ دے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ ان دونوں حضرات نے دونوں چوروں سے جو کہا تھا کہ کہو چوری نہیں کی تو اس کی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے ان سے پوچھا کیا تم نے چوری کی تو یہ اس بات کا ڈر ہوا کہ وہ دونوں ہاں کے ساتھ جواب دیں۔ کیونکہ ان سے پوچھا گیا تھا اور (ہوسکتا ہے) انہوں نے چوری نہ کی ہو حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" اس گواہ کے بارے میں بھی یہی فرماتے ہیں جو حاکم کے پاس گواہی دیتا ہے کہ حاکم کے لئے جائز نہیں کہ اس سے کہے کہ کیا تو فلاں فلاں بات کی گواہی دیتا ہے اسے ڈرنا چاہے کہ کہیں وہ ہاں کہ دے بلکہ اسے چھوڑ دے حتیٰ کہ وہ اس شہادت کو لائے جو اس کے پاس ہے پس اگر قطعی شہادت ہو تو اسے نافذ کر دے اور غیر قطعی ہو تو اسے رد کر دے حدود کا حکم بھی یہی ہے۔"

۶۳۵۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: اذا خرج الرجل فقطع الطريق فأخذ المال و قتل فللوالي أن يقتله أية قتلة شآء ان شآء قتله صلبا، وان شآء قتله بغير قطع ولا

صلب، وان شاء قطع يده و رجله من خلاف ثم قتله. وان أخذ المال ولم يقتل قطع يده و رجله من خلاف. فان لم يأخذ المال ولم يقتل أو جع عقوبة، وحبس حتىٰ يحدث خيرا. قال محمد: وهذا كله قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى، وبه ناخذ، إلا في خصلة واحدة: إن قتل وأخذ المال قتل صلبا ولم يقطع يده ولا رجله، واذا اجتمع حدان أحدهما يأتي علىٰ صاحبه بدأ بالذى يأتي علىٰ صاحبه، ودرئ الآخر.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص باہر نکلے اور ڈاکہ ڈالے اور مال بھی لوٹے اور قتل بھی کر دے تو حکمران کو اختیار ہے کہ اسے جس طرح چاہے قتل کرے چاہے تو سولی چڑھا دے اور چاہے تو ہاتھ کاٹنے اور سولی چڑھائے بغیر قتل کر دے اگر چاہے تو اس کا ہاتھ اور پاؤں ایک دوسرے کے خلاف کاٹے (دایاں ہاتھ اور بایاں پاؤں) پھر اسے قتل کرے۔"

اور اگر اس نے مال لیا لیکن قتل نہیں کیا تو اس کا ہاتھ اور پاؤں الٹ کاٹے اور اگر مال بھی نہیں لیا اور قتل بھی نہیں کیا (محض خوف زدہ کیا) تو اسے دردناک سزا دے اور قید کرے حتیٰ کہ بھلائی ظاہر ہو۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! یہ سب حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا قول ہے اور ہم بھی اس بات کو اختیار کرتے ہیں البتہ ایک بات میں سب کا اختلاف ہے کہ اگر وہ قتل بھی کرے اور مال بھی لے تو اسے سولی چڑھا کر قتل کیا جائے اور اس کے ہاتھ پاؤں نہ کاٹے جائیں اور جب دو سزائیں جمع ہو جائیں ان میں سے ایک اس کی جان کو ختم کرتی ہو تو آغاز اس سے کرے اور دوسری ساقط ہو جائے گی۔"[1]

٦٣٦. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في سارق سرق فأخذ فانفلت، ثم سرق فأخذ الثانية قال: يقطع. قال محمد: وبه نأخذ، ولا نرىٰ عليه الا قطعا واحدا، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں جو چوری کرنے پر پکڑا جائے پھر بھاگ جائے پھر چوری کرے اور دوبارہ پکڑا جائے تو اس کا صرف ہاتھ کاٹا جائے۔" (پاؤں نہ کاٹے جائیں)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں ہم صرف ایک بار اس کا ہاتھ کاٹنا جائز سمجھتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٦٣٧. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا رجل عن الحسن البصري عن علي بن أبي

---

[1] جیسے قتل بھی کرنا اور ہاتھ پاؤں بھی کاٹنا ہو تو قتل کیا جائے دوسری سزا ساقط ہو جائے گی۔۱۲ہزاروی

طالب رضي الله عنه قال: لا يقطع مختلس. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے ایک شخص نے بیان کیا وہ حضرت حسن بصری "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت علی المرتضیٰ "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں اچکنے والے کا ہاتھ نہ کاٹا جائے ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔" (کیونکہ یہ سرقہ کے معنیٰ میں نہیں ہے)

باب حد النباش! کفن چور کی سزا!

٦٣٨ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم أنه قال في النباش إذا نبش عن الموتٰى فسلبهم: أنه يقطع. وقال أبو حنيفة: لا يقطع: لأنه متاع غير محرز، لكنه يوجع ضربا، و يحبس حتٰى يحدث خيرا. قال محمد: وبلغنا عن ابن عباس رضي الله عنه أنه أفتى مروان بن الحكم أن لا يقطعه، وهو قولنا.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کفن چور کے بارے میں فرمایا جب وہ مردوں کا کفن اتار کر لے جائے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے کیونکہ یہ غیر محفوظ سامان ہے البتہ اسے مارنے کے ذریعے سزا دی جائے اور قید کر دیا جائے حتیٰ کہ اس کی اصلاح ہو جائے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمیں حضرت ابن عباس "رضی اللہ عنہما" سے یہ بات پہنچی ہے کہ انہوں نے مروان بن حکم کو فتویٰ دیا کہ اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے اور یہی ہمارا قول ہے۔"

باب شهادة أهل الذمة على المسلمين!

٦٣٩ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم في قوله تعالىٰ: "شهادة بينكم اذا حضر احدكم الموت حين الوصية اثنان ذوا عدل منكم أو آخران من غيركم" الىٰ آخرها، قال: منسوخة. قال محمد: وبهٰذا نأخذ، وهو قول أبي حنيفة، وانما يعني بهٰذه الشهادة في السفر عند حضرة الموت على الوصية اذا لم يكن أحد من المسلمين جازت شهادة أهل الذمة علىٰ وصية المسلم، نسخ ذٰلك، فلا يجوز علىٰ وصية المسلم ولا غير ذٰلك من أمره إلا

المسلمين، والله أعلم.

ذمی لوگوں کی مسلمانوں کے خلاف گواہی!

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اللہ تعالیٰ کے قول شهادة بينكم اذا حضر احد كم المو ت حين الوصية اثنا ن ذوا عدل منكم او آخران من غير كم ......

تمہاری آپ کی شہادت جب تم میں سے کسی ایک کو موت آئے وصیت کے وقت دو انصاف والے تم (مسلمانوں) میں سے ہوں یا دوسرے دو جو تمہارے غیر (غیر مسلموں میں) سے ہوں۔ کے بارے میں فرماتے ہیں یہ منسوخ ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے اور اس شہادت سے مراد سفر میں جب اسے موت آئے تو وصیت پر گواہ بنانا ہے جب مسلمانوں میں سے کوئی ایک نہ ہو تو مسلمان کی وصیت پر ذمی (کفار) کی شہادت جائز ہے تو یہ حکم منسوخ ہو گیا پس (اب) مسلمان کی وصیت یا کسی دوسرے معاملے میں صرف مسلمانوں کی شہادت ہی جائز ہے۔" واللہ اعلم

باب شهادة المحدود! جس کو حد لگائی گئی اس کی گواہی!

٦٤٠ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن ابراهيم في نصراني قذف مسلمة فضرب الحد ثم أسلم: أنه جائز الشهادة. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ: لأنه لم يضرب حدا في الإسلام.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس عیسائی کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو کسی مسلمان عورت پر زنا کا الزام لگائے (قذف کرے) پس اسے حد لگائی جائے اور پھر وہ مسلمان ہو جائے تو اس کی گواہی جائز ہے۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے کیونکہ اسے اسلام کی حالت میں حد نہیں لگائی گئی۔"

٦٤١ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم قال: اذا جلد القاذف لم تجز شهادته أبدا، وقال في قول الله تعالىٰ: "الاالذين تابوا من بعد ذلك وأصلحوا" قال: يرفع عنه اسم الفسق، فأما الشهادة فلا تجوز أبدا. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة

رحمه الله تعالی۔

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب قذف کرنے والے کو حد لگائی جائے تو اس کی گواہی کبھی بھی جائز نہیں انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی!

اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِکَ وَاَصْلَحُوْا۔" (پ۲ البقرہ ۱۶۰)

مگر وہ لوگ جو اس کے بعد (حد کے بعد) توبہ قبول کرلیں اور اپنی اصلاح کرلیں۔"

کے بارے میں فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ اس سے فسق کا لفظ اٹھ جائے گا جہاں تک شہادت کا تعلق ہے تو ہمیشہ کے لئے ناجائز ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۶۴۲۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا الهيثم بن أبي الهيثم، عن عامر الشعبي قال أجيز شهادة القاذف اذا تاب. قال محمد: ولسنا نأخذ بهذا.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے الھیثم بن ابی الھیثم "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ اور حضرت عامر شعبی "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں قازف (قذف کرنے والے) کی شہادت کو جائز قرار دیتا ہوں جب توبہ کرلے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے۔"

۶۴۳۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا الهيثم عن عامر الشعبي عن شريح قال: أتاه أقطع بني أسد فقال: أتقبل شهادتي؟ وكان من خيارهم. فقال: نعم، وأراك لذلك أهلا. قال محمد: وبه نأخذ، كل محدود في سرقة أو زنا أو غير ذلك اذا تاب قبلت شهادته، إلا المحدود في القذف خاصة، لقول الله تعالى: "ولا تقبلوا لهم شهادة أبدا".

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے الھیثم بن ابی الھیثم "رحمہ اللہ" نے عامر شعبی "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا اور وہ حضرت شریح "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ان کے پاس بنو اسد کا ایک شخص آیا جس کا ہاتھ چوری میں کاٹا گیا تھا اس نے پوچھا کیا میری شہادت قبول ہوگی اور وہ ان کے معتبر لوگوں میں سے تھا تو حضرت شریح "رحمہ اللہ" نے فرمایا ہاں میں تجھے اس کا اہل سمجھتا ہوں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جس شخص کو چوری یا زنا وغیرہ میں

حد لگائی جائے جب توبہ کر لے تو اس کی گواہی قبول ہو گی لیکن جس کو حد قذف لگائی گئی خاص اس کی گواہی قبول نہ ہو گی' کیونکہ ارشاد خداوندی ہے!

وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا (پ ۱۸ النور ۴)

اور ان کی گواہی کبھی نہ مانو۔" (ترجمہ کنز الایمان)

باب شهادة الزور! جھوٹی گواہی!

۶۲۴۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن الهيثم بن أبي الهيثم عمن حدثه عن شريح قال: إذا أخذ شاهد زور فان كان من أهل السوق بعث به إلى السوق، فقال لرسوله: قل لهم: أن شريحا يقرئكم السلام و يقول إنا وجدنا هٰذا شاهد زور فاحذروه. وإن كان من العرب أرسل به إلى مسجد قومه أجمع ما كانوا، فقال للرسول مثل ما قال في المرة الأولىٰ. قال محمد: وبهٰذا كان يأخذ أبو حنيفة رحمه الله تعالى، ولا يرىٰ عليه ضربا، وأما في قولنا فانا نرىٰ عليه مع ذٰلك التعزير، ولا يبلغ به أربعين سوطا.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت الهیثم بن ابی الهیثم "رحمہ اللہ" سے اور وہ اس شخص سے روایت کرتے ہیں جس نے حضرت شریح "رحمہ اللہ" سے روایت کی وہ فرماتے ہیں جب جھوٹا گواہ پکڑا جائے تو اگر وہ بازاری ہے تو اسے بازار کی طرف بھیجا جائے اور قاصد سے کہیں کہ حضرت شریح "رحمہ اللہ" تمہیں سلام کہتے ہیں اور فرماتے ہیں ہم نے اس شخص کو جھوٹی گواہی دیتے ہوئے پایا پس اس سے بچو اور اگر وہ دیہاتیوں میں سے ہو تو اپنی قوم کی اس مسجد کی طرف بھیجا جائے جہاں وہ سب جمع ہو ئے ہیں اور قاصد کو وہی بات فرمائی جو پہلے سے کہی تھی۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" بھی اسی بات کو اختیار کرتے تھے اور وہ اس کو مارنا جائز نہیں سمجھتے تھے لیکن ہمارے خیال میں اس کے ساتھ ساتھ اسے سزا بھی دی جائے جو چالیس کوڑوں سے کم ہو۔"

۶۲۵۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال حدثني رجل عن عامر الشعبي: أنه كان يضرب شاهد الزور مابينه و بين أربعين سوطا. قال محمد: وبه نأخذ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے ایک شخص نے حضرت عامر شعبی "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ وہ جھوٹے گواہ کو چالیس

کوڑوں تک (یعنی ان سے کم) مارتے تھے۔''[1]

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں۔''

باب شهادة النسآء ما يجوز منها وما لا يجوز!

٦٤٦. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم قال: شهادة النسآء مع الرجال جائزة في كل شئ ما خلا الحدود. قال محمد: ونحن نقول: ما خلا الحدود والقصاص، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

عورتوں کی گواہی کہاں جائز ہے اور کہاں ناجائز!

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں مردوں کے ساتھ عورتوں کی گواہی حدود کے علاوہ ہر جگہ جائز ہے۔''[2]

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم کہتے ہیں حدود اور قصاص کے علاوہ جائز ہے اور حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

٦٤٧. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم: أنه كان يجيز شهادة المرأة على الاستهلال في الصبي. قال محمد: وبه نأخذ: اذا كانت عدلا مسلمة، وكان أبو حنيفة يقول: لا تقبل على الاستهلال إلا شهادة رجلين، أو رجل وامرأتين، فأما الولادة من الزوجة فتقبل فيها شهادة المرأة اذا كانت عدلا مسلمة، فهٰذا عندنا سوآء.

ترجمہ! امام محمد ''رحمہ اللہ'' نے فرمایا! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' نے بیان کیا اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں کہ وہ پیدائش کے وقت بچے کے آواز نکالنے پر عورت کی گواہی کو جائز قرار دیتے ہیں۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب کہ وہ عورت عادل مسلمان ہو اور حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' فرماتے تھے بچے کے آواز نکالنے پر دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی

---

[1] چونکہ اس میں حد نہیں ہے لہٰذا کم از کم حد یعنی غلام اور لونڈی کی حد قذف چالیس کوڑے اور بطور تعزیر ماریں جائیں۔ ۱۲ ہزاروی

[2] چونکہ حدود میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے بلکہ شبہات کی وجہ سے حدود ساقط ہو جاتی ہے لہٰذا ان عورتوں کی گواہی جائز نہیں مالی معاملات میں اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد کے ساتھ دو عورتیں گواہی دیں۔ اور جو معاملات عورتوں سے متعلق ہیں ان میں صرف عورتوں کی گواہی قبول ہے۔ ۱۲ ہزاروی

قبول کی جائے [1] البتہ اس عورت سے محض بچے کی ولادت پر ایک عورت کی گواہی قبول کی جائے جب وہ عادل اور مسلمان ہو پس یہ ہمارے نزدیک برابر ہے۔"

باب من لا تقبل شهادته للقرابة و غيرها!

٦٢٨. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا الهيثم عن شريح قال: أربعة لا تجوز شهادة بعضهم لبعض: المرأة لزوجها، والزوج لامرأته، والأب لابنه، والابن لأبيه، والشريك لشريكه، والمحدود حدا في قذف. قال محمد: وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى، إلا أنا نقول: تجوز شهادة الشريك لشريكه في غير شركتهما.

قرابت وغیرہ کی وجہ سے گواہی قبول نہ کی جائے!

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے الہیثم "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت شریح "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں چار قسم کے لوگ ہیں کہ ان میں سے بعض کی گواہی بعض کے لئے قبول نہ کی جائے عورت کی خاوند کے حق میں باپ کی گواہی بیٹے کے حق میں اور بیٹے کی گواہی باپ کے حق میں شریک کی گواہی شریک کے حق میں (مثلا کاروباری شراکت میں) اور جسے قذف کے سلسلے میں حد لگائی جائے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے البتہ ہم کہتے ہیں شریک کی گواہی شریک کے حق میں اس وقت جائز ہے جب ان کی شرکت کے علاوہ کسی معاملے میں ہو۔!

٦٢٩. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا الهيثم عن عامر الشعبي أنه قال: لا تجوز شهادة المرأة لزوجها، ولا الزوج لامرأته، ولا الأب لابنه، ولا الإبن لأبيه، ولا الشريك لشريكه. والله أعلم.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے الہیثم "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت عامر شعبی "رحمہ اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں عورت کی گواہی خاوند کے حق میں جائز نہیں اور نہ خاوند کی گواہی عورت کے حق میں جائز ہے اسی طرح باپ کی گواہی بیٹے کے حق میں بیٹے کی باپ کے حق میں اور شریک کی گواہی شریک کے حق میں بھی جائز نہیں [2] واللہ اعلم

---

[1] چونکہ اس سے نسب اور وراثت کا ثبوت ہوتا ہے اس لئے اسے مالی معاملات کی طرح قرار دیا گیا۔۱۲ ہزاروی

[2] جب مفادات مشترک ہوں تو جھوٹ تہمت ہو جاتی ہے مثلا باپ کے حق میں بیٹے کی جھوٹی گواہی کا امکان ہے اسی طرح بیٹے کے حق میں اور میاں بیوی کا بھی یہی معاملہ ہے کیونکہ ان کے مفادات مشترک ہوتے ہیں۔ ہزاروی ۱۲

باب شهادة الصبيان! بچوں کی گواہی

٦٥٠ ـ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم عن شريح قال: كتب هشام إلىٰ ابن هبيرة يسأله عن خمس: عن شهادات الصبيان، و عن جراحات النسآء والرجال، و عن دية الأصابع، وعن عين الدابة، والرجل يقر بولده عند الموت. فكتب إليه: أن شهادة الصبيان بعضهم علىٰ بعض جائزة اذا اتفقوا، و جراحات النسآء والرجال يستويان في السن والموضحة، و تختلفان. فيما سوىٰ ذٰلک، ودية أصابع اليدين والرجلين سوآء، و في عين الدابة ربع ثمنها، والرجل يقر بولده عند الموت أنه أصدق ما يكون عند الموت. قال محمد: وبهٰذا كله نأخذ إلا في خصلتين: أحدهما شهادة الصبيان عندنا باطل اتفقوا أو اختلفوا لأن اللّٰه تعالى يقول في كتابه: "وأشهدوا ذوى عدل منكم" "واستشهدوا شهيدين من رجالكم فان لم يكونا رجلين فرجل وامرأتان ممن ترضون من الشهداء" فالصبيان ليسوا ممن يوصف أن يكونوا عدولا، ولا ممن يرضا به من الشهداء. والخصلة الأخرىٰ جراحات النسآء على النصف من جراحات الرجال في السن والموضحة و غير ذٰلک. وهو قول أبي حنيفة رحمه اللّٰه تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت شریح "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہشام نے ابن ہبیرہ کو خط لکھ کر پانچ باتوں کے بارے میں سوال کیا (1) بچوں کی گواہیاں (2) عورتوں اور مردوں کے زخم (3) انگلیوں کی دیت (4) جانور کی آنکھ (5) آدمی موت کے وقت اپنے بچے کا اقرار کرے۔"

تو انہوں نے لکھا کہ بچوں کی ایک دوسرے کے خلاف گواہی جائز ہے جب باہم متفق ہوں عورتوں اور مردوں کے زخم دانتوں اور (ہڈی کو) ظاہر کرنے والے زخم میں برابر ہیں اور اس کے علاوہ میں مختلف ہیں ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کی دیت برابر ہے اور جانور کی آنکھ (پھوڑنے) میں اس کی قیمت کا چوتھائی ہے اور آدمی جب موت کے وقت بچے کا اقرار کرے تو وہ موت کے وقت زیادہ سچ بولتا ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم دو باتوں کے علاوہ باقی سب باتوں کو اختیار کرتے ہیں ان میں سے ایک بچوں کی گواہی ہے جو ہمارے نزدیک باطل ہے وہ اتفاق کریں یا اختلاف ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مں فرمایا۔"

وَاَشْهِدُوْا ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ (پ ۲۸ الطلاق ۲)

اور اپنوں میں سے دو ثقہ (عادل) آدمیوں کو گواہ بناؤ۔ (ترجمہ کنزالایمان)

اور فرمایا!

وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ.''

(پ۳ البقرہ ۲۸۲)

اور دو گواہ کرلو اپنے مردوں سے پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ایسے گواہ جن کو پسند کرو۔

(ترجمہ کنزالایمان)

تو بچے ان لوگوں میں سے نہیں جن کو عدل سے موصوف کیا جا سکے اور ان گواہوں میں سے جن پر راضی ہوں اور دوسری بات عورتوں کے زخم ہیں وہ دانتوں اور موضحہ زخم (ہڈی کو ظاہر کرنے والے زخم) اور اس کے علاوہ میں مردوں کے زخم سے نصف ہیں۔'' (یعنی ان کی دیت مردوں کی دیت سے نصف ہے)

حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

۶۵۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم قال: أربعة لا تجوز فيها شهادة النسآء: الزنا. والقذف، و شرب الخمر، والسكر، قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' نے بیان کیا وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں چار باتوں میں عورتوں کی گواہی جائز نہیں زنا، قذف شراب نوشی اور نشہ......

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

باب ما يجوز من الوصية! کونسی وصیت جائز ہے!

۶۵۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عطاء بن السائب عن ابيه عن سعد بن أبي وقاص رضى الله عنه قال: دخل النبي صلى الله عليه وسلم على يعودني. قال: فقلت: يارسول الله: أو صي بمالي كله؟ قال: لا، فقلت: بالنصف؟ قال: لا، فقلت: بالثلث؟ قال: الثلث والثلث كثير، لا تدع أهلك يتكففون الناس. قال محمد: وبه نأخذ، لا تجوز الوصية لأحد بأكثر من الثلث، فان أوصي بأكثر من الثلث فأجاز ذٰلك الورثة بعد موته فهو جائز، وليس للوارث أن يرجع فيما أجاز، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے عطاء بن سائب ''رحمہ اللہ'' نے بیان کیا وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت سعد بن ابی وقاص ''رضی اللہ عنہ'' سے

روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ میری بیمار پرسی کے لئے تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا میں اپنے تمام مال کی وصیت کر دوں؟ فرمایا نہیں میں نے پوچھا نصف کی؟ فرمایا نہیں میں عرض کی تہائی مال کی (وصیت کروں)؟ فرمایا تہائی کی وصیت کر سکتے ہو اور تہائی بھی زیادہ ہے' اپنے گھر والوں کو یوں نہ چھوڑ و کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں کسی شخص کے لئے تہائی مال سے زیادہ کی وصیت جائز نہیں پس اگر وہ تہائی سے زیادہ کی وصیت کرے تو اگر اس کے وارث اس کے مرنے کے بعد اسے جائز قرار دیں تو جائز ہوگی اور وارث کے لئے جائز نہیں کہ جس کی اجازت دے چکا ہے اس میں رجوع کرے' حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٦٥٣۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا القاسم بن عبدالرحمٰن عن أبيه عن عبدالله بن مسعود رضى الله عنهما في الرجل يوصي بالوصية فيجيزها الورثة في حياته ثم يردونها بعد موته قال: ذٰلک النكرة لا يجوز قال محمد: وبه نأخذ، إجازة الورثة للوصية قبل الموت ليس بشيء، فان اجازوها بعد الموت وهى لوارث أو أكثر من الثلث فذٰلک جائز، وليس لهم أن يرجعوا فيه، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے قاسم بن عبدالرحمٰن "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ اپنے والد اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں کہ کوئی شخص وصیت کرے پس اس کے وارث اس کی زندگی میں اس کی اجازت دے دیں پھر اس کے مرنے کے بعد رجوع کرلیں تو انہوں نے فرمایا یہ انکار ہے جو جائز نہیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم بھی اسی بات کو اختیار کرتے ہیں وارثوں کا موت سے پہلے وصیت کو جائز قرار دینا کوئی چیز نہیں پس اگر وہ موت کے بعد اجازت دیں اور وہ کسی وارث کا حصہ ہو یا تہائی سے زیادہ ہو تو یہ (اجازت) جائز ہے اور اب ان کو اس میں رجوع کا حق نہیں۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب الرجل يوصي بالوصايا أو بالعتق!

٦٥٤۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا قال الرجل في الوصية، فلان حر، وأعطوا فلانا ألف درهم، بدئ بالعتق. وإذا قال: أعتقوا فلانا، وأعطوا فلانا كذا و كذا، فبالحصص. وإذا قال: اعطوا فلانا هٰذا العبد بعينه، وأعطوا فلانا كذا و كذا، بدئ بهٰذا الذي بعينه من الثلث. قال محمد: وبه نأخذ فيما وصف من العتق، فأما إذا قال: أعطوا فلانا هٰذا العبد

بعينه، وأعطوا فلانا كذا و كذا، تخاصا في الثلث، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ایک شخص کئی وصیتیں کرے یا آزاد کرنے کی وصیت کرے!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص وصیت میں کہے فلاں آزاد ہے اور فلاں کو ہزار درہم دے دینا تو آزادی سے آغاز کیا جائے اور جب کہے فلاں کو آزاد کر دو اور فلاں کو اتنی اتنی رقم دو تو حصوں کے اعتبار سے تقسیم ہوگی اور جب کہے فلاں کو یہ معین غلام دے دو اور فلاں کو اس قدر دو تو تہائی حصے میں سے معین غلام سے آغاز کیا جائے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں آزادی کے بارے میں جو بیان کیا گیا ہم اسے ہی اختیار کرتے ہیں لیکن جب کہے کہ فلاں کو یہ معین غلام دے دو اور فلاں کو اس قدر رقم دو تو تہائی میں سے بطور حصہ تقسیم ہوگی۔"[1]

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٦٥٥. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يوصي للرجل العبد بعينه، و يوصي لآخر بثلث ماله، قال: يعطي هذ العبد، و يعطي هذا ما بقي إن بقي شيئ وإن أوصى لهٰذا بمائة درهم، ولهٰذا بثلث ماله، اعطى هذا مائة، والآخر ما بقي. قال محمد: ولسنا نأخذ بهٰذا، ولكن صاحبي الوصية يتحآصان في الثلث بوصيتهما، ولا يكون واحد منهما باحق بالثلث من صاحبه، وهو قول أبي حنيفه رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص کسی کے لئے معین غلام کی وصیت کرے اور دوسرے کے لئے اپنے تہائی مال کی وصیت کرے تو وہ فرماتے ہیں اس کو غلام دیا جائے اور دوسرے کو جو باقی بچے اگر کوئی چیز (تہائی میں سے) بچ جائے اور اگر اس ایک کے لئے ایک سو درہم کی وصیت کرے اور دوسرے کے لئے مال کے تہائی حصے کی وصیت کرے تو پہلے کو ایک سو درہم دیئے جائیں اور جو باقی بچے دوسرے کو دیا جائے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار نہیں کرتے بلکہ وہ دونوں جن کے لئے وصیت کی گئی اپنی اپنی وصیت کے ساتھ تہائی میں حصے کے مطابق شریک ہوں گے اور ان میں تہائی مال کا کوئی بھی زیادہ حقدار نہیں ہوگا' حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

---

[1] مرنے والا مال کی ایک تہائی کی وصیت کر سکتا ہے۔ لہٰذا اسی حساب سے غلام کا کچھ حصہ آزاد ہوگا اور رقم بھی اسی حساب جتنی بچے گی دی جائے گی۔ ۱۲ ہزاروی

٦٥٦ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يعتق ثلث عبده عند الموت و قد أوصى بوصا يا قال: بدأ بعتق ثلث غلامه، ولا يعتق منه إلا ما أعتق و يستسعٰى فيما لم يعتق منه، فإذا أوصٰى مع عتق ثلثه بوصِا يا و له مال جعل ثلثا سعايته فيما أوصٰى به، ولا أجعل ذٰلک للورثة. قال محمد: وهو قول أبي حنيفة رحمه اللّٰه تعالى، وأما في قولنا فإذا عتق ثلثه عتق كله، و بدئ به من ثلث مال الميت قبل الوصايا، فإن بقي شئ كان لأصحاب الوصايا بالحصص.

ترجمہ: حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص موت کے وقت اپنے غلام کا تہائی آزاد کرتا ہے اور وہ دیگر کئی وصیتیں کر چکا ہے وہ فرماتے ہیں غلام کے تہائی حصے کی آزادی کے ساتھ آغاز کرے اور اس سے صرف اتنا حصہ آزاد ہوگا جس کی وصیت کی باقی جو حصہ آزاد نہیں ہوا اس کے لئے غلام محنت مشقت کرے پس جب اس کے تہائی کی آزادی کے ساتھ دیگر وصیتیں بھی ہوں اور اس کے پاس مال ہو تو اس غلام کی محنت کا دو تہائی اس وصیت میں خرچ کیا جائے اور میں اسے وارثوں کے لئے قرار نہیں دیتا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے لیکن ہمارا یہ قول ہے کہ جب غلام کا تہائی حصہ آزاد ہو گیا تو وہ کل آزاد ہوگا اور میت کے مال کی تہائی سے دیگر وصیتوں سے پہلی اس سے آغاز کیا جائے اگر کچھ باقی بچے تو باقی وصیت والوں کو حصہ کے مطابق ملے گا۔"

٦٥٧ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم في الرجل يعتق عبده عند الموت و عليه دين قال: يستسعٰى في قيمته قال محمد: وبه نأخذ إذا كان الدين مثل القيمته أو أكثر ولم يكن له مال غيره، فإن كان الدين أقل من القيمة سعى في مقدار الدين من قيمته للغرماء، وفي ثلثي ما بقي للورثة، و كان له الثلث وصية، وهو قول أبي حنيفة رحمه اللّٰه تعالى.

ترجمہ: حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص موت کے وقت اپنے غلام کو آزاد کرے اور اس پر قرض ہو تو فرماتے ہیں وہ (غلام) اپنی قیمت کی ادائیگی کیلئے محنت کرے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب قرض قیمت کے برابر ہو یا زیادہ اور اس کے پاس کوئی دوسرا مال نہ ہو اور اگر قرض قیمت سے کم ہو تو وہ اپنی قیمت سے قرض خواہوں کے لئے قرض کی مقدار کی کوشش و محنت کرے اور باقی کا دو تہائی وارثوں کا ہوگا اور تیسرے حصے میں وصیت کر سکتا ہے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۶۵۸ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم قال: الكفن من جميع المال. قال محمد: وبه نأخذ، يبدأ به قبل الدين والوصية، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کفن تمام مال سے ہوگا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں قرض اور وصیت سے پہلے کفن سے آغاز کیا جائے' حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۶۵۹ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم قال: ما أوصى به الميت من وصية كانت عليه، أو صوما، أو نذرا أو كفارة يمين، فهو من الثلث إلا أن تشاء الورثة. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى. وكذٰلک ما أوصى به من حجة فريضة، أو زكٰوة أو غير ذٰلک فهو من الثلث، إلا أن يجيز الورثة من جميع المال فيجوز، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میت جس چیز کی وصیت کر جائے وہ اس پر لازم ہوگی۔" (ورثاء ادا کریں)

یا اس کے ذمہ روزہ یا نذر یا قسم کا کفارہ ہو تو وہ تہائی مال میں سے دیں گے مگر اس کے وارث چاہیں۔" (تو اپنے حصوں میں سے دے سکتے ہیں)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

اسی طرح اگر وہ فرض حج کی وصیت کر جائے یا زکوۃ وغیرہ کی وصیت کرے تو مال کے تیسرے حصے سے وصیت کو پورا کیا جائے ہاں وارث چاہیں تو سارے مال سے بھی ادائیگی کر سکتے ہیں یہ جائز ہے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۶۶۰ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم قال: يبدأ بالعتق من الوصية، فإن فضل شيئ من الثلث قسم بين أهل الوصية. قال محمد: وبه نأخذ في العتق البات في المرض والتدبير، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں وصیت میں غلام آزاد کرنے کو

اولیت دی جائے پھر اگر تہائی مال میں سے کچھ بچ جائے تو وہ اہل وصیت میں تقسیم کیا جائے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں، ہم مرض میں آزادی واقع ہونے کے سلسلے میں اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اسی طرح اگر مدبر بنائے۔" (یعنی مرض الموت میں غلام سے کہے تو آزاد ہے یا کہے میرے مرنے کے بعد تو آزاد ہے)

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٦٦١ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم قال: ما أوصى به الميت من نذر أو رقبة فمن ثلثه. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میت جس کی نذر یا (غلام) آزاد کرنے کی وصیت کرے تو وہ اس کے تہائی سے پوری کی جائے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔!

٦٦٢ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم قال: الحبلى إذا أوصت وهي تطلق ثم ماتت فوصيتها من الثلث. قال محمد: وبه نأخذ وإنما يعني بقوله وصيتها من الثلث، يقول: ما وهبت أو تصدقت به في تلك الحال فهو من الثلث، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حاملہ عورت جب وصیت کرے اور اسے طلاق دی گئی ہو پھر وہ مر جائے تو اس کی وصیت تہائی مال سے ہوگی۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور اس کی وصیت سے مراد یہ ہے کہ جو کچھ وہ اس حالت میں ہبہ کرے یا صدقہ کرے تو وہ تہائی مال میں سے دیا جائے گا۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٦٦٣ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم في الرجل يشتري ابنه عند الموت بألف درهم: أنه إن بلغ الذي أعطى فيه الثلث ورث، وإن كان ثمنه دون الثلث ورث، وإن كان أكثر من الثلث واستسعى في شئ لم يرث. قال محمد: وهٰذا كله قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى، وأما في قولنا فإنه يرث في ذٰلك كله، وقيمته دين عليه يحاسب بها بميراثه، و يؤدي نفلا إن كان عليه، و يأخذ فضلا إن كان له: لأنه وارث، و رقبته وصية له، ولا يكون لوارث وصية.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو موت کے وقت اپنے (غلام) بیٹے کو ایک ہزار درہم کے بدلے میں خریدتا ہے جو مال اس نے دیا ہے اگر وہ تہائی حصہ مال کو پہنچتا ہے تو وہ (لڑکا) اس کا وارث ہوگا اور اگر وہ تہائی سے کم ہو تب بھی وارث ہوگا اور تہائی سے زیادہ ہو اور کسی چیز میں اس سے محنت مشقت کرائی جائے تو وارث نہیں ہوگا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے لیکن ہمارے قول کے مطابق ان تمام صورتوں میں وہ وارث ہوگا اور اس کی قیمت اس پر قرض ہوگی اس کی میراث سے حساب کیا جائے گا اور اگر اس (میت) کے ذمہ کچھ ہو تو بطور نفل ادا کرے اور اگر اس میت کے لئے کسی کے ذمہ کچھ ہو تو بطور فضل حاصل کرے کیونکہ وہ وارث ہے اور اس کی گردن اس کے لئے وصیت ہے اور وارث کے لئے وصیت نہیں ہوتی۔"

باب فضل العتق! آزاد کرنے کی فضیلت!

۶۶۴۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن عمران بن عمير عن أبيه عن عبدالله بن مسعود رضى الله عنهما أنه أعتق مملوكاله، فقال له: أما إن مالك لي، ولكني سأدعه لک. قال محمد: وربه نأخذ، من أعتق مملوكا أو كاتبه فماله لمولاه، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت عمران بن عمیر "رحمہ اللہ" سے وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عبد اللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے ایک غلام کو آزاد کیا تو فرمایا تمہارا مال میری ملکیت ہے لیکن میں عنقریب اسے تیرے لئے چھوڑوں گا۔"

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جو شخص غلام کو آزاد کرے یا مکاتب بنائے تو اس کا مال اس کے مولیٰ کا ہوتا ہے' حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۶۶۵۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم قال: من أعتق نسمة أعتق الله بكل عضو منها عضوا منه من النار. حتى أن كان الرجل ليستحب أن يعتق الرجل لكمال أعضائه، والمرأة تعتق المرأة لكمال أعضآئها.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جو شخص کسی شخص (مرد یا عورت) کو آزاد کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلے اس کے ایک عضو کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے حتیٰ کہ مرد کو یہ پسند ہوتا

چاہئے کہ وہ کسی شخص کو اس کے کامل الاعضاء ہونے کی وجہ سے آزاد کرے اور عورت کو یہ بات پسند ہو کہ وہ کسی کامل الاعضاء لونڈی کو آزاد کرے۔"

باب عتق المدبر وأم الولد! مدبر[1] اور ام ولد کی آزادی!

٦٦٦ ۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم قال: في ولد المدبرة: المولود في حال تدبيرها بمنزلتها. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے مدبرہ لونڈی کے بارے میں فرمایا کہ اس کی اس حالت میں پیدا ہونے والا بچہ اسی کی طرح (مدبر) ہوتا ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٦٦٧ ۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم قال: ولد أم الولد من غير سيدها إذا ولدته وهي أم ولد بمنزلتها. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب ام ولد کا بچہ اس کے مولیٰ کے غیر سے ہو جب ام ولد ہونے کی حالت میں پیدا ہو تو وہ ماں کی طرح ہوگا۔ (مدبر ہوگا)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٦٦٨ ۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم عن عمر بن الخطاب رضى الله عنه أنه كان ينادي على منبر رسول الله صلى الله عليه وسلم في بيع أمهات الأولاد: أنه حرام، إذا ولدت الأمة لسيدها عتقت، وليس عليها بعد ذلک رق. قال محمد: وبه نأخذ إلا أنها متعة له يطأها مادام حيا.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت عمر بن خطاب "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں کہ وہ منبر رسول ﷺ پر ام ولد (لونڈیوں) کے بارے میں اعلان فرماتے تھے کہ کو بیچنا حرام ہے جب لونڈی کے ہاں اس کے مولیٰ کا

---

[1] جس غلام کو اس کا مولیٰ کہے کہ میرے مرنے کے بعد تو آزاد ہے وہ مدبر کہلاتا ہے اور جس لونڈی سے مولیٰ کا بچہ پیدا ہوا وہ ام ولد کہلاتی ہے مدبر اور ام ولد مولیٰ کے مرنے کے بعد خود بخود آزاد ہو جاتے ہیں۔ ۱۲ ہزاروی

بچہ پیدا ہوا تو وہ آزاد ہو جاتی ہے (یعنی مولیٰ کے مرنے کے بعد) اب اس پر غلامی نہیں ہے۔" [1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں البتہ وہ اس کے لئے قابل نفع ہے جب تک زندہ ہے اس وطی کر سکتا ہے۔"

۶۶۹۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم في السقط من الأمة، أنه ما كان لا يستبين له إصبع أو عين أو فم أنها لا تعتق ولا تكون به أم ولد قال محمد وبه نأخذ اذا لم يستبن من السقط شئ يعرف أنه ولد لم تكن به أمه أم ولد، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد "رحمہ اللہ" نے بیان کیا اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ لونڈی کا ناتمام حمل گر جائے تو جب تک اس کی انگلی یا آنکھ یا منہ وغیرہ (کوئی عضو) ظاہر نہ ہو وہ لونڈی آزاد نہیں ہوگی اور نہ ہی وہ اسکی وجہ سے ام ولد بنے گی۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب تک اس گرنے والے حمل سے کوئی ایسی چیز ظاہر نہ ہو جس سے اس کے بچے کے ہونے کا پتہ چلے تو وہ اس کی وجہ سے ام ولد نہیں ہوگی۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۶۷۰۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم في أم ولد تفجر قال: لاتباع على حال. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنفية رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد "رحمہ اللہ" نے بیان کیا اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں جو ام ولد گناہ کا ارتکاب کرے تو اسے کسی حالت میں فروخت نہیں کر سکتے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۶۷۱۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم في الرجل يزوج أم ولده عبدا فتلد أولادا ثم يموت قال: فهي حرة، و أولادها أحرار وهي بالخيار، إن شآء ت كانت مع العبد، وإن شاء ت لم تكن. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ایک شخص اپنی ام ولد کا نکاح کسی

غلام سے کرے پھر اس کے ہاں اولاد پیدا ہو پھر وہ آدمی مر جائے تو وہ آزاد ہو جائے گی اور اس کی اولاد بھی آزاد ہوگی اور اس عورت کو اختیار ہوگا اگر چاہے تو اس غلام کے ساتھ رہے اور اگر چاہے تو اس کے ساتھ نہ رہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب العبد یکون بین الرجلین فیعتق أحدهما نصیبه!

٦٧٢۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنیفة قال: حدثنا یزید بن عبدالرحمٰن عن الأسود أنه أعتق مملوکا بینه و بین إخوة له صغار. فذکر ذٰلک لعمر بن الخطاب رضی الله عنه، فأمره أن یقومه و یرجئه حتی تدرک الصبیة. فإن شآء وا اعتقوا وان شاء واضمنوا. قال محمد: وهو قول أبي حنیفة رحمه الله تعالی، إذا کان المعتق موسرا، وأما في قولنا فإذا أعتق أحدهم فقد صار العبد حرا کله، ولا سبیل للباقین إلٰی عتقه بعد ذٰلک، فإن کان المعتق موسرا ضمن حصص أصحابه. وإن کان معسرا سعی العبد لأصحابه في حصصهم من قیمته.

دو آدمیوں کے درمیان ایک غلام مشترک ہو اور ایک اپنا حصہ آزاد کرے!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت یزید بن عبدالرحمٰن "رحمہ اللہ" نے حضرت اسود "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ انہوں نے ایک غلام آزاد کیا جو ان کے اور ان کے چھوٹے بھائیوں کے درمیان مشترک تھا یہ بات حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" کی خدمت میں عرض کی گئی تو آپ نے ان کو حکم دیا کہ اس (غلام) کی قیمت لگائیں اور اسے محفوظ رکھیں حتیٰ کہ وہ بچے بالغ ہو جائیں اور پھر وہ چاہیں تو آزاد کریں (آزادی کو برقرار رکھیں) اور اگر چاہیں تو اس سے اپنے حصے کی قیمت وصول کریں۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں حضرت ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے اگر آزاد کرنے والا کشادہ حال ہو اور ہمارے قول کے مطابق کہ جب ان میں سے ایک آزاد کر دے تو غلام آزاد ہو جائے گا اور اس کے بعد باقی حضرات کے لئے کوئی راستہ نہیں رہے گا اور اگر آزاد کرنے والا کشادہ دست ہو تو اپنے ساتھیوں کے حصوں کا ضامن ہوگا اور اگر وہ تنگ دست ہو تو غلام اپنی قیمت میں سے باقی حضرات کے حصول کے لئے کوشش کرے۔"

٦٧٣۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنیفة عن حماد عن أبراهیم في العبد بین اثنین فیعتق أحدهما قال: الاخر إن شآء أعتق، وکان الولاء بینهما، أو یضمنه و یکون الولاء للضامن، وإن کان

معسرا استسعاه، وكان الولاء بينهما. قال محمد: وهذا قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى، وأما في قولنا فلا سبيل له إلى عتقه بعد عتق صاحبه وقد صار حرا حين أعتقه صاحبه، وإن كان المعتق موسرا ضمن حصة صاحبه، فإن كان معسرا سعى العبد في حصة صاحبه. ليس له غير ذلک والولاء في الوجهين جميعا للمولى المعتق الأول.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ جب غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو پس ان میں سے ایک اسے آزاد کردے تو فرماتے ہیں دوسرے کو اختیار ہے اگر چاہے تو آزاد کرے اور ولاء دونوں کے درمیان مشترک ہوگی یا وہ (آزاد کرنے والا) اس دوسرے کے حصے کی قیمت ادا کرے اور ولاء اس قیمت بھرنے والے کے لے ہوگی اور اگر وہ تنگدست ہو تو اس غلام سے محنت کرائے اور ولاء دونوں کے درمیان مشترک ہوگی۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں یہ حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا قول ہے لیکن ہمارے قول یہ ہیں جب اس کے ساتھی نے آزاد کر دیا تو اب اس دوسرے کے لئے آزاد کرنے کا کوئی راستہ نہیں کیونکہ جب اس کے ساتھی نے پہلے آزاد کر دیا تو یہ آزاد ہو گیا اب اگر آزاد کرنے والا آسودہ حال ہے تو اپنے ساتھی کے حصے کی قیمت ادا کرے اور اگر تنگ دست ہے تو غلام اس دوسرے کے حصے کی ادائیگی کے لئے محنت مزدوری کرے اس کے علاوہ کوئی صورت نہیں اور ان دونوں صورتوں میں ولاء اس کے لئے ہوگی جس نے پہلے آزاد کیا۔"[1]

باب من أعتق نصف عبده! جس نے اپنے غلام کو نصف آزاد کیا!

٦٧٤. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال: إذا أعتق الرجل نصف عبده في صحته لم يعتق منه إلا ما أعتق منه، و يسعى فيما لم يعتق منه. قال محمد، وهذا قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى. وأما في قولنا فإذا أعتق منه جزء قل أو كثر عتق كله، ولم يسع له في شيئ والله سبحانه و تعالى أعلم.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص حالت صحت میں اپنے غلام کا نصف آزاد کرے تو اس کی طرف سے وہی آزاد ہوگا جو اس نے آزاد کیا اور جو آزاد نہیں ہوا اس کے لئے وہ محنت کرے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں یہ حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا قول ہے لیکن ہمارے نزدیک جب اس کی ایک جزء بھی آزاد ہو گئی تو پورا غلام آزاد ہو گیا وہ جزء کم ہو یا زیادہ اب وہ اس کے لئے کوئی کوشش

[1] ولاء کا مطلب یہ ہے کہ آزاد شدہ غلام اور جس نے آزاد کیا ایک دوسرے کے وارث ہوں گے۔ ۱۲ہزاروی

(محنت مزدوری) نہیں کرے گا۔"

باب مملوک بين رجلين كاتب أحدهما نصيبه!

٦٧٥ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه قال في مملوك بين شريكين قال: لا يجوز مكاتبة أحدهما إلا بإذن شريكه. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

دو آدمیوں کے درمیان غلام مشترک ہو اور ان میں ایک اپنے حصے کو مکاتب بنائے!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اس غلام کے بارے میں فرمایا جو دو شریکوں کے درمیان ہو فرماتے ہیں کہ جب تک دوسرا شریک اجازت نہ دے کوئی ایک اسے مکاتب نہیں بنا سکتا۔"[1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

٦٧٦ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم في العبد يكون بين رجلين فيكاتب أحدهما نصيبه قال: لشريكه أن يرد المكاتبة إذا علم وإذا كان المملوك بين اثنين فأراد أحدهما أن بكاتبه على نصيبه قال: لا يجوز مكاتبته على نصيبه إلا بإذن صاحبه. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس غلام کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو دو آدمیوں کے درمیان (مشترک) ہو پس ان میں سے ایک اپنے حصہ کو مکاتب بنائے وہ فرماتے ہیں اس کے شریک کو حق ہے کہ جب اسے علم ہو تو اس مکاتبت کو رد کر دے اور جب غلام دو آدمیوں کے درمیان ہو پس ان میں سے ایک ارادہ کرے کہ وہ اپنے حصے کو مکاتب بنائے تو وہ اپنے حصے کے غلام کو بھی اپنے ساتھی کی اجازت کے بغیر مکاتب نہیں بنا سکتا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٦٧٧ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن علي بن أبي طالب رضي الله

---

[1] جب مولیٰ اپنے غلام سے کہے کہ اتنی رقم دے کر آزاد ہو جاؤ تو یہ عمل مکاتبت کہلاتا ہے اور غلام مکاتب ہوتا ہے۔ ۱۲ ہزاروی

باب مكاتبة المكاتب! مکاتب کی مکاتبیت!

عنه في المكاتب قال: يعتق منه بقدر ما أدى، و يرق منه بقدر ما عجز.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" اور وہ حضرت علی بن ابی طالب "رضی اللہ عنہ" سے مکاتب کے بارے میں روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں وہ جس قدر رقم ادا کرے اس کے مطابق آزاد ہو جائے گا اور جس سے عاجز ہو جائے اس کے مطابق ہی رہے گا۔"

٦٧٨ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن عبدالله بن مسعود رضى الله عنهما في المكاتب قال: إذا أدى قيمة رقبته فهو غريم.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" سے مکاتب کے بارے میں روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں جب وہ اپنی قیمت ادا کر دے تو اب وہ قرض خواہ ہے۔"

٦٧٩ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن زيد بن ثابت رضى الله عنه في المكاتب قال: هو مملوك ما بقي عليه شئ من مكاتبته. قال محمد: و قول زيد رضى الله عنه أحب إلينا وإلى أبي حنيفة في المكاتب من قول علي و عبدالله رضى الله عنهما، وقال أبو حنيفة: وهو قول عائشة رضي الله عنها فيما بلغنا، وبه نأخذ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت زید بن ثابت "رضی اللہ عنہ" سے مکاتب کے بارے میں روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب تک اس کی مکاتبت سے کچھ رقم بھی باقی رہے وہ غلام ہی رہے گا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں حضرت زید "رضی اللہ عنہ کا بھی یہی قول ہے اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کے نزدیک حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہما" کے قول سے زیادہ پسندیدہ ہے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں جس طرح ہم تک بات پہنچی ہے حضرت عائشہ "رضی اللہ عنہا" کا قول بھی یہی ہے۔"

٦٨٠ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن علي بن أبى طالب و عبدالله بن مسعود رضى الله عنهما و شريح أنهم كانوا يقولون: إذا مات المكاتب و ترك وفاء أخذ مما ترك ما بقي عليه من مكاتبته فدفع إلى مولاه ما بقي بعده لورثة المكاتب. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت علی بن ابی طالب اور حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" اور حضرت شریح "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں یہ سب حضرات فرماتے ہیں جب مکاتب مر جائے اور ادائیگی چھوڑ جائے تو اس کے ترکہ میں سے اتنی رقم لی جائے جو اس کی مکاتبت سے باقی ہے اور وہ اس کے مولیٰ کو دی جائے اور جو باقی بچ جائے وہ مکاتب کے وارثوں کا ہوگا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۶۸۱ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في قول الله تعالى: "فكاتبوهم إن علمتم فيهم خيرا" قال: علمتم أن فيهم أداء.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اللہ تعالیٰ کے اس قول

فَكَاتِبُوهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا (پ ۱۸ النور ۳۳)

پس ان کو مکاتب بناؤ اگر ان میں بھلائی معلوم کرو۔

کے بارے میں فرماتے ہیں اگر تمہیں معلوم ہو کہ وہ (بدل کتابت) ادا کریں گے۔"

۶۸۲ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا كاتب الرجل عبدين له على ألف درهم مكاتبة واحدة و جعل نجومها واحدة قال: إن أديا فهما حران. وإن عجزا فهما ردا في الرق. قال إبراهيم: لا يعتقان حتى يؤديا جميع الألف. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں اگر کوئی شخص اپنے دو غلاموں کو ایک ہزار درہم میں ایک ہی مکاتبت میں مکاتب بنائے اور دونوں کی ادائیگی کو اکٹھا رکھے تو اگر وہ دونوں ادا کر دیں تو دونوں آزاد ہو جائیں گے اور اگر دونوں عاجز ہو جائیں تو دونوں غلامی میں لوٹ جائیں گے حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں جب تک دونوں ایک ہزار درہم ادا نہ کریں تو دونوں آزاد نہیں ہوں گے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۶۸۳ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه قال في رجل كاتب

غلامين على ألف درهم ثم مات أحدهما: أنه إن كان قال: إذا أديتما الألف فأنتما حران والا فأنتما مملوكان، ثم مات أحدهما فإنه يأخذ الحي بالألف كلها، فإن كاتبهما على الألف ولم يشترط فإنه لا يأخذ إلا بالحصة: بنصف الأول، و بقيمة الباقي. قال محمد: وبه نأخذ في جميع الحديث، إذا لم يشترط شيئا فمات أحدهما قسمت المكاتبة على قيمتهما، فبطل من المكاتبة حصة قيمة الميت، ووجبت على الحي الآخر قيمته، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو دو غلاموں کو ایک ہزار درہم میں مکاتب بنائے پھر ان میں سے ایک مر جائے تو اگر اس نے یوں کہا تھا کہ اگر تم دونوں ایک ہزار ادا کر دو تو دونوں آزاد ہو ورنہ دونوں غلام رہو گے۔ پھر ان میں سے ایک مر جائے تو وہ زندہ غلام سے پورے ہزار درہم وصول کرے اور اگر ایک ہزار پر دونوں کو مکاتب بنائے اور کوئی شرط نہ رکھے تو اب اس میں (زندہ) سے اس کے حصے کے مطابق وصول کرے پہلے کا نصف اور باقی کی قیمت۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم تمام حدیث میں اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب کوئی شرط نہ رکھے پس ان میں سے ایک مر جائے تو مکاتبت (کی رقم) دونوں کی قیمت پر تقسیم کی جائے اب میت کی قیمت کا حصہ مکاتبت سے باطل ہو جائے گا اور زندہ پر اس کی قیمت واجب ہو گی۔"

حضر امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب المكاتب يوخذ منه الكفيل! مکاتب سے کفیل لینا!

٦٨٤۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم قال في الكفالة في المكاتبة: ليست بشيء، إنما هو مالك كفل لك به، و كذلك أنه لو عجز و قد أخذت من الكفالة بعض مكاتبته رد المكاتب في الرق ولم يكن لك ما أخذت: لأن ما أخذت منهم وهو ملك لهم وفي رقبة عبدك، قال محمد: وبه نأخذ، إذا كفل الرجل الرجل بالمكاتبة عن مكاتبه فالكفالة باطلة، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد "رحمہ اللہ" نے بیان کیا اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے مکاتبت میں کفالت کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ یہ کوئی چیز نہیں وہ اس چیز کا مالک ہے جس کا اس نے تمہارے لئے کفالہ کیا اسی طرح اگر وہ عاجز ہو جائے اور تم نے اس کی بعض مکاتبت میں کفالہ اختیار کیا تو مکاتب غلامی میں چلا جائے گا اور جو کچھ تم نے

لیا وہ تمہارے لئے نہیں ہوگا کیونکہ تم نے ان سے جو کچھ لیا وہ ان کی ملک ہے اور تمہارے غلام کی گردن چھڑانے کے لئے استعمال ہو۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں' جب کوئی شخص کسی دوسرے کو مکاتبت کا کفیل بنائے تو کفالہ باطل ہوگا۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔" [1]

باب میراث القاتل!

قاتل کی وراثت!

٦٨٥ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: لا يرث قاتل من قتل خطأ أو عمدا، ولكنه يرثه أولى الناس به بعده. قال محمد: وبه نأخذ، لا يرث من قتل خطأ أو عمدا من الدية ولا من غيرها شيئا. وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جو شخص کسی کو غلطی سے یا جان بوجھ کر قتل کرے تو قاتل اس کا وارث نہیں ہوگا لیکن اس کے بعد جو اس کا سب سے زیادہ قریبی ہے وہ وارث ہوگا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں کہ جو شخص غلطی سے یا جان بوجھ کر کسی کو قتل کرے تو یہ اس کی دیت کا اور دوسری کسی بھی چیز کا وارث نہیں ہوگا۔"

باب من مات ولم يترك وارثا مسلما!

٦٨٦ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن عمر بن الخطاب رضى الله عنه أنه قال: المشركون بعضهم أولى ببعض، لا نرثهم ولا يرثوننا. قال محمد: وبه نأخذ والكفر ملة واحدة يتوارثون عليها وإن اختلف أديانهم، يرث النصراني اليهودي، واليهودي المجوسي، ولا يرثهم المسلمون، ولا يرثونهم، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

جو شخص مر جائے اور کسی مسلمان وارث کو نہ چھوڑے!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت عمر بن خطاب "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا مشرکین ایک دوسرے کے زیادہ قریب ہیں نہ ہم ان کے وارث ہیں اور نہ وہ ہمارے وارث ہوں گے۔"

---

[1] اگر کوئی شخص کسی مقروض کی طرف سے ذمہ داری اٹھائے کہ اگر یہ شخص رقم نہ دے تو میں دوں گا تو یہ کفالہ ہے اسی طرح بعض اوقات اسے پیش کرنے کی ذمہ داری اٹھائی جاتی ہے تو یہ بھی کفالہ ہوتا ہے۔ ۱۲ ہزاروی

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور کفر ایک ملت ہے وہ ایک دوسرے کے وارث ہیں اگر چہ ان کے دین مختلف ہوں عیسائی یہودی کا وارث ہوگا اور یہودی مجوسی کا وارث ہوگا اور مسلمان ان کے وارث نہیں ہوں گے اور نہ وہ مسلمانوں کے وارث ہیں۔"

٦٨٧ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في النصراني يموت و ليس له وارث قال: ميراثه لبيت المال. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس عیسائی کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو مر جائے اور اس کا کوئی وارث نہ ہو فرماتے ہیں اس کی وراثت بیت المال میں جمع کی جائے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٦٨٨ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الولد الصغير يموت واحد أبويه كافر والآخر مسلم. أنه يرثه المسلم أيهما كان. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ کوئی چھوٹا بچہ فوت ہو جائے اور اس کے ماں باپ میں سے ایک کافر اور دوسرا مسلمان ہو تو مسلمان اس کا وارث ہوگا وہ جو بھی ہوں۔" (ماں یا باپ)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٦٨٩ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الولد يكون أحد والديه مسلما والآخر مشركا قال: هو للمسلم منهما. قال محمد: وبه نأخذ، هو على دين المسلم منهما أيهما كان، فإن كان كافرين جميعا أحدهما من أهل الكتاب فالولد على دين الذي من أهل الكتاب منهما، تحل له مناكحته، وأكل ذبيحته، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس بچے کے بارے میں روایت کرتے ہیں جس کے والدین میں سے ایک مسلمان اور دوسرا مشرک ہو وہ فرماتے ہیں وہ بچہ ان میں سے مسلمان کا ہوگا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں وہ ان میں سے مسلمان کے دین

پر ہوگا وہ ان میں سے کوئی بھی ہو (ماں یا باپ پر) اگر دونوں کافر ہوں لیکن ان میں سے ایک اہل کتاب سے ہو تو بچہ ان میں سے اہل کتاب کے دین پر ہوگا اس سے نکاح بھی درست ہوگا اور اس کا ذبیحہ بھی حلال ہوگا۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۶۹۰۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا الهيثم عن عامر الشعبي عن عبدالله بن مسعود رضي الله عنهما أنه قال: يا معشر همدان: أنه يموت الرجل منكم ولا يترک وارثا فليضع ماله حيث أحب. قال محمد: وبه نأخذ، إذا لم يدع وارثا فأوصى بماله كله جاز، ذلک وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے الہیثم "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت عامر شعبی "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا اے ہمدان کے گروہ! تم سے کوئی شخص مرجاتا ہے اور وارث نہیں چھوڑتا تو وہ جہاں پسند کرے اپنا مال صرف کرے

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں' جب وارث نہ چھوڑے تو اور تمام مال کی وصیت کرے تو جائز ہے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب الرجل يموت و يترک امرأته فيختلفان في المتاع!

۶۹۱۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنفية عن حماد عن إبراهيم قال: إذا مات الرجل و ترک امرأته فما كان في البيت من متاع النساء فهو للنسآء وما كان في البيت من متاع الرجال فهو للرجال، وما كان من متاع يكون للرجال والنسآء فهو لها: لأنها هي الباقية. وإذا ماتت المرأة فما كان في البيت من متاع الرجال فهو للرجل، وما كان من متاع النساء فهو لها، وما كان لهما جميع فهو للرجال لأنه الباقي، وإذا طلقها فما كان من متاع الرجال والنساء فهو للرجل لأنه الباقي، وهي الخارجة إلا أن تقيم على شئ بينة فتأخذه. قال محمد: وبهذا كله يأخذ أبو حنيفة رحمه الله تعالى. قال محمد: ولسنا نأخذ بهذا ولكن ما كان من متاع الرجال فهو للرجل وما كان من متاع النسآء فهو للمرأة، وما كان يكون لهما جميعا فهو للرجل على كل حال إن مات، أو طلق، أولم يطلق. وقال ابن أبي ليلى: المتاع كله متاع الرجل ما كان يكون للرجال والنساء و غير ذلک إلا لباسها. وقال غيره من الفقهآء: ما كان يكون للرجل فهو للرجل، وما يكون للنسآء فهو للمرأة وما كان يكون لهما جميعا فهو بينهما نصفان. وقد قال

ذلک زفر، وقد يروي عن إبراهيم النخعي، وقال بعض الفقهآء أيضا: جميع ما في البيت من متاع الرجال والنسآء و غير ذلک بينهما نصفين. وقال بعض الفقهآء أيضا: البيت بيت المراة، فما كان من متاع الرجال والنسآء فهو للمراة، وقال بعض الفقهاء أيضا تعطى المراة من متاع النسآء ما يجهز به مثلها، و جميع ما بقي في البيت فهو كله للرجل إن مات أو ماتت.

کوئی آدمی مرجائے اور بیوی چھوڑ جائے پس سامان میں اختلاف ہوجائے!

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی آدمی مرجائے اور بیوی چھوڑ جائے تو گھر میں جو سامان عورتوں سے متعلق ہوگا وہ اس کا ہوگا اور مردوں سے متعلق ہوگا وہ مردوں (وارثوں) کا ہوگا اور جو سامان مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے ہوسکتا ہے وہ اس عورت کا ہوگا کیونکہ وہی باقی (زندہ) ہے۔"

اور اگر عورت فوت ہوجائے تو گھر میں جو سامان مردوں کے سامان سے ہوگا وہ مرد اور جو دونوں کے لئے ہوتا ہے وہ مرد کے لئے ہوگا کیونکہ وہی باقی (زندہ) ہے اور جب وہ اپنی بیوی کو طلاق دے تو جو سامان مردوں اور عورتوں کے سامان سے ہے وہ مرد کے لئے ہے کیونکہ وہی (گھر میں) باقی ہے اور عورت ہی باہر چلی گئی البتہ وہ کسی خاص چیز کی ذاتی ملکیت پر گواہ قائم کردے تو اسے لے سکتی ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اس بات کے قائل نہیں ہیں لیکن جو مردوں کے سامان سے ہے وہ مرد کے لئے ہے اور جو عورتوں کے سامان سے ہے وہ عورت کے لئے ہے اور جو دونوں کے درمیان مشترک ہے' وہ ہر حالت میں مرد کا ہے اگر وہ مرجاتا ہے یا طلاق دیتا ہے یا طلاق نہیں دیتا۔"

ابن ابی لیلیٰ "رحمہ اللہ" نے کہا تمام کا تمام سامان مرد کا ہے وہ مرد و عورت کے لیے ہو یا اس کے علاوہ ہو سوائے عورت کے لباس کے۔

اور دیگر فقہاء فرماتے ہیں جو مرد کے لئے ہوتا ہے وہ مرد کا اور جو عورتوں کے لئے ہوتا ہے وہ عورت کے لئے ہے اور جو (مرد و عورت) دونوں کے لئے ہوتا ہے وہ ان دونوں کے درمیان نصف نصف ہوگا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" نے بھی یہی بات فرمائی ہے اور حضرت ابراہیم نخعی "رحمہ اللہ" سے بھی اسی طرح مروی ہے۔"

بعض دیگر فقہاء اس طرح فرماتے ہیں کہ گھر کا تمام سامان جو مردوں اور عورتوں سے متعلق ہے وہ ان دونوں کے درمیان نصف نصف ہے۔"

بعض فقہاء نے یوں فرمایا ہے گھر عورت کا گھر ہے پس جو سامان مردوں اور عورتوں کے سامان سے

ہے وہ عورت کے لئے ہے بعض فقہاء نے فرمایا عورتوں کے سامان سے عورت کو وہ سامان دیا جائے جس کی مثل جہیز میں دیا جاتا ہے اور باقی جو کچھ گھر میں رہے گا وہ سب مرد کا ہوگا چاہے مرد کا انتقال ہو یا عورت کا۔''

باب میراثِ الموالي!

آزاد غلاموں کی وارثت!

۶۹۲۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: أن علي بن أبي طالب والزبير بن العوام رضي الله عنهما اختصما إلى عمر بن الخطاب رضي الله عنه في مولى لصفية بنت عبدالمطلب رضي الله عنها مات، فقال الزبير: أمي وأنا أرث وأرثها مواليها، وقال علي رضي الله عنه: عمتي وأنا أعقل عنها، فجعل عمر رضي الله عنه الميراث للزبير رضي الله عنه، و جعل العقل علي علي ابن أبي طالب رضي الله عنه. قال محمد: وبهذا نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی، وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب اور حضرت زبیر بن عوام ''رضی اللہ عنہما'' نے حضرت صفیہ بن عبدالمطلب ''رضی اللہ عنہا'' کے آزاد کردہ غلام کے بارے میں جو فوت ہو گیا تھا اپنا مقدمہ حضرت عمر بن خطاب ''رضی اللہ عنہ'' کے سامنے پیش کیا تو حضرت زبیر ''رضی اللہ عنہ'' نے فرمایا حضرت صفیہ ''رضی اللہ عنہا'' میری ماں ہیں میں ان کا بھی وارث ہوں اور ان کے غلاموں کا بھی وارث ہو۔''

حضرت علی المرتضیٰ ''رضی اللہ عنہ'' نے فرمایا یہ میری پھوپھی تھیں اور میں ان کی طرف سے دیت دیتا ہوں پس حضرت عمر فاروق ''رضی اللہ عنہ'' نے اس غلام کی میراث حضرت زبیر ''رضی اللہ عنہ'' کے لئے مقرر فرمائی اور دیت حضرت علی المرتضیٰ ''رضی اللہ عنہ'' پر ڈالی۔ (کیونکہ دیت عاقلہ (خاندان) پر ہوتی ہے)

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

۶۹۳۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: الولآء للبنين الذكور دون الإناث، فإذا درجوا وذهبوا ارجع الولاء إلى العصبة قال محمد: وبهذا نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی، وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ولاء مردوں کے لئے ہوگی عورتوں کے لئے نہیں اگر وہ مر جائیں اور چلے میں ہو تو ولاء عصبہ کی طرف لوٹ آئے گی۔''[1]

---

[1] جن حضرات کے لئے وراثت میں حصہ مقرر نہیں ہوتا بلکہ ذوی الفروض کے بعد باقی وراثت اس کے حقدار ہوتے ہیں وہ عصبہ ہیں جیسے بیٹا وغیرہ۔۱۲ہزاروی

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۶۹۴ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا محمد بن قيس الهمداني قال: أقبل رجل من أهل الذمة فأسلم على يدي ابن عم مسروق قولاه، فمات و ترک مالا، فانطلق مسروق فسأل عبدالله بن مسعود رضى الله عنهما عن ميراثه، فأمره بأكله.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے محمد بن قیس ہمدانی "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں کہ ذمی لوگوں میں سے ایک شخص آیا اور اس نے حضرت مسروق "رضی اللہ عنہ" کے بھتیجے کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اور ان سے موالات قائم کی[1] پس وہ مر گیا اور اس نے مال چھوڑا تو حضرت مسروق "رضی اللہ عنہ" نے حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کی وراثت کا مطالبہ کیا تو آپ نے اسے کھانے (استعمال کرنے) کی اجازت دی۔"

۶۹۵ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا تولاک الرجل من أهل الذمة فعليک عقله ولک ميراثه، وله أن يتحول بولايته ما لم يعقل عنه، فإذا عقلت عنه فليس له أن يتحول بولائه. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب ذمی لوگوں میں سے کوئی تم سے موالات قائم کرے تو تم پر اس کی دیت ہے اور تمہارے لئے اس کی وراثت ہے۔ اور جب تک اس کی طرف سے دیت نہ دی جائے وہ موالات کو بدل سکتا ہے جب اس کی طرف سے دیت دی جائے تو اب اسے موالات کا حق نہیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب ميراث المتلاعنين و ابن الملاعنة!

۶۹۶ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا قذف الرجل امرأته فالتعن أحدهما توارثا مالم يلتعن الآخر. قال محمد: وبه نأخذ يتوارثان مالم يتلاعنا جميعا و يفرق السلطان بينهما، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

---

[1] اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک دوسرے کے وارث ہوں گے۔ ۱۲ ہزاروی

دولعان کرنے والوں اور لعان کرنے والی کے بیٹے کی وراثت!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی مرد اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگائے پس ان میں سے ایک لعان کا مطالبہ کرے تو جب تک دوسرا لعان نہ کرے وہ ایک دوسرے کے وارث ہوں گے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب تک دونوں لعان نہ کریں وہ ایک دوسرے کے وارث ہوں گے اور حکمران ان دونوں کے درمیان تفریق کردے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٦٩٧ ـ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه قال في ميراث ابن الملاعنة: إذا كانت الأم و ولدها ورثته ثلثي الميراث، وإن كانت الأم وحدها فلها الميراث كله، وإن ماتت أمه ثم مات بعد ذلك فاجعل ذوي قرابته من أمه كأنهم وارثوا أمه، كأنها هي التي ماتت، إن كان أخافله المال كله، وإن كانت أختا فلها النصف وإن كان أخا وأختا فالثلثان للأخ وللأخت الثلث وإن كانت أختين فلهما الثلثان قال محمد: وبه نأخذ في قوله: إذا ورثته أمه و ولدها، و في قوله إذا ورثته الأم خاصة. وأما ما سوى ذلك فلسنا نأخذ به، ولكنا نقول: إذا ماتت الأم نظر إلى أقربهم من ابن الملاعنة فجعلنا له المال فإن كانت القرابة واحدة فعلى القرابة وإن ترك أخا وأختا فهو بمنزلة رجل غير ابن الملاعنة ترك أخاه لأمه وأخته لامه ولم يترك وارثا غيرهما ولا عصبة فالمال بينهما نصفان، وهذا كله قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کی وراثت کے بارے میں فرمایا اگر ماں اور اس کا بیٹا دونوں ہوں تو وہ میراث میں سے دو تہائی کی وارث ہوگی اور اگر ماں اکیلی ہو تو تمام وراثت اس کے لئے ہوگی۔" [1]

اور اگر اس کی ماں مرجائے تو پھر وہ بیٹا اس کے بعد فوت ہو تو اس کی ماں کی طرف سے قرابت داروں کو دو گویا وہ اس کی ماں کے وارث ہیں اور گویا وہ عورت ہی فوت ہوتی اگر اس کا بھائی ہو تو تمام مال اس کے لئے ہوگا اور اگر بہن ہو تو اس کے لئے نصف ہوگا اگر بہن اور بھائی ہوں تو دو تہائی بھائی کے لئے اور ایک تہائی بہن کے

[1] یعنی جب لعان کرنے والی عورت کا بیٹا مرجائے اور ماں اور بھائی چھوڑ جائے تو دو تہائی ماں کے لئے ہوگا اور مرنے والے کا بھائی نہ صرف ماں ہو تو وہ تمام وراثت کی مالک ہوگی۔

لئے ہوگا اور اگر دو بہنیں ہوں (بھائی نہ ہو) تو ان کے لئے دو تہائی ہوگا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم ان کے اس قول کہ جب اس کی وارث ماں اور اس کا بیٹا ہو میں اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور یہ قول کہ صرف ماں وارث ہو اس میں یہی (مذکورہ بالا) قول اختیار کرتے ہیں لیکن اس کے علاوہ میں ہم اسی کو اختیار نہیں کرتے بلکہ ہم کہتے ہیں جب ماں مرجائے تو لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کے زیادہ قریبی رشتہ دار کو دیکھا جائے پس ہم تمام مال اس کے لئے کردیں گے اور اگر قرابت ایک ہی ہو تو قرابت کے اعتبار سے ہوگا اور اگر وہ بھائی بہن چھوڑے تو وہ اس شخص کی طرح ہے جو لعان والی کا بیٹا نہیں ہے اور اس نے ماں کی طرف سے بھائی اور بہن چھوڑے اور ان دونوں کے علاوہ کوئی وارث نہیں چھوڑا نہ کوئی عصبہ رشتہ دار چھوڑا تو وہ مال دونوں کے درمیان نصف نصف ہوگا۔"

یہ تمام باتیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کے نزدیک ہیں۔"

۶۹۸ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه قال في ابن المتلاعنين يموت و يترك أمه و أخاه وأخته لأمه قال إبراهيم: لهما الثلث، وما بقي لأمه. قال محمد: ولسنا نأخذ بهذا، ولكن لهما الثلث وللأم السدس، وما بقي فهو رد على ثلثة أسهم على قدر مواريثهم، وهذا قياس قول عبدالله بن مسعود رضى الله عنهما لأنه كان لا يرد على الإخوة من الام مع الأم، و كان علي رضى الله عنه يرد عليهم على مواريثهم، فبقول علي بن أبي طالب نأخذ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ دو لعان کرنے والوں کا بیٹا فوت ہو جائے اور وہ اپنی ماں بھائی اور بہنیں چھوڑ جائے جو ماں کی طرف سے ہوں تو حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ان دونوں کو ایک تہائی ملے گا اور باقی اس کی ماں کے لئے ہوگا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے بلکہ ان دونوں کے لئے ایک تہائی اور ماں کے لئے چھٹا حصہ ہوگا اور جو کچھ باقی بچے گا وہ ان کی وراثت کے مطابق تین حصوں میں ان کی طرف لوٹے گا۔"

حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" کے قول کا قیاس بھی یہی ہے کیونکہ وہ ماں کے ساتھ ان بہن بھائیوں کی طرف نہیں لوٹاتے جو ماں کی طرف سے ہوں اور حضرت علی بن ابی طالب "رضی اللہ عنہ" ان کی وراثت کے مطابق ان پر لوٹاتے تھے پس ہم حضرت علی بن ابی طالب "رضی اللہ عنہ" کا قول اختیار کرتے ہیں۔"

۶۹۹ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم قال: الأم عصبة من لا عصبة له، إذا ترك ابن الملاعنة أمه كان المال لها، فإذا لم يترك أمه نظر إلى من يرث أمه،

فهو يرثه. قال محمد: وأما في قولنا فإذا ترك أمه لم يترك غيرها ممن يرث ممن له سهم فالمال لها، وإن لم تكن له أم حية، لا ذوسهم فالمال لإقرب الناس من ابن الملاعنة، ولا ينظر في هذا إلى من كان يرث أمه، وهذا كله قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے رایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جس کا عصبہ نہ ہو ماں اس کا عصبہ ہے جب لعان کرنے والی عورت کا بیٹا اپنی ماں چھوڑ جائے تو تمام مال اس ماں کا ہوگا اور اگر ماں نہ چھوڑی تو دیکھا جائے جو اس کی ماں کا وارث ہوگا وہی اس (بیٹے) کا بھی وارث ہوگا

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمارے قول کے مطابق جب وہ صرف ماں کو چھوڑے کسی اور کو نہ چھوڑے جو اس کا وارث بن کر کچھ حصہ لیتا ہو تو تمام مال (ماں) کے لئے ہوگا اور اگر اس کی ماں زندہ نہ ہو نہ کوئی اور حصہ دار ہو تو یہ اس کو ملے گا جو اس لعان والی عورت کا سب سے زیادہ قریبی ہو اور اس وقت یہ نہیں دیکھا جائے گا کہ اس کی ماں کا وارث کون بنتا ہے۔"

۷۰۰۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: ابن الملاعنة عصبته أمه، إذا ترك أمه كان لها المال. قال محمد: يكون لها المال إذا لم يترك وارثا غيرها، وإنما تفسير قولة: "عصبته عصبة أمه" في العقل هم الذين يعقلون عنه، فأما الميراث فيرثه أقرب الناس منه على قدر القرابة من الملاعنة، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں لعان والی عورت کے بیٹے کا عصبہ وہی ہے جو اس کی ماں کا عصبہ ہے جب انہی کو چھوڑے تو تمام مال اس کا ہوگا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں اس عورت کے لئے مال تب ہوگا جب وہ لڑکا اس کے علاوہ کوئی وارث نہ چھوڑے اور ان کا یہ فرمانا کہ اس کا عصبہ وہی ہے جو اس کی ماں کا عصبہ ہے تو یہ دیت کے بارے میں ہے اس کی دیت وہی ادا کریں گے (جو اس کی ماں کی دیت کے ذمہ دار ہیں) جہاں تک میراث کا تعلق ہے تو لعان والی عورت سے جو سب سے زیادہ قریب ہوں گے وہی اس قرابت کے مطابق وارث ہوں گے۔"

باب العمری! عمری کا بیان[1]!

۷۰۱۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: من أعمر شيئا فهو له حياته، ولعقبه من بعد، ولا يكون من ثلثه، قال محمد: يعني ولا يكون من ثلث المعمر الأول.

[1] جب کوئی شخص کسی کو مکان وغیرہ دے اور کہے کہ اعمر تک داری میں نے یہ اپنا مکان تمہیں عمر کے لئے دیا اسے عمر کہتے ہیں۔ ۲۱ ہزاروی

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جس کو کوئی چیز عمر بھر کے لئے دی گئی وہ زندگی بھر اسی کی ہوگی اور اس کے بعد اس کے وارثوں کی ہوگی اور وہ اس کی تہائی سے نہیں ہوگی۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں کہ جس نے شروع میں یہ عطیہ دیا اس کی تہائی سے نہیں ہوگی۔"

٧٠٢. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا بلال عن وهب بن كيسان عن جابر عن عبدالله رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: فشت العمرى في المدينة، فصعد النبي صلى الله عليه وسلم المنبر فقال: أيها الناس، احبسوا عليكم أموالكم ولا تهلكوها، فإنه من أعمر شيئا في حياته فهو للذي أعمر بعد موته. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہیں ہم سے حضرت بلال "رضی اللہ عنہ" نے بیان کیا وہ حضرت وہب بن کیسان "رضی اللہ عنہ" سے وہ حضرت جابر بن عبد اللہ "رضی اللہ عنہ" سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں مدینہ منورہ میں عمریٰ عام ہوگیا تو منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا اے لوگو! اپنے مالوں کو اپنے پاس روک کر رکھو اور ان کو ہلاک نہ کرو جو شخص اپنی زندگی میں کسی کو عمر بھر کے لئے دیتا ہے تو وہ جس کو دیا گیا اس کے مرنے کے بعد بھی اسی کا ہوگا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٧٠٣. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حبيب بن أبي ثابت عن عبدالله بن عمر رضى الله عنهما قال كنت عنده قاعدا إذ جآء ه أعرابي فسأله عن العمري فأخبره أنها ميراث للذى هي في يديه.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے حبیب بن ابی ثابت "رضی اللہ عنہ" نے بیان کیا اور وہ حضرت عبداللہ بن عمر "رضی اللہ عنہما" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں ان (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ) کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک اعرابی آیا اور اس نے عمریٰ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ جس کے قبضے میں ہے اس کی میراث ہے۔"

باب ميراث الحميل والولد الذي يدعيه رجلان!

٧٠٤. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن المجالد بن سعيد عن عامر الشعبي قال: كتب عمر بن الخطاب رضى الله عنه: "أن لا يورث الحميل إلا أن تقيم بينة" وبه نأخذ قال محمد:

والحميل امرأة تسبي و معها صبي تحمله فتقول: هو ابني، فلا يكون ابنها بقولها إلا ببينة: و تقبل على ولادتها شهادة امرأة حرة مسلمة، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

جو عورت قیدی ہو کر آئے اور اس کے ساتھ اس کا بچہ ہو اس کی میراث اور وہ بچہ جس کا دعویٰ دو آدمی کریں!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت مجاہد بن سعید "رحمہ اللہ" سے اور حضرت شعبی "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب "رضی اللہ عنہ" نے لکھا کہ حمیل (عورت) کی وراثت تقسیم نہیں ہوگی مگر یہ کہ وہ گواہی قائم کرے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حمیل وہ عورت ہے جسے قیدی بنایا گیا اور اس کے ساتھ بچہ ہو جسے اس نے اٹھا رکھا ہو اور وہ کہے کہ یہ میرا بیٹا ہے پس اس کے کہنے پر اس کو اس کا بیٹا قرار نہیں دیا جائے گا جب تک وہ گواہ پیش نہ کرے اور اس کے پیدائش پر ایک آزاد مسلمان عورت کی گواہی بھی قبول کی جائے گی۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا یہی قول ہے۔"

٧٠٥. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه قال في رجلين يدعيان الولد: إنه إبنهما يرثهما و يرثانه، قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے ان دو آدمیوں کے بارے میں فرمایا جو ایک بچے کا دعویٰ کریں کہ اسے ان دونوں کا بچہ قرار دیا جائے گا وہ ان دونوں کا وارث ہوگا اور وہ دونوں اس کے وارث ہوں گے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور یہی
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا قول ہے۔"

باب من أحق بالولد ومن يجبر على النفقة!

٧٠٦. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: الولد لأمه حتى يستغني، وقال إبراهيم: إذا استغني الصبي عن أمه في الأكل والشرب فالأب أحق به. قال محمد: وبه نأخذ، أما الذكر فهي أحق به حتى يأكل وحده و يلبس وحده ثم أبوه أحق به، وأما الجارية فأمها أحق بها حتى تحيض، ثم أبوها أحق بها، ولا خيار في ذلك لواحد منهما، فإن تزوجت الأم فلا حق لها في الولد. والجدة (أم الأم) تقوم مقامهما، فإن كان للجدة زوج فكان هو الجد لم تحرم

الولد لمكان زوجها، فإن كان لها زوج غير الجد فلا حق لها في الولد. والجدة (أم الأب) أحق منها إن لم يكن لها زوج، فإن كان لها زوج وهو الجد لمتحرم أيضا الولد لمكان زوجها وإن كان زوجها غير الجد فلا حق لها في الولد وهذا كله قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

بچے کا زیادہ حق دار کون ہے اور کسے نفقہ پر مجبور کیا جائے؟

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں بچہ ماں کے پاس رہے گا جب تک اس سے بے نیاز نہیں ہو جاتا حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں جب بچہ کھانے اور پینے کے اعتبار سے ماں کا محتاج نہ رہے تو باپ کو اس کا زیادہ حق ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جہاں تک بچے کا تعلق ہے تو ماں اس کا زیادہ حق رکھتی ہے یہاں تک کہ وہ اکیلا کھانے لگے اور خود بخود لباس پہن سکے پھر اس کے باپ کو اس کا زیادہ حق ہے۔ لیکن بچی کا حق ماں کے پاس اس وقت تک رہتا ہے جب اسے حیض آجائے پھر باپ کو اس کا زیادہ حق حاصل ہوتا ہے اس سلسلے میں ان میں سے کسی کو بھی اختیار نہیں ہے پس اگر ماں نکاح کرے تو اب بچے کے لئے اس کا حق باقی نہیں رہے گا۔ اور نانی ان دونوں کے قائم مقام ہے جب نانی کا خاوند ہو اور وہ اس بچے کا نانا بھی ہو تو اب وہ خاوند کی وجہ سے بچے سے محروم نہیں ہو گی (کیونکہ یہ شخص بچے کے لئے نقصان کا باعث نہیں) اور اگر اس کا خاوند بچے کے نانا کے علاوہ ہو تو اب نانی کو بچے کا حق حاصل نہیں ہو گا۔"

اور دادی نانی کے مقابلے میں زیادہ حقدار ہوتی ہے اگر اس کا کوئی خاوند نہ ہو پس اگر اس کا خاوند ہو اور وہ اس بچے کا دادا ہو تو بھی وہ خاوند کی وجہ سے بچے سے محروم نہیں رہے گی اور اگر اس کا خاوند دادا کے علاوہ کوئی ہو تو اب دادی کو بچے کا حق حاصل نہیں ہو گا۔" [1]

یہ تمام باتیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کے نزدیک ہیں۔"

۷۰۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: أجبر على النفقة كل ذي رحم. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہر ذی رحم کو نفقہ پر مجبور کیا جائے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

---

[1] یعنی جو لوگ وراثت میں حصہ دار ہیں قرآن مجید میں ہے "وعلى الوارث مثل ذلك" "اور وارث پر اس کی مثل" اور حضرت ابن مسعود "رضی اللہ عنہ" کی قرأت میں وعلى الوارث ذي الرحم المحرم یعنی وارث کی تفسیر میں ذی رحم محرم سے کی گئی۔ ۱۲ ہزاروی

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب هبة المرأة لزوجها والزوج لامرأته!

۷۰۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: الزوج والمرأة بمنزلة القرابة، أيهما وهب لصاحبه فليس له أن يرجع فيه. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

عورت کا خاوند کے لئے اور خاوند کا عورت کے لئے ہبہ کرنا!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں خاوند اور عورت قرابت داروں کی طرح ہوتے ہیں ان میں سے جو دوسرے کو کوئی چیز ہبہ کرے تو اسے واپس لینے کا کوئی حق نہیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب الأيمان والكفارات فيها! قسموں اور ان کے کفاروں کا بیان!

۷۰۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: أقسم، وأقسم بالله، وأشهد، وأشهد بالله، وأحلف، وأحلف بالله، و على عهد الله، وعلى ذمة الله، و على نذر، و على نذر الله، وهو يهودي، وهو نصراني، وهو مجوسي، وهو بريئ من الإسلام: كل هذا يمين يكفرها إذا حنث. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں یہ تمام الفاظ قسم ہیں جب قسم توڑے تو اس کا کفارہ دے میں قسم کھاتا ہوں۔ مجھے اللہ کی قسم ہے میں گواہی دیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بناتا ہوں میں حلف اٹھاتا ہوں اللہ کے نام پر حلف اٹھاتا ہوں اللہ تعالیٰ کے عہد پر اللہ تعالیٰ کے ذمہ پر نذر پر اللہ تعالیٰ کی نذر پر وہ یہودی ہے (اگر فلاں کام کرے یا نہ کرے) وہ عیسائی ہے وہ مجوسی ہے وہ اسلام سے بری ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۷۱۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في كفارة اليمين: إطعام عشرة مساكين لكل مسكين نصف صاع من بر، أو الكسوة (وهو ثوب) أو تحرير رقبة، فمن لم يجد

فصيام ثلثة أيام. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، و الأيام الثلثة متتابعات لا يجزئه أن يفرق بينهن: لأنها في قراءة ابن مسعود رضى الله عنه: "فصيام ثلثة أيام متتابعات" وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے سے قسم کے کفارہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے ہر مسکین کے لئے نصف صاع (دوکلو) گندم یا لباس ہے یا غلام آزاد کرنا ہے پس جو شخص (ان میں سے کوئی چیز) نہ پائے تو تین دن کے روزے رکھنا ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور تین دن مسلسل ہوں ان کے درمیان تفریق کرنا جائز نہیں کیونکہ حضرت ابن مسعود "رضی اللہ عنہ" کی قرات میں یوں ہے "فصیام ثلثۃ ایام متتابعات" (پس تین دن مسلسل روزہ رکھنا)۔

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۷۱۱ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا أردت أن تطعم في كفارة اليمين فغداء، و عشاء. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب تم قسم کے کفارہ میں کھانا کھلانا چاہو تو صبح اور شام کا کھانا کھلانا ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں"

باب ما يجزئ في كفارة اليمين من التحرير!

۷۱۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: لا يجزئ المكاتب ولا أم الولد ولا المدبر في شيئ من الكفارات، و يجزئ الصبي والكافر في الظهار. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، إلا في خصلة واحدة: المكاتب إذا لم يؤد شيئا من مكاتبته حتى يعتقه مولاه عن كفارته أجزاه ذلک، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

قسم کے کفارہ میں کسی قسم کا غلام آزاد کرنا کفایت کرتا ہے!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کفاروں میں مکاتب، ام ولد اور مد

غلام جائز نہیں اور ظہار کے کفارے میں بچہ اور کافر (غلام آزاد کرنا) بھی کافی ہے۔''[1]

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں البتہ ایک بات کو نہیں مانتے وہ یہ کہ مکاتب جب اپنی مکاتبت (کے بدل) میں سے کچھ بھی ادا نہ کرے حتیٰ کہ اس کا مولیٰ اسے اپنے کفارے سے آزاد کردے تو اس کے لئے یہ کفایت کرتا ہے۔''

حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

باب الإستثنآء في اليمين! — قسم میں استثناء!

۷۱۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن القاسم بن عبدالرحمن عن أبيه عن عبدالله بن مسعود رضي الله عنهما قال: من حلف على يمين فقال: إن شآء الله، فقد استثنى.

ترجمہ! امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت قاسم بن عبد الرحمٰن ''رحمہ اللہ'' سے وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود ''رضی اللہ عنہ'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جو شخص قسم اٹھائے ہوئے ''ان شاء اللہ'' کے الفاظ کہے تو اس نے استثناء کیا۔ (کفارہ واجب نہ ہوگا)

۷۱۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: من حلف على يمين فقال: أن شآء الله، فقد خرج من يمينه.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جو شخص قسم کھاتے ہوئے انشاء اللہ کے الفاظ کہے وہ اپنی قسم سے نکل گیا۔''

۷۱۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عبيدالله عن سعيد بن جميل عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: من حلف على يمين فقال: إن شاء الله، فلا حنث عليه. قال محمد: فبهذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة في الأيمان كلها إذا كان قوله: إن شآء الله موصولا بكلامه قبل كلامه أو بعد كلامه.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے عبیداللہ ''رحمہ اللہ'' نے بیان کیا وہ سعید بن جمیل ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت عبداللہ بن عمر ''رضی اللہ عنہ'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جو شخص قسم کھاتے ہوئے ان شاء اللہ کہے تو اس پر قسم کے توڑنے کا کفارہ نہیں۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور

---

[1] ام ولد وہ لونڈی جس نے اپنے مولیٰ کا بچہ جنا ہو مدبر وہ غلام یا لونڈی جسے مولیٰ کہے تم میرے مرنے کے بعد آزاد ہو ظہار یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے سے کہے تم مجھ پر میری ماں کی پیٹھ کی طرح ہو یا کسی دوسرے عضو سے تشبیہ دے۔ تفصیل کے لئے بہار شریعت دیکھئے۔ ۱۲ ہزاروی

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی تمام قسموں میں یہی قول ہے جب اس کا قول "انشاء اللہ" اس کے کلام سے پہلے یا بعد میں ملا ہوا ہو۔"

۷۱٦. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: الاستثناء إذا كان متصلا وإلا فلا شئ. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى، و ذلك يجزئه وإن لم يرفع به صوته.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب استثناء متصل ہو (تو اس کا فائدہ ہے) ورنہ وہ کوئی چیز نہیں۔" (غیر معتبر ہے)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے اور یہ اس کے لئے کافی ہے اگر چہ اس کے ساتھ اپنی آواز بلند نہ کرے۔"

۷۱۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا حرك شفتيه بالإستثناء فقد استثنى. قال محمد: وبهذا نأخذ: وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں) کہ جب وہ استثناء (کے کلمات) کے ساتھ اپنے ہونٹوں کو حرکت دے تو اس نے استثناء کیا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۷۱۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في رجل قال لإمرأته: أنت طالق إن شاء الله، قال: ليس بشيئ ولا يقع عليها الطلاق. قال محمد: وبهذا نأخذ إذا كان استثناءه موصولا بيمينه قدمه أو أخره، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جس نے اپنی بیوی سے کہا "انت طالق ان شاء اللہ" (تجھے طلاق ہے انشاء اللہ) وہ فرماتے ہیں یہ کوئی چیز نہیں اور اسے طلاق نہیں ہوگی۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب استثناء اس کی قسم سے موصول ہو چکا ہے اس سے پہلے ہو یا بعد میں۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب النذر في المعصية! گناہ کی نذر!

٧١٩. محمد قال: اخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا محمد بن الزبير عن الحسن عن عمران بن الحصين رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: لا نذر في معصية، و كفارته كفارة يمين. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے محمد بن زبیر "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت حسن "رحمہ اللہ" سے وہ حضرت عمران بن حصین "رضی اللہ عنہ" سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا گناہ (کے کاموں) میں نذر نہیں اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٧٢٠. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: سمعت عامر الشعبي يقول: لا نذر في معصية، من حلف على يمين معصية فليرجع، ولا كفارة عليه. قال محمد: ولسنا نأخذ بهذا، ولكنا نأخذ بالحديث الأول، ومن ذلک ان يحلف الرجل أن لا يكلم أباه أو أمه، أو أن لا يحج، ولا يتصدق، و نحو ذلک من أنواع البر فليفعل الذي حلف أن لا يفعل، وليكفر يمينه ألا نرى أن الله تبارک و تعالى جعل الظهار منكرا من القول و زورا، و جعل فيه الكفارة؟ فكذلک ههنا. وهذا كله قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عامر شعبی "رحمہ اللہ" کو فرماتے ہوئے سنا کہ گناہ کی نذر نہیں جو شخص گناہ کی قسم کھائے وہ رجوع کرے اور اس پر کوئی کفارہ نہیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے بلکہ ہم پہلی حدیث پر عمل کرتے ہیں اور اسی سلسلے میں یہ بات بھی ہے کہ ایک آدمی قسم کھائے کہ وہ اپنے باپ یا اپنی ماں سے کلام نہیں کرے گا یا حج نہیں کرے اور صدقہ نہیں دے گا اور اس قسم کے دوسرے نیکی کے کاموں سے رکنے کی قسم ہے تو جس نے اس قسم کی قسم کھائی ہے اسے چاہئے کہ اس پر عمل نہ کرے اور قسم کا کفارہ ادا کرے۔"

کیا تم نہیں دیکھتے اللہ تعالیٰ نے ظہار کو ناپسندیدہ بات اور جھوٹ قرار دیا ہے اور اس میں کفارہ بھی رکھا اسی طرح یہاں بھی ہے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۷۲۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: ما كان في القرآن من قوله "أو" فصاحبه بالخيار، أي ذلک شاء فعل، يعني في الكفارة. قال محمد: وبه نأخذ من ذلک قوله تعالى في كفارة اليمين: "إطعام عشرة مساكين من أوسط ما تطعمون أهليكم أو كسوتهم أو تحرير رقبة" فأي الكفارات كفر بها يمينه جزاه ذلک، ولا يجزئه الصيام إن كان يجد بعض هذه الاشياء: لأن الله تعالى يقول: "فمن لم يجد فصيام ثلثة أيام" ولم ويخيره في الصوم كما خيره في غيره، وهذا قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

قسم میں اختیار اور اپنا مال مساکین کے لئے کر دینا!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں قرآن مجید میں جو لفظ او آیا ہے تو اس شخص کو اختیار ہے کفارہ میں جو کام چاہے کرے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور اسی سے اللہ تعالیٰ کا قول قسم کے کفارے میں ہے۔ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ (پ۷ المائدہ ۸۹) اور تحریر رقبة ...... دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے اس درمیانے کھانے سے ہو جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو یا ان کو لباس پہنانا یا غلام آزاد کرنا ہے۔"

وہ فرماتے ہیں ان میں سے کوئی بھی کفارہ دے اس کی قسم سے جائز ہوگا لیکن روزہ رکھنا جائز نہ ہوگا جب وہ ان میں سے کوئی چیز پائے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ,,فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ "(پ۳ البقرہ ۸۹) پس جو (ان میں سے کوئی چیز) نہ پائے وہ تین دن کے روزے رکھے اور اللہ تعالیٰ نے روزے میں اس طرح اختیار نہیں دیا جس طرح دوسری باتوں میں دیا ہے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۷۲۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا جعل الرجل ماله في المساكين صدقة فلينظر ما يسعه و يسع عياله، فليمسكه وليتصدق بالفضل، فإذا أيسر تصدق بمثل ما أمسک. قال محمد: وبهذ كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی آدمی اپنا تمام مال مساکین کے لئے کر دے تو دیکھے اسے اور اس کے اہل وعیال کو کس قدر کافی ہے پھر اتنی مقدار روک کر باقی صدقہ

کردے پھر جب حالات اچھے ہوں تو جس قدر روکا ہے وہ صدقہ کردے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب من جعل على نفسه المشئ!

۷۲۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه قال: فيمن جعل على نفسه المشي فمشى بعضا و ركب بعضا قال: يعود فيمشي ما ركب. قال محمد: ولسنا نأخذ بهذا، ولكنا نأخذ، بقول علي بن أبي طالب رضى الله عنه: إذا ركب أهدى هديا أو شاة يجزئه، يذبحها و يتصدق بها، ولا يأكل منها شيئا، و يعتمر عمرة أو حجة، ولا شئ عليه غير ذلك، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

جو شخص پیدل چلنے کی نذر مانے!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ اس شخص کے بارے میں جو پیدل چلنے کی نذر مانتا ہے کچھ سفر پیدل چل کر اور کچھ سواری پر کرتا ہے وہ فرماتے ہیں واپس آئے اور جس قدر سوار ہوا اتنی مقدار پیدل چلے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے بلکہ ہم حضرت علی بن ابی طالب "رضی اللہ عنہ" کے قول کو اختیار کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں) جب سوار ہو تو قربانی دے یا ایک بکری اسے کفایت کرے گی جسے وہ ذبح کر کے صدقہ کرے اور اس میں سے کچھ بھی نہ کھائے اور عمرہ کرے یاں حج اور اس پر اس کے علاوہ کچھ بھی لازم نہیں ہوگا۔"

باب من جعل على نفسه نحر ابنه أو نحر نفسه!

۷۲۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يجعل عليه أن ينحر إبنه أن عليه مائة ناقة ينحرها. قال محمد: ولسنا نأخذ بهذا، ولكنا نأخذ بقول ابن عباس و مسروق بن الأجدع.

جو شخص اپنے بیٹے کو یا اپنے آپ کو ذبح کرنے کی نذر مانے!

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے

اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کی نذر مانتا ہے کہ اس پر سو اونٹوں کو ذبح کرنا لازم ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے بلکہ ہم حضرت ابن عباس "رضی اللہ عنہ" اور حضرت مسروق بن اجدع "رضی اللہ عنہ" کے قول کو اختیار کرتے ہیں۔"

۷۲۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا سماک بن حرب عن محمد بن المنتشر قال: أتى رجل ابن عباس رضى الله عنهما فقال: إني جعلت ابني نحيرا (أي نذرت أن أنحر ابني). و مسروق بن الأجدع جالس في المسجد. فقال له ابن عباس رضى الله عنهما: اذهب إلى ذلک الشيخ فاسأله، ثم تعالى فأخبرني بما يقول فأتاه فسأله، فقال مسروق: إن كانت نفس مؤمنة تعجلت إلى الجنة، وإن كانت كافرة عجلتها إلى النار، اذبح كبشا فإنه يجزئک. فأتى ابن عباس رضى الله عنهما فحدثه بما قال مسروق، قال: وأنا آمرک بما أمرک به مسروق. قال محمد: فبهذا نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے سماک بن حرب "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت محمد بن المنتشر "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ایک شخص حضرت ابن عباس "رضی اللہ عنہ" کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا میں نے اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کی نذر مانی ہے اور حضرت مسروق بن اجدع "رضی اللہ عنہ" مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔"

حضرت ابن عباس "رضی اللہ عنہ" نے اس شخص سے فرمایا اس شخص کے پاس جاؤ اور (مسئلہ) پوچھو پھر آ کر مجھے بتانا کہ انہوں نے کیا جواب دیا ہے پس وہ شخص ان کے پاس گیا اور ان سے پوچھا تو حضرت مسروق "رضی اللہ عنہ" نے فرمایا اگر وہ مومن نفس ہے تو اس نے جنت کی طرف جلدی کی اور اگر وہ کافر ہے تو تم نے اس کو جہنم میں لے جانے کی جلدی کی ایک مینڈھا ذبح کر دو تمہیں کافی ہے۔"

وہ شخص حضرت ابن عباس "رضی اللہ عنہ" کے پاس آیا اور جو کچھ حضرت مسروق "رضی اللہ عنہ" نے فرمایا تھا ان کو بتا دیا انہوں نے فرمایا میں بھی تمہیں اسی بات کا حکم دیتا ہوں جس کا حضرت مسروق نے تمہیں حکم دیا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۷۲۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا سماک بن حرب عن محمد بن المنتشر عن ابن عباس رضى الله عنهما في الرجل يجعل عليه أن يذبح نصيبه قال: كبشا أو شاة. قال محمد: وبه نأخذ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے سماک بن حرب "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ محمد بن المنتشر "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابن عباس "رضی اللہ عنہ" سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو یوں نذر مانتا ہے کہ وہ اپنے حصے کو ذبح کرے گا (یا اپنے نفس کو ذبح کرے گا) تو وہ فرماتے ہیں ایک مینڈھا یا بکری ذبح کرے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں۔"

باب من حلف وهو مظلوم! جو مظلوم ہونے کی صورت میں قسم کھائے!

۷۲۷ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا استحلف الرجل وهو مظلوم فاليمين على ما نوى و على ماورک، وإذا كان ظالما فاليمين على نية من استحلف.

قال محمد: وبه نأخذ، اليمين فيما بينه وبين ربه على ذلک، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے جب کسی شخص سے قسم لی جائے اور وہ مظلوم ہو تو قسم اس کے مطابق ہوگی جس کی اس نے نیت کی ہے اور جب ظالم ہو تو قسم لینے والے کی نیت کے مطابق قسم ہوگی۔"[1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اس کے اور اس کے رب کے درمیان قسم اس پر ہوگی اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۷۲۸۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: اليمين يمينان: يمين تكفر، ويمين فيها الأستغفار، فاليمين التي تكفر فالرجل يقول: والله لأفعلن، والتي فيها الاستغفار فالذي يقول: والله لقد فعلت. قال محمد وبهذا نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں قسم کی دو قسمیں ہیں ایک وہ قسم ہے جس میں کفارہ دینا ہوتا ہے اور دوسری وہ جس میں طلب مغفرت ہے جس قسم میں کفارہ ہے اس میں کوئی شخص کہتا ہے اگر اللہ کی قسم میں ایسا ضرور کروں گا اور جس میں استغفار ہے اس میں وہ کہتا ہے اللہ کی قسم میں نے ایسا کیا۔"

---

[1] مطلب یہ ہے کہ ظاہر میں قاضی جو بھی فیصلہ کرے اللہ تعالیٰ کے ہاں اصل حقیقت کا بھی اعتبار ہوتا ہے مظلوم سے چاہے زبردستی قسم لی جائے اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ بے گناہ ہی ہوگا اور ظالم چاہے جھوٹی قسم کھا کر بری ہو جائے اللہ تعالیٰ سے اس کا ظلم پوشیدہ نہیں۔۱۲ ہزاروی

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۷۲۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن عائشة أم المؤمنين رضى الله عنها في اللغو قالت: هو كل شئ يصل به الرجل كلامه لا يريد يمينا: لا والله، و بلى والله، وما لا يعقد على قلبه. قال محمد: وبه نأخذ، ومن اللغو أيضا الرجل يحلف على الشئ يرى أنه على ما حلف عليه فيكون على غير ذلك، فهذا أيضا من اللغو، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ ام المومنین حضرت عائشہ "رضی اللہ عنہا" سے لغو قسم کے بارے میں روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں یہ ہر وہ چیز ہے جسے آدمی اپنے کلام سے ملاتا ہے اور قسم کا ارادہ نہیں کرتا جیسے لا، واللہ، بلیٰ، واللہ (وغیرہ) اور اسی طرح جس پر دل کا ارادہ نہیں ہوتا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور یہ بھی لغو قسم ہے کہ کوئی شخص کسی بات پر قسم کھائے اور وہ یہ سمجھے کہ بات اسی طرح ہے جس طرح اس نے قسم کھائی پس وہ اس کے علاوہ ہو تو یہ بھی لغو ہے۔"[1]

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب التجارة والشرط في البيع! — تجارت اور بیع میں شرط!

۷۳۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا يحي بن عامر عن رجل عن عتاب بن أسيد رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال له: انطلق إلى أهل الله. يعني أهل مكة. فانههم عن أربع خصال: عن بيع مالم يقبضوا، و عن ربح مالم يضمنوا، و عن شرطين في بيع، وعن سلف و بيع قال محمد: وبهذا كله نأخذ، وأما قوله: "سلف و بيع" فالرجل يقول للرجل: أبيعك عبدي هذا بكذا وكذا على أن تقرضني كذا و كذا، أو يقول: تقرضني على أن أبيعك فلا ينبغي هذا، و قوله: "شرطين في بيع فالرجل يبيع الشئ في الحال بألف درهم وإلى شهر بألفين، فيقع عقدة البيع على هذا فهذا لا يجوز، وأما قوله: "ربح مالم يضمنوا" فالرجل يشترى الشئ فيبيعه قبل أن يقبضه بربح فليس ينبغي له ذلك، و كذلك لا ينبغي له

---

[1] (1) قسم کی تین قسمیں ہیں قسم کھا کر جھوٹی خبر دینا (2) مستقبل میں کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے پر قسم کھانا اور (3) اپنی طرف سے سچی قسم کھانا اور اگرچہ فی الواقع وہ جھوٹ ہو پہلی صورت میں گناہ گار ہوگا دوسری صورت میں کفارہ دینا لازم ہوگا اور تیسری صورت میں کچھ بھی لازم نہ ہوگا۔ ۱۲ ہزاروی

أن يبيع شيئا اشتراه حتى يقبضه، وهذا كله قول أبي حنيفة، إلا في خصلة واحدة: العقار من الدور والأرضين قال: لا بأس أن يبيعها الذي اشتراها قبل أن يقبضها: لأنها لا يتحول عن موضعها. قال محمد: وهذا عندنا لا يجوز، وهو كغيره من الاشياء.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے یحییٰ بن عامر "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ ایک شخص سے وہ حضرت عتاب بن اسید "رضی اللہ عنہ" سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اہل اللہ یعنی اہل مکہ کی طرف جاؤ اور ان کو چار باتوں سے منع کرو۔

1۔ جب تک کسی (خریدی ہوئی) چیز پر قبضہ نہ کریں اسے آگے نہ بیچیں۔"

2۔ جب تک ضامن نہ ہوں نفع حاصل نہ کریں۔"

3۔ ایک بیع میں دو شرطیں نہ رکھیں۔"

4۔ قرض اور بیع جمع نہ کریں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں۔"

قرض اور بیع جمع کرنے کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص دوسرے آدمی سے کہے میں تجھ پر اپنا غلام اتنی رقم پر بیچتا ہوں اس شرط پر کہ تو مجھے اتنا قرض دے یا کہے تو مجھے قرض دے اس شرط پر کہ میں تجھ پر بیچوں تو یہ مناسب نہیں۔ اور ایک بیع میں دو شرطوں کا مطلب یہ ہے کہ ایک آدمی کوئی چیز نقد ایک ہزار پر بیچے اور ادھار دو ہزار میں بیچے اور یوں سودا ہو جائے تو یہ ناجائز ہے۔"[1]

اور جب تک ضامن نہ ہو نفع جائز نہیں" کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص ایک چیز خریدتا ہے اور قبضہ کرنے سے پہلے نفع کے ساتھ بیچتا ہے تو یہ بات بھی جائز نہیں اسی طرح یہ بھی مناسب نہیں کہ کسی چیز کو خریدنے کے بعد قبضہ کرنے سے پہلے بیچے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" بھی ان سب باتوں کے قائل ہیں البتہ ایک بات میں اختلاف ہے یعنی وہ گھروں یا زمین کے ٹکڑوں کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ان کو خریدنے کے بعد قبضہ کرنے سے پہلے بیچنا جائز ہے کیونکہ یہ اپنی جگہ سے منتقل نہیں ہوتیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمارے نزدیک یہ جائز نہیں اور ان کا حکم بھی دوسری اشیاء کی طرح ہے۔"

٧٣١. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يشتري الجارية و

---

[1] آج کل یہ مسئلہ عام لوگوں کے لئے الجھن بنا ہوا ہے اور وہ قسطوں پر سودے کو بھی ناجائز سمجھتے ہیں جس بات سے منع کیا وہ ایک سودے میں دو سودے ہیں کہ اگر نقد رقم دو تو اتنی ہے اور ادھار کرو تو اتنی ہے یہ صحیح نہیں اور اگر سودا صرف نقد کی بنیاد پر یا صرف ادھار کی بنیاد پر ہوا تو یہ جائز ہے اگرچہ قیمت میں فرق ہوگا۔ ۱۲ہزاروی

يشترط عليه أن لا يبيع، فكرهة، وقال: ليست بامرأة تزوجتها، ولا بملك يمين تصنع بها ما تصنع بملك يمينك. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، كل شرط اشترط في البيع ليس من البيع، فيه منفعة للبائع أو للمشترى أو للمشترى له فالبيع فيه فاسد، وما كان من شرط لا منفعة فيه لواحد منهم فالبيع فيه جائز، والشرط فيه باطل، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو لونڈی خریدتا ہے اور اس پر یہ شرط رکھی جاتی ہے کہ وہ اس کو نہ بیچے تو یہ مکروہ ہے وہ فرماتے ہیں (اے بیچنے والے!) وہ ایسی عورت نہیں جس کے ساتھ تم نے نکاح کیا ہو اور نہ تمہاری ملک یمین میں ہے کہ اس ساتھ وہ سلوک کرو جو تم اپنی لونڈی سے کرتے ہو۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں، بیع میں رکھی گئی ہر وہ شرط جس کا بیع سے کوئی تعلق نہیں اور اس میں بیچنے والے یا خریدنے والے کو یا جس کے لئے وہ چیز خریدی گئی کا نفع ہو تو بیع فاسد ہو جائے گی اور جس شرط میں ان میں سے کسی کا نفع نہ ہو تو اس صورت میں بیع جائز ہے اور شرط باطل ہو جائے گی۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۷۳۲. محمد قال: سمعت عطآء بن أبي رباح و سئل عن ثمن الهر، فلم ير به بأسا قال محمد: وبهذا نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى. لا بأس ببيع السباع كلها إذا كان لها قيمة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی انہوں نے حضرت عطاء بن ابی رباح "رحمہ اللہ" سے سنا ان سے بلی کی قیمت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے کہ درندوں کے بیچنے میں کوئی حرج نہیں جب کہ ان کی کوئی قیمت ہو۔"[1]

باب من باع نخلا حاملا أو عبدا وله مال!

۷۳۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن أبي الزبير عن جابر بن عبدالله الأنصاري رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: من باع نخلا مؤبرا أو عبدا له مال فثمرته والمال للبائع إلا أن يشترط المشترى قال محمد: وبه نأخذ، إذا طلع الثمر في النخل أو كان في

---

[1] مطلب یہ ہے کہ جس جانور یا درندے سے فائدہ اٹھانے کی اجازت ہے اس کا سودا بھی ہو سکتا ہے۔ ۱۲ ہزاروی

الأرض زرع نابت فباعها صاحبها فالثمرة والزرع للبائع إلا أن يشترط ذلک المشتری. قال محمد: وبه نأخذ، وکذلک العبد إذا کان له مال، وهو قول أبي حنیفة رحمه الله تعالی.

پھل دار درخت یا مالدار غلام بیچنا!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی، وہ حضرت ابوالزبیر "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری "رضی اللہ عنہ" سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس شخص نے پیوند کیا ہوا درخت (یعنی پھل دار درخت) فروخت کیا یا غلام بیچا جس کے پاس مال ہوتو اس (درخت) کا پھل اور (غلام کا) مال بیچنے والے کا ہوگا البتہ خریدار شرط رکھے تو اس کا ہوگا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب کھجور کے درخت میں پھل ظاہر ہو جائے یا زمین میں کھیتی اگ گئی ہو اور اب اس کا مالک فروخت کرے تو پھل اور کھیتی بیچنے والے کے لئے ہوگی البتہ یہ کہ مشتری شرط رکھے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اسی طرح جب غلام کے پاس مال ہو۔" (تو اس کا بھی یہی حکم ہے)

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب من اشتری سلعة فوجد بها عیبا أو حبلا!

۷۳۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنیفة عن الهیثم عن ابن سیرین عن علی بن أبي طالب رضی الله عنه في الرجل یشتری الجاریة فیطاها ثم یجد بها عیبا قال: لا یستطیع ردها، ولکنه یرجع بنقصان العیب قال محمد: وبهذا نأخذ، وکذلک إن لم یطأها و حدث بها عیب عنده ثم وجد بها عیبا دلسه له البائع فإنه لا یستطیع ردها، ولکنه یرجع بحصة العیب الأول من الثمن، إلا أن یشآء البائع أن یأخذها بالعیب الذي حدث عند المشتری، ولا یأخذ للعیب أرشا، ولا للوطی عقرا، فإن شاء ذلک أخذها وأعطی الثمن کله، وهذا کله قول أبي حنیفة رحمه الله تعالی.

جو شخص سامان خریدے اس میں عیب پائے یا لونڈی کو حاملہ پائے!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت ہیثم "رحمہ اللہ" سے وہ ابن سیرین "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت علی بن ابی طالب "رضی اللہ عنہ" سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو لونڈی خرید کر اس سے وطی کرے اور اس کے بعد میں اس میں عیب پائے تو وہ فرماتے ہیں وہ اسے واپس نہیں کرسکتا البتہ عیب کے نقصان کے ساتھ رجوع کرسکتا ہی۔" (چٹی لے سکتا ہے)

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اسی طرح اگر اس سے وطی نہ کرے اور اس کے ہاں اس میں عیب پیدا ہو جائے پھر اس میں (پہلے موجود کوئی) عیب پائے جو بائع نے اس سے چھپایا تھا تو اس صورت میں بھی واپس نہیں کرسکتا بلکہ وہ پہلے عیب کے حصے کے مطابق قیمت میں واپس لے ہاں بائع اس عیب کے ساتھ قبول کرلے جو مشتری کے ہاں پیدا ہوا تو ٹھیک ہے لیکن وہ عیب کی چٹی نہیں لے گا اور نہ ہی وطی کی وجہ سے مال لے گا۔ اگر چاہے تو اسے واپس لے کر تمام قیمت واپس کردے۔''

حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

۷۳۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه قال: من باع جارية حبلى ثم ادعى الولد المشترى والبائع جميعا فهو للمشترى، فإن ادعاه البائع و نفاه المشترى فهو ولده. وإن نفياه جميعا فهو عبد للمشترى، وإن شكا فيه فهو بينهما، يرثهما و يرثانه. قال محمد: ولسنا نأخذ بهذا، ولكنا نقول: إن جاء ت به عند المشترى لا قل من ستة أشهر فادعياه جميعا معا فهو ابن البائع، و ينتقض البيع فيه وفي أمه، وإن جاء ت به لأكثر من ستة أشهر مذ وقع الشراء فهو ابن المشترى، ولا دعوة للبائع فيه على كل حال، وإن شكا فيه أو جحداه فهو عبد للمشترى، وهذا كله قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جس نے حاملہ لونڈی بیچی پھر مشتری اور بائع دونوں نے بچے کا دعویٰ کیا تو وہ بچہ مشتری کا ہوگا اور اگر بائع دعویٰ اور مشتری نفی کرے تو وہ اس (بائع) کا بچہ ہوگا اور اگر دونوں نفی کریں تو وہ مشتری کا ہوگا اور اگر دونوں کو شک ہو تو دونوں کے درمیان مشترک ہوگا وہ ان دونوں کا وارث ہوگا اور وہ اس کے وارث ہوں گے۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں بلکہ ہم کہتے ہیں اگر مشتری کے ہاں بچہ پیدا ہوا اور خریدنے سے اب تک چھ مہینے سے کم وقت گزرا ہے پھر دونوں نے دعویٰ کیا تو وہ بائع کا بیٹا ہے اور اس کی اور اس کی ماں دونوں کی بیع ٹوٹ جائے گی اور اگر سودا ہونے کے بعد چھ ماہ سے زیادہ عرصہ گزرا پھر وہ بچہ پیدا ہو تو یہ مشتری کا بیٹا ہوگا اور بائع کسی حال میں بھی اس کا دعویٰ نہیں کرسکتا اور اگر دونوں اس میں شک کا اظہار کریں یا اس کا انکار کریں تو وہ مشتری کا غلام ہوگا۔'' [1]

حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' ان تمام باتوں کے قائل ہیں۔

---

[1] حمل کی کم از کم مدت چھ مہینے ہے لہٰذا خریدار نے جب خریدا اور خریدنے کے وقت سے چھ ماہ کے اندر اندر پیدا ہوا تو معلوم ہوا کہ بائع کی وطی سے پیدا ہوا اور چھ ماہ سے زائد مدت کے بعد پیدا ہوا تو معلوم ہوا کہ خریدار نے وطی کی اس لئے پہلی صورت میں بائع کا اور دوسری صورت میں خریدار کا ہوگا،

۱۲ ...

۷۳۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا وطي المملوكة ثلثة نفر في طهر واحد فادعوه جميعا فهو للآخر، وإن نفوه جميعا فهو عبد للآخر، فإن قالوا: لا ندرى. ورثوه وورثهم جميعا. قال محمد ولسنا نأخذ بهذا، ولكنهم أن ادعوه جميعا معا نظرنا بكم جاء ت به مذملكه الآخر؟ فإن كانت جاء ت به لأكثر من ستة أشهر فهو ابن المشترى الآخر، وإن كانت جاء ت به لأقل من ستة أشهر مذباعها الأول فهو ابن الأول، وإن نفوه جميعا أو شكو فيه فهو عبد للآخر، ولا يلزم النسب بالشک حتى يأتي اليقين، وهذا كله قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کسی لونڈی سے تین آدمی ایک ہی طہر میں جماع کریں پھر وہ سب اس بچے کا دعویٰ کریں تو یہ دوسرے کا ہوگا اور اگر وہ سب اس کی نفی کریں تو وہ دوسرے کا غلام ہوگا اور اگر وہ کہیں کہ ہم نہیں جانتے تو وہ سب اس کے وارث ہوں اور وہ ان سب کا وارث ہوگا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے بلکہ وہ جب سب مل کر اس کا دعویٰ کریں تو ہم دیکھیں گے کہ دوسرا آدمی جب اس کا مالک ہوا ہے اس کی کتنی مدت بعد وہ بچہ پیدا ہوا اگر وہ چھ ماہ سے زیادہ مدت کے بعد پیدا ہو تو یہ دوسرے کا بیٹا ہوگا۔ اگر وہ پہلے شخص کے فروخت کرنے کے بعد چھ ماہ سے کم مدت میں پیدا ہو تو وہ پہلے کا بیٹا ہے اور اگر سب اس کی نفی کریں یا اس میں شک کریں تو وہ دوسرے کا غلام ہوگا اور شک سے نسب ثابت نہیں ہوگا جب تک یقین نہ ہو۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" بھی ان سب باتوں کے قائل ہیں۔

باب الفرقة بين الأمة و زوجها وولدها!

۷۳۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عبدالله بن الحسن قال: أقبل زيد بن حارثة رضى الله عنه برقيق من اليمن، فاحتاج إلى النفقة ينفق عليهم، فباع غلاما من الرقيق كان معه أمه، فلما قدم على النبي صلى الله عليه وسلم تصفح الرقيق فبصر بالأم، قال: مالى أرى هذه والهة؟ قال: احتجنا إلى نفقة فبعنا ابنالها، فأمره أن يرجع فيرده، قال محمد: وبهذا ناخذ، نكره أن يفرق بين الوالدة أو الوالد و ولده إذا كان صغيرا، و كذلک الإخوان و كل ذي رحم محرم إذا كانا صغيرين، أو كان أحدهما صغيرا، ولا ينبغي أن يفرق بينهما في البيع، فأما إذا كانوا كبارا كلهم فلا بأس بالفرقة بينهم، وهذا كله قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

لونڈی اس کے خاوند اور اس کی اولاد میں جدائی!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے عبداللہ بن حسن "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں حضرت زید بن حارثہ یمن "رضی اللہ عنہ" سے کچھ غلام لے کر آئے پس وہ ان کے اخراجات کیلئے ضرورت مند ہوئے تو ان میں ایک غلام بیچ دیا جس کے ساتھ اس کی ماں بھی تھی پھر جب نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے کہ غلاموں کی حالت کو دیکھیں تو آپ نے (اس غلام کی) ماں کو دیکھا تو فرمایا یہ سخت غمگین کیوں ہے؟ انہوں نے عرض کیا ہمیں اخراجات کی ضرورت تھی پس ہم نے اس کے بیٹے کو بیچ دیا نبی اکرم ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ اس بیع سے رجوع کر کے اسے واپس کریں۔"

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں ہم اس بات کو مکروہ سمجھتے ہیں کہ ماں یا باپ اور اس کی اولاد کے درمیان تفریق کی جائے جب بچہ چھوٹا ہو۔" [1]

اسی طرح بھائیوں اور ہر ذی رحم محرم کا مسئلہ ہے جب دونوں چھوٹے ہوں یا ان میں سے ایک چھوٹا ہو سودے میں ان دنوں کے درمیان تفریق کرنا مناسب نہیں لیکن جب سب بڑے ہوں تو اب ان میں تفریق کرنے میں کوئی حرج نہیں۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" ان تمام باتوں کے قائل ہیں۔

۷۳۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن ابن مسعود رضى الله عنه في المملوكة تباع ولها زوج قال: بيعها طلاقها. قال محمد: ولسنا نأخذ بهذا، هي امرأته و إن بيعت، قال بلغنا ذلک عن عمر بن الخطاب و عن علی بن ابي طالب، و عن عبدالرحمن بن عوف، و حذيفة بن اليمان رضى الله تعالى عنهم، ولكن لاباس أن يفرق بينهما في البيع وهي امرأته على حالها، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت ابن مسعود "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جو لونڈی فروخت کی جائے تو اس کا خاوند ہو تو اس کا سودا طلاق ہے۔" (طلاق ہو جائے گی)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے وہ اس کی بیوی ہے اگرچہ اسے بیچا گیا۔"

وہ فرماتے ہیں ہمیں حضرت عمر بن خطاب' حضرت علی بن ابی طالب' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت حذیفہ بن یمان "رضی اللہ عنہم" سے یہ بات پہنچی ہے لیکن بیع کے ذریعے ان میں تفریق کرنے میں کوئی حرج نہیں اور وہ اسی حالت میں اس کی بیوی ہوگی۔"

---

[1] اس مسئلہ کے مطابق کئی صورتوں میں حکم لگایا جا سکتا ہے مثلاً دو چھوٹے بچوں کو کسی جگہ ملازمت کرنا ہے تو یا دونوں کو ملازمت دی جائے یا ایک کو بھی نہ دی جائے کسی ملک میں داخلہ ہے تو یہاں بھی حکم یہی ہوگا یعنی دونوں کو ایک جگہ رکھا جائے تا کہ وہ آپس میں مانوس رہیں۔ ہزاروی

باب السلم فیما یکال و یوزن! کیلی اوروزنی چیز میں سلم!

٧٣٩. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: أسلم ما يكال فيما يوزن، وما يوزن فيما يكال، ولا يسلم ما يكال فيما يكال، ولا ما يوزن فيما يوزن، وإذا اختلف النوعان فيما لا يكال ولا يوزن فلا بأس باثنين بواحد يدا بيد، ولا بأس به نسأ، وإذا كان من نوع واحد مما لا يكال ولا يوزن فلا بأس به اثنين بواحد يدا بيد. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جس چیز کا ماپ ہوتا ہے اس کا وزن کی جانے والی چیز میں بیع سلم کی جاسکتی ہے اور وزنی چیز کا کیلی (ماپی جانے والی) چیز کے ساتھ بیع سلم کی جاسکتی ہے لیکن کیلی چیز کا کیلی چیز سے بیع سلم صحیح نہیں اسی طرح وزنی چیز کا وزنی چیز سے بیع سلم جائز ہے۔"

اور جب دونوع مختلف ہوں اور وہ نہ کیلی ہوں اور نہ ہی وزنی تو ایک کے بدلے میں دو دینے میں کوئی حرج نہیں جب کہ نقد ہوں اور ادھار میں بھی کوئی خرج نہیں اور جب کیلی اور وزنی نہ ہوں اور ایک نوع سے ہوں تو نقد میں کوئی حرج نہیں۔" (ادھار صحیح نہیں)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٧٤٠. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يكون له على الرجل الدين و يجعله في السلم قال: لا خير فيه حتى يقبضه. قال محمد: وبه نأخذ لأن ذلك بيع الدين بالدين، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جس کا دوسرے کسی شخص کے ذمہ قرض ہو اور وہ اس کو بیع سلم میں کر دے وہ فرماتے ہیں جب تک وہ اس پر قبضہ نہ کرے اس میں بھلائی نہیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں کیونکہ یہ قرض کے بدلے قرض کی بیع ہے۔"
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"[1]

---

[1] جب رقم پہلے دی جائے اور جو چیز خریدی جارہی ہے وہ کچھ عرصہ کے بعد وصول کی جائے اسے بیع سلم کہتے ہیں۔ کیلی چیز وہ ہوتی ہے جس کا وزن کریں بلکہ صاع لکڑی کے پیمانے سے حساب لگائیں اور وزنی وہ ہے جو ترازوں وغیرہ سے تولی جائے کیلی اور وزنی چیزوں میں دونوں طرف برابری اور نقد ضروری ہوتا ہے ورنہ سود ہوگا۔۱۲ ہزاروی

باب السلم في الفاكهة إلى العطآء و غيره!

۷۴۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: يكره السلم إلى الحصاد وإلى العطآء قال محمد: وبه ناخذ، لأنه أجل مجهول يتقدم و يتأخر، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

عطاء تک پھلوں وغیرہ کی بیع سلم!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کاٹنے تک یا عطاء تک بیع سلم مکروہ ہے۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں کیونکہ یہ مدت مجہول ہے آگے پیچھے ہوسکتا ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔" (وقت کا معلوم ہونا ضروری ہے ورنہ جھگڑے کا خطرہ ہوتا ہے)

۷۴۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يسلم في الفاكهة إلى العطآء يأخذ قفيزا قال: لاخير فيه. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ اس شخص کے بارے میں جو عطاء تک پھلوں میں بیع سلم کرتا ہے کہ وہ ایک ایک قفیز کر کے وصول کرے گا[1] تو وہ فرماتے ہیں اس میں کوئی بھلائی نہیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔!

۷۴۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم في الرجل يسلم في الثمر قال: لا، حتى يطعم. قال محمد: وبه ناخذ، لا ينبغي أن يسلم في ثمرة ليست في أيدي الناس إلا في زمانها بعد بلوغها، و يجعل أجل السلم قبل انقطاعها، فإذا فعل ذلك فهو جائز، وإلا فلا خير فيه، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد "رحمہ اللہ" نے بیان کیا اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو پھلوں میں بیع سلم کرتا ہے وہ فرماتے ہیں اس وقت تک نہیں کر سکتا جب تک وہ کھانے کے قابل نہ ہو جائیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں ان پھلوں میں جو لوگوں کے قبضے میں نہیں ہیں بیع سلم جائز نہیں مگر جب ان (پھلوں) کا وقت ہو ان کے وقت کو پہنچنے کے بعد اور سلم کی مدت کو کاٹنے

---

[1] قفیز ناپنے کا ایک پیمانہ ہے۔ ۱۲ ہزاروی

سے پہلے ہی مقرر کیا جائے جب اس طرح کرے تو جائز ہے ورنہ اس میں کوئی بھلائی نہیں۔"

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔" [1]

باب السلم في الحيوان! — جانوروں میں بیع سلم!

۷۴۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم قال: دفع عبدالله بن مسعود رضي الله عنه إلى زيد بن خويلدة البكري مالا مضاربة فاسلم زيد إلى عتريس بن عرقوب الشيباني في قلائص، فلما حلت أخذ بعضا و بقي بعض، فأعسر عتريس، و بلغه أن المال لعبد الله رضي الله عنه، فأتاه، يسترفقه، فقال عبدالله رضي الله عنه: أفعل زيد؟ قال: نعم فارسل اليه فسأله فقال له عبدالله رضي الله عنه: اردد ما أخذت وخذ رأس مالك، ولا تسلمن ما لنا في شيئ من الحيوان. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، لا يجوز السلم في شيئ من الحيوان، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد "رحمہ اللہ" نے بیان کیا اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" نے حضرت زید بن خویلدہ البکری "رضی اللہ عنہ" کو کچھ مال مضاربت کے طور پر دیا تو حضرت زید "رضی اللہ عنہ" نے عقدلیس بن عرقوب الشیبانی سے جوان اونٹنیوں میں بیع سلم کر لی' جب مدت پوری ہو گئی تو کچھ لے لیں اور بعض باقی رہ گئیں اب عتریس تنگ دست ہو گئے اور ان کو یہ خبر ملی کہ یہ مال حضرت ابن مسعود "رضی اللہ عنہ" کا ہے تو ان کے پاس حاضر ہوئے تا کہ نرمی کا سوال کریں حضرت ابن مسعود "رضی اللہ عنہ" نے پوچھا کیا یہ عمل زید "رضی اللہ عنہ" نے کیا ہے؟ انہوں نے کہاں جی ہاں تو آپ نے ان کو بلایا اور اس سلسلے میں پوچھا پھر حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" نے فرمایا جو کچھ تم نے لیا ہے واپس کر دو اور اپنا اصل واپس لو اور ہمارا مال کسی حیوان کے سلسلے میں بطور بیع سلم نہ دو۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں کہ جانوروں میں بیع سلم جائز نہیں۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب الكفيل والرهن في السلم! — بیع سلم میں کفیل اور رہن!

۷۴۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم قال: لا بأس بالرهن والكفيل السلم. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم

---

[1] سودے کے وقت پھل موجود ہو اور اس کے کٹنے تک مدت مقرر کی جائے تو بیع سلم جائز ہوگی ورنہ نہیں۔ ۱۲ہزاروی

سے حضرت حماد "رحمہ اللہ" نے بیان کیا اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں بیع سلم میں کفیل بنانے اور رہن رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔" [1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۷۴۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في السلم في الفلوس فيأخذ الكفيل قال: لابأس به. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں بیع سلم میں پیسوں کے سلسلے میں کفیل بنانے میں کوئی حرج نہیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب السلم بأخذ بعضه و بعض رأس ماله!

۷۴۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا أبو عمر و عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رضى الله عنهما في السلم يحل فيأخذ بعض و يأخذ بعض رأس ماله فيما بقي قال: هذا المعروف الحسن الجميل. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

بیع سلم میں بعض چیز اور بعض رقم لینا!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے ابوعمرو "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت سعید بن جبیر "رضی اللہ عنہ" سے اور وہ حضرت ابن عباس "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں بیع سلم میں مدت پوری ہو جائے تو وہ اس چیز کا (جس میں بیع سلم ہوتی) بعض اور اصل رقم کا کچھ لے تو یہ معروف ہے اور اچھی بات ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔!

---

[1] کفیل بنانے کا مطلب یہ ہے کہ اگر چہ چیز میں نہ دے سکا تو فلاں شخص دے گا اور رہن رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ جس شخص نے رقم لے لی اور اس کے بعد جو چیز دینا ہے اس کی ادائیگی کو یقینی بنانے کے لئے اس شخص کے پاس کوئی چیز کو گروی رکھ دے۔۱۲ ہزاروی

باب السلم في الثياب! — کپڑوں میں بیع سلم!

۷۴۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا أسلم في الثياب و كان معروفا عرضه و رقعته فهو جائز، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى. قال محمد: وبه نأخذ إذا سمي الطول، والعرض، والرقعة، والجنس، والأجل، و نقد الثمن قبل أن يتفرقا فهو جائز.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کپڑوں میں بیع سلم کی جائے اور کپڑے کی چوڑائی اور اس کی موٹائی معروف ہو تو جائز ہے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب وہ اس کی لمبائی' چوڑائی' موٹائی' جنس اور وقت بتائے اور جدا ہونے سے پہلے رقم ادا کرے تو جائز ہے۔"

۷۴۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يسلم الثياب في الثياب قال: إذا اختلفت أنواعه فلا بأس به. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس آدمی کے بارے میں نقل کرتے ہیں جو کپڑوں میں کپڑوں کی بیع سلم کرتا ہے تو وہ فرماتے ہیں جب ان کی انواع مختلف ہوں تو کوئی حرج نہیں۔"[1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب السوم على سوم أخيه! (مسلمان) بھائی کے بھاؤ پر بھاؤ لگانا!

۷۵۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن أبي سعيد الخدري، وأبي هريرة رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: لا يستام الرجل على سوم أخيه، ولا يخطب على خطبته، ولاتنا جشوا ولا تبا يعوا بألقآء الحجر. ومن استاجر أجيرا فليعلمه أجره، ولا تزوج المرأة على عمتها، ولا على خالتها، ولا تسئل طلاق أختها لتكفا ما في صحفتها، فإن الله هو رازقها. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى. وأما قوله:

---

[1] آج کل کپڑوں کی متعدد اور بے شمار اقسام ہیں لہٰذا رقم دیتے وقت پوری طرح وضاحت ہو اور کپڑے سے متعلق کوئی بات پوشیدہ نہ ہو۔۱۲ ہزاروی

"ولا تناجشوا" فالرجل يبيع الشيئ فيزيد الرجل الآخر في الثمن، وهو لا يريد أن يشترى: ليسمع بذلك غيره، و يشترى على سومه، فهذا هو النجش، فلا ينبغي، وأما قوله: "لا تبايعوا بألقاء الحجر" فهذا كان بيعا في الجاهلية، يقول أحدهم: إذا ألقيت الحجر فقد وجب البيع، فهذا مكروه، فلا ينبغي، والبيع فيه فاسد.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمیں! حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابوسعید خدری "رضی اللہ عنہ" اور حضرت ابو ہریرہ "رضی اللہ عنہ" سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کوئی شخص اپنے بھائی کے بھاؤ پر بھاؤ نہ لگائے اور نہ اس کے پیغام نکاح پر نکاح کا پیغام دے نہ خریدنے کے بغیر بولی دو اور نہ پتھر پھینک کر بیع کرو اور جو شخص کسی کو مزدوری پر حاصل کرے اسے اس کی مزدوری (اجرت) بتادے کسی عورت سے اس کی پھوپھی کی موجودگی میں نکاح نہ کیا جائے اور نہ اس کی خالہ کی موجودگی میں نکاح کیا جائے کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تاکہ اس کے پیالے کو خالی کرے بے شک اللہ عزوجل اس کا رزاق ہے۔"[1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں، ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

آپ کا ارشاد گرامی! **ولا تناجشوا** تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص کوئی چیز بیچتا ہے اور دوسرا آدمی قیمت میں اضافہ کرتا ہے حالانکہ وہ خریدنا نہیں چاہتا، تاکہ وہ دوسروں کو سنائے اور وہ اس کے لگائے ہوئے بھاؤ پر خریدے اس کو بخش کہا جاتا ہے یہ کام مناسب نہیں اور **لا تبایعوا بالقاء الجھر** تو یہ دور جاہلیت میں بیع کی ایک قسم تھی ان میں سے ایک کہتا جب میں پتھر پھینک دوں گا تو بیع واجب ہو جائے گی تو یہ مکروہ ہے لہٰذا یہ مناسب نہیں اور اس میں بیع فاسد ہو جائے گی۔"

باب حمل التجارة إلى أرض الحرب!

۷۵۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه قال في التاجر يختلف إلى أرض الحرب: أنه لا بأس بذلك مالم يحمل إليهم سلاحا، أو كراعا، أو سلها. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

---

[1] ایک آدمی بھاؤ لگا رہا ہے تو انتظار کیا جائے یا وہ سودا کر کے چھوڑ دے اگر چھوڑ دے تو دوسرا اس کا بھاؤ لگائے اور اسی طرح کسی رشتے کی بات چل رہی ہو تو جب تک بات واضح نہ ہو جائے دوسرے آدمی کو انتظار کرنا چاہئے۔ پھوپھی اور بھتیجی اسی طرح خالہ اور بھانجی ایک آدمی کے نکاح میں ایک ہی وقت میں نہیں ہو سکتیں جس طرح دو بہنیں بیک وقت کسی کے نکاح میں نہیں ہو سکتیں اسی طرح یہ بھی ناجائز ہے کہ کوئی عورت کسی دوسری عورت کو طلاق دلائے اور اس کے خاوند سے نکاح کرے بعض لوگ کوئی چیز خریدنے کا ارادہ نہیں رکھتے اور بولی دیتے ہیں یہ بھی غلط ہے بولی وہی دے سکتا ہے جو خریدنا چاہتا ہے۔ ۱۲ ہزاروی

سامان تجارت حربی زمین کی طرف لے جانا!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اس تاجر کے بارے میں فرمایا جو حربی زمین کی طرف آتا جاتا ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں جب تک ان کی طرف اسلحہ یا گھوڑے یا سامان لے کر نہ جائے۔" [1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

باب التجارة في العصير و الخمر! (پھلوں کے) رس اور شراب کی تجارت!

۷۵۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في العصير قال: لاباس بأن تبيعه ممن يصنعه خمرا. وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں اس شخص پر (انگور وغیرہ کا) رس (جوس) بیچنے میں کوئی حرج نہیں جو اس سے شراب بنائے گا۔" [2]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۷۵۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا محمد بن قيس عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: سأله رفيق له عن بيع الخمر وعن أكل ثمنها، قال: قاتل الله اليهود، و حرمت عليهم الشهوم أن ياكلوها، فاستحلوا بيعها، واكل ثمنها، إن الله حرم الخمر، فحرام بيعها وأكل ثمنها. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت امام محمد بن قیس "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت ابن عمر "رضی اللہ عنہما" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ان سے ان کے ایک ساتھی نے شراب بیچنے اور اس کی قیمت کھانے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہودیوں کو ہلاک کرے ان پر چربی کھانا حرام قرار دیا گیا تو انہوں نے اس کا بیچنا اور اس کی قیمت کھانا (استعمال میں لانا) حلال قرار دیا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب کو حرام قرار دیا پس اس کا بیچنا اور اس کی

---

[1] کیونکہ یہ دشمن کی سرزمین ہے اور سامان ساتھ لے جانا مناسب نہیں لوٹ مار کا خطرہ ہوتا ہے۔۱۲ ہزاروی

[2] کیونکہ یہ خود شراب نہیں بنا رہا لہٰذا مجرم دوسرا شخص ہے جو شراب بنا رہا ہے۔۱۲ ہزاروی

قیمت کھانا حرام ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۷۵۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا محمد بن قيس: أن رجلا من ثقيف يكني أبا عامر حرمت راويته كما كان يهدي، فقال له النبي صلى الله عليه وسلم يا أبا عمر، إن الله قد حرم الخمر، فلا حاجة لنا في خمرک، قال فخذها يارسول الله: فبعها، واستعن بثمنها على حاجتک، فقال له النبي صلى الله عليه وسلم. يا أبا عامر، ان الذى حرم شربها حرم بيعها وأكل ثمنها. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت محمد بن قیس "رحمہ اللہ" نے بیان کیا کہ ثقیف قبیلہ کا ایک شخص جس کی کنیت ابو عامر تھی وہ ہر سال نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں شراب کا ایک مشکیزہ بطور تحفہ لایا کرتا تھا تو جس سال شراب حرام ہوئی وہ پہلے کی طرح (شراب کا) مشکیزہ لے کر حاضر ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا! اے ابو عامر بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب کو حرام کیا پس ہمیں تمہارے شراب کی حاجت نہیں۔"

انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! اس کو لے لیجئے پس اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت سے اپنی حاجت میں مدد لیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا! اے ابو عامر اللہ تعالیٰ نے شراب کا پینا اس کا بیچنا اور اس کی قیمت کھانا حرام قرار دیا ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب بيع صيد الآجام والسمک والقصب!

۷۵۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم: أنه كان يكره بيع صيد الآجام وقصبها. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

جھاڑیوں کے شکار، مچھلیوں اور بانسوں کو فروخت کرنا!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد "رحمہ اللہ" نے بیان کیا اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ وہ جھاڑیوں کے شکار اور ان کے بانسوں کو فروخت کرنا مکروہ جانتے تھے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٧٥٦. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد قال: طلبت من أبي عبدالحميد أن يكتب إلى عمر بن عبدالعزيز يسأله عن بيع صيد الآجام وقصبها، فكتب إليه عمر رضى الله عنه: (أنه الجنس) لابأس به ولسنا نأخذ بهذا، نجيز بيع القصب إذا باعه خاصة، فأما الصيد فلا نجيز بيعه إلا أنه يكون يؤخذ بغير صيد، فيجوز البيع فيه، و يكون صاحبه بالخيار إذا رآه، إن شآء أخذه، وإن شآء تركه، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں نے ابوعبدالحمید "رحمہ اللہ" سے مطالبہ کیا کہ وہ حضرت عمر بن عبدالعزیز "رحمہ اللہ" کی طرف ایک خط لکھ کر ان سے جھاڑیوں کے شکار اور ان کے بانسوں کے بیع کے بارے میں پوچھیں تو حضرت عمر بن عبدالعزیز "رحمہ اللہ" نے ان کی طرف لکھا کہ یہ جنس ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے ہم بانسوں کی بیع کو جائز قرار دیتے ہیں جب خاص اسی کا سودا کرے لیکن وہاں کے شکار کی فروخت کو جائز قرار نہیں دیتے ہاں یہ کہ اسے شکار کئے بغیر پکڑے تو اس کی بیع جائز ہے اور اس کے مالک کو اختیار ہے جب اسے دیکھے اگر چاہے تو لے لے اور اگر چاہے تو چھوڑ دے۔"[1]

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب شرآء الذهب والفضة تكون في السبر والجوهر!

٧٥٧. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا كان الخاتم فضة و فيه فصل فاشتره بما شئت، ان شئت قليلا، وإن شئت كثيرا. ولسنا نأخذ بهذا، ولا نجيز البيع حتى يعلم أن الثمن اكثر من الفضة التي في الخاتم، فيكون فضل الثمن بالفص، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

سونا اور چاندی جب اچھی حالت میں ہوں اور جواہرات کی بیع کا حکم!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب انگوٹھی چاندی کی ہو اور اس میں

---

[1] شکار کو جب تک پکڑ نہ لے فروخت کرنا صحیح نہیں کیونکہ خریدار کے حوالے کرنا مشکل ہوتا ہے اور یہ ایسی چیز کی بیع ہے جو اس کے قبضے میں نہیں ہے۔ ۱۲ ابرار دی

نگینہ ہو تو تم جیسے چاہو خرید سکتے ہو تھوڑی قیمت کے بدلے میں ہو یا زیادہ کے بدلے میں ہو۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے اور ہم اس سودے کو جائز نہیں سمجھتے حتیٰ کہ معلوم ہو جائے کہ قیمت (والی چاندی) اس چاندی سے زیادہ ہے جو انگوٹھی میں ہے پس زائد قیمت نگینہ کے مقابلے میں ہو جائے گی۔"[1]

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۷۵۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا الوليد بن سريع عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال: بعث إليعمر رضي الله عنه بإناء من فضة خسرو اني قد أحكمت صنعته، فأمر الرسول أن يبيعه، فرجع الرسول فقال: إني أزاد على وزنه، قال عمر رضي الله عنه: لا: فإن الفضل ربوا. وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے ولید بن سریع "رحمہ اللہ" نے بیان کیا اور وہ حضرت انس بن مالک "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" کے پاس حردانی پیالہ بھیجا گیا جس کی بناوٹ مضبوط تھی آپ نے قاصد کو اس کے بیچنے کا حکم دیا وہ واپس آیا اور اس نے کہا میں اس کے وزن سے زیادہ لایا ہوں آپ نے فرمایا نہیں یہ زیادتی سود ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب شرآء الدراهم الثقال بالخفاف والربوا!

۷۵۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا مرزوق عن أبي جبلة عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: قلت له، انا نقدم الأرض بها الورق الثقال الكاسدة، ومعنا ورق خفاف نافقة، أنبيع ورقنا بورقهم؟ قال: لا، ولكن بع ورقك بالدنانير، واشترورقهم، ولا تفارق صاحبك شبرا حتى تستوفي منه، فإن صعد فوق البيت فاصعد معه، وإن وثب فثب معه. وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

---

[1] یعنی دونوں طرف چاندی ہونے کی وجہ سے برابری ضروری ہے اب ایک طرف کی انگوٹھی دوسری طرف کی انگوٹھی کی چاندی سے زیادہ ہوتا کہ انگوٹھی کے برابر چاندی اس کے مقابلے میں برابر ہو اور باقی نگینے کے مقابلے میں برابر ہو۔ ۱۲ ہزاروی

بھاری درہم، ہلکے درہموں کے بدلے میں بیچنا اور سود!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے مرزوق نے ابوجبلہ رحمہ اللہ سے سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا اور وہ حضرت ابن عمر "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں ابوجبلہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر "رضی اللہ عنہ" سے پوچھا ہم ایسے علاقے میں جاتے ہیں جہاں بھاری وزن کے کھوٹے درہم ہوتے ہیں اور ہمارے پاس ہلکے ہلکے چاندی کے سکے ہوتے ہیں جو مروج ہیں کیا ہم اپنے سکے ان کے سکوں (چاندی) کے بدلے میں بیچ سکتے ہیں؟[1]

انہوں نے فرمایا نہیں بلکہ تم اپنی چاندی کے سکے دیناروں کے بدلے بیچو اور تم اپنے مقابل (جس سے سودا ہوا) سے ایک بالشت بھی دور نہ ہو جب تک اس سے وصول نہ کرلو اگر وہ گھر کی چھت پر چلا جائے تو تم بھی اس کے ساتھ اس پر چڑھ جاؤ اور وہ کود جائے تو تم بھی اس کے ساتھ کود جاؤ۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" سے فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٧٦٠. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عطية العوفي عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: الذهب بالذهب مثل بمثل و الفضل ربوا، والفضة بالفضة مثل بمثل و الفضل ربوا، والحنطة بالحنطة مثل بمثل والفضل ربوا والشعير بالشعير مثل بمثل والفضل ربوا والتمر بالتمر مثل بمثل والفضل ربوا، والملح بالملح مثل بمثل والفضل ربوا. وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے عطیہ عوفی "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت ابوسعید خدری "رضی اللہ عنہ" سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا سونا سونے کے بدلے میں برابر برابر ہو اور زیادتی سود ہے چاندی چاندی کے بدلے میں برابر برابر ہو اور زائد سود ہے، گندم گندم کے بدلے میں برابر برابر ہو اور اضافہ سود ہے جو جو کے بدلے میں برابر برابر ہوں جو زیادہ ہوگا وہ سود ہوگا کھجوریں کھجوروں کے بدلے میں برابر برابر ہوں زیادتی سود ہے اور نمک نمک کے بدلے میں برابر برابر ہو اگر زیادہ ہو تو سود ہوگا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

---

[1] سونا، سونے کے بدلے اور چاندی کے بدلے بیچی جائے تو دونوں طرف برابر ہونا اور نقد ہونا ضروری ہے۔ ۱۲ ہزاروی

باب القرض!　　قرض کا بیان!

٧٦١. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في رجل أقرض رجلا ورقا فجآءه بأفضل منها قال: الورق بالورق أكره الفضل فيها حتى يأتي بمثلها. ولسنا نأخذ بهذا، لابأس بهذا ما لم يكن شرطا اشترطه عليه، فإذا كان شرطا اشترطه فلا خير فيه، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جس نے کسی شخص کو چاندی بطور قرض دی تو وہ اس سے افضل لایا حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" نے فرمایا چاند کے بدلے چاندی میں زیادتی مکروہ ہے حتیٰ کہ اس کی مثل لائے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں جب تک (اسکی) شرط نہ رکھے اور اس نے کوئی شرط رکھی ہو تو اس میں بھلائی نہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

(اس سے وصف کی زیادتی مراد ہے ورنہ مقدار میں زیادتی سود ہے وصف میں افضلیت ہو تو کوئی خرج نہیں۔۱۲ ہزاروی)۔

٧٦٢. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يقرض الرجل الدراهم على أن يوفيه بالرئ قال: أكرهه. وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو کسی شخص کو اس شرط پر قرض کے طور پر درہم دیتا ہے کہ وہ اسے مقام ری میں ادا کرے تو فرماتے ہیں میں اس بات کو مکروہ جانتا ہوں۔"
حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٧٦٣. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: كل قرض جر منفعة فلا خير فيه. وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جو قرض نفع لائے اس میں حرج نہیں۔ (یعنی جائز ہیں)

ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب العقار و الشفعة! زمین اور شفعہ!

۷۶۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن شريح قال: الشفعة من قبل الأبواب ولسنا نأخذ بهذا، الشفعة للجيران المتلازقين، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت شریح "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں شفعہ دروازوں کی جانب سے ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے (بلکہ) شفعہ ان دو پڑوسیوں کے لئے ہے جو ملے ہوئے ہیں۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔" [1]

۷۶۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم قال: لا شفعة إلا في أرض أو دار. وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد "رحمہ اللہ" نے بیان کیا اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں شفعہ زمین میں ہوتا ہے یا مکان میں۔ (کسی اور چیز میں نہیں ہوتا)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۷۶۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عبدالكريم عن المسور بن مخرمة) عن رافع بن خديج رضى الله عنه قال: عرض على سعد رضى الله عنه بيتا له فقال: خذه فإني قد أعطيت به أكثر مما تعطيني به، ولكنك أحق: لأني سمعت رسول الله عليه وسلم يقول: الجار أحق بسقبه. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے عبدالکریم "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ مسور بن مخرمہ "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت رافع بن خدیج "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت سعد "رضی اللہ عنہ" نے اپنا مکان مجھ پر پیش کیا اور فرمایا اس کو لے لو مجھے اس کی قیمت اس سے زیادہ دی گئی جو تم مجھے دیتے ہو لیکن تمہارا حق زیادہ ہے کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا

---

[1] دو مکان جن کی پشت ملی ہوئی ہو ایک کا دروازہ ایک گلی میں اور دوسرے کا دروازہ دوسری گلی میں کھلتا ہو تو یہ پڑوس شفعہ کا سبب ہے جب دو آدمیوں کے درمیان زمین یا مکان مشترک ہو یا ان کا راستہ یا پانی مشترک ہو تو ایک اپنا حصہ بیچے تو دوسرے کو شفعہ کا حق ہوگا۔ ۱۲ ہزاروی

آپ نے فرمایا پڑوسی شفعہ کا زیادہ حق دار ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔!

باب المضاربة بالثلث، و المضاربة بمال اليتيم و مخالطته!

٧٦٧. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يعطي المال مضاربة بالثلث، أو النصف و زيادة عشرة دراهم قال: لا خير في هذا، أرأيت لو لم يربح درهما ما كان له؟ وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

تہائی حصے کے ساتھ مضاربت اور یتیم کے مال سے مضاربت اور اس کو (اپنے مال سے) ملا لینا!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنا مال مضاربت کے طور پر تہائی یا نصف اور دس درہم زائد پر دے تو اس میں کوئی بھلائی نہیں (جائز نہیں) تمہارا کیا خیال ہے اگر اسے ایک درہم نفع بھی نہ ہو تو اس کے لئے کیا ہوگا؟

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"[1]

٧٦٨. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن عائشة رضى الله عنها أنها قالت: لو وليت مال يتيم لخلطت طعامه بطعامي، و شرابه بشرابي، ولم أجعله بمنزلة الرجس.
قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور حضرت عائشہ "رضی اللہ عنہا" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا اگر مجھے کسی یتیم بچے کی ولایت حاصل ہو جائے تو میں اس کے کھانے کو اپنے کھانے کے ساتھ اور اس کے مشروب کو اپنے مشروب سے ملاؤں گی اور اسے ناپاک چیز کی طرح قرار نہیں دوں گی۔" (ملا کر حساب مشترکہ طور پر خرچ کرنے میں کوئی حرج نہیں)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

---

[1] جب کوئی شخص کسی کو اپنا مال دے کہ وہ تجارت کرے یا دو آدمی اپنا اپنا مال ملا کر تجارت کریں تو یہ مضاربت ہے اس میں نفع میں رقم متعین نہیں ہوسکتی حصہ مقرر کیا جا سکتا ہے مثلاً دو نصف نصف میں یا ایک کے لئے ایک تہائی دوسرے کے لئے دو تہائی وغیرہ وغیرہ۔ یہ کہنا کہ فلاں کو اتنی رقم ملے گی یہ نہیں ہوسکتا۔۱۲ ہزاروی

حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

۷۶۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في مال اليتيم قال: ماشآء الوصي صنع به، أن رآى أن يودعه أو دعه، وإن رآى أن يتجربه لا تجربه، وإن رآى أن يدفعه مضاربة دفعه. وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں انہوں نے یتیم کے مال کے بارے میں فرمایا وصی جو چاہے اس میں کرے اگر اسے امانت کے طور پر دینا چاہے تو امانت رکھے اور اس میں تجارت کرنا بہتر سمجھے تو تجارت میں لگائے اور اگر اسے بطور مضاربت دینا چاہے تو دے دے۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

۷۷۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن سعيد بن جبير أنه قال في هذه الآية: "من كان غنيا فليستعفف ومن كان فقيرا فليأكل بالمعروف" قال: قرضا.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت سعید بن جبیر ''رضی اللہ عنہ'' سے روایت کرتے ہیں انہوں نے

آیت کریمہ! مَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ. (پ۴ النساء۶)

ترجمہ! جو شخص مالدار ہو وہ بچتا رہے اور جو آدمی فقیر ہو وہ معروف طریقے پر کھا سکتا ہے۔''

کے بارے میں فرمایا کہ اس سے قرض مراد ہے۔''

۷۷۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن الهيثم عن رجل عن عبدالله بن مسعود رضى الله عنهما قال: لا يأكل الوصي مال اليتيم شيئا قرضا ولا غيره. وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت ہیثم ''رحمہ اللہ'' سے وہ ایک شخص سے اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود ''رضی اللہ عنہما'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں وصی یتیم کے مال میں سے کچھ بھی نہ کھائے نہ قرض کے طریقے پر اور نہ ہی اور کسی طریقے سے۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''[1]

۷۷۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا ليث بن أبي سليم عن مجاهد عن ابن مسعود

[1] مطلب یہ کہ اگر ضرورت نہ ہو تو یہ حکم ہے اگر ضرورت ہو تو بطور قرض لے سکتا ہے امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ رقم اجرت شمار ہوگی لیکن ہمارے نزدیک یہ قرض ہے۔۱۲ ہزاروی

رضی الله عنهما قال: ليس في مال اليتيم زكوة. وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے لیث بن ابی سلیم "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت مجاہد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابن مسعود "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں یتیم کے مال میں زکوۃ نہیں۔"

ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب من كان عنده مال مضاربة أو وديعة!

۷۷۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في المضاربة والوديعة إذا كانت عند الرجل فمات وعليه دين قال: يكونون جميعا أسوة الغرمآء إذا لم تعرفا بأعيانهما الوديعة والمضاربة. وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

جس کے پاس مضاربت یا امانت کا مال ہو!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے مضاربت اور ودیعت (امانت) کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ جب کسی شخص کے پاس ہو اور وہ شخص مر جائے اور اس پر قرض ہو تو وہ سب برابر کے قرض خواہ ہوں گے جب تک مضاربت اور ودیعت کی متعین طور پہچان نہ ہو۔"

باب المزارعة بالثلث والربع! تہائی اور چوتھائی کے ساتھ مزارعت!

۷۷۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد أنه سأل طاؤسا و سالم بن عبدالله عن الزراعة بالثلث أو الربع، فقال: لابأس به، فذكرت ذلک لإبراهيم فكرهه، فقال: ان طاؤسا له أرض يزارعه، فمن أجل ذلک. قال ذلک قال محمد: كان أبو حنيفة يأخذ بقول إبراهيم و نحن نأخذ بقول سالم و طاووس، لا نرى بذلک بأسا.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت طاؤس اور حضرت سالم بن عبداللہ "رضی اللہ عنہما" سے تہائی یا چوتھائی (نفع) کے ساتھ مزارعت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کوئی حرج نہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے یہ بات ذکر کی تو انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا اور فرمایا حضرت طاؤس "رضی اللہ عنہ" کے پاس زمین تھی جسے وہ مزارعت پر دیتے تھے انہوں نے اسی بنیاد پر یہ بات کہی ہے۔" [1]

[1] مزارعت کا مطلب یہ ہے کہ کسی کو کھیتی اس طریقے سے دینا کہ زمین سے جو کچھ پیدا ہوگا وہ ان میں نصف نصف تقسیم ہوگا یہ صورت جائز ہے اگر یہ ہو کہ زمین کے فلاں ٹکڑے کی پیداوار میرے لئے تو اس طرح صحیح نہیں یا اتنا غلہ میرے لئے ہے یہ اس طرح بھی نہیں ہے۔۱۲ ہزاروی

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" کے اس قول کو اختیار کرتے تھے اور ہم حضرت سالم اور حضرت طاؤس "رضی اللہ عنہما" کے قول کو اختیار کرتے ہیں ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔

٧٧٥. محمد قال: أخبرنا عبدالرحمن الأوزاعي عن واصل بن أبي جميل عن مجاهد قال: اشترک أربعة نفر على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال واحد: من عندي البذر، وقال الآخر: من عندي العمل، وقال الآخر: من عند الفدان، وقال الآخر: من عندي الأرض. قال: فألغى رسول الله صلى الله عليه وسلم صاحب الأرض، وجعل لصاحب الفدان أجرا مسمى، وجعل لصاحب العمل درهما لكل يوم، وألحق الزرع كله بصاحب البذر.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت عبدالرحمٰن اوزاعی "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت واصل بن ابی جمیل "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت مجاہد "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں چار افراد نے شرکت کی تو ان میں سے ایک نے کہا بیج میری طرف سے ہوگا دوسرے نے کہا کام میں کروں گا تیسرے نے کہا آلات میری طرف سے ہوں گے (بیل اور ہل وغیرہ) اور چوتھے نے کہا زمین میری ہوگی۔"

وہ فرماتے ہیں ہیں نبی اکرم ﷺ نے زمین والے کی بات کو لغو قرار دیا (کوئی حصہ نہ دیا) آلات والے کے لئے حصہ مقرر فرمایا کام کرنے والے کو یومیہ ایک درہم دیا اور تمام کھیتی بیج والے کے لئے مقرر فرمادی۔"[1]

باب ما يكره من الزيادة على من اجر شيئا بأكثر مما استأجره!

٧٧٦. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يستأجر الأرض ثم يواجرها بأكثر مما استأجرها قال: لاخير في الفصل الا أن يحدث فيها شيئا. قال محمد: وبه نأخذ، وهو وقول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

مقررہ اجرت سے زائد مکروہ ہے!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو اجرت پر زمین حاصل کرتا ہے پھر مقررہ اجرت سے زیادہ اجرت دیتا ہے تو وہ فرماتے ہیں اس زائد مال میں کوئی بھلائی نہیں البتہ یہ کہ اس میں کوئی نئی بات پیدا ہو۔" (یعنی کوئی نفع حاصل ہو جس کا پہلے ذکر نہ ہو)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

[1] چونکہ یہ شرائط فاسدہ تھیں اس لئے آپ نے مزارعت کو فاسد قرار دیا۔ ۱۲ ہزاروی

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۷۷۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبي الحصين عثمان بن عاصم الثقفي عن ابن رافع عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه مر بحائط فأعجبه فقال: لمن هذا؟ فقال: لي يارسول الله، استاجرته، قال: لا تستأجره بشيئ منه.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے وہ ابوالحصین عثمان بن عاصم ثقفی "رحمہ اللہ" سے وہ ابن رافع "رحمہ اللہ" سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا کہ آپ ایک باغ سے گزرے تو آپ کو باغ پسند آیا فرمایا یہ کس کا ہے؟ انہوں نے کہا یارسول اللہ ﷺ! یہ میرا ہے میں نے اسے اجرت پر حاصل کیا ہے آپ نے فرمایا اس میں سے کچھ بھی اجرت پر حاصل نہ کرو۔"[1]

۷۷۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن عبدالله بن أبي زياد عن ابن أبي نجيح عن ابن عمر رضى الله عنهما عن النبى صلى الله عليه وسلم أنه قال: ان الله حرم مكة فحرام بيع رباعها واكل ثمنها، وقال من اكل من اجور بيت مكة شيئا فانما ياكل نارا. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى، يكره ان تباع الارض، ولا يكره بيع البناء، والله اعلم.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت عبداللہ بن ابی زیاد "رحمہ اللہ" سے وہ ابن ابی نجیح "رحمہ اللہ" سے وہ حضرت ابن عمر "رضی اللہ عنہ" سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا پس اس کے مکانات بیچنا اور ان کی قیمت کھانا حرام ہے اور جو شخص مکہ مکرمہ کے مکانات کی اجرت سے کھائے گا وہ آگ کھائے گا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے کہ زمین بیچنا مکروہ ہے عمارت بیچنا مکروہ نہیں۔"[2] واللہ اعلم

باب العبد ياذن له سيده فى التجارة أنه ضامن!

۷۷۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم فى العبد ياذن له سيده فى التجارة فصار عليه دين فاعتقه صاحبه: ان عليه قيمته، فإن فضل عليه بعد قيمته من الدين الذى كان عليه فضل طلب الغرمآء العبد بما كان فضل عليه من فضل، وان باعه السيد غرم للغرمآء ثمنه،

[1] اس کو مساقاۃ کہتے ہیں اس کا حکم بھی مزارعت کی طرح ہے کہ کوئی شخص باغبانی کرے اور جو پھل پیدا ہو وہ مالک اور اس کے درمیان حصوں کے حساب سے تقسیم ہو تو ٹھیک ہے ورنہ نہیں۔۱۲ ہزاروی

[2] حضرت امام ابو یوسف "رحمہ اللہ" کے نزدیک زمین کو بیچنا یا کرایہ پر دینا بھی جائز ہے۔۱۲ ہزاروی

فإن اعتق العبد يوما من الدهر اخذه الغرمآء البيع، فإن لم يجيزوه كان لهم ان ينقضوه حتى يباع العبد لهم فى دينهم، الا ان يقضيهم البائع او المشترى دينهم فيجوز البيع، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

غلام کو آقا نے تجارت کی اجازت دی تو وہ ضامن ہے!

ترجمہ: حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ جس غلام کو اس کا آقا تجارت کی اجازت دے پھر وہ مقروض ہو جائے اور اس کا مالک اسے آزاد کر دے تو اس (مالک) پر اس کی قیمت ہوگی اگر اس کی قیمت سے قرض سے کچھ بچ جائے تو قرض خواہ غلام سے اس زائد قرض کا مطالبہ کریں اور اگر آقا نے اسے بیچ دیا تو وہ قرض خواہوں کے لئے اس کی قیمت کا ضامن ہوگا پھر اگر کسی دن وہ غلام آزاد ہو جائے تو قیمت سے زائد قرض میں قرض خواہ اسے پکڑیں گے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے جب قرض خواہ اس کو بیچنے کی اجازت دیں اور اگر وہ اسے جائز قرار نہ دیں تو ان کو اس بیع کے توڑنے کا حق ہے حتیٰ کہ اس غلام کو ان کے قرض کے سلسلے میں بیچا جائے ہاں بیچنے والا یا خریدنے والا ان کا قرض ادا کرے تو سودا جائز ہو جائے گا۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب ضمان الاجير المشترک! اجیر مشترک کی ضمانت!

٧٨٠. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: ان شريحا لم يضمن اجيرقط. قال محمد: وهذا قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى، لا يضمن الاجير المشترک الا ما جنت يده.

ترجمہ: امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت شریح "رحمہ اللہ" اجیر (مزدور) کو بالکل ضامن قرار نہیں دیتے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے ان کے نزدیک اجیر صرف اسی نقصان کا ضامن جو اس کے ہاتھوں ہوا۔"

٧٨١. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن بشر او بشير (شک محمد) عن أبي جعفر محمد بن علي: ان علي بن أبي طالب رضي الله عنه كان لا يضمن القصار، ولا الصائغ، ولا الحائک.

قال محمد: وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت بشر یا بشیر "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں (حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" کو شک ہے) وہ حضرت ابوجعفر محمد بن علی "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ "رضی اللہ عنہ" دھوبی' رنگریز اور جولا ہے پر چٹی نہیں ڈالتے تھے۔"[1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب الرهن والعارية والوديعة من الحيوان وغيره!

۷۸۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه قال فى العارية من الحيوان والمتاع ما لم يخالف المستعير على غير الذى قال: فسرق المتاع او اضله او نفقت الدابة فليس عليه ضمان قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

حیوان وغیرہ رہن رکھنا ادھار دینا اور امانت کے طور پر دینا!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اس حیوان اور سامان کے بارے میں فرمایا جو ادھار دیا گیا جب تک ادھار لینے والا معاہدے میں تبدیلی نہ کرے اگر وہ سامان چوری ہو جائے یا گم ہو جائے یا جانور مر جائے تو اس پر ضمان نہیں ہوگی۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۷۸۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه لم يكن يضمن العارية. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ ادھار چیز کی ضمان (چٹی) نہیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۷۸۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا كان الرهن يسوى اكثر مما فى فهو فى الفضل مؤتمن، فإذا كان الرهن اقل مما رهن فيه ذهب من حقه بقدر الرهن،

---

[1] مطلب یہ کہ آگ لگنے والے سے کپڑے کا نقصان ہو گیا تو وہ ضامن نہیں کیونکہ یہ اس کے پاس امانت ہے اسی طرح دھوبی وغیرہ کا حکم ہے۔ ۱۲ ہزاروی

وكان ما بقي على صاحب الرهن، قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب رہن رکھی ہوئی چیز اس چیز سے قیمت میں زیادہ ہو جس کے بدلے میں رہن ہے تو زائد میں وہ امانتدار ہے اور اگر رہن اس قرض سے کم ہو تو رہن کے مقدار قرض ادا ہو جائے گا اور باقی رہن رکھنے والے کے ذمہ ہوگا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٧٨٥. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن على بن الاقمر عن شريح قال: اتى شيرحا رجل وانا عنده فقال: دفع الى هذا ثوبه لاصبغه، فاحترق بيتي واحترق ثوبه في بيتي قال: ادفع اليه ثوبه. قال: ادفع اليه ثوبه وقد احترق بيتي؟ قال: ارايت لو احترق بيته اكنت تدع اجرك؟ قال: لا. قال محمد: قال أبو حنيفة: لا يضمن ما احترق في بيته: لان هذا ليس من جناية يده.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت علی بن اقمر "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت شریح "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں حضرت علی بن اقمر "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ایک شخص حضرت شریح "رحمہ اللہ" کے پاس آیا اور میں بھی ان کے پاس تھا اس نے کہا اس شخص نے مجھے اپنا کپڑا رنگنے کے لئے دیا پس میرا گھر جل گیا اور گھر میں اس کا کپڑا بھی جل گیا انہوں نے فرمایا اسے اس کا کپڑا دو اس نے کہا میں اسے اس کا کپڑا دوں حالانکہ میرا گھر جل گیا ہے؟ فرمایا بتاؤ اگر اس کا گھر جل جاتا تو تو اپنی مزدوری چھوڑ دیتا؟ اس نے کہا نہیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے فرمایا اس کے گھر میں جو کچھ جلا وہ اس کا ضامن نہیں کیونکہ یہ اس کا جرم نہیں ہے۔"

باب من ادعى دعوى حق على رجل! کسی شخص پر سچا دعویٰ کرنا!

٧٨٦. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: البينة على المدعى، واليمين على المدعى عليه، وكان لا يرد اليمين. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں مدعی کے ذمہ گواہ ہیں اور قسم مدعی علیہ پر ہے اور وہ مدعی کو قسم نہیں دیتے تھے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب من احدث فی غیر فنائه فهو ضامن!

٧٨٧. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم فى الرجل يجعل فى حائطه الصحرة فيستربها الحمولة، او يخرج الكنيف الى الطريق، قال: يضمن كل شئ إذا اصاب هذا الذى ذكرت: لأنه احدث شيئا فيما لا يملك، ولا يملك سماءه: فقد ضمن ما اصاب.
قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول ابي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ اس شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو اپنے اور اس کے ذریعے جانور کو چھپاتا ہے یا راستے کی طرف بیت الخلاء بناتا ہے وہ فرماتے ہیں وہ ہر چیز کا ضامن ہوگا جب ان مذکورہ کاموں سے کسی کو تکلیف پہنچے کیونکہ اس نے اس جگہ میں کوئی چیز بنائی جس کا وہ مالک نہیں ہے اور نہ ہی اس کے سامنے والی جگہ کا مالک ہے پس اس نے جو تکلیف پہنچائی اس کی چٹی اس پر ہوگی۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب الاضحية واخصاء الفحل! قربانی کا جانور اور نر جانور کو خصی کرنا!

٧٨٨. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: الاضحية واجبة على اهل الامصار ما خلا الحاج، قال محمد: بوه ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں مقیم لوگوں پر قربانی واجب ہے البتہ حاجیوں پر واجب نہیں۔" (اگر تمتع یا قران کریں تو اس کی قربانی ہوگی)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٧٨٩. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: الاضحى ثلثة ايام: يوم النحر، و يومان بعده. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ

اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں قربانی تین دن (تک) ہے یوم نحر (عید کا دن) اور اس کے بعد دو دن۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔!

۷۹۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا الهيثم عن عبدالرحمن بن سآئط: ان النبی صلی الله علیه وسلم ضحی بكبشين املحين، ذبح احدهما عن نفسه، والآخر عمن قال: لا اله الا الله محمد رسول الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے الھیثم رحمہ اللہ نے عبدالرحمٰن بن سائط "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے دو چتکبرے مینڈھے ذبح کئے (سیاہ وسفید رنگ والے) ایک اپنی طرف سے اور دوسرا ان لوگوں کی طرف سے جو لا الہ الا اللہ پڑھتے ہیں۔" (مسلمانوں کی طرف سے)

۷۹۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن كدام بن عبدالرحمن عن أبي كباش أنه سمع ابا هريرة رضی الله عنه يقول: نعم الاضحية الجذع السمين من الضان. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت کدام بن عبد الرحمٰن "رحمہ اللہ" سے اور ابو کباس "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت ابو ہریرہ "رضی اللہ عنہ" سے سنا وہ فرماتے تھے۔"

قربانی کا بہترین جانور بھیڑ کا موٹا تازہ جذعہ (چھ مہینے کا بچہ) ہے۔"
حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۷۹۲. محمد قال: حدثنا أبو حنفية قال: حدثنا مسلم الاعور عن رجل عن علی بن أبي طالب رضی الله عنه قال: البقرة تجزئ عن سبعة يضحون بها. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت مسلم الاعود "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ ایک شخص سے اور وہ حضرت علی بن ابی طالب "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں گائے کی قربانی سات آدمیوں کی طرف سے کفایت کرتی ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۷۹۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يطعم اضحيته ولا ياكل منها شيئا، قال: لاباس به، قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں اس شخص کے بارے میں جو قربانی کا گوشت (دوسروں) کھلا دیتا ہے اور خود اس سے نہیں کھاتا وہ فرماتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۷۹۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الاضحية بشتريها الرجل وهي صحيحة: ثم يعرض لها عور او عجف، او عرج قال: تجزئه ان شآء الله. قال محمد: ولسنا نأخذ بهذا، لا تجزى إذا عورت، او عجفت عجفا لا تنقى، او عرجت حتى لا تستطيع ان تمشي وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے قربانی کے اس جانور کے بارے میں روایت کرتے ہیں جسے کوئی شخص خریدتا ہے اور وہ صحیح ہوتا ہے پھر وہ بھینگا یا کمزور یا لنگڑا ہو جاتا ہے (یعنی کوئی واضح عیب پیدا ہو جاتا ہے) تو وہ فرماتے ہیں انشاءاللہ یہ جائز ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے جب وہ بھینگا ہو جائے تو کفایت نہیں کرتا یا اتنا کمزور ہو جائے کہ ہڈیوں میں مغز نہ رہے یا اتنا لنگڑا کہ چل نہ سکے (تو جائز نہیں) البتہ ذبح کرتے وقت کوئی عیب پیدا ہو تو اس کی قربانی جائز ہوگی۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔۔"

۷۹۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: لا باس ان تشترى بجلد اضحيتك متاعا، ولا تبيعه. بدراهم. قال إبراهيم: اما انا فاتصدق بجلد اضحيتي. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں اگر تم قربانی کے جانور کی کھال کے

بدلے کوئی سامان خرید دو تو اس میں کوئی حرج نہیں لیکن اسے درہم کے بدلے نہ بیچو۔"[1]

حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں میں نے اپنی قربانی کی کھال کا صدقہ کر دیتا ہوں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۷۹۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الجذع من الضان يضحى قال يجزى، والمثنى افضل قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں بھیڑ کے چھ مہینے کے بچے کی قربانی جائز ہے لیکن ایک سال کا افضل ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۷۹۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: سئل إبراهيم عن الخصى والفحل ابهما اكمل للاضحية؟ فقال: الخصى: لأنه انما طلب بذلک صلاحه. قال محمد: اسمنهما واقصدهما خيرهما، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں ان سے خصی اور غیر خصی نر جانور کے بارے میں پوچھا گیا کہ ان میں سے کس جانور کی قربانی زیادہ کامل ہے تو فرمایا خصی جانور کی قربانی (افضل ہے) کیونکہ اس عمل کے ذریعے اس کی اصلاح طلب کی گئی۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ان میں سے جو زیادہ موٹا تازہ اور درمیانہ جانور ہو وہ زیادہ بہتر ہے اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔!

۷۹۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنفية عن حماد عن إبراهيم قال: لاباس باخصآء البهائم إذا كان يراد به صلاحها قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جانوروں کے خصی کرنے میں کوئی خرج نہیں جب مقصود ان کی بہتری ہو۔"

---

[1] اگر کھال سے نفع حاصل کرے تو بھی جائز ہے۔ اگر کھال کے بدلے ایسی چیز لے جو باقی رہے گی اور بعینہ اس سے نفع حاصل کرتا ہے جس طرح مشکیزہ وغیرہ تو بھی ٹھیک ہے اسے بیچ کر رقم لینا جائز ہے۔ اگر ایسا کرے تو اس رقم کو صدقہ کرنا ہوگا۔ ۱۲ ہزاروی

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۷۹۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه كان يكره ان يزكر اسم انسان مع اسم الله على زبيحته، ان يقول: بسم الله تقبل من فلان قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ اس بات کو مکروہ جانتے تھے کہ کوئی شخص اپنے ذبیحہ پر اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ کسی انسان کا نام لے' مثلاً کہے اللہ کے نام سے فلاں کی طرف سے قبول فرما۔"[1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب الذبائح! ذبح کا جانور!

۸۰۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن يزيد بن عبدالرحمن عن رجل عن جابر رضى الله عنه قال: فى قلب كل مسلم اسم التسمية سمى او لم يسم. قلا محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى إذا ترك السمية ناسيا.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت یزید بن عبدالرحمٰن "رحمہ اللہ" سے وہ ایک شخص اور وہ حضرت جابر "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا ہر مسلمان کے دل میں بسم اللہ ہے وہ بسم اللہ پڑھے یا نہ پڑھے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے جب بھول کر بسم اللہ پڑھنا چھوڑ دے۔"

۸۰۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن رجل عن جابر رضى الله عنه قال: زكوة كل مسلم جلته. يعنى بذلك ان الرجل يذبح و ينسى ان يسمى، أنه لا باس باكل ذبيحته، قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایتکرتے ہیں وہ ایک شخص کے واسطے سے حضرت جابر سے روایت

[1] مطلب یہ ہے کہ ذبح کے لئے صرف اللہ عزوجل کا نام استعمال کیا جائے اس کے بعد دعا کی جائے کہ یا اللہ فلاں کی طرف سے قبول فرما جب کے پہلے گزر چکا ہے تاہم جو صورت ذکر کی گئی ہے اس میں جانور حرام نہیں ہوتا البتہ ذبح کے لئے غیر اللہ کا نام لیا جائے تو حرام ہوگا۔۱۲ ہزاروی

کرتے ہیں انہوں نے فرمایا ہر مسلمان کا ذبح کرنا اس (جانور) کا حلال ہونا ہے۔"
اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص (جانور) ذبح کرے اور بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو اس کے ذبیحہ کو کھانے میں کوئی حرج نہیں۔"

۸۰۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن الهيثم عن عامر الشعبي قال: اصاب رجل من بنى سلمة ارنبا باحد، فلم يجد سكينا فذبحها بمروة، فسال النبى صلى الله عليه وسلم عن ذلك فامره ياكلها. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت ہیثم سے اور وہ حضرت شعبی "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں بنوسلمہ کے ایک آدمی نے احد (پہاڑ) میں ایک خرگوش کا شکار کیا تو چھری نہ پائی پس تیز (دھاروالے) پتھر سے ذبح کیا نبی اکرم ﷺ سے اس سلسلے میں پوچھا تو آپ نے اسے کھانے کا حکم دیا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۸۰۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن علقمة قال: اذبح بكل سئ افرى الاو داج وانهر الدم، ما خلا السن، والظفر، والعظم، فانها مده، الحبشة قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت علقمہ "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا ہر اس چیز سے ذبح کر سکتے ہو جو رگوں کو کاٹ دے اور خون بہادے لیکن دانتوں، ناخنوں اور ہڈی سے ذبح نہ کرو یہ حبشیوں کی چھریاں ہیں۔" (جب الگ نہ ہوں، الگ ہوں تو ان سے ذبح کیا جا سکتا ہے)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۸۰۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عبدالملك بن أبي بكر عن نافع عن ابن عمر رضى الله عنهما قال: اتى كعب بن مالك رضى الله عنه النبى صلى الله عليه وسلم فساله عن راعية له كانت فى غنمه، فتخوفت على شاة الموت، فذبحتها بمروة، فامره النبى صلى الله عليه وسلم باكلها. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم

سے عبدالملک بن ابی بکر "رحمہ اللہ" نے بیان کیا، وہ حضرت نافع "رحمہ اللہ" سے، وہ حضرت ابن عمر "رضی اللہ عنہما" سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب بن مالک "رضی اللہ عنہ" نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے پوچھا کہ ان کی لونڈی جو بکریاں چراتی تھی۔ اُسے ایک بکری کے مرنے کا خوف ہوا تو اس نے اُسے تیز پتھر سے ذبح کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کو اس کے کھانے کا حکم دیا۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمۃ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

٨٠٥. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا سعيد بن مسروق عن عباية بن رفاعة عن النبي صلى الله عليه وسلم ان بعيرا من ابل الصدقة ند، فطلبوه، فلما اعياهم ان ياخذوه رماه رجل بسهم، فاصاب مقتله فقتله، فسال النبي صلى الله عليه وسلم عن اكله، فقال: ان لها او ابدا كاو ابد الوحش، فإذا أحسستم منها شيئا من هذا فاصنعوا به كما صنعتم بهذا، ثم كلوه. قال محمد: وبه نأخذ. وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے سعید بن مسروق "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ عبایہ بن رفاعہ "رحمہ اللہ" سے اور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ صدقے کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ بھاگ گیا۔ ان لوگوں نے اسے پکڑنے کی کوشش کی جب اس نے ان تھکا دیا اور پکڑ نہ سکے تو ایک شخص نے تیر پھینکا جو اس کے ہلاک ہونے کی جگہ پر لگا اور وہ ہلاک ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ سے اسے کھانے کے بارے پوچھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا جانوروں میں بعض وحشی جانوروں کی طرح بھاگتے ہیں جب تم ان میں سے کسی سے اس قسم کی بات محسوس نہ کرو تو اسی طرح کرو جس طرح تم نے اسی طرح کیا پھر اسے کھاؤ۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمۃ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

٨٠٦. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن سعيد بن مسروق عن عباية بن رفاعة عن ابن عمر رضى الله عنهما ان بعيرا تر دى فى بئر بالمدينة، فلم يقدر على منحره، فوجئ بسكين من قبل خاصرته حتى مات، فاخذ منه ابن عمر رضى الله عنهما عشيرا بدرهمين. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں سعید بن مسروق "رحمہ اللہ" سے وہ رباعیہ بن رفع "رحمہ اللہ" اور وہ حضرت ابن عمر "رضی اللہ عنہما" سے روایت کرتے ہیں اور

فرماتے ہیں کہ ایک اونٹ مدینہ طیبہ کے ایک کنوئیں میں گر گیا جب اُسے ذبح نہ کیا جاسکا تو اس کی کوکھ کی جانب سے چھری ماری گیا۔ حضرت ابن عمر "رضی اللہ عنہما" نے اس کا کچھ دو درہموں کے بدلے میں خریدا۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمتہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔ (یہ اضطراری ذبح ہے جو جائز ہے)

٨٠٧. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في البعير يتردى في بير قال، إذا لم يقدر على منحره فحيث ما وجئت فهو منحره. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس اونٹ کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو کنویں میں گر جاتا ہے کہ جب اُسے ذبح کرنے کی طاقت نہ ہو تو چھری (اس کے جسم میں) جہاں بھی لگے وہی ذبح ہے۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمتہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

باب زكوة الجنين والعقيقة!

٨٠٨. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: لا تكون زكوة نفس زكوة نفسين. يعني ان الجنين إذا ذبحت امه لم يوكل حتى يدرك ذكاته. قال محمد: ولسنا ناخذ بهذا، زكوة الجنين زكوة امه إذا تم خلقه، وقال أبو حنيفة بقول إبراهيم هذا.

پیٹ میں پائے جانے والے بچے کو ذبح کرنا اور عقیقہ

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں ایک نفس کا ذبح دو کا ذبح نہیں ہے یعنی جب کسی جانور کو ذبح کیا جائے تو یہ اس کے پیٹ والے بچے کا ذبح نہیں ہے جب تک اس (بچے) کو ذبح نہ کیا جائے اُسے نہ کھایا جائے۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے ماں کا ذبح اس کے (پیٹ والے) بچے کا ذبح ہے جب اس کا وجود مکمل ہو جائے۔

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" کے قول کو اختیار کرتے ہیں۔ [1]

۸۰۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنیفة عن حمدا عن إبراهیم قال: كانت العقیقة فی الجاهلیة، فلما جآء الاسلام رفضت.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں عقیقہ جاہلیت کے دور میں تھا جب اسلام آیا تو اسے چھوڑ دیا گیا۔

۸۱۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنیفة قال: حدثنا رجل عن محمد بن الحنفیة: ان العقیقة كانت فی الجاهلیة، فلما جآء الاسلام رفضت. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنیفة رحمه الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے ایک آدمی نے حضرت محمد بن حنیفہ "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ عقیقہ جاہلیت میں تھا جب اسلام آیا تو اُسے چھوڑ دیا گیا۔ [2]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمتہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

باب ما یكره من الشاة والدم وغیره!

۸۱۱. محمد قال: أخبرنا عبدالرحمن بن عمر الاوزاعی عن واصل بن أبي جمیل عن مجاهد قال: كره رسول الله صلی الله علیه وسلم من الشاة سبعا: المرارة، والمثانة، والغدة والحیا، والذكر، والانثیین، والدم. وكان رسول الله صلی الله علیه وسلم یحب من الشاة مقدمها.

بکری کا کون سا حصہ مکروہ ہے؟

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت عبدالرحمٰن بن عمرو اور اوزاعی "رحمہما اللہ" نے خبر دی وہ حضرت واصل بن ابی جمیل "رحمہ اللہ" سے اور وہ مجاہد "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے بکری کی سات چیزوں کو مکروہ قرار دیا۔

(1) پتہ (2) مثانہ (3) غدود (4) شرم گاہ (5) بکرے کی شرمگاہ (6) کپورے (7) اور خون اور نبی

---

[1] حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا قول زیادہ قرینِ قیاس ہے۔ اس لیے کہ جب ماں اور بچے دونوں کی حیات الگ الگ ہے تو ان کو الگ الگ ذبح کرنا بھی ضروری ہوگا۔ ۱۲ہزاروی

[2] مطلب یہ کہ اب فرض نہیں بلکہ سنت ہے۔ اگر کوئی کرے تو ٹھیک ہے اگر نہ کرے تو بے حرج نہیں۔ ۱۲ہزاروی

اکرم ﷺ بکری کا اگلا حصہ (بازو اور پٹھ) پسند فرماتے تھے۔

باب ما اکل فی البر و البحر!

۸۱۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: لاخير فی شئ مما یکون فی المآء الا السمک. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

خشکی اور دریا کی کون سی چیز کھائی جائے:

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں جو چیزیں (جانور) پانی میں ہے ان میں سے سوائے مچھلی کے کسی میں بھلائی نہیں۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمۃ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

۸۱۳. محمد قال: اخبرمنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: کل ما جزر عنه المآء وما قذف به، ولا تاکل ما طفا. قال محمد: وبه نأخذ: وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں ہر وہ چیز جس سے پانی کھل جائے اور وہ جو پانی میں ڈالی جائے اُسے کھاؤ اور جو مر کے پانی پر تیر جائے اُسے نہ کھاؤ۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمۃ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔[1]

۸۱۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حمدا عن إبراهيم قال: کل السمک کله الا الطافی.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں طافی مچھلی (جو پانی میں مر کر اوپر تیر جائے) کے علاوہ ہر مچھلی کھا سکتے ہو۔

۸۱۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن عمر بن الخطاب رضی الله عنه قال: وددت ان عندی قفعة او قفعين من جراد. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

---

[1] مطلب یہ کہ وہ پانی سے باہر ہو پانی اُسے ساحل پر پھینک دے از خود مر جائے وہ مچھلی حلال ہے۔ اور جو سمندر میں مر کر پانی پر پیر جائے وہ حلال نہیں۔ ۱۲ ہزاروی

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت عمر بن خطاب "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں مجھے یہ بات پسند ہے کہ میرے پاس ایک دو ٹوکریاں ٹڈیاں ہوں۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمتہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔[1]

باب ما یکره من اکل الحوم السباع والبان الحمر!

۸۱۶۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن عائشة رضى الله عنها أنه اهدى لها ضب، فسالت النبى صلى الله عليه وسلم عن اكله، فنهاها عنه، فجآء سائل فارادت ان تطعمه اياه، فقال: اتطعمينه مالا تاكلين؟ قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

درندوں کا گوشت کھانا اور گدھیوں کا دودھ مکروہ ہے

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت عائشہ "رضی اللہ عنہا" سے روایت کرتے ہیں انہیں ایک گوہ بطور ہدیہ پیش کی گئی انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اُسے کھانے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے اس کو اس سے منع فرما دیا۔ پھر ایک مانگنے والا آیا تو ام المومنین "رضی اللہ عنہا" نے اسے کھلانے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کیا اسے وہ چیز کھلاتی ہو جو خود نہیں کھاتی۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمتہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔[2]

۸۱۷۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا مكحول الشامي عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه نهى عن كل ذي ناب من السبع، و كل ذي مخلب من الطيران وأن توطى الحبلى من الفى، وأن يوكل لحم الحمر الأهلية. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے مکحول شامی رحمہ اللہ نے بیان کیا اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ہر کچلیوں والے درندے سے اور ہر پنجے والے پرندے کے کھانے سے اور مال سے حاصل ہونے والی حاملہ لونڈی سے جماع

---

[1] مطلب یہ ہے کہ ان کا کھانا جائز ہے اس سے مراد بڑی ٹڈیاں یعنی مکڑیاں ہیں۔۱۲ ہزاروی

[2] ہمارے نزدیک گوہ کا کھانا مکروہ ہے جس کی دلیل یہ حدیث ہے۔۱۲ ہزاروی

کرنے سے نیز گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔[1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۸۱۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن الهيثم عن ابن عباس رضى الله عنهما أنه كره لحم الفرس. قال محمدُ: هذا قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى، ولسنا نأخذ به، ولا نرى بلحم الفرس بأسا، قد جآء في إحلاله آثار كثيرة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت ہیثم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت عبداللہ بن عباس "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے گھوڑے (کے گوشت) کو مکروہ قرار دیا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے اور ہم اسے اختیار نہیں کرتے اور گھوڑے کے گوشت میں کوئی حرج نہیں سمجھتے اس کے حلال ہونے میں متعدد آثار مروی ہے۔"[2]

۸۱۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: لا خير في لحومِ الحمر وألبانها، قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں (گھریلو) گدھوں کے گوشت اور ان کے دودھ میں کوئی بھلائی نہیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

باب أكل الجبن! پنیر کھانا!

۸۲۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عطية العوفي عن ابن عمر رضى الله عنهما قال: كنت جالسا عنده إذا أتاه رجل فسأله عن الجبن، فقال: وما الجبن؟ قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

---

[1] جو درندے داڑھوں سے شکار کرتے ہیں یا جو پرندے اپنے پنجوں سے شکار کرتے ہیں ان کا کھانا حلال نہیں۔ اور لونڈی سے جماع کرنا اس وقت منع تھا جب تک بچہ پیدا نہ ہو جائے۔ ۱۲ ہزاروی

[2] یہ بھی قول ملتا ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے گھوڑے کے گوشت کے مباح ہونے کی طرف اپنی موت سے تین دن قبل رجوع فرما لیا تھا۔ یہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی "رحمہ اللہ" نے فرمایا۔ (خلیل قادری)

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے عطیہ العوفی "رضی اللہ عنہ" نے بیان کیا اور وہ حضرت ابن عمر "رضی اللہ عنہما" سے روایت کرتے ہیں حضرت عطیہ "رضی اللہ عنہ" فرماتے ہیں میں نے ان (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما) کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص ان کے پاس حاضر ہوا اور اس نے ان سے پنیر کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا پنیر کیا ہوتی ہے؟ اس نے کہا ایک چیز ہے جو بکری کے دودھ سے بنائی جاتی ہے اور عام طور پر اسی مجوسی لوگ بناتے ہیں۔"

حضرت ابن عمر "رضی اللہ عنہ" نے فرمایا اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اسے کھالو۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب الصيد ترميه! شکار پر تیراندازی کرنا!

٨٢١. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يرمي الصيد أو يضربه قال: إذا قطعه بنصفين فكلهما جميعا، وإن كان مما يلي الرأس أقل فكلهما جميعا، وان كان مما يلي الراس أكثر فكل مما يلي الرأس وألق ما بقي منه مما يلي العجز، فان قطعت منه قطعة أو عضوا فبانت فلا تاكلها الا أن يكون معلقا، فان كان معلقا فكل قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ کوئی شخص شکار پر تیر پھینکنے یا اس کو مارے تو وہ فرماتے ہیں جب اسے دو ٹکڑے کر دے تو ان دونوں ٹکڑوں کو کھا سکتے ہو۔"

اور اگر سر کی طرف کم ہو تو بھی دونوں ٹکڑے کھا سکتے ہو اور اگر سر کی جانب زیادہ ہو تو جو سر کی طرف ہے اسے کھاؤ اور جو اس کے پچھلے حصے (سرین) کی طرف ملا ہوا ہے اسے پھینک دو اور اگر اس سے کوئی ٹکڑا یا عضو کٹ کر الگ ہو جائے تو اسے نہ کھاؤ مگر یہ کہ اس سے لٹکا ہوا ہو۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٨٢٢. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رضى الله عنهما أنه قال: أتاه عبد أسود فقال: إني في ماشية أهلي، واني بسبيل من الطريق أفاسقي من ألبانها؟ قال: لا، قال: فأرمي الصيد فأصمي وانمي، قال: كل ما أصميت، ودع مما أنميت. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى، وانما يعني بقوله: "أصميت" مالم

يتوار عن بصرك، "وما أنميت" ما تواري عن بصرك، فإذا تواري عن بصرك وأنت في طلبه حتى تصيبه ليس به جرح غير سهمك فلا بأس بأكله.

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور حضرت سعید بن جبیر "رضی اللہ عنہ" سے اور وہ حضرت ابن عباس "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا!

ایک سیاہ فام غلام ان کے پاس آیا اور اس نے کہا میں اپنے گھر والوں کے جانوروں میں کسی راستے میں ہوتا ہوں تو کیا میں ان کا دودھ پی سکتا ہوں؟ [1]

فرمایا نہیں پوچھا اگر میں شکار کو تیر مار کر اسی جگہ ہلاک کر دوں اور زخمی کروں لیکن ہلاک نہ ہو تو؟ فرمایا جو فی الفور ہلاک ہو جائے اسے کھا سکتے ہو اور جو ہلاک نہ ہو اسے چھوڑ دو۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

اصمیت کا معنی یہ ہے کہ تمہاری نگاہ سے پوشید نہ ہو بلکہ وہاں تمہارے سامنے مر جائے اور انمیت کا مطلب یہ ہے کہ تمہاری نگاہوں سے اوجھل ہو جائے اور تم اس کی تلاش میں ہو حتیٰ کہ اسے حاصل ہو کر لو اور اس کے جسم پر تمہارے تیر کے علاوہ کوئی زخم نہ ہو تو اسے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔" [2]

۸۲۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا رميت الصيد و سميت فان قطعته بنصفين فكله، وان كان مما يلي الرأس أكثر أكلت مما يلي الرأس، ولم تأكل مما سواه، وإن قطعت منه يدا أو رجلا أو قطعة منها فكل منه غير ما قطعت منه. قال محمد: وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب تم شکار پر تیر پھینکو اور بسم اللہ پڑھ لو تو اگر تم نے اسے دو حصوں میں کاٹ دیا تو اسے کھا سکتے ہو اور اگر سر کی جانب زیادہ تو اس طرف والے کو کھا لو اور باقی نہ کھاؤ اور تم اس سے اس کا ہاتھ یا پاؤں کاٹ دو یا کوئی اور ٹکڑا کاٹو تو جو نہیں کٹا اس کو کھا سکتے ہو۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

---

[1] مطلب یہ کہ ان کی اجازت کے بغیر پی سکتا ہے یا نہیں تو انہوں نے جواب دیا نہیں یعنی اجازت لینا ہوگی۔ ۱۲ ہزاروی

[2] اس زخمی شکار کو کسی درندے وغیرہ نے پھاڑا ہو اور وہ اس صورت میں مر گیا تو اس کا کھانا جائز نہ ہوگا اگر اس کا لگایا ہوا زخم ہو تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس شکاری کے تیر سے مرا ہے لہٰذا حلال ہے۔ ۱۲ ہزاروی

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب صيد الكلب! کتے کا کیا ہوا شکار!

۸۲۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن عدي بن حاتم رضى الله عنه أنه سال رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الصيد إذا قتله الكلب قبل أن يدرك ذكاته، فامر النبي صلى الله عليه وسلم بأكله إذا كان عالما. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں اور حضرت عدی بن حاتم "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے اس شکار کے بارے میں پوچھا جس کو ذبح کرنے سے پہلے کتا ہلاک کر دے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اسے کھانے کا حکم دیا جب کہ کتا سکھایا گیا ہو۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۸۲۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا أمسك عليك كلبك المعلم فكل، وإذا امسك عليك غير المعلم فلا تأكل. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب تمہارا سکھایا ہوا کتا (شکار کو) تمہارے لئے روکے تو کھالو اور جب وہ کتا روکے جو سکھایا ہوا نہیں تو اسے نہ کھاؤ۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۸۲۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رضى الله عنهما قال: ما أمسك عليك كلبك ان كان عالما، فكل، فان أكل فلا تاكل منه: فانما امسك على نفسه، وأما الصقر والبازي فكل وإن أكل، فإن تعليمه إذا دعوته أن يجيئك، ولا يستطيع ضربه حتى يدع الأكل. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ

اللہ'' سے اور وہ حضرت سعید بن جبیر ''رحمہا اللہ'' سے اور وہ حضرت ابن عباس ''رضی اللہ عنہما'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں تمہارا کتا جو کچھ تمہارے لئے روکے اور وہ سکھایا ہوا ہو تو اسے کھالو اور اگر وہ اس میں سے کھائے تو تم نہ کھاؤ کیونکہ یہ اس نے اپنے لئے روکا ہے۔''

جہاں تک شکرے اور باز کا تعلق ہے تو (اس کا شکار) کھاؤ اگرچہ وہ خود بھی (اس سے) کھائے اور اس کا سکھانا (تعلیم) یہ ہے کہ جب تم اسے بلاؤ تو وہ آجائے۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

۸۲۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الذي يرسل كلبه و ينسي أن يسمي فأخذه فقتل. قال: أكره أكله، وان كان يهوديا أو نصرانيا فمثل ذلك. قال محمد: ولسنا نأخذ بهذا، لا بأس بأكله إذا ترك التسمية ناسيا، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص کتے کو (شکار کے لئے) چھوڑے اور بسم اللہ پڑھنا بھول جائے پھر اس کو پکڑ کر ہلاک کردے تو وہ فرماتے ہیں اس کا کھانا مکروہ سمجھتا ہوں اور اگر وہ (کتے چھوڑنے والا) یہودی یا عیسائی ہو تو پھر بھی یہی حکم ہے۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے بھول کر بسم اللہ چھوڑنے کی صورت میں اس (شکار) کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔''

یہاں سے حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

۸۲۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا قتادة عن أبي قلابة عن أبي ثعلبة الخشي رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: قلنا: إنا نأتي أرض المشركين أفنأكل في آنيتهم؟ قال: ان لم تجدوا منها بدا فاغسلوها، ثم كلوا فيها قلنا: فانا بأرض صيد؟ قال: كل ما أمسك عليك سهمك، أو فرسك. أو كلبك إذا كان عالما. ونهانا عن أكل كل ذي ناب من السباع، و كل ذي مخلب من الطير، وان نأكل لحوم الحمر الأهلية. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت قتادہ ''رضی اللہ علیہ'' نے بیان کیا انہوں نے حضرت ابوقلابہ ''رضی اللہ علیہ'' سے انہوں نے حضرت ابوثعلبہ خشنی ''رضی اللہ عنہ'' سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں ہم نے پوچھا کہ مشرکین کی زمین

میں جاتے ہیں تو کیا ہم ان کے برتنوں میں کھا سکتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر اس سے چھٹکارا نہ ہو تو ان کو دھو کر ان میں کھاؤ۔"

ہم نے پوچھا کہ ہم شکار والی زمین میں ہوتے ہیں؟ فرمایا جو کچھ تمہارا تیر یا گھوڑا تمہارے لئے روکے یا کتا جسے تم نے سدھایا ہوا اور آپ نے ہمیں کچلیوں والے جانوروں اور پنجوں (سے شکار کرنے) والے پرندہ کے کھانے سے اور گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب الأشربة والأنبذة والشرب قائما وما يكره في الشراب!

۸۲۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن سليمان الشيباني عن ابن زياد أنه أفطر عند عبدالله بن عمر رضی الله عنهما فسقاه شرابا له، فكأنه أخذه فيه، فلما أصبح قال: ما هذا الشراب؟ ما كدت أهتدي إلى منزلي، فقال عبدالله رضی الله عنه: ما زدناک علی عجوة و زبيب. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

شرابوں اور نبیذوں نیز کھڑے ہو کر پینے اور مکروہات کا بیان!

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت سلیمان شیبانی "رحمہ اللہ" سے اور وہ ابن زیاد "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں! وہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر "رضی اللہ عنہا" کے ہاں افطاری کی تو انہوں نے ان کو ایک مشروب پلایا گویا اس نے ان پر اثر کیا جب صبح ہوئی تو پوچھا یہ کونسا مشروب تھا میں تو گھر جانے کی راہ نہیں پا رہا تھا۔" [1]

حضرت عبداللہ "رضی اللہ عنہا" نے فرمایا ہم نے عجوہ (کھجور) اور منقی پر اضافہ نہیں کیا۔"
حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۸۳۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن نافع عن ابن عمر رضی الله عنه أنه كان ينبذ له نبيذ الزبيب، فلم يكن يستمرئه، فقال للجارية: اطرحي فيه تمرات. قال محمد: وبهذا نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت نافع

[1] پھلوں کے رس کو نبیذ کہتے ہیں اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ کھجور اور انگور کو ملا کر ان کا نبیذ نکالنا جائز ہے حضرت ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا یہی مسلک ہے۔ ۱۲ ہزاروی

"رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابن عمر "رضی اللہ عنہما" سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے لئے منقی کا نبیز (جوس) بنایا جاتا تھا' آپ اس کو خوشگوار نہ پاتے تو لونڈی سے فرماتے اس میں چند کھجور ڈال دو۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۸۳۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه قال: لا بأس بشرب نبيذ التمر والزبيب إذا خلطهما، انما كرها لشدة العيش في الزمن الأول كما كره السمن واللحم، فأما إذا وسع اللّٰه تعالىٰ على المسلمينفلا بأس بهما. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کھجور اور منقے کا نبیذ پینے میں کوئی حرج نہیں جب دونوں ملایا کو جائے یہ اس زمانے میں مکروہ تھا جب مسلمانوں کی معیشت تنگ تھی اور ابتدائی دور تھا جس طرح گھی اور گوشت مکروہ تھا۔"

لیکن جب اللہ عزوجل نے مسلمانوں کو آسودہ حال کر دیا تو اب اس میں کوئی حرج نہیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب النبيذ الشديد! — سخت (تیز) نبیذ!

۸۳۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد قال: كنت أتقى النبيذ، فدخلت على إبراهيم وهو يطعم، فطعمت معه، فأوتى قدحا من نبيذ، فلما رأى إبطاى عنه قال: حدثني علقمة عن عبداللّٰه بن مسعود رضى اللّٰه عنهما أنه كان ربما طعم عنده ثم دعا بنبيذ له تنبذه سيرين أم ولد. عبدالله فشرب و سقاني. قال محمد: وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبیذ سے بچا کرتا تھا پھر میں حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" کے پاس گیا اور وہ کھانا کھا رہے تھے میں بھی نے ان کے ساتھ کھانا کھایا پھر نبیذ کا پیالہ لایا گیا جب انہوں نے میرا پیچھے رہنا دیکھا تو فرمایا مجھ سے حضرت علقمہ "رضی اللہ عنہ" نے حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ وہ بعض اوقات ان کے پاس کھانا کھاتے تو وہ نبیذ منگواتے جو حضرت عبداللہ "رضی اللہ عنہ" کی ام ولد (لونڈی) سیرین نے بنایا ہوتا تو وہ خود بھی پیتے اور مجھے بھی پلاتے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۸۳۳۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا مزاحم بن زفر عن الضحاك بن مزاهم قال: انطلق أبو عبيده فأراه جرا أخضر لعبدالله بن مسعود رضى الله عنهما كان النبيذ له فيه. قال محمد: وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے مزاحم بن زفر "رحمتہ اللہ" نے بیان کیا وہ ضحاک بن مزاحم "رحمتہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ابوعبیدہ "رضی اللہ عنہ" گئے تو انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" کا ایک سبز گھڑا دیکھا جس میں ان کا نبیذ تھا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں (یعنی نبیذ جائز ہے) اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۸۳۴۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا أبو اسحاق السبيعي عن عمرو بن ميمون الأودي عن عمر بن الخطاب رضى الله عنه قال: إن للمسلمين جزورا لطعامهم، وان العتيق منها لأل عمر، وأنه لا يقطع لحوم هذه الإبل في بطونها الا النبيذ الشديد. قال محمد: وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے ابواسحاق سبیعی "رحمہ اللہ" نے حضرت عمر بن میمون اودی "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ حضرت عمر بن خطاب "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا مسلمانوں کے کھانے کے لئے ان کے اونٹ ہیں اور ان میں سے قدیم (اونٹ) آل عمر (رضی اللہ عنہ) کے لئے ہیں اور ان اونٹوں کے گوشت کو ان کے پیٹوں میں تیز نبیذ کاٹتا ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۸۳۵۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: أن عمر رضى الله عنه أتى بأعرابي قد سكر، فطلب له عذرا فلما أعياه (لذهاب عقل) قال: احبسوه، فإذا صحا فاجلدوه، ودعا بفضلة فضلت في اداوته، فذاقها فإذا نبيذ شديد ممتنع، فدعا بماء فكسره (وكان عمر رضى الله عنه يحب الشراب (الشديد) فشرب و سقى جلسآؤه، ثم قال: هذا اكسروه بالمآء إذا غلبكم شيطانه. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق ''رضی اللہ عنہ'' کے پاس ایک دیہاتی لایا گیا جو نشے میں تھا آپ نے اس کے لئے عذر طلب کیا (یعنی کسی طرح وہ سزا سے بچ جائے) جب وہ عقل کے زائل ہونے کی وجہ سے عذر پیش کرنے سے عاجز ہو گیا تو آپ نے فرمایا اسے قید کر دو جب ٹھیک ہو جائے؟ تو اسے کوڑے مارو اور اس کے برتن میں جو کچھ بچ گیا تھا اسے منگوا کر چکھا تو وہ تیز نبیذ تھا جو ممنوع ہے تو آپ نے پانی منگوا کر اس کی تیزی کو توڑا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تیز مشروب پسند فرماتے تھے' چنانچہ آپ نے اسے پیا اور مجلس والوں کو پلایا پھر فرمایا پانی سے اس (کی شدت) کو توڑ دو جب تم پر اس کا شیطان غالب آئے۔[1]

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

باب نبيذ الطبيخ و العصير! پکا ہوا رس!

۸۳۶۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا طبخ العصير فذهب ثلثاه وبقي ثلثه قبل أن يغلي فلا بأس به. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں! وہ فرماتے ہیں جب (انگور کا) رس پکایا جائے اور اس کا دو تہائی چلا جائے اور ایک تہائی باقی رہ جائے اور اسے جوش نہ آیا ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

۸۳۷۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه كان يشرب الطلآء قد ذهب ثلثاه و بقي ثلثه، و يجعل له منه نبيذ، فيتركه حتى إذا اشتد شربه، ولم ير بذلك بأسا. قال محمد: وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں وہ طلاء نوش فرماتے تھے یعنی جب دو تہائی چلا جاتا اور ایک تہائی رہ جاتا (اسی کو طلاء کہتے ہیں) اور ان کے لئے اس سے نبیذ بنایا جاتا آپ اسے چھوڑ دیتے جب وہ سخت (تیز) ہو جاتا تو پیتے تھے اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

---

[1] مطلب یہ کہ نبیذ اتنا تیز نہ ہو جس سے نشہ پیدا ہو ۱۲ ہزاروی

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٨٣٨. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا الوليد بن سريع (مولى عمر و بن حريث) عن أنس ابن مالک رضی اللہ عنہ أنه كان يشرب الطلآء على النصف. قال محمد: ولسنا نأخذ بهذا، ولا ينبغي له أن يشرب من الطلآء الا ما ذهب ثلثاه و بقي ثلثه، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے ولید بن سریع (عمرو بن حریث کے آزاد کردہ غلام) نے حضرت انس بن مالک "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ وہ طلاء کو اس طرح نوش فرماتے تھے کہ (جوش دینے سے) نصف چلا جاتا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے اور طلاء پینا اسی صورت میں مناسب ہے جب دو تہائی چلا جائے اور ایک تہائی باقی رہ جائے۔"[1]

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب السکر و الخمر! کھجور اور انگور کا کچا رس!

٨٣٩. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن الهيثم عن ابن مسعود رضى الله عنهما أنه أتاه رجل به صفر، فسأله عن السكر فنهاه عنه. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت ہیثم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہما" سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس ایک شخص آیا جس پر زرد نشان تھا اس نے سکر (کھجوروں کے اس) کے بارے میں پوچھا تو آپ نے اسے اس سے منع فرمایا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٨٤٠. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن ابن مسعود رضى الله عنهما قال: إن أولادكم ولدوا على الفطرة. فلا تداووهم بالخمر، ولا تفذوهم بها، إن الله لم يجعل الرجس شفآء، انما اثمهم على من سقاهم. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابن مسعود "رضی اللہ عنہ" سے روایت

---

[1] یہ وہ صورت ہے جس میں نشہ نہیں آتا ورنہ نشہ دینے والا مشروب جائز نہیں۔۱۲ ہزاروی

کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں تمہاری اولاد فطرت پر پیدا ہوتی ہے پس ان کا علاج شراب سے نہ کرو اور نہ ہی ان کو اس کی غذا دو بے شک اللہ تعالیٰ نے ناپاک چیز کو شفاء نہیں بنایا اور اس کا گناہ اس پر ہوگا جس نے ان بچوں کو شراب پلائی۔" [1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب الشرب في الأوعية والظروف والجر وغيره!

۸۴۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا علقمة بن مرثد عن ابن بريدة عن أبيه رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: كنت نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها، ولا تقولوا هجرا، فقد أذن لمحمد في زيارة قبر أمه، وعن لحوم الأضحاحى أن تمسكوها فوق ثلثة أيام، فامسكوها ما بدالكم، وتزودوا فانما نهيتكم ليوسّع موسعكم على فقيركم، و عن النبيذ في الدبآء والحنتم والمزفت فاشربوا في كل ظرف: فإن الظرف لا يحل شيئا ولا يحرمه، ولا تشربوا السكر. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

شراب کے برتنوں میں (پانی وغیرہ) پینا!

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے علقمہ بن مرثد رحمہ اللہ نے حضرت ابن بریدہ "رحمہ اللہ" کے واسطے سے ان کے والدین "رضی اللہ عنہما" سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا' وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں!

میں تمہیں زیارت قبور سے منع کرتا تھا پس اب تم زیارت کر سکتے ہو اور میری بات نہ کہو اور حضرت محمد "صلی اللہ علیہ وسلم" کو ان کے والد کی زیارت کی اجازت دی گئی اور میں تمہیں قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ روکنے سے منع کرتا تھا اب جب تک مناسب سمجھو اور اسے ذخیرہ بناؤ میں نے اسلئے روکا تھا کہ کشادہ حال لوگ تمہارے فقیروں کے لئے وسعت پیدا کریں اور میں تمہیں دبا حنتم اور مزفت میں نبیذ بنانے سے روکتا تھا پس ہر برتن میں پی سکتے ہو کیونکہ برتن کسی چیز کو حلال اور حرام نہیں کرتا اور کھجور کا کچا رس نہ پیو (جب اس میں تیزی آ جائے) [2]

---

[1] جب کچا رس زیادہ دیر چھوڑا جائے اور وہ نشہ دینے لگے تو اس صورت میں حرام ہے کیونکہ یہ شراب ہے۔ ۱۲ ہزاروی

[2] شروع شروع میں جب شراب حرام کی گئی تو ان برتنوں میں جن میں وہ لوگ شراب بناتے تھے نبیذ (رس) بنانے سے منع کیا گیا تا کہ یہ شراب کی طرف دوبارہ متوجہ نہ ہو جائیں جب یہ خطرہ ٹل گیا تو اجازت دے دی دبا' حنتم' مزفت وغیرہ ان برتنوں کے نام ہیں' رسول اکرم ﷺ کے والدین کا زمانہ مسرت میں گزرے اور نبوت کا زمانہ نہ پایا اس لیے وہ حالت ایمان پر دنیا سے رخصت ہوئے اس لیے زیارت کی اجازت بھی دی گئی۔"

۱۲ ہزاروی

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۸۴۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا إسحاق بن ثابت عن أبيه عن علي بن حسيْن رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه غزا غزوة تبوك، فمر بقوم يرفثون، فقال لهم: ما لهؤلاء؟ قالوا: أصابوا من شراب لهم، قال: ما ظروفهم؟ قالوا: الدباء، والحنتم، والمزفت، فنهاهم أن يشربوا فيها. فلما مربهم راجعا من غزاته شكوا إليه ما لقوا من التخمة، فأذن لهم أن يشربوا فيها، ونهاهم أن يشربوا المسكر. قال محمدٌ: وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت وہ فرماتے ہیں ہم سے اسحاق بن ثابت "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت علی بن حسین (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا کہ آپ غزوہ تبوک کے لئے تشریف لے جاتے ہوئے ایسی قوم سے گزرے جو بیہودہ گفتگو کررہے تھے آپ نے ان کے بارے میں پوچھا کہ ان لوگوں کو کیا ہوا؟ وگوں نے جواب دیا کہ شراب کی وجہ سے ان کی یہ حالت ہے۔"

آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے فرمایا ان کے برتن کون سے ہیں انہوں نے کہا دباء، حنتم اور مزفت آپ نے ان کو ان (برتنوں) میں پینے سے منع فرما دیا جب غزوہ سے واپس تشریف لاتے ہوئے وہاں سے گزر ہوا تو ان لوگو ں نے کھانے کے بوجھل ہونے کی شکایت کی تو آپ نے ان کو ان برتنوں میں پینے کی اجازت دے دی البتہ نشہ آور چیز کے پینے سے روک دیا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔"

۸۴۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: ما أسكره كثيرة فقليله حرام، خطأء من الناس، انما أرادوا السكر حرام من كل شراب. قال محمد: وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ دے س کی قلیل مقدار بھی حرام ہے لوگ غلطی پر ہیں وہ کہتے ہیں ہر شراب سے نشہ حرام ہے۔"[1]

---

[1] یعنی لوگ کہتے ہیں جو نشہ دے وہ حرام ہے قلیل مقدار حرام نہیں لیکن یہ غلط بات ہے بلکہ جو چیز زیادہ پینے سے نشہ آتا ہو اس کی قلیل مقدار استعمال کرنا ی حرام ہے۔۱۲ ہزاروی

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

۸۴۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا سالم الأفطس عن سعيد بن جبير عن ابن عمر رضى الله عنهما: أنه شرب من قربة وهو قائم. وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے سالم الافطس "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت سعید بن جبیر "رضی اللہ عنہ" سے اور وہ حضرت ابن عمر "رضی اللہ عنہما" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے ایک مشکیزے سے کھڑے ہو کر (پانی) پیا۔" (بوقت ضرورت کھڑے ہو کر پینا جائز ہے)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب الشرب في آنية الذهب و الفضة!

۸۴۵. محمد قال: حدثنا أبو فروة عن عبدالرحمن بن أبي ليلى عن حذيفة بن اليمان قال: نزلت مع حذيفة رضى الله عنه على دهقان بالمدائن، فأتانا بطعام، فطعمنا، فدعا حذيفة رضى الله عنه بشراب، فأتاه بشراب في أناء من فضة، فأخذ الانآء فضرب به وجهه، فسآء نا الذي صنع به، قال: فقال: هل تدرون لم صنعت هذا؟ قلت: لا قال: نزلت به مرة في العام الماضي فأتاني بشراب فيه. فاخبرته أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهانا أن نأكل في آنية الذهب والفضة، وأن نشرب فيهما، ولا نلبس الحرير والديباج: فانهما للمشركين في الدنيا، وهما لنا في الأخرة. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

سونے اور چاندی کے برتنوں میں پینا!

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم سے ابوفروہ "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلی "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت خذیفہ بن یمان "رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں عبد الرحمٰن بن لیلیٰ "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں میں حضرت حذیفہ "رضی اللہ عنہ" کے ساتھ مدائن کے ایک کاشتکار کے پاس گیا وہ ہمارے لئے کھانا لایا پس ہم نے کھانا کھایا پھر حضرت حذیفہ "رضی اللہ" نے مشروب طلب کیا تو وہ چاندی کے برتن میں لایا آپ نے برتن پکڑ کر اس کے منہ پر دے مارا ہمیں ان کا یہ عمل اچھا نہ لگا تو انہوں نے فرمایا تمہیں معلوم ہے میں نے ایسا کیوں کیا؟

حضرت عبدالرحمٰن "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں میں نے کہا "نہیں" فرمایا میں اس سے پہلے بھی ایک مرتبہ اس کے پاس آیا تو اس نے مجھے چاندی کے کے برتن میں مشروب پیش کیا تو میں نے اسے بتایا کہ رسول اکرم ﷺ نے

ہمیں سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے اور ریشمی کپڑے پہننے سے منع فرمایا کیونکہ یہ دونوں چیزیں دنیا میں مشرکین کے لئے ہیں اور ہمارے لئے آخرت میں ہیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب اللباس من الحرير والشهرة والخز!

٨٤٦. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: أن عمر بن الخطاب رضى الله عنه بعث جيشا، ففتح الله عليهم، وأصابوا غنآئم كثيرة فلما أقبلوا فبلغ عمر بن الخطاب رضى الله عنه أنهم قد دنوا، خرج بالناس ليستقبلهم فلما بلغهم خروج عمر رضى الله عنه بالناس اليهم لبسوا ما معهم من الحرير والديباج، فلما رآهم عمر رضى الله عنه غضب وأعرض عنهم ثم قال: القوا ثياب اهل النار، فلما راوا غضب عمر رضى الله عنه القوها، ثم اقبلوا يعتذرون، فقالوا، انا لبسناها لنريک فى اللهء الذى افاء علينا، قال: فسرى ذلک عن عمر رضى الله عنه، ثم رخص فى الاصبع منه والاصبعين والثلثة والاربع قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ریشمی اور شہرت کا لباس پہننا!

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت امام ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب "رضی اللہ عنہ" نے ایک لشکر بھیجا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو فتح عطا فرمائی اور ان کو بہت سا مال غنیمت حاصل ہوا جب وہ لوگ واپس آئے اور حضرت عمر بن خطاب "رضی اللہ عنہ" کو خبر ملی کہ وہ قریب آگئے ہیں تو آپ لوگوں کو ہمراہ لے کر ان کے استقبال کے لئے باہر تشریف لے گئے جب ان کو حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" کے (استقبال کیلئے) تشریف لانے کی خبر ہوئی تو انہوں نے ریشمی لباس پہن لئے جب حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" نے ان کو دیکھا تو آپ کو غصہ آیا اور آپ نے ان سے منہ پھیر لیا پھر فرمایا جہنمیوں کا لباس اتار دو انہوں نے حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" کو حالت غضب میں دیکھا تو لباس اتار دیا اور پھر عذر پیش کرتے ہوئے آئے اور عرض کیا کہ ہم نے یہ لباس اس لئے پہنا تھا کہ آپ کو دکھائیں اللہ تعالیٰ نے ہمیں کس قدر مال غنیمت عطا فرمایا ہے۔"

راوی فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" کا غصہ دور ہو گیا پھر آپ نے ان کو اس (ریشم) سے ایک دو تین اور چار انگلیوں کے برابر استعمال کرنے کی اجازت دی۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۸۴۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: قال عبدالله بن مسعود رضى الله عنهما: اتقوا الشهر تين فى اللباس، ان يتواضع احدكم حتى يلبس الصوف او يتبختر حتى يلبس الحرير. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" نے فرمایا لباس میں دوشہرتوں سے بچو ایسی تواضع اختیار کرنے سے کہ اونی لباس پہنے یا تکبر کے طور پر ریشمی لباس پہنے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۸۴۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن سليمان بن ابى المغيرة قال: سال يحى سعيد بن جبير وانا جالس عنده عن لبس الحرير، فقال سعيد: غاب حذيفة بن اليمان رضى الله عنه غيبة، فاكتسي بنوه و بناته قمص الحرير، فلما قدم امر به، فنزع عن الذكور، و ترك على الاناث. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت سلیمان بن ابی المغیر ہ "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت یحییٰ "رحمہ اللہ" نے حضرت سعید بن جبیر "رضی اللہ عنہ" سے ریشم کے بارے میں سوال کیا اور میں بھی ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو حضرت سعید "رحمہ اللہ" نے فرمایا حضرت حذیفہ بن ایمان "رضی اللہ عنہ" کچھ عرصہ غائب رہے تو ان کے بیٹوں اور بیٹیوں نے ریشمی لباس پہن لیا جب واپس تشریف لائے تو آپ کے حکم سے بیٹوں سے یہ لباس اتارا گیا اور بچیوں پر چھوڑ دیا گیا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۸۴۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا الهيثم بن ابى الهيثم البصرى: ان عثمان بن عفان، و عبدالرحمن بن عوف، وابا هريرة، وانس بن مالك، و عمران بن حصين، و حسينا رضى الله عنهم، و شريحا كانوا يلبسون الخز. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبردی، وہ فرماتے ہیں ہم سے الھیثم بن ابی الھیثم البصری "رحمہ اللہ" نے بیان کیا کہ حضرت عثمان بن عفان، عبدالرحمٰن بن عوف، ابوہریرہ، انس بن مالک، عمران بن حسین اور حضرت حسین "رضی اللہ عنہم" اور حضرت شریح "رحمہ اللہ" خز پہنا۔"[1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۸۵۰۔ محمد قال: اخبرنا ابو حنيفة قال: حدثنا زيد بن المرزبان عن عبد الله بن ابی اوفی رضی الله عنه: انه كان يلبس الخز.

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبردی، وہ فرماتے ہیں ہم سے سعید بن مرزبان "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت عبداللہ بن ابی الوفی "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں کہ وہ خز (کا لباس) پہنے تھے۔"

۸۵۱۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا زيد بن ابی انيسة عن رجل من اهل مصر عن النبی صلی اللّٰہ عليه وسلم أنه اخذ الحرير والذهب بيده ثم قال: هذا محرم للذكور من امتی.

قال محمد: ولا نری به للنساء باسا وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالیٰ.

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبردی، وہ فرماتے ہیں ہم سے زید بن ابی انیسہ "رحمہ اللہ" نے ایک حصری شخص سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا اور انہوں نے نبی اکرم "صلی اللہ علیہ وسلم" سے روایت کیا کہ آپ نے ریشم اور سونا اپنے دست مبارک میں پکڑا پھر فرمایا یہ (دونوں) میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔"

امام محمد "رحمہ اللہ" نے فرمایا عورتوں کے بارے میں ہم کوئی حرج نہیں سمجھتے
اور یہی قول امام اعظم ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا ہے۔

۸۵۲۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه قال: لاباس بالحرير والذهب للنسآء. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالیٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبردی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا عورتوں کے لئے ریشم اور سونے کے استعمال میں کوئی حرج نہیں۔"

---

[1] نبی اکرم ﷺ نے فرمایا! میری امت کے مردوں پر ریشم اور سونا حرام ہے۔ خز بھی ایک قسم کا ریشمی کپڑا ہے اس لیے منع ہے اور اگر اس کا تانا ریشمی نہ ہو۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ اون اور ریشم سے ملا کر جو کپڑا بنتا تھا اسے خز کہتے تھے تو اس سے منع کرنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ عیاشی کا لباس ہے۔ ۱۲ ہزاروی

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۸۵۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن عمرو بن دينار عن عائشة رضى الله عنها انها حلت اخواتها بالذهب، وان ابن عمر رضى الله عنه حلى بناته بالذهب. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت عمرو بن دینار سے اور وہ حضرت عائشہ "رضی اللہ عنہا" سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی بہنوں کو سونے کا زیور پہنایا اور حضرت ابن عمر "رضی اللہ عنہما" نے اپنی صاحبزادیوں کو سونا پہنایا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب لباس جلود الثعالب و دباغ الجلد!

۸۵۴. محمد قال: اخبرنا أبو حنيفة عن حماد: أنه رآى على إبراهيم قلنسوة ثعالب، وكان لا يرى باسا بجلود النمر. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

بھیڑ کی کھال کا لباس اور چمڑے کا رنگنا!

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" پر چیتوں (کی کھال) کی ٹوپی دیکھی اور وہ چیتے کی کھال (استعمال کرنے) میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۸۵۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن عمر رضى الله عنه قال: زكوة كل مسك دباغه قال محمد: وبه ناخذ وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہر چمڑے کی حلت اس کو رنگنا ہے۔ (اسے دباغت کہتے ہیں)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٨٥٦. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: كل شئ منع الجلد من الفساد فهو دباغ. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جو چیز چمڑے کو خراب ہونے سے بچائے وہی اس کی دباغت (رنگنا) ہے۔" [1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب التختم بالذهب والحديد و غيره و نقش الخاتم!

٨٥٧. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد قال: كان نقش خاتم إبراهيم النخعي: "الله ولي إبراهيم" قال: وكل خاتم إبراهيم من حديد قال محمد: لا يعجبنا ان نتختم بالذهب والحديد، ولا بشئ من الحلية غير الفضة للرجال، فاما النسآء فلا باس لهن بالذهب، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

سونے اور لوہے وغیرہ کی انگوٹھی کا نقش!

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت ابراہیم نخعی "رحمہ اللہ" کی انگوٹھی کا نقش یوں تھا 'اللہ ولی ابراہیم "رحمہ اللہ" حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" کا ولی (دوست اور مالک ہے) وہ فرماتے ہیں حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" کی انگوٹھی لوہے کی تھی۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمیں یہ بات پسند نہیں کہ ہم سونے اور لوہے کی انگوٹھی بنائیں اور اسی طرح کوئی دوسرا زیور بھی 'مردوں کے لئے صرف چاندی کا استعمال جائز ہے لیکن عورتوں کے لئے سونے کے استعمال میں کوئی حرج نہیں۔"

یہاں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٨٥٨. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا إبراهيم بن محمد بن المنتشر عن ابيه: أنه كان نقش خاتم مسروق: "بسم الله الرحمن الرحيم" قال: وكان نقش خاتم حماد: "لا اله الا

---

[1] دباغت سے انسان اور خنزیر کے علاوہ ہر چیز کا چمڑا پاک ہو جاتا ہے خنزیر چونکہ نجس عین ہے اس لیے اس کا چمڑا پاک نہیں ہوگا اور انسان کی شرافت اور عظمت کی وجہ سے اس کے چمڑے کے لیے یہ حکم ہے۔ ۱۲ ہزاروی

الـلّٰه". قال محمد: لا نرى باسا ان ينقش فى الخاتم ذكر الله ما لم يكن آية تامة، فان ذلك لا ينبغى ان يكون فى يده فى الجنابة، والذى على غير وضوء، وهو قول ابي حنيفة رحمه الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہمیں حضرت ابراہیم بن محمد بن المنتشر "رحمہ اللہ" نے اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ حضرت مسروق "رضی اللہ عنہ" کی انگوٹھی کا نقش بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تھا۔"

وہ فرماتے ہیں حضرت حماد "رحمہ اللہ" کی انگوٹھی کا نقش لا الہ الا اللہ تھا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ انگوٹھی میں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے نقش ہو جب تک مکمل آیت نہ ہو کیونکہ حالت جنابت میں اور بے وضو ہونے کی حالت میں اس کا ہاتھ میں مناسب نہیں۔

اور یہی قول امام اعظم ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا ہے۔

باب الجهاد فى سبيل اللّٰه وان يدعوا من لم تبلغه الدعوة!

٨٥٩. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن علقمة بن مرثد عن ابن بيىدة عن ابيه رضى الله عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم قال: كان إذا بعث جيشا قال: اغزوا بسم الله وفى سبيل الله، فقاتلوا من كفر باللّٰه، لا تغلوا، ولا تغدروا، ولا تمثلوا، ولا تقتلوا وليدا. وإذا حاصرتم حصنا او مدينة فادعوهم الى الاسلام، فان اسلموا فاخبروهم انهم من المسلمين، لهم مالهم، و عليهم ما عليهم، وادعوهم الى التحول الى دار الاسلام، فان ابو فاخبروهم انهم كأعراب المسلمين، وان ابوا فادعوهم الى اعطآء الجزية، فان فعلوا فاخبروهم انهم ذمية، وان ابوا ان يعطوا الجزية فانبذوا اليهم، ثم قاتلوهم، وان ارادوكم ان تنزلوهم على حكم الله فلا تنزلوهم، فانكم لا تدرون ما حكم الله فيهم ولكن انزلوهم على حكمكم ثم احكموا فيهم وإذا ارادوا منكم ان تعطوهم ذمة اللّٰه فلا تعطوهم، ولكن اعطوهم ذممكم وذمم آبائكم، فانكم ان تخفروا ذممكم خير من ان تخفروا ذمة الله عزوجل. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

راہ خداوندی میں جہاد اور دعوت اسلام!

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت علقمہ بن مرثد سے وہ حضرت ابن بریدہ "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت بریدہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں اور انہوں نے نبی اکرم

ﷺ سے روایت کیا کہ آپ جب بھی کوئی لشکر بھیجتے تو فرماتے اللہ کے نام سے اور اس کے راستے میں جہاد کرو اور اس سے لڑو جو اللہ تعالیٰ کا منکر ہے نہ حد سے بڑھو نہ دھوکہ دو نہ کسی کی شکل بگاڑو اور نہ ہی کسی بچے کو قتل کرو اور جب تم کسی قلع یا شہر کا معائنہ کرو تو ان لوگوں کو اسلام کی دعوت دو اگر وہ اسلام قبول کریں تو ان کو بتاؤ کہ وہ مسلمانوں میں سے ہیں ان کے لئے وہی (حقوق) ہیں جو (دوسرے) مسلمانوں کے لئے ہیں اور ان پر وہی ذمہ داریاں ہیں جو دوسرے مسلمانوں پر ہیں۔"

پھر ان کو دارالاسلام میں آنے کی دعوت دو اگر وہ انکار کریں تو ان کو بتاؤ کہ وہ دیہاتی مسلمانوں کی طرح ہیں (جنہوں نے دیہات سے نکلنا پسند نہ کیا) اگر وہ اسلام (قبول کرنے) سے انکار کریں تو ان سے جزیہ دینے کا مطالبہ کرو اگر وہ جزیہ دیں تو ان کو بتاؤں کہ وہ ذمی ہیں اور اگر وہ جزیہ دینے سے انکار کر دیں تو ان کو اسی طرح چھوڑ کر ان سے لڑو اور اگر وہ چاہیں کہ تم ان کو اللہ تعالیٰ کے حکم پر اتارو تو یہ بات قبول نہ کرو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا کیا حکم ہے۔"

بلکہ ان کو اپنے فیصلہ پر اتارو پھر ان کے بارے میں فیصلہ کرو اور اگر وہ ارادہ کریں کہ تم ان کو اللہ تعالیٰ کا ذمہ دو تو ان کو یہ ذمہ نہ دو بلکہ ان کو اپنا اور اپنے آباؤ اجداد کا ذمہ دو کیونکہ تمہارا اپنے ذمے کو توڑنا اللہ تعالیٰ کے ذمہ کو توڑنے سے بہتر ہے۔"[1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٨٦٠. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا قاتلت قوما فادعهم إذا لم تبلغهم الدعوة. قال محمد: وبه نأخذ، فان كانت بلغتهم الدعوة فان شئت فادعهم، و ان شئت فلا تدعهم، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب تم کسی قوم سے لڑائی کرو تو (پہلے) ان کو (اسلام کی) دعوت دو اگر ان تک دعوت نہ پہنچی ہو۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور اگر ان تک دعوت پہنچ چکی ہو تو اگر چاہو تو ان کو دعوت دو اور اگر چاہو تو دعوت نہ دو۔
یہاں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

---

[1] مطلب یہ ہے کہ اگر تم ان کو اللہ عزوجل کے ذمہ پر اتارو یعنی صلح کرو گے تو دو خرابیاں لازم آئیں گی ایک تو یہ کہ تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ عزوجل کا ذمہ کیا ہے۔ اور دوسری خرابی یہ ہے کہ اگر تم وعدہ خلافی کرو تو یہ اللہ عزوجل کا ذمہ توڑنا ہوگا جو بہت بڑا جرم ہے۔ ۱۲ ہزاروی

۸۶۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عبدالله بن داؤد عن المنذر بن ابی حمصة قال: بعثه عمر رضی الله عنه فی جیش الی مصر، فاصابوا غنآئم فقسم للفارس سهمين، وللراجل سهما، فرضی بذلک عمر رضی الله عنه. قال محمد: هذا قول ابی حنیفة رحمه الله تعالیٰ، ولسنا ناخذ بهذا، ولکنا نری للفارس ثلثة اسهم، سهما له، و سهمین لفرسه.

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت عبداللہ بن داوَد "رحمہ اللہ" نے بیان کیا انہوں نے حضرت منذر بن ابی جمعہ "(رضی اللہ عنہم)" سے روایت کیا کہ حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" نے ان کو مصر کی طرف ایک لشکر کا امیر بنا کر بھیجا تو ان کو مال غنیمت حاصل ہوا جو انہوں نے ان میں یوں تقسیم فرمایا کہ سوار کو دو حصے اور پیدل کو ایک حصہ عطا فرمایا اور حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" نے اسے پسند فرمایا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے اور ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے بلکہ سوار کے لئے تین حصوں کے قائل ہیں ایک حصہ اس کے لئے اور دو حصے اور اس کے گھوڑے کے لئے۔"

۸۶۲. محمدقال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم. أنه كان يستحب النفل ليغرى بذلک المسلمين على عدوهم. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالیٰ.

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نفل (وضاحت آئندہ حدیث میں ہے) کو پسند کرتے تھے تا کہ اس کے ذریعے مسلمانوں کو ان کے دشمن کے خلاف ترغیب دی جائے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۸۶۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: النفل ان يقول: من جآء بسلب فهو له، ومن جآء براس فله كذا و كذا، فهذا النفل. قال محمد: وبهذا ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالیٰ.

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نفل یہ ہے کہ (سربراہ) کہے جو شخص (مقتول کافر کا) سامان لائے گا وہ اسی کا ہوگا اور جو آدمی اسے پکڑ کر لائے گا اس کے لئے اس قدر انعام ہے تو یہ نفل ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

۸۶۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: ما احرز اهل الحرب من اموال المسلمين ثم اصابه المسلمون فهو رد على صاحبه ان اصابه قبل ان يقسم الفئ، وان اصابه بعد ما قسم فهو احق به بثمنه. قال محمد: والثمن القيمة، وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وحضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں لڑنے والے کفار مسلمانوں کا جو مال جمع کریں پھر وہ مسلمانوں کو حاصل ہو جائے تو وہ مالک کی طرف لوٹے گا اگر تقسیم غنیمت سے پہلے اسے ملے اور تقسیم کے بعد اسے ملے تو وہ اس کی قیمت کا زیادہ حقدار ہے۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

۸۶۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: ان كل شئ اصابه العدو ثم ظهر عليه المسلمون بعد ذلك، فان وجده صاحبه قبل ان يقسمه المسلمون فهو احق به، وان وجده بعد ما قسم فهو احق به بالثمن. قال محمد: وبه نأخذ، وانما يعنى بالثمن القيمة، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جو چیز دشمن کے ہاتھ لگے پھر اس پر مسلمان کا غلبہ ہو جائے تو اگر مسلمانوں کے درمیان تقسیم سے پہلے اس کا مالک اسے پالے تو وہ اس کا زیادہ حق دار ہے اور اگر تقسیم کے بعد ہو تو وہ اس کی قیمت کا زیادہ حق رکھتا ہے۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ثمن سے مراد قیمت ہے اور ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

باب فضائل الصحابة ومن اصحاب النبی ﷺ من كان يتذاكر الفقة!

۸۶۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن الهيثم عن الشعبي قال: كان ستة من اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم يتذاكرون الفقة، منهم: على بن ابى طالب، وابى، و ابو موسى على حدة، و عمر، و زيد، وابن مسعود رضى الله عنهم.

فضائل صحابہ کرام "رضی اللہ عنہم" اور ان کے درمیان مذاکرۂ فقہ!

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت ھیثم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت شعبی "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے چھ صحابہ کرام فقہ کے بارے میں مذاکرہ کرتے تھے ان میں حضرت علی بن ابی طالب، حضرت ابی (ابن کعب) حضرت ابوموسیٰ اشعری "رضی اللہ عنہم" الگ گفتگو کرتے اور حضرت عمر فاروق حضرت زید بن ثابت اور حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہم" بھی (مذاکرہ فرماتے)۔[1]

٨٦٧. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم ان عمر رضى الله عنه مس النبى صلى الله عليه وسلم وهو محموم، فقال عمر: اياخذك هكذا وانت رسول الله؟ قال: انها إذا اخذتنى شقت على، ان اشد هذه الامة بلاء نبيها ثم الخير فالخير، وكذلك الانبيآء قبلكم والامم.

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" نے نبی اکرم ﷺ کے جسم اقدس کو ہاتھ لگایا تو آپ کو بخار تھا حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" نے عرض کیا آپ کو یوں بخار ہوتا ہے اور آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں؟ آپ نے فرمایا جب مجھے بخار ہوتا ہے تو سخت بخار ہوتا ہے اس امت میں سب سے زیادہ سخت آزمائش ان کے نبی ﷺ کی ہوئی ہے پھر درجہ بدرجہ نیک لوگوں کی اسی طرح تم سے پہلے انبیاء کرام اور امتوں کا معاملہ بھی تھا۔"

٨٦٨. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن على بن الاقمر قال: كان عمر بن الخطاب رضى الله عنه يطعم الناس بالمدينة، وهو يطوف عليهم بيده عصا، فمر برجل ياكل بشماله، فقال: يا عبدالله، كل بيمينك، فقال: يا عبدالله انها مشغولة، قال: فمضى ثم مربه وهو ياكل بشماله، فقال: يا عبدالله، كل بيمينك، قال: يا عبدالله انها مشغولة. ثلث مرات. قال: وما شغلها؟ قال: اصيبت يوم موته، قال: فجلس عمر عنده يبكى فجعل يقول له: من يوضئك؟ من يغسل راسك وثيابك؟ من يصنع كذا وكذا؟ فدعا له بخادم، وامر له براحلة وطعام وما يصلحه وما ينبغى له، حتى رفع اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم اصواتهم يدعون الله لعمر مما راوا من رقته بالرجل، واهتمامه بامر المسلمين.

---

[1] باہم علمی گفتگو کرنا اور مسائل کا حل تلاش کرنا نہایت اچھا کام ہے اور صحابہ کرام کی سنت ہے لہٰذا فضول گفتگو کی بجائے ایک دوسرے کو مسائل بتائے جائیں تو یہ فائدہ مند بھی ہے اور باعث ثواب بھی۔ ۱۲ ہزاروی

امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت علی بن اقمر ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب ''رضی اللہ عنہ'' مدینہ طیبہ میں لوگوں کو کھانا کھلاتے تھے اور وہ چکر لگا رہے تھے اور ان کے ہاتھ میں لاٹھی تھی آپ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو بائیں ہاتھ سے کھا رہا تھا آپ نے فرمایا اے بندۂ خدا دائیں ہاتھ سے کھاؤ اس نے کہا اے اللہ کے بندے یہ مشغول ہے۔''

راوی فرماتے ہیں آپ چلے گئے پھر اس کے پاس سے گزرے تو وہ بائیں ہاتھ سے ہی کھا رہا تھا آپ نے فرمایا اے اللہ کے بندے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اس نے پھر وہی جواب دیا تین مرتبہ ایسا ہوا تو آپ نے فرمایا تیری مشغولیت کیا ہے؟ اس نے کہا غزوہ موتہ کی دوران وہ کٹ گیا فرماتے ہیں۔''

حضرت عمر فاروق ''رضی اللہ عنہ'' اس کے پاس بیٹھ کر رونے لگے اور اس سے پوچھا تجھے وضو کون کراتا ہے تیرا سر اور تیرے کپڑے کون دھوتا ہے' فلاں کام کون کرتا ہے، فلاں کام کون کرتا ہے پھر آپ نے اس کے لئے ایک خادم بلایا اور اسے اس کے لئے سواری کھانے اور جو بھی ضروری امور ہیں ان کا حکم دیا حتیٰ کہ نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام کے آوازیں بلند ہو گئیں اور وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے لئے دعا مانگنے لگے جب انہوں نے اس شخص کے لئے آپ کی رقت اور مسلمانوں کے امور کے لئے آپ کے اہتمام کو دیکھا۔''

۸۶۹. محمد قال: أخبرنَ أبو حنيفة قال: حدثنا ابو جعفر محمد بن علي قال: جاء علي بن ابى طالب الى عمر بن الخطاب رضى الله عنهما حين طعن، فقال: رحمك الله، فو الله ما فى الارض احد كنت القى الله بصحيفته احب الى منك.

امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے ابوجعفر محمد بن علی ''رضی اللہ عنہما'' نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں حضرت علی بن ابی طالب ''رضی اللہ عنہ'' حضرت عمر بن خطاب ''رضی اللہ عنہ'' کے پاس گئے جب آپ کو نیزے سے زخمی کیا گیا تھا تو فرمایا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے اللہ کی قسم زمین میں کوئی ایسا شخص جو اپنے نامہ اعمال کے ساتھ اپنے رب سے ملاقات کرے مجھے آپ سے زیادہ محبوب نہیں۔''

باب الصدق و الكذب و الغيبة و البهتان! سچ، جھوٹ، غیبت اور بہتان!

۸۷۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا معن بن عبدالرحمن عن عبدالله بن مسعود رضى الله عنهما قال: ما كذبت منذ اسلمت الا كذبة واحدة قيل: وما هى يا ابا عبدالرحمن؟ قال: كنت ارحل لرسول الله صلى الله عليه وسلم فاتى برجل من الطائف يرحل له، فقال الرجل من كان يرحل لرسول الله صلى الله عليه وسلم؟ فقيل له: ابن ام عبد، فاتانى فقال لى: اى الراحلة كانت احب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم؟ فقلت: الطائفية المكية، فرحل

بهـا لـرسـول الله صلى الله عليه وسلم فركب و كانت من ابغض الراحلة الى رسول الله صلى الـلّـه عـلـيه وسلم فقال: من رحل هذه؟ فقالوا: الرجل الطائفی، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: مروا ابن ام عبد فليرحل لنا، قال: فردت الى الراحلة.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت معن بن عبدالرحمٰن "رحمہ اللہ" نے بیان کیا اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں جب سے مسلمان ہوا ہوں میں نے ایک جھوٹ کی علاوہ کوئی جھوٹ نہیں بولا پوچھا گیا اے عبدالرحمٰن وہ کیا؟ انہوں نے فرمایا میں نے نبی کریم ﷺ کی سواری کے لئے کجاوہ بنوانا تھا تو طائف کا ایک شخص مکہ لایا گیا آپ کے لئے وہ کجا بنائے گا اس نے پوچھا رسول اکرم ﷺ کے لئے کون کجاوا بنواتا ہے؟ اس سے کہا گیا حضرت عبداللہ ابن ام عبد (عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ) چنانچہ وہ میرے پاس آیا اور اس نے کہا نبی اکرم ﷺ کو کون سا کجاوہ زیادہ پسند ہے؟ فرماتے ہیں میں نے کہا طائفیہ مکیہ نبی اکرم ﷺ کے لئے وہ کجاوہ بنایا آپ سوار ہوئے اور آپ کو یہ سخت ناپسند تھا آپ نے پوچھا یہ کجاوہ کس نے بنایا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا طائف کے رہنے والے ایک شخص نے بنایا ہے۔"

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" سے کہو کہ وہ ہمارے لئے کجاوہ بنائیں وہ فرماتے ہیں وہ کجاوہ میری طرف لوٹایا گیا۔[1]

۸۷۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم بن محمد بن المنتشر عن ابيه عن مسروق: أنه كان إذا حدث عن عائشة رضى الله عنها قال: حدثنا الصديقة بنت الصديق حبيبة حبيب الله.

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت ابراہیم بن محمد بن المنتشر "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت مسروق (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ جب وہ حضرت عائشہ "رضی اللہ عنہا" سے روایت کرتے تو فرماتے ہم سے صدیقہ بنت صدیق اللہ کے محبوب کی حبیبہ "رضی اللہ عنہا" نے بیان کیا۔"

۸۷۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا قلت فى الرجل ما فيه فقداغتبته، وان قلت ما ليس فيه فقد بهته. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے

---

[1] مطلب یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ کو مدنی کجاوہ پسند تھا اور انہوں نے طائف اور مکہ مکرمہ کے کجاوے کا ذکر فرمایا اس کی طرف وہ اشارہ فرمارہے ہیں کہ یہ جھوٹ تھا۔۱۲ ہزاروی

اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ جب تم کسی شخص کے بارے میں وہ بات کہو جو اس میں پائی جاتی ہے تو تم نے اس کی غیبت کی اور اگر وہ بات کہو جو اس میں نہیں ہے تو تم نے اس پر بہتان باندھا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب صلة الرحم وبر الوالدين! صلہ رحمی اور ماں باپ سے نیکی کرنا!

۸۷۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن ناصح عن يحى بن ابى كثير اليمانى عن ابى سلمة عن ابى هريرة رضى الله عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم قال: ما من عمل اطيع الله فيه اجل ثوابا من صلة الرحم، وما من عمل عصى الله فيه اعجل عقوبة من البغى. واليمين الفاجرة تدع الديار بلاقع.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت ناصح سے وہ حضرت یحیٰ بن ابی الکثیر یمانی "رحمہ اللہ" سے وہ ابوسلمہ "رحمہ اللہ" سے وہ حضرت ابوہریرہ "رضی اللہ عنہ" سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب اعمال میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی جاتی ہے ان میں صلہ رحمی سے زیادہ کسی کا ثواب نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں سرکشی سے بڑھ کر جلدی عذاب والا کوئی عمل نہیں اور جھوٹی قسم گھروں کو خالی کر کے چھوڑتی ہے۔"

۸۷۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن محمد بن سوقة: ان رجلا اتى النبى صلى الله عليه وسلم فقال: اتيتک لاجاهد معک و تركت والدى يبكيان، قال: فانطلق فاضحكهما كما ابكيتهما. قال محمد: وبه نأخذ، ولا ينبغى الا باذن والديه مالم يضطر المسلمون اليه فإذا اضطروا اليه فلا باس، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت محمد بن سوقہ "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا میں آپ کی خدمت میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ کے ساتھ مل کر جہاد کروں اور والدین کو روتا ہوا چھوڑ کر آیا ہوں آپ نے فرمایا (واپس) جاؤ اور ان کو خوش کرو جس طرح تم نے ان کو رلایا ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں ماں باپ کی اجازت کے بغیر جہاد مناسب نہیں جب تک مسلمان اس کے لئے مجبور نہ ہو جائیں جب وہ مجبور ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب ما يحل لك من مال ولدك!

٨٧٥. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن عائشة رضى الله عنها قالت: افضل ما اكلتم كسبكم، وان اولادكم من كسبكم. قال محمد: لاباس به إذا كان محتاجا ان ياكل من مال ابنه بالمعروف، فان كان غنيا فاخذ منه شيئا فهو دين عليه، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

اولاد کے مال سے تمہارے لئے کیا حلال ہے!

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت عائشہ "رضی اللہ عنہا" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں تمہارا افضل کھانا تمہاری کمائی ہے اور تمہاری اولاد بھی تمہاری کمائی میں سے ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں جب محتاج ہو تو اپنے بیٹے کے مال میں سے معروف طریقے کے مطابق کھانے میں کوئی حرج نہیں اور اگر مالدار ہو تو جو اولاد کے مال سے جو کچھ لے گا وہ اس کے ذمہ قرض ہوگا۔

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"[1]

٨٧٦. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: ليس للاب من مال ابنه شئ الا ان يحتاج اليه من طعام، او شراب، او كسوة قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں باپ کے لئے اولاد کے مال سے کچھ نہیں مگر یہ کہ وہ کھانے پینے اور لباس کے محتاج ہوں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب من دل على خير كمن فعله!

٨٧٧. محمدقال: أخبرنا أبو حنيفة قال: اخبرنا علقمة بن مرثد يرفع الحديث الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: جآء رجل يستحمله، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ما عندى ما احملك عليه، ولكني سادلك على فتى من فتيان الانصار، انطلق فانك ستجده

[1] اس سے جہاں یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ماں باپ کے لئے ضرورت کے وقت اولاد کا مال استعمال کرنا جائز ہے اسی طرح ماں باپ کا فرض ہے کہ جس طرح وہ حلال مال کماتے ہیں اولاد کو بھی نیک بنائیں اور ان کی دینی تربیت کریں کیونکہ یہ بھی انسان کی کمائی ہے۔۱۲ہزاروی

فی مقبرة بنی فلان یرمی مع اصحاب له: فان عنده بعیرا سیحملک علیه. فانطلقا الرجل حتی اتی مقبرة بنی فلان، فوجده فیها یرمی مع اصحاب له، فقال له: انی اتیت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم استحمله، فلم اجد عنده شیئا، فاخبره الخبر فقال: اللّٰه الذی لا اله الا هو لذکر هذا لک رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم؟ فقال له ذلک مرتین، فانطلق، فحمله، ثم جآء الی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم علی بعیر فحدث النبی صلی اللّٰه علیه وسلم الحدیث، فقال له النبی صلی اللّٰه علیه وسلم: انطلق فان الدال علی الخیر کفاعله.

بھلائی پر رہنمائی کرنے والا اس پر عمل کرنے والے کی طرح ہے!

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہمیں حضرت علقمہ بن مرثد "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ رسول اللہ ﷺ سے مرفوع حدیث بیان روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں ایک شخص حاضر ہوکر آپ سے سواری طلب کرنے لگا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میرے پاس تجھے دینے کے لئے سواری نہیں ہے البتہ میں تجھے انصار کے نوجوانوں میں سے ایک نوجوان کے بارے میں بتاتا ہوں تم جاؤ فلاں قبیلے کے قبرستان میں وہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ تیراندازی کر رہا ہے اس کے اونٹ ہے جو تمہیں سواری کے لئے دے دے گا' وہ شخص گیا اور اس فلاں قبیلے کے قبرستان میں آیا اور اس نوجوان کو وہاں تیر اندازی کرتے ہوئے پایا۔"

اس نے کہا میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا تاکہ آپ سے سواری طلب کروں لیکن ان کے پاس کچھ نہ پایا پھر اس نے تمام بات بتائی۔"

اس نے کہا اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں کیا نبی اکرم ﷺ نے تم سے یہ بات فرمائی ہے؟ دومرتبہ یہ بات کہی پس وہ گیا اور اسے سواری دی پھر وہ اونٹ پر سوار نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور نبی اکرم ﷺ کو تمام بات بتائی آپ نے اسے فرمایا جاؤ بے شک بھلائی پر دلالت کرنے والا بھی بھلائی کرنے والے کی طرح ہے۔" [1]

باب الولیمة! ولیمہ کا بیان!

٨٧٨. محمد قال: أخبرنا أبو حنیفة عن الهیثم قال: لما تزوج النبی صلی اللّٰه علیه وسلم ام سلمة رضی اللّٰه عنها اولم علیها سویقا و تمرا، وقال: ان شئت سبعت لک، و سبعت لصواحباتک. قال محمد: یعنی یقیم عندها سبعا و عند صواحباتها سبعا. قال محمد: وبه

[1] اس شخص کا قسم دے کر پوچھنا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے تمہیں بھیجا ہے خوشی کہ وجہ سے تھا۔ کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے مجھ پر اعتماد کرتے ہوئے اسے میرے پاس بھیجا ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمیں چاہئے کہ دوسروں کی راہنمائی کرتے رہیں یہ بھی کار ثواب ہے۔١٢ ہزاروی

ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ انہوں نے حضرت تھیثم "رحمہ اللہ" سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں جب نبی اکرم ﷺ نے حضرت ام سلمہ "رضی اللہ عنہا" سے نکاح کیا تو ستو اور کھجور کے ساتھ ولیمہ فرمایا اور فرمایا اگر تم چاہو تو تمہارے لئے سات دن ٹھہرنے کے اعتبار سے باری مقرر کروں اور تمہاری دوسری ساتھیوں (دیگر ازواج مطہرات) کے لئے بھی ساتھ دن سات دن مقرر کروں۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" آپ کا مطلب یہ تھا کہ ان کے پاس بھی سات دن ٹھہریں اور دیگر ازواج مطہرات کے پاس بھی سات سات دن ٹھہریں۔"[1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

زہد کا بیان!

باب الزهد!

٨٧٩ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم قال: ما شبع آل محمد صلى الله عليه وسلم ثلثة أيام متتابعة من خبز البر حتى فارق محمد صلى الله عليه وسلم الدنيا، وما زالت الدنيا عليهم عسرة كدرة حتى قبض محمد صلى الله عليه وسلم، فلما قبض أقبلت الدنيا عليهم صبا.

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد "رحمہ اللہ" نے بیان کیا اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے گھر والے تین دن مسلسل گندم کی روٹی سے سیر نہیں ہوتے حتیٰ کی نبی اکرم ﷺ دنیا سے پردہ فرما گئے اور رسول اکرم ﷺ کے وصال تک ان لوگوں پر دنیا تنگ اور غوار ہی جب آپ کا وصال ہوا تو دنیا ان کی طرف فریفتہ ہو کر آئی۔"

دعوت کا بیان!

باب الدعوة!

٨٨٠. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا محمد بن قيس: أن أبا العوجآء العشار كان صديقا لمسروق، فكان يدعوه، فيأكل من طعامه و يشرب من شرابه، ولا يسأله. قال محمد: وبه ناخذ، ولا باس بذلک مالم يعرف خبيثا بعينه، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے

[1] یہ انصاف کا تقاضا ہے کہ اگر بیویاں ایک سے زیادہ ہوں تو ان کے پاس ٹھہرنے میں برابری رکھی جائے جتنے دن ایک کے لئے مقرر ہوں اتنی ہی دوسرے کے لئے بھی۔۱۲ ہزاروی

حضرت محمد بن قیس رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ ابو عوجا عشار "رحمہ اللہ" حضرت مسروق "رضی اللہ عنہ" کے دوست تھے پس وہ ان کو دعوت دیتے اور وہ ان کے کھانے سے کھاتے اور پانی سے پیتے اور ان سے سوال نہ کرتے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب عک بعینہ خبیث مال کا علم نہ ہو ص کوئی حرج نہیں۔"

یہاں سے حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۸۸۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا دخلت على الرجل فكل من طعامه، واشرب من شرابه، ولا تسأله عنه. قال محمد: وبه نأخذ مالم يسترب شيئا، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب تم کسی شخص کے پاس جاؤ اس کے کھانے سے کھاؤ اور اس کے پانی سے پیو اور اس سے سوال نہ کرو۔ (کہ کہاں سے کمایا حرام ہے یا حلال ہے)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب تک سود نہ لیتا ہو یعنی حرام ذرائع کا یقینی طور پر معلوم ہو تو نہ کھا۔"

یہاں سے حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۸۸۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: كان يقال: إذا دخلت بيت امرء مسلم فكل من طعامه، وأشرب من شرابه،ولا تسال عن شئى قال محمد: وبه نأخذ مالم يسترب شيئا، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہا جاتا تھا جب تم کسی مسلمان آدمی کے گھر جاؤ تو اس کے کھانے سے کھاؤ اور اس کے مشروب سے پیو اور کسی چیز کے بارے میں سوال نہ کرو۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب تک وہ سود خور نہ ہو اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۸۸۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن عاصم بن كليب عن رجل من أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم قال: صنع رجل من أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم طعاما فدعاه، فقام النبي صلى الله عليه وسلم وقمنا معه، فلما وضع الطعام فقال: أخبرني عن لحمك هذا من أين هو؟ قال: يارسول الله شاة كانت لصاحب لنا، فلم يكن عندنا نشتريها منه و عجلنا و ذبحناها،

فصنعناها لك حتى يجيئ صاحبها فنعطيه ثمنها، فامره النبی صلی الله علیه وسلم ان یرفع الطعام، وان یطعمه الاساری. قال محمد: وبه ناخذ، ولو کان اللحم علی حالة الاول لما امر النبی صلی الله علیه وسلم ان یطعمه الاساری، ولکنه رآه قد خرج عن ملک الاول، وکره اکله: لانه لم یضمن قیمته لصاحبه الذی اخذت شاته، ومن ضمن شیئا فصار له من وجه غصب، فاحب الینا ان یتصدق به ولا یاکله، وکذلک ربحه، والاساری عندنا اهل السجن المحتاجون، وهذا کله قیاس قول ابی حنیفة رحمه الله.

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت عاصم بن کلیب ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی ''رضی اللہ عنہ'' سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام میں سے ایک صحابی نے کھانا تیار کیا پھر آپ کو دعوت دی آپ تشریف لے گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ گئے جب کھانا رکھا گیا تو آپ نے بھی تناول فرمایا اور ہم نے بھی کھایا نبی اکرم ﷺ نے گوشت کا ایک ٹکڑا اٹھایا اور دیر تک اسے منہ میں چباتے رہے لیکن اسے کھا نہ سکے چنانچہ آپ نے اسے منہ سے پھینک دیا اور کھانا کھانے سے رک گئے۔''

آپ نے دعوت کرنے والے صاحب کو بلایا اور فرمایا مجھے اس گوشت کی بارے میں بتاؤ کہ کہاں سے آیا ہے؟ اس نے عرض کیا یارسول اللہ ''صلی اللہ علیہ وسلم'' ہمارے ایک ساتھی کی بکری تھی ہمارے پاس اسے خریدنے کے لئے قیمت نہیں تھی پس ہم نے جلدی کرتے ہوئے اسے ذبح کر دیا اور آپ کے لئے کھانا تیار کیا جب وہ آئے گا تو اس کی قیمت ادا کردیں گے۔''

یہاں سے نبی اکرم ﷺ نے کھانا اٹھانے کا حکم دیا اور فرمایا ضرورت مند قیدیوں کو کھلا دو۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور اگر وہ گوشت اپنی پہلی حالت پر ہوتا تو حضور ''علیہ الصلوٰۃ والسلام'' قیدیوں کو کھلانے کا حکم نہ دیتے لیکن آپ نے دیکھا کہ وہ پہلے شخص کی ملک سے نکل گیا اور آپ نے اسے کھانا پسند نہ فرمایا کیونکہ وہ اپنے ساتھی کے لئے قیمت کا ضامن نہیں ہوا جس کی بکری لی تھی اور جو کسی چیز کا ضامن ہو جائے اور وہ اس کے لئے کسی صورت میں غصب ہو تو ہمارے نزدیک اسے صدقہ کر دینا بہتر ہے اسے کھانا نہیں چاہئے اور اس کے نفع کا بھی یہی حکم ہے۔ اور قیدیوں سے مراد قید خانے کے وہ لوگ جو محتاج ہیں۔''

یہاں سے حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا قیاس بھی یہی ہے۔''

باب جوائز العمال!

عاملین کے وظائف!

۸۸۴۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن إبراهيم: أنه خرج الى زهير بن عبدالله الَزدي. وكان

عاملا على حلوان. فطلب جائزته هو و ذرالهمداني، فأجازهما. قال محمد: وبه نأخذ مالم يعرف شيئا حراما بعينه، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضرت زہیر بن عبداللہ الازدی "رحمہ اللہ" کے پاس تشریف لے گئے اور وہ حلوان کے عامل تھے حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" اور حضرت ذرالھمدانی "رحمہ اللہ" (دونوں) نے اپنا وظیفہ طلب کیا تو انہوں نے دونوں کو وظیفہ دیا۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب تک کسی معین حرام چیز کا علم نہ ہو اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۸۸۵. محمد قال: أخبرنا العلآء بن زهير قال: رأيت إبراهيم النخعي أتي والدي وهو على حلوان، فطلب جائزته، فأجازه.

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں علاء بن زہیر "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم نے حضرت ابراہیم نخعی "رحمہ اللہ" کو دیکھا وہ میرے والد (زہیر بن عبداللہ ازدی رحمہ اللہ) کے پاس آئے اور وہ حلوان پر مقرر تھے پس انہوں نے وظیفہ طلب کیا تو انہوں نے وظیفہ دے دیا۔"

۸۸۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: لابأس بجوائز العمال، قال: قلت فإذا كان العاشر أو مثله؟ قال: إذا كان ما يعطيك لم يكن شيئا غصبه بعينه مسلما أو معاهدا فاقبل.

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں عمال (حکمرانوں) سے وظیفہ لینے میں کوئی حرج نہیں وہ فرماتے ہیں میں نے کہا جب وہ عشر لینے والا یا اس جیسا ہو تو؟ فرمایا جب تمہیں وہ چیز دے جسے بعینہ کسی مسلمان یا ذمی سے غصب نہیں کیا تو قبول کرو۔"[1]

باب الرفق والحزق! — نرمی اور سختی!

۸۸۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا أيوب بن عائذ عن مجاهد يرفعه إلى النبي صلى الله عليه وسلم قال: لو نظر الناس الى خلق الرّفق لم يروا مما خلق الله مخلوقا أحسن منه، ولو نظروا إلى خلق الخرق لم يروا مما خلق الله مخلوقا اقبح منه.

---

[1] مطلب یہ ہے کہ حکمران اگر ظلم کے طور پر بھی مال لیتے ہیں لیکن جب تک اس کے بارے میں تعین کے ساتھ پتہ نہ ہو مطلقاً مال میں سے وظیفہ وغیرہ لینے میں کوئی حرج نہیں۔ ۱۲ ہزاروی

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت ایوب بن عائذ "رحمہ اللہ" نے بیان کیا اور وہ حضرت مجاہد سے مرفوع حدیث نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر لوگ نرمی کی تخلیق کو دیکھیں تو اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کسی کو اس سے زیادہ اچھا نہ دیکھیں اور اگر وہ سختی کی تخلیق کو دیکھیں تو اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کسی کو اس سے زیادہ قبیح نہ دیکھیں۔

باب الرقية من العين والاكتواء! نظر کا دم اور داغ لگانا!

٨٨٨. محمد قا: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا نافع عن ابن عمر رضى الله عنهما نه اكتوى وأخذ من لحيته، واسترقى من الحمة. قال محمد: وبه نأخذ، ولا بأس بذلك، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت نافع رحمہ اللہ نے بیان کیا اور وہ حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے داغ لگوایا اور داڑھی کے بال کاٹے اور بخار سے دم کرایا۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

٨٨٩. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عبيدالله بن أبي زياد عن أبي نجيح عن عبدالله بن عمر: أن أسمآء بنت عميس رضى الله عنها أتت النبي صلى الله عليه وسلم ولها ابن من أبي بكر رضى الله عنه، وابن من جعفر رضى الله عنه، فقالت: يارسول الله، إني أتخوف على ابني أخيك العين، أفأرقيهما؟ قال: نعم فلو كان شئى يسبق القدر سبقته العين.

قال محمد: وبه نأخذ إذا كان من ذكر الله أو من كتاب الله وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے عبید اللہ بن ابی زیاد نے رحمہ اللہ بیان کیا وہ ابونجیم سے اور وہ حضرت عبداللہ بن عمر "رضی اللہ عنہما" سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت اسماء بن عمیس "رضی اللہ عنہا" نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور حضرت ابوبکر صدیق "رضی اللہ عنہ" سے ان کا ایک صاحبزادہ تھا اور ایک صاحبزادہ حضرت جعفر "رضی اللہ عنہ" سے تھا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" مجھے آپ کے بھتیجوں پر نظر لگنے کا ڈر ہے کیا میں ان کو دم کر دوں؟ فرمایا ہاں اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت کرتی تو نظر سبقت کرتی۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب (دم) اللہ تعالیٰ کے ذکر یا اللہ

کی کتاب سے ہو۔'' [1]

حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔

باب نفقة اللقيط — لقیط کا نفقہ!

۸۹۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: ما أنفقت على اللقيط تريد به الله فليس عليه شئ، وما أنفقت عليه تريد أن يكون لك عليه فهو لك عليه. قال محمد: هذا كله تطوع، ولا ترجع على اللقيط بشئ وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں تم اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے جو کچھ لقیط پر خرچ کرو تو اس کے ذمے کچھ نہیں اور کچھ تم اس پر بطور قرض خرچ کرو وہ تمہارے لئے اس کے ذمہ ہوگا۔ [2]

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں یہ سب خرچہ بطور نفل ہوگا اور تم لقیط پر کسی چیز کے لئے رجوع نہ کرو۔''

حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

باب جعل الآبق! — بھاگے ہوئے غلام کی اجرت!

۸۹۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن سعيد بن المرزبان عن أبي عمر أو ابن عمر (شك محمد) عن عبدالله بن مسعود رضى الله عنهما: أنه جعل جعل الآبق إذا أصابه خارجا من المصير أربعين درهما.

امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت سعید بن مرزبان ''رحمہ اللہ'' سے وہ ابوعمر یا ابن عمر ''رحمہ اللہ'' سے (حضرت امام محمد رحمہ اللہ کو شک ہے) اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود ''(رضی اللہ عنہم)'' سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بھاگنے والے غلام کی اجرت چالیس درہم مقرر کی جب اسے شہر کے باہر سے پائے۔''

۸۹۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا ابن أبي رباح عن أبيه عن عبدالله رضى الله عنه بمثل ذلک في جعل الآبق أيضا. قال محمد: وبه نأخذ، إذا كان الموضع الذى أصابه فيه مسيرة ثلثة أيام فصاعدا فجعله أربعون وإذا كان أقل من ذلک رضخ له على قدر السير، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

---

[1] جس دم یا تعویذ وغیرہ سے منع کیا گیا ہے یہ وہ جس میں کلمات شرکیہ ہوں نیز دم کرنے والے اس عمل پر ہی بھروسہ کرے اللہ تعالیٰ کی ذات سے کوئی امید نہ رکھے اگر ان کاموں کو سبب سمجھے اور اللہ تعالیٰ کو شفا دینے والا سمجھے تو کوئی حرج نہیں۔ ۱۲ ہزاروی

[2] جو غلام یا لڑکا وغیرہ گم شدہ ملے اسے لقیط کہا جاتا ہے اور جو مال کسی کا گمشدہ کسی دوسرے کو ملے اسے لقطہ کہتے ہیں۔ ۱۲ ہزاروی

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابن ابی رباح "رحمہ اللہ" نے بیان کیا اور وہ حضرت عبداللہ "رضی اللہ عنہ" سے بھاگنے والے غلام کی اجرت کے بارے میں اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب وہ مقام جہاں سے وہ غلام لایا ہے تین دن یا اس سے زیادہ کی مسافت پر ہو تو اس کی اجرت چالیس درہم ہوگی اور جب اس سے کم مسافت ہو تو اس مسافت کے حساب سے کم رقم ہوگی۔

یہاں سے حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب من أصاب لقطعة يعرفها!

۸۹۳۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: أخبرنا أبو أسحاق عن رجل عن علی رضی الله عنه قال فی اللقطة: يعرفها حولا، فإن جآء صاحبها ولا تصدق بها، أو باعها و تصدق بثمنها، غير أن صاحبها بالخيار، ان شآء ضمنه، وإن شآء تركه. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

جسے گری پڑی چیز ملے وہ اس کا اعلان کرے!

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہمیں ابواسحاق "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ ایک شخص کے واسطے سے حضرت علی المرتضیٰ "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ لقطہ (جو چیز گری پڑی ملے اسے لقطہ کہتے ہیں) کے بارے میں فرماتے ہیں ایک سال تک اس کا اعلان کرے اگر اس کا مالک آجائے تو ٹھیک ہے ورنہ اسے صدقہ کر دے یا اسے فروخت کر کے اس کی قیمت صدقہ کرے البتہ اس کے مالک کو اختیار ہوگا چاہے تو اس سے چٹی لے اور چاہے تو چھوڑ دے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۸۹۴۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال في اللقطة: يتصدق بها أحب إلى من أكلها، فان كنت محتاجا فاكلت فلا بأس به قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے لقطہ کے بارے میں فرمایا کہ اسے

کھانے کی نسبت صدقہ کرنا مجھے زیادہ پسند ہے اور اگر تم محتاج ہونے کی وجہ سے کھاؤ تو کوئی حرج نہیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب الوشم والصلة في الشعر وأخذ الشعر من الوجه، والمحلل!

٨٩٥. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: لعنت الواصلة والمستوصلة، والمحلل والمحلل له، والواشمة والمستوشمة، قال محمد: أما الواصلة فاتي تصل شعرا الى شعرها، فهذا مكروه عندنا، ولا بأس به إذا كان صوفا، فأما المحلل والمحلل له فالرجل يطلق امرأته ثلثا فيسأل رجلا أن يتزوجها ليحللها له، فهذلا ينبغي للسائل ولا للمسؤل أن يفعلاه، والواشمة التي تشم الكفين والوجه، فهذالا ينبغي أن يفعل.

جسم گودنا، بال ملانا، چہرے کے بال اکھاڑنا اور حلالہ کرنا!

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں دوسروں کے بالوں کو ملانے والی اور ملانے کا مطالبہ کرنے والی حلالہ کرنے والے اور جس کے لئے حلالہ کیا گیا' جسم گودنے اور گدوانے والی پر لعنت بھیجی گئی۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں واصلہ سے مراد وہ عورت ہے جو اپنے بالوں سے کوئی بال ملاتی ہے اور ہمارے نزدیک یہ مکروہ ہے۔ البتہ جب اونی (یا پلاسٹک وغیرہ کے) بال ہو تو کوئی حرج نہیں محلل اور محلل لہ سے مراد یہ ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں پھر کسی آدمی سے مطالبہ کرے کہ وہ اس عورت سے نکاح کر کے اس کے لئے حلال کر دے تو مطالبہ کرنے والے اور جس سے مطالبہ کیا گیا دونوں کے لئے ایسا کرنا مناسب نہیں اور واشمہ وہ ہے جو ہتھیلیوں اور چہرے کو گودے یہ کام بھی مناسب نہیں۔"

٨٩٦. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا الهيثم عن أم ثور عن ابن عباس رضى الله عنهما قال: لا بأس الوصل في الرأس إذا كان صوفا. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت فرماتے ہیں ہم سے ہیثم "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ ام ثور "رحمہ اللہ علیہا" سے اور وہ حضرت عبداللہ بن عباس "رضی اللہ عنہما" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب اونی بال ہوں تو سر کے بالوں سے ملانے میں کوئی حرج نہیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب حف الشعر من الوجه!

يقال حفت المرأة وجهها أي أخذت عنه الشعر!

٨٩٧. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن عائشة (أم المومنين رضى الله عنها): أن امرأة سالتها: أحف وجهي؟ فقالت، أميطي عنک الاذى.

(عورت کا) چہرے سے بال اکھیڑنا!

کہا جاتا ہے (حفت المرأة وجهها) یعنی جب وہ چہرے سے بال اکھیڑے!

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور حضرت عائشہ "رضی اللہ عنہا" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے ان سے پوچھا کیا میں اپنے چہرے سے بال اکھیڑ سکتی ہوں تو انہوں نے فرمایا اس (چہرے) سے اذیت ناک چیز (یعنی بالوں) کو دور کرو۔"

٨٩٨. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا زياد بن علاقة عن عمرو بن ميمون عن عائشة رضى الله عنها أن امرأة سالتها، أحف وجهي؟ فقالت: 'اميطيى عنک الأذى. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول ابي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے زیاد بن علاقہ "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت عمرو بن میمون "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت عائشہ "رضی اللہ عنہا" سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے ان سے پوچھا کیا میں چہرے کے بال اکھیڑوں انہوں نے فرمایا! اپنے آپ سے اذیت کو دور کر دو۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٨٩٩. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: أنه كان يكره أن توسم الدابة في وجهها، أو يضرب الوجه، قال محمد: وبه ناخذ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ وہ جانور کے چہرے پر رنگ لگانا یا اس کے

چہرے پر مارنا ناپسند کرتے تھے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۹۰۰ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن الهيثم عن ابن عمر رضى الله عنهما أنه كان يقبض على لحيته ثم يقص ما تحت القبضة. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت ھیثم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابن عمر "رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ داڑھی کو مٹھی سے پکڑتے پھر اس کو کاٹ دیتے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔"[1]

باب الخضاب بالحنآء والوسمة! مہندی اور وسمہ کا خضاب!

۹۰۱ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عثمان بن عبدالله قال: أتتنا أُم سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم بمشاقة من شعر رسول الله صلى الله عليه وسلم مخضوبة باالحنآء.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت عثمان بن عبداللہ "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ "رضی اللہ عنہا" آپ کے سر انور اور داڑھی مبارک کے وہ بال ہمارے پاس لائیں جو کنگھی کرتے وقت گرتے تھے تو ان پر مہندی کا رنگ تھا۔

۹۰۲ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد قال: سألت إبراهيم عن الخضاب بالوسمة، قال: بقلة طيبة، ولم ير بذلك بأسا. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے وسمہ کے ساتھ خضاب کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کچھ خوشبو کے ساتھ ہو اور انہوں نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔" (وسمہ نیل کے پتوں کا رنگ ایک قسم کا خضاب)۔

---

[1] ایک مشت داڑھی رکھنا سنت ہے اسے کاٹنا یا منڈوانا سخت گناہ ہے حضور "علیہ السلام" نے داڑھیاں بڑھانے کا حکم دیا اور جس قدر بڑھائی جائے اس کی وضاحت اس روایت میں ہے۔ ۱۲ ہزاروی

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۹۰۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا أبو حجية عن ابن بريدة عن أبي الأسود الدولي عن أبي ذر رضى الله عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم قال: أحسن ما غيرتم به الشعر الحنآء والكتم.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے ابوحجیہ "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ ابو بریدہ "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابواسود الدولی "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابوذر "رضی اللہ عنہ" سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا سب سے بہترین چیز جس سے تم اپنے بالوں (کے رنگ) کو بدلتے ہو، مہندی اور کتم ہے۔" (ایک قسم کا وسمہ جس سے خضاب بناتے ہیں)

۹۰۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا محمد بن قيس قال: أتي برأس الحسين بن علي رضى الله عنهما، فنظرت إلى لحيته، ورأسه قد نصلت من الوسمة.

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت محمد بن قیس رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں حضرت حسین بن علی "رضی اللہ عنہما" کا سر انور لایا گیا تو میں نے ان کی داڑھی اور سر (کے بالوں) کو دیکھا کہ اس میں وسمہ (خضاب) ظاہر تھا۔"

۹۰۵. محمدقال: أخبرنا أبو حنيفة عن يزيد بن عبدالرحمن عن انس بن مالک رضى الله عنه: كأني أنظر الى لحية أبي قحافة كأنها ضرام عرفج، يعني من شدة الحمرأة، والله تعالىٰ اعلم.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت یزید بن عبدالرحمٰن "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت انس بن مالک "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں گویا میں حضرت ابوقحافہ (حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ) کی داڑھی کو دیکھتا ہوں کہ وہ عرفج درخت کی مہندی کی وجہ سے اس کا شعلہ ہے یعنی سخت سرخی کی وجہ سے آگ کا شعلہ معلوم ہوتی تھی۔"

باب شرب الدوآئو ألبانِ البقر والاكتوآء!

۹۰۶. محمدقال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا قيس بن مسلم عن طارق بن شهاب عن عبدالله بن مسعود رضى الله عنهما أنه قال: أن الله تعالىٰ لم يضع دآء الا وضع له دوآء الا السام، والهرم، فعليكم بالبان القبر: فإنها تخلط من كل الشجر.

دوائی پینا، گائے کا دودھ اور داغ لگوانا!

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے قیس بن مسلم رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ طارق بن شہاب "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت عبد اللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے موت اور بڑھاپے کے علاوہ ہر بیماری کے لئے دوائی بنائی ہے تم پر گائے کا دودھ لازم ہے یہ ہر درخت سے مخلوط ہوتا ہے۔" (مطلب یہ ہے کہ گائے جڑی بوٹیاں چرتی ہے تو ان کا اثر اس کے دودھ میں ہوتا ہے)

۹۰۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عطاء بن أبي رباح عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: رسول الله صلى الله عليه وسلم: إذا طلع النجم رفعت العاهة عن أهل كل بلد.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت عطا بن ابی رباح رحمہ اللہ نے بیان کیا اور وہ حضرت ابوہریرہ "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا!

جب ثریا ستارہ طلوع ہوتا ہے تو ہر شہر سے آفت اٹھ جاتی ہے۔"

۹۰۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أن خباب بن الارت كوى عبدالله ابنه من الفرسة. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت خباب بن ارت "رضی اللہ عنہ" نے اپنے بیٹے کو گردن کے زخم کی وجہ سے داغ لگوایا۔"

باب تقييد العلم! علم کی باتوں کو تحریر میں لانا!

۹۰۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: انه كان يكره الكتب ثم حسنها، قال حماد: ورأيت إبراهيم يكتبها بعده. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ پہلے وہ لکھنا ناپسند کرتے تھے پھر اسے اچھا قرار دیا۔

حضرت حماد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں میں نے اس کے بعد حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" کو دیکھا کہ آپ لکھتے تھے۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب الذمي يسلم على المسلم يرد السلام!

٩١٠. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا الهيثم عن ابن مسعود رضى الله عنهما أنه صحب رجلا من أهل الذمة، فلما أراد أن يفارقه قال: السلام عليك، قال: وعليك السلام. قال محمد: نكره أن يبدأ المسلم المشرک بالسلام، ولا بأس بالرد عليه، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

مسلمان کا ذمی کے سلام کا جواب دینا!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت ہیثم "رحمہ اللہ" نے بیان کیا اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ذمی لوگوں میں سے ایک شخص کے ہمسفر ہوئے جب اس نے جدا ہونے کا ارادہ کیا تو اس نے کہا "السلام علیک" آپ نے جواب میں "وعلیک السلام"۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمارے نزدیک مشرک کو پہلے سلام کرنا مکروہ ہے اس کا جواب دینے میں کوئی حرج نہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔"

باب ليلة القدر!

لیلۃ القدر کا بیان!

٩١١. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عاصم بن أبي النجود عن زر بن جبيش عن أبي ابن كعب رضى الله عنه قال: ليلة القدر ليلة سبع و عشرين، و ذلک أن الشمس تصبح صبيحة ذلک اليوم ليس لها شعاع، كأنها طست ترقرق.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے عاصم بن ابی النجود "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت زر بن جیش "رحمہ اللہ" سے اور حضرت ابی بن کعب "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں لیلۃ القدر ستائیسویں رات ہے وہ اس طرح کہ اس کی صبح سورج کی شعائیں نہیں بدلتیں گویا وہ ایک پلیٹ ہے جو حرکت کر رہی ہے۔" (یہ ان کے مشاہدے کے مطابق ہے ورنہ لیلۃ القدر کو مخفی رکھا گیا ہے اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام رمضان شریف کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرنے کا حکم دیا ہے)

باب من عمل عملا اسره ألبسه الله رداءه، وارحموا الضعيفين المرأة والصبي!

٩١٢. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: أسروا ما شئتم، وأعلنوا ما

شئتم، ما من عبد يسر شيئا الا البسه الله تعالیٰ رداءہ۔

پردہ پوشی اور کمزوروں پر رحم کرنا!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جو عمل چاہو چھپاؤ اور جو چاہو ظاہر کرو جو شخص کسی عمل کو پوشیدہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر اپنی چادر ڈال دیتا ہے۔" (یعنی پردہ پوشی فرماتا ہے)

۹۱۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا شيخ لنا يرفعه الى النبي صلى الله عليه وسلم قال: ارحموا الضعيفين المرأة والصبي.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے ہمارے ایک شیخ نے بیان کیا جو نبی اکرم ﷺ سے مرفوعا روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا۔!

دو کمزوروں یعنی عورت اور بچے پر رحم کرو۔"

باب الأمارة ومن استن سنة حسنة عمل بها من بعده!

۹۱۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: ثلثة يؤجر فيهم الميت بعد موته: ولد يدعو له بعد موته، فهو يوجر في دعائه، و رجل علم علما يعمل به و يعلمه الناس، وهو يوجر على ما عمل به أو علم، و رجل ترک ارض صدقة.

حکومت اور اچھے کام کا اجراء!

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں تین کام ایسے ہیں کہ میت کو اس کے مرنے کے بعد بھی ان کا ثواب ملتا رہتا ہے اولاد جو اس کے لئے دعا مانگے پس اسے اس کی دعا کا اجر دیا جاتا ہے جو شخص علم حاصل کر کے اس پر عمل کرے اور لوگوں کو سکھائے پس اسے عمل اور تعلیم کا اجر دیا جاتا ہے اور جو شخص زمین بطور صدقہ چھوڑ جائے۔"

۹۱۵ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن أبي غسان عن الحسن البصري عن النبی صلى الله عليه وسلم أنه قال: يا أباذر: أن الأمارة أمانة، وهی يوم القيامة خزی و ندامة، الا من أخذها بحقها ثم أدى الذي عليه فيها، وأنى له ذلک يا أباذر؟

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت ابوغسان "رحمہ اللہ" سے وہ حضرت حسن بصری "رحمہ اللہ" سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ابوذر رحمہ

اللہ بے شک حکومت امانت ہے اور قیامت کے دن یہ ذلت اور ندامت کا باعث ہوگی البتہ جو شخص اس سے اس کے حق کے ساتھ حاصل کرے پھر اس سلسلے میں عائد ذمہ داری کو پورا کرے اور اے ابوذر رضی اللہ عنہ وہ کیسے یہ کام کر سکتا ہے۔"

۹۱٦. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: البلآء موكل بالكلم.

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا مصیبت گفتگو کے سپرد ہے۔"

(مطلب یہ ہے کہ خاموشی میں امن ہے گفتگو کرتے وقت بعض اوقات ایسی باتیں ہو جاتی ہیں جو پریشانی کا باعث بنتی ہیں۔۱۲ہزاروی)

الحمد للہ! آج مورخہ ۱۹ شوال المکرم ۱۴۲۳ھ / ۲۴ دسمبر ۲۰۰۲ء بروز منگل صبح پانچ بجے

"کتاب الآثار" کا ترجمہ مکمل ہوا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس ترجمہ کے ضمن میں راقم کی کوتاہیوں کو معاف فرمائے اور اس اردو ترجمہ کو مسلمانوں کے لئے نفع بخش بنائے

﴿آمین بجاه نبيه الكريم عليه التحية والتسليم﴾

دورِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سے

قیامِ پاکستان کے بعد تک کے تاریخی حالات پر مشتمل

ایک لاجواب کتاب

تاریخ اسلام

مکمل چار حصے

مصنف

مرتضیٰ احمد خان میکش مرحوم

مدیر اعلیٰ ○ روزنامہ احسان، شہباز، مغربی پاکستان، نوائے پاکستان وغیرہ

لیکچرار ○ شعبہ صحافت و ممبر ادارتی بورڈ شعبہ معارف اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی لاہور

الحمد مارکیٹ دکان 25 غزنی سٹریٹ 40 اردو بازار لاہور۔ پاکستان

حقوقِ نبی اور سیرتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک مستند کتاب

الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ترجمہ بنام

نعیم العطاء فی حدیث المجتبیٰ

مع تخریج احادیث

جلد اول

مصنف ابو الفضل قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم حضرت سید مفتی غلام معین الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ اعلیٰ حضرت

دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور

Ph:7247301

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مستند اور جامع کتاب

مصنف

عبدالرحمٰن بن ابی بکر المعروف امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

حضرت مفتی سید غلام معین الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ اعلیٰ حضرت

دربار مارکیٹ سستا ہوٹل لاہور

Ph:7247301